

حَسْبُنَا اللَّهُ وَفَعَلَ الْوَكِيلُ

مَالِکُ مَزْنِ قَارِی

مصنف: حضرت مولانا قاضی شہداء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ

مترجم: مفتی کفیل الرحمن نشاط عثمانی

دارالافتاء دارالعلوم دیوبند

حاشیہ: قاضی سجاد حسین

مکتبہ رحمانیہ

اقراسنہ غزنی سٹریٹ

اردو بازار - لاہور

حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ

مَالِکُ مَرْزُقَارِی

مُصَنَّف: حضرت مولانا قاضی شہداء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ

مترجم: مفتی کھیل الرحمن نشاط عثمانی

دارالافتاء دارالعلوم دیوبند

حاشیہ: قاضی سجاد حسین

مکتبہ رحمانیہ

اقراسٹر، غزنی سٹریٹ - اردو بازار - لاہور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتابُ الْإِيمَانِ

حمد و ستائش مرقدِ رائے راست کہ بذاتِ مقدس خود موجود است و اشیا با یجادِ او تعالیٰ موجود

سادہی توفیق اللہ تعالیٰ کے لئے کہ جس کی مقدس ذات خود موجود اور چیزیں اس کی تخلیق سے وجود میں

اند و در وجود و بقا بوسے محتاج اند و بے پہنچ چیز محتاج نیست یگانہ است ہم در ذات ہم در صفات ہم در

آئی ہیں یہ چیزیں وجود اور بقا میں اسکی محتاج ہیں اور اسے کسی چیز کی احتیاج نہیں اپنی ذات و صفات و افعال میں

افعال پہنچ کس را در پہنچ امر با وے شرکت نیست نہ وجود و حیات او ہم جنس وجود و حیات اشیا

منفرد ہے کوئی شخص اس کے ساتھ کسی امر میں شریک نہیں اس کا وجود اور حیات اشیا کے وجود جیسا

است و نہ علم او مشابہ علم شاں و نہ سمع و بصرو ارادہ و قدرت و کلام او با سمع و بصرو ارادہ و

نہیں اور نہ اسکا علم ان کے علم کے مشابہہ اور نہ اس کا سنا و دیکھنا، ارادہ و قدرت اور کلام مخلوقات کے کلام قدرت ارادہ

قدرت و کلام مخلوقات و مجاہس و مشارک غیر از مشارکت اسمی پہنچ مجاہست و مشارکت

اور سنیئے، دیکھنے کے مانند سوائے نام کی مشارکت و مجاہست کے مثلاً مخلوق کا کلام اور اللہ کا کلام تو

ندارد و صفات و افعال او تعالیٰ ہم در رنگ ذات او سبمانہ بے چون و

یہ صرف لفظی مشارکت ہوتی ہے اور کسی طرح کی مجاہست و مشارکت نہیں اللہ تعالیٰ اپنی صفات اور افعال میں

فاصلہ ملا بہ منہ میں وہ چیز جس کے بغیر کوئی چارہ نہ ہو۔ چونکہ اس کتاب کے سنائی ہر سال کیلئے جانے ضروری ہیں اس لئے مصنف نے اس کتاب کا ۱۲۸ پر رکھا ہے۔

لہ کتاب الامان۔ مصنف نے ایمان کی بحث سے کتاب کو اس لیے شروع کیا ہے کہ ایمان کے بدون کوئی عبادت مقرب نہیں ہے۔ خود موجود است، یعنی اللہ تعالیٰ کسی نے

نہیں پیدا کیا ہے۔ اشیا، یعنی اللہ کے علاوہ تمام موجودات کو اللہ نے پیدا فرمایا ہے۔

محتاج نیست۔ ورنہ اللہ کی ذات ناقص ٹھہرے گی۔ یگانہ۔ یعنی اللہ کی ذات و صفات اور افعال میں کوئی شریک نہیں ہے۔ پہنچ کس سے اسی کی تفسیر کی

ہے۔ نہ وجود۔ اللہ تعالیٰ کا وجود و حیات ذاتی ہے۔ نہ علم۔ اللہ تعالیٰ کی خود ذات علم کا ذریعہ ہے۔ حکمت کو علم جب حاصل ہوتا ہے جب کہ معلوم کی صورت یا خود معلوم حاضر ہو۔

سمع و بصیر۔ اللہ کے لیے بھی سماع و بصیر ہے لیکن اس کی سمع و بصیر مخلوق کی سمع و بصیر جیسی نہیں ہے۔

مختار۔ یعنی لفظ و دونوں جگہ یکساں ہیں لیکن معنی بدلے ہوئے ہیں۔

بے چگون است مثلاً صفتہ العلم مر اورا سجانہ صفتہ است قدیم و
اپنی پاک ذات کی طرح الگ (اور کوئی اس کا شریک نہیں) جیسے صفت علم یہ اللہ تعالیٰ کی قدیم (ابدی و غیر فانی) صفت
انکشافی است بسیط کہ معلومات ازل و ابد باحوال متناسبہ و متضادہ
اور بسیط انکشاف ہے کہ ازل و ابد کی متناسب اور متضاد کلی اور جزوی
کلیہ و جزئیہ باوقات مخصوصہ ہر کدام در آن واحد دانستہ است کہ زید در فلاں
احوال کے مخصوص اوقات میں ہر شخص کے ساتھ ہونے کا ایک وقت علم ہے وہ یہ جانتا ہے کہ زید فلاں
وقت زندہ است و در فلاں وقت مُردہ و لہذا دہمچنین کلام ادیک کلام بسیط
وقت تک بقید حیات رہے گا اور فلاں وقت مر جائے گا وغیرہ اور اس طرح اس کا کلام بسیط کلام (حروف و آواز سے نہ بننے والا)
است کہ تمام کتب منزله تفصیل اوست و خلق و تکوین صفتہ است مختص بآوے
ہے کہ ساری نازل شدہ کتابیں اس کی تفصیل ہیں پس امکان اور وجود میں لانا خاص اللہ کی صفت
تعالیٰ، ممکن چہ باشد کہ ممکن را پیدامی تواند کرد ممکنات بہ تمامہا چہ جوہر و
ہے ممکن کے بس کی یہ بات نہیں کہ کسی دوسرے ممکن کو پیدا کرے کل ممکنات جوہر و عرض اور وہ امور جو
چہ عرض و چہ افعال اختیار یہ بندگاں ہمہ مخلوق او تعالیٰ اند اسباب و وسائل
بندہ اپنے اختیار سے کرتا ہے ان سب کا خالق اللہ تعالیٰ ہے اپنے کارہ تخلیق کو اسباب و
را روپوش فعل خود ساختہ است بلکہ دلیل بر ثبوت فعل خود کردہ چنانچہ
ذراخ کہہ رہی ہو پوشیدہ کر دیا ہے بلکہ اپنے فعل کے ثبوت کی دلیل بنا دیا چنانچہ
عقلار از حرکت جمادات بہ محرک پئے می برند و می دانند کہ ایں حرکت فراخ و حال
عقلار جمادات کی حرکت سے حرکت دینے والی ذات کو پہنچ جاتے ہیں اور یہ سمجھ لیتے ہیں کہ ان جمادات کی حرکت بذاتہ
ایں جماد نیست چہ ایں را فاعلے است و رائے او ہمچنین ایں عقلار کہ بصیرت شاں
نہیں بلکہ انہیں اپنی مرضی کے مطابق کوئی حرکت لینے والی ذات ہے اسی طرح وہ عقلار جن کی بصیرت شریعت کے
لے مثلاً۔ یہاں سے اللہ کی صفات میں شرکت نہ ہونے کا بیان شروع کیا ہے۔ ازل و ابد یعنی اللہ کی معلومات ماضی اور مستقبل میں ختم
نہ ہونے والی ہیں۔
لے آن واحد۔ ایک وقت۔ کلام بسیط یعنی اللہ کا کلام حروف و آواز سے مل کر نہیں بنا ہے۔ کتب منزکہ۔ جیسے تورات، انجیل، زبور، قرآن وغیرہ
خلق و تکوین۔ پیدا کرنا اور بنانا۔ جوہر۔ جیسے جسم۔ عرض۔ جیسے رنگ وغیرہ۔
لے افعال اختیار یہ۔ وہ کام جو بندہ اپنے اختیار اور ارادہ سے کرتا ہے۔ جیسے کھانا پینا، چلنا پھرنا، یہ بھی خدا کے پیدا کردہ ہیں۔ محرک حرکت
دینے والا۔ پتہ براغ۔ فراخ و منزل اور۔ جماد۔ پتھر۔

بجملہ شریعت مکمل شدہ میدانند کہ ممکن ہے پیدا کردن ممکن دیگر گو فعلی باشد از

ساختہ میں داخل بھی ہو جانتے ہیں کہ ممکن کا ممکن کو پیدا کرنا چاہیے وہ افعال میں سے کوئی فعل نہیں ہو یا

افعال یا عرضہ باشد از اعراض نمی تواند کرد آری ایں قدر فرق در افعال اختیار یہ

اعراض میں سے کوئی عرض ہو ممکن نہیں ہاں اس نوع کا فرق اختیار یہی افعال

و حرکت جمادات متحقق است و ایمان بدای واجب کہ حق تعالیٰ بندگان را صورت

اور جمادات کی حرکت میں ثابت ہے اس پر ایمان ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں کو

قدرت و ارادہ دادہ است و عادۃ اللہ بدای جاری است کہ ہر گاہ بندہ قصد فعلی

قدرت اور ارادہ کی شکل عطا فرمائی اور عادۃ اللہ یہ ہے کہ جب بندہ کسی کام کا ارادہ کرتا ہے

کند حق تعالیٰ آں فعل را پیدا کند و بہ وجود آرد و بنا بر ہمیں صورت ارادہ و قدرت بندہ

اللہ تعالیٰ اس فعل کو پیدا کر دیتے اور وجود میں لے آتے ہیں اور اسی ارادہ و قدرت کی شکل

را کاسب گویند و مذم و ثواب و عذاب برآں مترتب است انکار فرق در میان

عطا ہونے کے باعث بندہ کاسب اور اپنے ارادہ و اختیار سے کام کر لیا کہلاتا ہے اور تعریف و ثواب اور عذاب و ثواب الیہ مرتب

حرکت جماد و حرکت حیوان کفر است و خلاف شرع و خلاف

ہوتا ہے جمادات کی حرکت میں انکار کفر اور خلاف شریعت ہے اور عقل کے

بداہت عقل و غیر خدا را خالق چیزے از اشیا و نسبت ہم

خلاف ہونا ظاہر ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو اشیاء میں سے کسی شے کا خالق جانتا بھی

کفر است لهذا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم قدریہ را مجوس امت

کفر ہے لہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرقہ قدریہ کو مجوس امت امت میں آتش پرست

گفتہ و او تعالیٰ در ہیچ چیز حلول نہ کند و چیزے در وے تعالیٰ حال نہ بود

فرقا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی چیز میں حلول نہیں کرتا اور نہ کوئی چیز اس میں حلول کر سکتی ہے

و او تعالیٰ محیط اشیا است باحاطۃ ذاتی

لے کسی شے پر اللہ تعالیٰ احاطہ ذاتی سے ہر چیز کو محیط ہوتے ہے

مے ملتی۔ ممکن کسی دوسرے ممکن کو کہتا ہے کہ حرکت جمادات یعنی حرکت اضطراری صورت قدرت۔ انسان میں حقیقی قدرت نہیں ہے۔ ورنہ پھر انسان جس وقت

چاہا ہے کہ اسے ملائکہ اور فرشتے کی بات کرنا چاہئے ہیں اور نہیں کر پاتے ہاں پھر انسان بہت سے کام اپنے ارادہ سے کرتا ہے اور وہ کام اس کی حرکت کی طرف نہیں ہیں بلکہ کاسب

ہو کر انسان کے ارادہ کے بعد افعال و محسوسات سے اس لیے انسان کو ان افعال کا کرنا لایا گیا تھا جتنا ہے کہ قدرت اس سے اس قدرت الہی کا انکار لازم آتا ہے جو حیوان میں

پیدا کی گئی ہے شہ قدریہ۔ معتزلہ اور فرقہ جو اس بات کا قائل ہے کہ انسان اپنے کار و بار میں مستقل قدرت کا مالک ہے اور انسان اپنے افعال کا خود خالق ہے پھر اس فرقے نے دو

خلاف میں لے لیا ایک اللہ ایک خود انسان۔ اس لیے اس کو آتش پرستوں سے تشبیہ دی گئی ہے جو بدوان اور اہل حق و باطل کے قائل ہیں نہ ملول نہ کند۔ لہذا ان لوگوں کا عقیدہ

باطل ہے جو خدا کو کسی بشر کے برابر تسلیم کرتے ہیں۔ محمد مجتہد نے والا۔

و قرب و معیت بہ اشیار دارد نہ آں احاطہ و قرب کہ درخور فہم قاصر ما

وہ چیزوں کے ساتھ اور ان سے قریب ہے البتہ احاطہ اور قرب اس نوع کا نہیں جو ہم اپنی ناقص کم

باشد کہ آں شایان جناب قدس او نیست و آنچه بکشف و شہود معلوم

کے مطابق سمجھ لیتے ہیں کہ اس طرح کا احاطہ اور قرب ذات باری کے شایان شان نہیں کشف و مشاہدہ کے ذریعے (صوفیاء) جو

کند ازاں نیز منزہ است ایمان بغیب باید آورد و ہرچہ کشف و

سمجھ معلوم کرتے ہیں اللہ اس سے پاک ہے غیب پر ایمان لانا چاہیئے اور جو کچھ کشف و مراقبہ کے ذریعہ

مشہود گردد۔ شبہ و مثل است آں را تحت لائے نفی باید ساخت ایں

معلوم جوہ ذات باری تعالیٰ سے مشابہ اور مماثل کوئی شے ہے اسے لالہ کی نفی کے تحت لانا چاہیئے یہی ان (صوفیاء)

چنین حضرات فرمودہ اند پس ایمان آریم کہ حق تعالیٰ محیط اشیار

حضرات نے فرمایا ہے پس ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ اشیار پر محیط اور

است و قریب و معنی احاطہ قرب و معیت ندانیم کہ چیست و

قریب ہے اور اس کے قرب و معیت کی حقیقت سے ہم آگاہ نہیں اور

ہمچنین استوائے او سبحانہ بر عرش و گنجائش او در قلب مومن و نزول

اسی طرح ذات باری تعالیٰ کا عرش پر جلوہ افروز ہونا اور قلب مومن میں اس کا سماں اور شب کے

او آخہ شب باسماں پائین کہ در احادیث و نصوص وارد اند ہمچنین ید

آخر حصہ میں نیچے کے آسمان پر نزول جو احادیث اور نصوص سے ثابت ہے اور اسی طرح اس کا

و وجہ کہ نصوص ہاں ناطق اند ایمان ہاں باید آورد و بر معنی ظاہر آں حل نباید کرد و در

ہاتھ اور بہرو جن کا ذکر نصوص (آیات و احادیث) میں ہے ان پر ایمان لانا چاہیئے لیکن ان کے معنی کو ظاہر پر غور کرنا اور ان

تاویل آں نباید آمد و تاویل آں را حوالہ بہ علم الہی باید کرد تا غیر حق را حق ندانستہ باشی در صفات

کی تاویل کے پتھر میں نہ پڑنا چاہیئے بلکہ ان کی تاویل و توجیہ کو علم الہی کے حوالہ کر دینا چاہیئے تا کہ حق کو حق نہ سمجھ لیا جائے حق تعالیٰ کی صفات

و افعال الہی غیر از جہل و حیرت نصیب بشر بلکہ نصیب ملائکہ ہم نیست انکار نصوص

اور افعال کی اصل حقیقت کا علم انسان کیا فرشتوں کے بھی بس کی بات نہیں نصوص کا انکار کفر اور تاویل

نہ معیت ساتھ۔

کہ نہ آں احاطہ۔ خدا تعالیٰ کا کائنات پر احاطہ یا معیت ہے ہم اس کی حقیقت نہیں جان سکتے۔ بکشف۔ مراقبہ میں صوفیائے کرام کو کچھ معلوم ہوتا ہے وہ ذات باری نہیں ہے بلکہ اس سے مشابہ کوئی چیز ہے اس کو کوائف کی نفی میں شامل کرنا چاہیئے۔ استوار۔ حضرت حق تعالیٰ کے لیے لفظ استوار یا لفظ مدو غیرہ جو آیتوں اور حدیثوں میں متعل جوئے ہیں ان پر ایمان لانا ضروری ہے۔ ان کے ظاہری معنی نہ دینا چاہئیں اور نہ ان کی تاویل کی کوشش کئی چاہئے بلکہ علم الہی کے سپرد کر دینا چاہئے کہ در صفات۔ حضرت حق کی ذات و صفات کی اصل حقیقت معلوم کر لینا انسانوں بلکہ فرشتوں کی بھی طاقت سے ماہر ہے۔

کفر است و تاویل جہل مرکب - شعر

کفر جہل مرکب ہے۔

دور بیتان بازگاہ است غیر ازیں پے نبرہ اندکہ ہست

بازگاہ ربانی کے دور بین بھی محض اتنا ہی کہہ گئے ہیں کہ وہ ہے

ویک قرب و معیت حق تعالیٰ را نوع دیگر است کہ بانوع اول جز مشارکت اسمی

اللہ تعالیٰ کے قرب اور معیت کی ایک اور قسم ہے جس کی پہلی نوع کے قرب و معیت

مشارکتے ندارد و آل نصیب خواص بندگان است از ملائکہ و انبیاء و اولیاء و

سے محض نام میں مشارکت ہے وہ قرب و معیت مخصوص بندوں انبیاء ملائکہ اولیاء کا حصہ ہے

عامہ مومنان ہم ازیں نوع قرب بے بہرہ نیند ایں قرب درجات غیر متناہی

عام مومنین بھی اس نوع کے قرب سے محروم نہیں قرب کے لامتناہی درجات ہیں

دارد بمعنی لَا تَقِفُ عِنْدَ حَدِّ حضرت مولوی می فرماید - بیت

یہی معنی ہے اس قرب کے بے شمار مراتب ہیں کے مولانا دوم فرماتے ہیں

اے برادر بے نہایت در گہیت ہرچہ بروئے میرسی بروئے مایست

اے بھائی اس کے قرب کے مراتب بیشدہ ہیں چہ جو قرب کا درجہ حاصل ہو گیا وہی اس کے واسطے ہے

خیر و شر ہرچہ بود می آید و کفر و ایمان و طاعت و عصیاں ہرچہ بندہ مرتکب

بھلائی اور ایمان جو کچھ وجود میں آتی ہے اور کفر و ایمان اور فرمانبرداری و نافرمانی جس کا بھی تصور آتا

آں می شود ہمہ بارادۃ الہی است اما حق تعالیٰ از کفر و معصیت راضی نیست و

ہے وہ بارادۃ الہی ہے البتہ اللہ تعالیٰ کفر و معصیت و نافرمانی پر راضی نہیں ہوتا

برآں عذاب مقرر فرمودہ و از طاعت و ایمان راضی است و بہ ثواب برآں وعدہ

رضاء اور ارادہ دونوں فیصلہ چیزیں ہیں مقرر معصیت پر اللہ نے عذاب مقرر فرمایا ایمان و فرمانبرداری سے اللہ تعالیٰ راضی ہے اور اس پر

فرمودہ ارادہ چیزے دیگر است و رضا چیزے دیگر

اے ثواب کا وعدہ فرمایا ارادہ اور رضا دونوں الگ الگ چیزیں ہیں

لے دور بین - بارگاہ خداوندی میں جزا و ندادہ اللہ بین ہیں وہ بھی اس کے سوا کچھ نہیں کہہ سکے کہ وہ ہے - است - ازل میں حق تعالیٰ نے آدم کی ذنبت کو خطاب کہہ کے فرمایا تھا کہ کیا میں تمہارا پیغمبر نہ کہوں گا کہ نہیں ہیں تو مجھے کیا تھا کہیں نہیں - ویک قرب - یعنی حضرت حق تعالیٰ کے قرب کی ایک خاص قسم ہے جو انبیاء اولیاء ملائکہ کے ہم مومنین کو بھی حاصل ہوتا ہے۔

لے لا تقف - اس قرب کے ہی منت مرتبہ ہیں - لے برادر - قرب الہی کا جو مرتبہ بھی حاصل کر لو اس سے آگے بڑھنے کی کوشش نہ کرو گے - بارادہ - انسان سے جو کچھ چاہی یا مان صادر ہوتا ہے سب اللہ ہی کے ارادہ سے ہوتا ہے لہذا ارادہ چیزے دیگر اگرچہ مثلاً یہ کہ کفر کرنا بھی اللہ کے ارادہ سے ہے لیکن اللہ کی رضا اس کے شامل حال نہیں ہے - ارادہ اور رضا مندی دو ہند گانہ باتیں ہیں۔

و ہزاراں ہزار درود نامعدود نثار

نعت رسول اکرم علیہ فضل الصلوٰۃ والتسلیم

اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ہر ہزاروں اور

انبیاء است علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات کہ اگر انہا مبعوث نمی شدند کسے راہ

بے شمار درود کہ اگر اللہ تعالیٰ انہیں بندوں کی ہدایت کے لئے نہ بھیجتا تو کسی کو راہ

ہدایت نمی دید و بہ علوم حقہ نمی رسید ہمہ انبیاء برحق اند اول شاں آدم است

ہدایت میسر نہ ہوتا اور هیچ علم تک رسائی نہ ہوتا سارے انبیاء برحق ہیں سب سے پہلے نبی حضرت آدم

علیہ السلام و افضل شاں محمد است صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین و معراج پیغمبر صلی اللہ

اور انبیاء میں سب سے افضل حضرت محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

علیہ وسلم و اسرائیٰ او از مکہ بہ مسجد اقصیٰ و از آنجا باسمان، مفتوح و سدرۃ المنتہی

کا واقعہ معراج اور ان کا مکہ مکرمہ سے بیت المقدس اور وہاں سے ساتویں آسمان پر اود سدرۃ المنتہی تشریف

حق است و کتابہائے آسمانی کہ بر انبیاء نازل شدہ توریت و انجیل و زبور و قرآن

لے جاتا حق ہے انبیاء پر نازل شدہ تمام کتب ہیں توریت اور زبور اور انجیل اور قرآن مجید

مجید و صحیفہ ہائے ابراہیم و غیرہ ہمہ حق است بر ہمہ انبیاء و ہمہ کتابہائے خدا ایمان

اور حضرت ابراہیم کے صحیفہ وغیرہ سب حق ہیں تمام انبیاء اور اللہ تعالیٰ کی تمام کتابوں پر ایمان

باید آورد لیکن در ایمان عدد و انبیاء و عدد کتابہا ملحوظ نباید داشت کہ عدد انہا از دلیل

لانا چاہئے مگر ایمان لانے میں انبیاء کی معین تعداد اور کتابوں کی مقررہ تعداد کا لحاظ نہ رکھنا چاہئے (بلکہ مطلقاً ایمان لانا چاہئے)

قطعی ثابت نیست و انبیاء ہمہ معصوم اند از صغائر و کبائر و آنچه از پیغمبر صلی اللہ علیہ

کیونکہ ان کی معین تعداد و دلیل قطعی سے ثابت نہیں ہے تمام انبیاء معصوم ہیں ان سے چھوٹے اور بڑے گناہ نہیں ہوتے جو

و آلم و سلم بہ دلیل قطعی ثابت شدہ با ہمہ آں ایمان باید آورد و ایمان باید آورد کہ ملائکہ

پہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بدلیل قطعی ثابت ہو اس سب پر ایمان لانا چاہئے کہ بلاشبہ ضرر نشت

لے نامعدود۔ آن گنت

مبعوث۔ یعنی اللہ اپنے انبیاء اور رسول نہ بھیجتا تو ہمیں ہدایت کا راستہ بتا نہ دیتا۔ خاتم النبیین۔ لہذا آنحضرت کے بعد کسی قسم کی بھی نبوت کا

دعویٰ کرنا بالاجہاز ہے۔ معراج۔ آنحضرت کا جسم کے ساتھ آسمانوں پر جانا۔ اسراء معراج کے سفر کا وہ حصہ جو خانہ کعبہ سے بیت المقدس تک کا ہے۔

سدرۃ المنتہی۔ سدرۃ۔ پیری کا درخت۔ المنتہی۔ چونکہ وہ ملائکہ مقربین کی بھی پہنچ کی انتہا ہے۔ توریت۔ آسمانی کتاب جو حضرت موسیٰ پر نازل

ہوئی۔ انجیل وہ آسمانی کتاب جو حضرت عیسیٰ پر نازل ہوئی۔ زبور۔ وہ آسمانی کتاب جو حضرت داؤد پر نازل ہوئی۔ صحیفہ۔ مختصر کتاب حضرت ابراہیم پر دس صحیفے نازل ہوئے۔

عدد انبیاء ہمیں اور ان کی کتابوں کی صحیح شمار کا تو ہمیں علم نہیں لیکن ان پر مطلقاً ایمان لانا ضروری ہے۔ سب معصوم بے گناہ۔ ہمیں سے چھوٹا بڑا کوئی گناہ مرزد نہیں

ہو سکتا ہے دلیل قطعی۔ وہ دلیل جس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہ ہو۔

بندگانِ خدا حق اند معصوم اند از گناہاں و منزہ اند از مردی و زنی محتاج نیستند با اکل و

اللہ تعالیٰ کے معصوم ہونے سے ان سے گناہ صادر نہیں ہوتے اور یہ مردانہ و زنانہ خصوصیات سے بری ہیں انہیں کھانے پینے کی احتیاج

مشرَب رسانندگانِ وحی و حاملانِ عرش اند و بہر کارے کہ مامور اند برآں قائم

نہیں۔ یہ وحی پہنچانے اور عرش ربانی کو سنبھالنے و اٹھانے والے ہیں اور جس کام پر انہیں مقرر کیا گیا ہے اسے انجام

اند انبیاء و ملائکہ باوجودے کہ اشرف مخلوقات و مقربانِ درگاہ اند مثل سائر

دیتے ہیں انبیاء اور فرشتے اشرف المخلوقات اور بادگاہ ربانی میں مقرب ہونے کے باوجود کوئی

مخلوقات یہی علم و قدرت ندارند مگر آنچه خدا آہنہارا علم داده است و قدرت

علم اور قدرت دوسری ساری مخلوق کی مانند نہیں رکھتے البتہ صرف اتنا ہی علم اور قدرت رکھتے ہیں جس

داده و بذات و صفاتِ الہی ایمان دارند چنانچہ سائر مسلمانان دارند و در اوراک

قدر اللہ تعالیٰ عطا فرماتے ان کا بھی کل مسلمانوں کی طرح اللہ کی ذات و صفات پر ایمان ہے اس

کمنہ بہ عجز و قصور محترف و در ادائے حقوق بندگی بہ شکر توفیقِ الہی ناطق بندگانِ خاص

کی کمزور و حقیقت کے اور اک سے عاجز ہونے اور وہاں تک رسائی نہ ہونے کے محترف ہیں اور بتوفیقِ الہی حقوق بندگی اور

الہی را در صفات و اجبی شریک داشتن یا آہنہارا در عبادت شریک ساختن کفر

کہنے پر شکر گزار اللہ کے مخصوص بندوں (انبیاء و غیرہ) کو ان صفات میں شریک قرار دینا جو اللہ کے ساتھ خاص ہیں یا انہیں شریکِ عبادت قرار دینا کفر

است چنانچہ دیگر کفار بہ انکار انبیاء کافر شدند چہچناں نصاریٰ علیہ السلام را پسر خدا

ہے چنانچہ دوسرے کفار انبیاء پر ہم اسلام کی نبوت کے انکار کے باعث کافر ہو گئے اسی طرح عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا

و مشرکانِ عرب ملائکہ را دخترانِ خدا گفتند و علم غیب باہنہا مسلم داشتند ،

اور مشرکینِ عرب فرشتوں کو خدا تعالیٰ کی بیٹیاں کہہ کر اور انہیں عالم الغیب سترار دے کر کافر

کافر شدند انبیاء و ملائکہ را در صفاتِ الہی شریک نباید کرد و غیر انبیاء را

ہو گئے انبیاء اور فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی صفات میں شریک نہ کرنا چاہئے اور انبیاء کی صفات

در صفاتِ انبیاء شریک نباید کرد و عصمت سوائے انبیاء و ملائکہ دیگرے را از

میں انبیاء کے علاوہ کسی کو شریک نہ کرنا چاہئے انبیاء اور فرشتوں کے علاوہ دوسروں صحابہ کرامہؓ اہلبیت اور

صحابہ و اہلبیت و اولیاء ثابت نہ باید کرد و متابعت مقصور بر انبیاء باید داشت

اولیاء کو معصوم ثابت نہ کرنا چاہئے اور کلیتہً انبیاء کی پیروی کرنی چاہئے

سے منزہ۔ فرشتوں میں ذمہ دار خصوصیات ہیں نہ انسان۔ اکل۔ کھانا۔ شراب۔ پینا۔

حاملانِ عرش۔ فرشتے اللہ کے عرش کو سنبھالنے والے ہیں۔ قدرت نہ ان فرشتوں میں بھی اپنی ذاتی قدرت و علم نہیں ہے۔ کمنہ۔ حقیقت کے صفات

واجبی و مستحبیں جو اللہ تعالیٰ کی ہیں مثلاً برحق دینا۔ ماننا۔ جلانا۔ دیگر کفار۔ یہود و حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کہنے ہیں۔ مشرکانِ عرب۔ عرب کے مشرکوں کا عقیدہ تھا کہ فرشتے

اللہ کی لڑکیاں ہیں اور غیب دان ہیں مثلاً عصمت، بے گناہی، اہلبیت، آنحضرتؐ کے کہنے والے۔ مقصور۔ منحصر

آنچه پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم خبر داده است بر آں ایمان باید آورد و آنچه فرموده است

جس چیز کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی اس پر ایمان لانا اور جو کچھ فرمایا اس

بر آں عمل باید کرد آنچه منع کرده ازاں باز باید ماند و قول و فعل ہر کسے کہ سرِ مو از

پر عمل پیسرا ہونا اور جس کی مخالفت فرمادی اس سے برگ جاننا چاہئے اور جس کا قول و فعل سحر و سابی

قول و فعل پیغمبر مخالفت داشته باشد آں را رد باید کرد و پیغمبر خبر داده است کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفت نہ آئے اسے رد کر دینا چاہئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

سوالِ منکر و نکیر در قبر حق است و عذابِ قبر مرکا فراں را و بعضے گنہگار را حق

فرمایا کہ قبر میں منکر و نکیر کا سوال کرنا اور عذابِ قبر خاص طور پر کافروں اور بعض گنہگاروں پر ہونا اور مرنے

است و بعضے بعد موت روزِ قیامت حق است و نفع برائے اِماتت و اِحیاء حق

کے بعد قیامت کے دن زندہ ہونا اور زندوں و مردوں کے لئے صور پھونکا جانا اور آسمانوں کا

است و انشقاقِ آسمانہا و ریختنِ ستارگان و پریدن کوہہا و برباد رفتنِ زمین

پھٹنا ستاروں کا بکھرنا و بجز جانا اور پہاڑوں کا اڑنا اور پہلی بار کے صور پھونکنے

از نفخہ اولی و برآمدنِ مردگان از قبور و باز پیدا شدنِ عالم بعدِ عدم بہ نفعہ ثانیہ ہمہ

پر زمین کا درہم برہم ہونا اور مردوں کا قبروں سے نکلنا اور عالم کے فنا ہونے کے بعد دوبارہ پیدا ہونا اور زندگی طنا و

حق است و حسابِ روزِ قیامت و وزن کردنِ اعمال در میزان و شہادتِ اعضاء و گذشتن

قائم ہونا حساب حق ہے اور قیامت کے دن حساب اور میزان (ترازو) میں اعمال کا وزن کیا جانا اور اعضاء کی گواہی اور

از صراط کہ بر پشتِ دوزخ باشد تیز تر از شمشیر و باریک تر از مو حق است

دوزخ کی پشت پر پھر صراط سے گزرنا جو کہ ہال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہوگی

بعضے مثل برق و بعضے مثل ہاد و بعضے مثل اسبِ جواد و بعضے آہستہ بگزرند

بعض کا بجلی کے مانند بعض کا ہوا کی طرح بعض کا تیز رفتار گھوڑے کی طرح اور بعض کا آہستہ گزرنا اور

و بعضے در دوزخ افتند و شفاعتِ انبیاء و اولیاء و صلحاء حق است و حوض

بعض کا دوزخ میں گرنے اور انبیاء اولیاء اور صالحین کی شفاعت و سفارش حق ہے اور حوض

لے قول و فعل یعنی سنت رسول اللہ

منکر و نکیر۔ دوزخستے ہیں جو قبر میں گرسولات کریں گے نہ بھٹ بعد موت یعنی اس دنیا میں مرنے کے بعد دوسرے عالم میں زندہ ہوں گے۔ پریدن کوہہا پہاڑوں

کا اڑنا۔ یعنی پہاڑوں کے کاٹوں کی طرح اڑتے پھریں گے۔

نفعہ ثانیہ۔ دوسری بار صور پھونکنے پر مرنے والوں سے جی اٹھیں گے۔ میزان۔ ترازو۔ شہادتِ اعضاء۔ عود انسان کے بدن کے جوڑ انسان کے کارناموں پر گواہی دیں گے۔ صراط۔ پھر صراط۔ حق۔ بجلی۔ اسب۔ جواد۔ تیز و گھوڑا۔ شفاعت۔ سفارش۔

کوثر حق است آب او سفید تر از شیر و شیریں تر از عسل و برد کوزه با باشند

کوثر حق ہے اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے اس پر ستاروں کے

مثل ستارگاں ہر کہ ازاں بنوشد باز تشنه نشود و حق تعالیٰ اگر خواہد گناہ

ماند پہالے ہوں گے جو شخص بھی اس میں سے ایک بار پی لے گا پھر پیاسا نہ ہوگا اللہ تعالیٰ اگر چاہے توبہ کے

بکیرہ را بے توبہ بخشد و اگر خواہد بر صغیرہ عذاب کند و ہر کہ باخلاص توبہ کند

بغیر ہی بڑا گناہ (خدا کا رحم) بخش دے اور اگر چاہے پھرنے ہی گناہ پر عذاب دیدے جو شخص غرض کے ساتھ توبہ

گناہ او البتہ موافق وعدہ الہی بخشیدہ شود و کفار ہمیشہ در دوزخ معذب باشند و

مکرمے تو وعدہ الہی کے موافق اس کا گناہ ضرور بخش دیا جائے گا۔ کافر دوزخ میں ہمیشہ عذاب یافتہ

مسلمانان گنہگار اگر در دوزخ در آئند آخر کار خواہ جلد یا بدیر البتہ از دوزخ بر آئند و

رہیں گے اور گنہگار مسلمانوں کو اگر دوزخ میں ڈالا جائے گا تو وہ دیر میں یا جلد بالآخر یقیناً دوزخ سے نکل

داخل بہشت شوند و باز در بہشت ہمیشہ باشند و مسلمان بار تکاب کبیرہ کافر

کو جنت میں داخل ہوں گے اور پھر ہمیشہ جنت میں رہیں گے اور مسلمان گنہگار کبیرہ کافر

نشودند از ایمان بر آید و آنچہ از انواع عذاب دوزخ از مار و کژدم و زنجیر و طوق

نہیں ہوتا اور نہ ایمان سے خارج ہوتا ہے اور عذاب دوزخ کی ساری قسمیں سانپ، بچھڑ، زنجیر، طوق

و آتش و آب گرم و زقوم و غلین کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ کہ قرآن ہاں ناطق است

آج کل قرآن پانی (پچھڑ بیٹھکتا ہے) اور پیچھا جن کے پاس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور قرآن حکیم میں

و انواع نعیم جنت از ماکل و مشرب و حور و قصور و غیرہ ہمہ حق است و عمدہ ترین نعمتہائے

جن کا ذکر ہے اور جنت کی نعمتوں کی قسمیں کھانے پینے سے متعلق حوریں اور محل وغیرہ سب حق ہیں جنت کی نعمتوں میں سب سے

بہشت دیدار خدا است کہ مسلمانان حق تعالیٰ را در بہشت بے پردہ بہ بینند بے جہت

بہترین نعمت اللہ تعالیٰ کا دیدار ہے۔ مسلمان جنت میں حق تعالیٰ کا بے حجاب بے جہت نمکات کی ہر صفت سے

و بے کیف و بے مثال ایمان کا بیان و ایمان عبارت است از تصدیق

بالاتر و پدارت کریں گے اور بے مثل ایمان کا مطلب یہ ہے بخوشی دل سے تسلیم

قلبی با گرویدن و تصدیق زبانی لیکن تصدیق زبانی عند الضرورة ساقط شود

کرنا اور زبان سے تصدیق کرنا ضرورتاً زبان سے تصدیق کرنا ساقط (بھی) ہو جاتا ہے۔

لے وحش کوڑوہ وحش جس آغوش قیامت میں اپنے امتیاز کو سب کر چکے۔ عسل شہد کوڑوہ پالے گی سے وحش کوڑوہ پانی پیا جائے گا۔ ستوں کی طرح صاف

و شفاف ہوں گے۔ گناہ کبیرہ وہ گناہ ہے جس کے کرنے والے پر کوئی حد یا انتہائی ہو یا اس کے کرنے پر کوئی حد یا انتہائی ہو۔ صغیرہ چھوٹی گناہ۔ وعدہ الہی۔ وعدہ

فرمایا ہے کہ توبہ کرنے والوں کی توبہ قبول فرمائیگا۔ معذب۔ عذاب میں پڑا ہوا ہے۔ توبہ۔ زقوم۔ پیچھا۔ زقوم۔ سینہ طیقین۔ پیچھا۔ انواع۔ اقسام۔ ماکل۔ کھاؤ

چیزیں۔ حور۔ حوریں۔ قصور۔ جہت۔ سمت۔ تصدیق۔ قسمی۔ دل سے مانا۔ بالوہ۔ یعنی اپنی خوشی سے دلچسپی۔ تصدیق زبانی۔ زبان سے تصدیق۔ ضرورتاً۔ مجبوری کے تحت۔ ماکل۔ کھاؤ

واصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمہ عادل بودند اگر از کسی اچنانا ارتکاب معصیتی

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سارے صحابہ عادل (بغیر غاسق) تھے۔ اگر کسی سے اتفاقاً کوئی گنہہ سرزد ہوا تو

شدہ تائب و مغفور گشتہ متواترات از نصوص قرآن و حدیث بمدح صحابہ پڑ است و در

تواہر کر کے مغفرت باب ہو گیا۔ نصوص یعنی قرآن و احادیث بذریعہ تواتر مدح صحابہ سے برہیز ہیں

قرآن است کہ آنها باہم محبت و رحمت داشتند و بر کفار غلاظ و شداد بودند ہر کہ صحابہ را

قرآن کریم میں ہے کہ وہ باہم مہربان و محبت کرنے والے اور کافروں کے مقابلے میں تیز ہیں جو غرض یہ

باہم مُبغض و بے الفت داند منکر قرآن است و ہر کہ باہم دشمنی و غصہ داشتہ

سمجھتا ہو کہ صحابہ میں محبت نہیں تھی اور ایک دوسرے سے بغض و عداوت رکھتا تھا وہ قرآن کریم کا منکر ہے صحابہ سے دشمنی اور بغض رکھنے والے کو

باشد در قرآن بر فے اطلاق کفر آمدہ حاملان وحی و راویان قرآن اند ہر کہ منکر صحابہ باشد اورا

قرآن مجید میں کافر کہا گیا ہے صحابہ کرام وحی و فرمودات باری تعالیٰ اور فرمودہ رسول کے اٹھائے والے اور قرآن کریم کی روایت کرنے والے ہیں صحابہ

ایمان و غیرہ ایمانیات متواترات ممکن نیست و باجماع صحابہ و نصوص ثابت است

کے منکر یا قرآن وغیرہ بذریعہ تواتر ثابت ہو نہ تو ایمان ممکن نہیں صحابہ کا اس پر اجماع ہے اور نصوص سے

کہ ابو بکر افضل اصحاب ست پستہ ہمہ اصحاب ابو بکر را افضل دانستہ باوے

ثابت ہے کہ سب نے حضرت ابو بکر کو افضل سمجھ کر ان سے بیعت کی

بیعت کردند و ہر اشارہ ابی بکرؓ بر خلافت عمرؓ بعد ابی بکرؓ بن بر فضل او اجماع آوردند

اور حضرت ابو بکر کے بعد ان کے اشارہ و نشان ہی کے مطابق حضرت عمرؓ کی خلافت پر بالاتفاق بیعت کی تھی۔ حضرت عمرؓ

و بعد عمرؓ روضہ صحابہؓ باہم مشورہ کردہ عثمانؓ را افضل دانستہ بر خلافت او اجماع کردند

کے بعد تین دن صحابہؓ نے خلافت کے متعلق باہم مشورہ کیا اور پھر حضرت عثمانؓ کو افضل سمجھ کر بالاتفاق ان کی

باوے بیعت نمودند و بعد عثمانؓ ہمہ اصحاب مہاجرین و انصار کہ در مدینہ بودند ہر

بیعت خلافت کر لی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بعد مدینہ منورہ میں موجود کل مہاجرین و انصار صحابہؓ

نے صحابہؓ وہ مسلمان جنہوں نے آنحضرتؐ کو مسلمان ہو کر دیکھا اور مسلمان ہوئے۔ عادل۔ نیک۔ ارتکاب معصیت مکر نہ کرنا۔ تائب و مغفور بننا۔ متواترات۔ وہ باتیں جن کو نقل کرنے والے ہزاروں ہیں اس تعداد میں ہر ایک کا مصدق ہو جانا عقلاً ممکن ہو غلاظ و شداد۔ کبھے اور سخت۔ مُبغض۔ بغض کرنے والا۔ اطلاق کفر۔ قرآن میں مذکور ہے کہ کفار کو صحابہؓ پر غصہ آتا ہے لہذا صحابہؓ سے بغض رکھنے والا کافر کہا جاتا تھا۔ حاملان وحی۔ راویان قرآن۔ جب کہ قرآن اور دیگر ایمانیات کے بر سبب تو تواتر نقل کرنے والے صحابہ ہی ہیں۔ جو شخص صحابہؓ کو نہ مانے گا ان کا بیان چیزوں پر کیسے ایمان ہو سکتا ہے۔ بیعت کردند۔ آنحضرتؐ کے وصال کے بعد تھیں جنی سامعہ میں صحابہ کا اجماع ہوا اور سب بالاتفاق حضرت ابو بکرؓ کو افضل مان کر بیعت کی۔ خلافت عمرؓ حضرت ابو بکرؓ نے وصال کے وقت حضرت عمرؓ کو خلیفہ بنانے کا مشورہ دیا چنانچہ سب بالاتفاق ان کے ہاتھ پر بیعت کی۔ عثمانؓ رضی اللہ عنہ حضرت عثمانؓ کے وقت خلیفہ منتخب کرنے کے لیے ایک جماعت کو مقرر کیا جسکی حضرت عثمانؓ کو خلیفہ بنایا اور سب بالاتفاق ان کے ہاتھ پر بیعت کی۔ حضرت علیؓ حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد مدینہ طیبہ میں جس قدر مہاجرین و انصار تھے سب نے حضرت علیؓ کو خلیفہ بنانے کا مشورہ دیا۔ ایمانیات متواترات پر ایمان ناسخ ہونے کی وجہ سے قرآن کے سوا ایمان کی جو چیزیں ہیں وہ سب ہم کو صحابہؓ کے واسطے سے ہی ہیں پس اگر صحابہؓ کو مماندا نشان غاسق و فاجر کہا تو ان کی روایات اس کے نزدیک قطعاً قابل استناد نہ ہوں گی۔ جب صحابہؓ کی روایات قابل سند نہ ہوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن کا اتنا اور اس کا برحق ہونا کس طرح ثابت ہو گا؟ منقولہ احمد ۱۶

علی مرتضیٰ بیعت کردند کہے کہ باو منازعت کردہ مخطی است لیکن سورن با صحابہ بنیاد کرد
نے حضرت علیؓ کی بیعت کی جو شخص علیؓ سے جھگڑا وہ غلطی پر ہے مگر صحابہؓ سے بدظن نہ ہونا چاہئے
و مشاجرات آنہا را بر محل نیک فرد باید آورد و با ہر یک محبت و عقیدت باید داشت
اور ان کے باہمی اختلاف کی کوئی اچھی تادیل کرینی چاہئے اور اہل حق کے عقائد میں سے ہے کہ ہر صحابی کے ساتھ
این است عقائد اہل حق۔

محبت و عقیدت رکھی جائے

فصل در اہتمام نماز۔ بعد تصحیح عقائد عمدہ ترین در عبادات نماز است در صحیح مسلم
نعم نماز کے اہتمام میں صحیح عقائد کے بعد عبادتوں میں سب سے عمدہ عبادت نماز ہے صحیح مسلم شریف
از جابر مروی است کہ فرمود نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ وصلہ در میان بندہ و در میان کھنجر ترک
میں حضرت جابرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کھنجر کے درمیان "وصلہ" نماز ترک کرنا ہے
صلوٰۃ است یعنی ترک صلوٰۃ بخنجر میرساند واحد و ترمذی و نسائی از بریدہ از آل حضرت روایت
یعنی نماز ترک کرنا کھنجر تک پہنچا دینا ہے مسند احمد، ترمذی اور نسائی میں حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ
کردہ اند کہ عہد در میان ما و مردم نماز است ہر کہ ترک کند آل را کافر شود و ابن ماجہ از
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے اور لوگوں کے درمیان عہد (پیمان اور ذمہ) نماز ہے جس نے نماز ترک کی وہ کافر ہو جائیگا ابن

ابوالدواء روایت کردہ کہ وصیت کرد بمن خلیل من صلی اللہ علیہ وسلم کہ شرک بخدا نہ کنی اگرچہ
ماہر میں حضرت ابوالدواءؓ سے روایت ہے کہ میرے دوست رسول اللہؐ نے وصیت فرمائی کہ اللہ تعالیٰ کا کسی کو شریک قرار نہ دینا
گشتہ شوی و سوختہ شوی و نافرمانی والدین مکن اگرچہ امر کنند کہ از زن و سرزند
چاہے ماؤں اور آگ کی نذر کر دیا جائے اور والدین کی نافرمانی نہ کر چاہے وہ اہل و عیال اور پہلے مال سے دستبردار

و مال خود بدرشو نماز فرض را عمداً ترک مکن ہر کہ نماز فرض عمداً ترک کند ذمہ خدا از
ہونے کا علم کہیں اور قصداً فرض نماز مت چھوڑ۔ جس شخص نے قصداً نماز ترک کی اللہ تعالیٰ اس سے

دے بریشت و احمد و دارمی و بیہقی از عمرو ابن عاصؓ ازاں سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام
بری اور ہے۔ مسند احمد، دارمی اور بیہقی میں حضرت عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

روایت کردہ اند کہ ہر کہ بر نماز فرض محافظت کند اور انور و حجت و نجات باشد روز
نے فرمایا کہ جو شخص منہ نماز کی محافظت (پابندی) کرے قیامت کے دن وہ اس کے لئے نوردار و وسیل

نہ مشورت۔ اختلافات۔ عبادت میں وہ عبادتیں جو جہنم سے لایا جاتی ہیں صحیح مسلم حدیث کی مشہور کتاب و صلہ پر نہ گنہ مذماری۔ خلیل دوست یعنی حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم شرک اللہ کی ذات یا صفات میں دوسرے کو شریک نہ سمجھا۔ والدین۔ ماں باپ۔ بدشو۔ یعنی اگرچہ ماں باپ یہ مکر دی کہ اپنی بری اولاد مان کو پٹنے سے جھڑکدو تب بھی
والدین کی کفرانہ کلمہ بری است جو شخص نماز قصداً چھوڑے گا اس کا ذمہ انہیں محافظت یعنی نماز کو پابندی کو کرنا ہے۔ حجت یعنی ایمان کی دلیل معنی خدا اس کا ذمہ دار نہیں۔

قیامت و ہر کہ محافظت نہ کند نہ اور انور باشد و نہ بُرہان و نہ نجات باشد او

ایمان اور باعث نجات ہوگی اور محافظت نہ کرنے والے کے لیے نہ نور ہوگا نہ وسیلہ اور نہ سبب نجات اور

فرعون و ہامان و قارون و ابی بن خلف و ترمذی از عبد اللہ بن شعیب روایت کردہ کہ

اس کا حشر فرعون ، ہامان ، قارون اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا ترمذی شریف میں حضرت عبد اللہ بن شعیب سے

اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہنچ چیز را نمی دانستند کہ ترک آں موجب کفر

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نماز کے علاوہ کسی چیز کے ترک کو باعث کفر نہیں

باشد مگر نماز را بنا بریں احادیث احمد بن حنبل تارک یک نماز را عمداً کافر

سمجھتے تھے انھیں احادیث کی بنیاد پر امام احمد کے نزدیک ایک نماز بھی عمداً و قصداً چھوڑنے

می دانند و شافعی بروئے حکم بہ قتل می کند نہ بکفر و نہ ذمہ امام اعظم اور جس دائمی واجب

داد کافر ہو جاتا ہے۔ امام شافعی ایسے شخص کے لیے کفر کا تر نہیں قتل کا حکم فرماتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک تاؤ فیکہ

است تاکہ توبہ کند واللہ اعلم بس باید دانست کہ نماز را شرائط و ارکان است چنانچہ

وہ تا جب نہ ہو جائے اسے مسلسل قید میں رکھنا ضروری ہے واضح رہے کہ نماز کی شرائط و نماز سے قبل کی جائی اور ارکان کا دوران نماز ضروری ہے

ذکر کردہ شود انشاء اللہ تعالیٰ از شرائط نماز طہارت بدن است از نجاست حقیقی و

برکی جائی اور اشبار ہیں جن کا انشاء اللہ تعالیٰ ذکر کیا جائے گا۔ نماز کی شرطوں میں سے بدن کا حقیقی اور حکمی نجاست (ناپاکی) سے

نجاست حکمی و طہارت پارچہ و طہارت مکان۔ پس اول مسائل طہارت باید آموخت

پاک ہونا اور پکڑے ، نماز پڑھنے کی جگہ کا پاک ہونا ہے پس پہلے پاکی کے مسائل سیکھ لیے جائیں :-

کتاب الطہارۃ

فصل در وضو۔ بدائیکہ فرض در وضو چہاں چیز است۔ شستن رواز موی سر تا زیر دقن

فصل وضو کے بیان میں وضو میں چہاں چیزوں فرض ہیں (۱) پیشانی کے بالوں سے لے کر ٹھڈی کے پیچے تک

و تا بہر دو گوش و ہر دو دست با ہر دو آرنج و مسح چہاں حصہ سر و شستن ہر دو

اورد و دون کاٹن کی نو تک پھر دو دھونا (۲) دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھونا (۳) چوتھائی سر کا مسح کرنا (۴) دونوں

پائے با ہر دو شتاں تک و اگر ریش گنجان باشد رسانیدن آب زیر موی ریش ضرور نیست

پاؤں کہنیوں سمیت دھونا اگر ڈاڑھی گھنی ہو تو ڈاڑھی کے بالوں کے پیچے تک پانی پہنچانا ضروری نہیں ہے۔

نہی دانہ۔ امام احمد ان میں سے نزدیک ایک وقت کی ہی نماز قصداً چھوڑنا کفر ہے۔ امام شافعی کے نزدیک نماز چھوڑنے والے کی سزا قتل ہے۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک قید، جب تک

توبہ نہ کرے نہ مشرک نہ یعنی وہ پیریں جن کا نام سے پہلے کر لینا ضروری ہے۔ ارکان۔ وہ چیزیں جن کا دوران نماز کرنا ضروری ہے۔ نجاست حقیقی۔ وہ نجاست جو دیکھنے میں آئے۔

نجاست حکمی۔ وہ نجاست جو نظر نہ آئے۔ پلچ یعنی نماز کے کپڑے۔ مکان۔ یعنی نماز کی جگہ سے مریں وہ بال جو پیشانی پر ہیں۔ دقن۔ ٹھڈی یا ریش کہنی شتاں تک۔ ٹخنہ۔ موی ریش

ڈاڑھی کے بال یا با فروتن۔ یعنی بے نماز کا حشر کھانا اور منافقین کے گردہ میں ہوگا۔ موجب۔ سبب

اگر ازیں چہار عضو مقدارِ ناخن ہم خشک ماند وضو درست نباشد و نزد امام شافعی واحد و

اگر ان چہار عضو میں سے ناخن کے برابر بھی خشک رہ گیا تو وضو درست نہ ہوگا اور امام شافعی امام احمد و

مالک نیت و ترتیب ہم فرض است و نزد مالک پے در پے بشتن ہم فرض

ام مالک کے نزدیک نیت اور ترتیب (سے دھوا) بھی فرض ہے اور ام مالک کے نزدیک پے در پے دھونا بھی فرض

است و نزد احمد بسم اللہ گفتن و آب در دھین و بینی کردن ہم فرض است و

پے اور امام احمد کے نزدیک بسم اللہ پڑھنا اور ناک و منہ میں پانی دینا بھی فرض ہے اور

نزد مالک و احمد مسح تمام سر فرض است پس احتیاط در آن است کہ ایں ہمہ بجا آورده شود

ام مالک و امام احمد کے نزدیک ہر دے سر کا مسح فرض ہے لہذا احتیاط اس میں ہے کہ وضو ان سہاکی رعایت کے ساتھ کیا جائے۔

مسئلہ۔ سنت در وضو آنست کہ اول ہر دو دست تا بندہ دست سہ بار بشوید

دھیں سترہ یہ ہے کہ پہلے تین مرتبہ دونوں ہاتھ پانچوں انگلیں دھوئے۔

و بسم اللہ الرحمن الرحیم گوید و سہ بار آب در دھین کند و سہ بار آب در

اور بسم اللہ پڑھے اور تین مرتبہ پانی منہ میں ڈالے (کلی کرے) سواک کرے اور تین بار ناک میں

بینی کند و بینی پاک کند و سہ بار تمام رو بشوید و سہ بار ہر دو دست با ہر دو آرنج بشوید و مسح

پانی ڈالے اور ناک پاک و اور ہر دھیں صاف کرے تین بار چہرہ دھوئے اور تین تین بار دونوں ہاتھ کنبیں سمیت دھوئے پورے

تمام سر کند یک بار دھو دو گوش را ہم ہمراہ سر مسح کند آب جدید شرط نیست و

سر اور دونوں کانوں کا بھی سر کے ساتھ مسح کرے نیا پانی بنا ضرورت نہیں ہے اور

ہر دو پائے را با شالنگ سہ سہ بار بشوید اگر در پا موزہ داشته باشد و موزہ را بعد طہارت

دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت تین تین بار دھوئے اگر پاؤں میں موزے ہوں اور موزے مکمل طہارت (وضو) کے

کامل پوشیدہ باشد مقیم را یک شبانہ روز و مسافر را سہ شبانہ روز از وقت حدت جائز

پہر پہنے ہوں تو وقت حدت (وضو ڈھننے کے وقت) سے لے کر مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات تک اور مسافر کے لیے تین دن

است کہ موزہ از پا نہ کشد و مسح بر موزہ کردہ باشد و اگر موزہ پاریدہ باشد بہ

تین رات موزہ نہ اتارنا اور انھیں پر مسح کرنا جائز ہے اور اگر موزہ ایسا پھٹا ہوا ہو کہ

نہ چد عضو یعنی ہاتھ پیر منہ اور سر کی وہ مقدار فرض ہے۔ نیت۔ یعنی دل سے وضو کا ارادہ کرنا۔ ترتیب۔ یعنی پہلے منہ پھر ہاتھ پھر سر پھر پاؤں کا وضو کرنا ہے۔ پہلے

یعنی کسی طور پر وضو کرنا کہ پہلا عضو خشک نہ ہو لے پائے کہ دوسرا دھو لیا جائے۔ آب در دھین یعنی گلی گلی ناک میں پانی دینا۔ منہ۔ یعنی جو باتیں دوسرے ادا ہوں کے نزدیک فرض ہیں

طہارت۔ وضو اور غسل میں واجبات نہیں ہیں۔ فرائض کے بعد سنتیں ہیں۔ ہنر دست۔ گلی۔ یعنی پاک کند۔ پائیں ہاتھ سے ناک صاف کرے۔ آرنج کہنی۔ آب جدید یعنی کانوں

کے پاس کے پانی یا ناصوری نہیں ہے۔ سر سہار۔ ہر عضو کو تین بار دھونا سنت ہے کہ کی عادت ڈالنا ہے۔ زیادہ مرتبہ دھونا بھی بیکار بات ہے۔ طہارت کامل۔ یعنی

پورا وضو کرنے کے بعد موزہ پہنا ہوا۔ پائیدہ چٹا ہوا۔ علی امام الخلیفہ کے ان یہ سب افعال سنت ہیں۔

قسمیکہ در رفتار مقدار سہ انگشت پا ظاہر شود مسح بر آن روا نباشد و اگر شخصے با وضو باشد

چلتے ہوئے تین انگلیاں ظاہر ہو جائیں تو اس پر مسح جائز نہ ہوگا اور اگر کوئی با وضو شخصے ایک

ویک موزہ را از پانچ شیدہ بخشد یکہ اکثر یا از موزہ بیسروں آید یا وقت مسح موزہ تمام شد

موزہ پاؤں سے کھینچنے اور پاؤں کا اکثر حصہ موزہ سے باہر آ جائے یا موزے پر مسح کرنے کا وقت بدلوا ہو گیا

در ہر صورت ہر دو موزہ کشیدہ ہر دو پا بشوید و اعادۂ تمام وضو ضرور نیست مگر نزد

ہو دونوں موزوں میں دونوں موزے نکال کر صرف پاؤں دھریں چاہئیں پھر سے وضو کو ٹھانا ضروری نہیں ہے

مالک و فرض در مسح موزہ مقدار سہ انگشت است بر پشت پا و سنت آنست کہ از ہر

تک امام مالک کے نزدیک بدلوا وضو ٹھانا ضروری ہے۔ موزوں پر مسح تین انگلیوں سے پاؤں کی پشت پر مسح کرنا فرض ہے۔ سنن یہ ہے

بینج انگشت دست از سر انگشتان پا تا ساق بخشد و این نزد احمد فرض است و احتیاط

کہ ہاتھ کی پانچوں انگلیاں پاؤں کے سرے سے پسٹلی تک کھینچی جائیں اور یہ امام احمد کے نزدیک فرض ہے احتیاط

دریں است و بعد تمام وضو بگوید۔ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ اَشْهَدُ

اکی پر عمل کرتے ہیں اور وضو کے بعد کہے۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور

اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَ اجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَّقِيْنَ۔ سُبْحَانَكَ

شہادت دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اے اللہ مجھے تائبین اور پابندوں میں سے بنادے اے اللہ تو پاک

اَللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَقُوْبُ اِلَيْكَ وَ دُوْكَانَ نَسْ زَكَرَاد۔

ہے تیری شان کے واسطے سے تجھ سے مغفرت کا طلبگار ہوں اور تیرے آگے تو بہکتا ہوں اور دو رکعت نماز تجھ کو وضو پڑھے

فصل۔ شکنندہ وضو ہر چیز است کہ از پیش یا پس بر آید و نجاست سائلہ کہ از

پیشاب کے یا پھانے کے راستے سے نکلنے والی ہر چیز سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور ایسی ہونے والی نجاست سے

تمام بدن بر آید و رواں شود بمکانے کہ شستن آں لازم شود و قے کہ بہ پُری دہن طعام

بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے کہ بہہ کر ایسی جگہ پہنچ جائے جس کا وضو یا غسل میں دھونا ضروری ہے وہ ۲ جو منہ بھر کر ہو خواہ کھانے

باشد یا آب تلخ یا خون بستہ سوائے بلغم و نزد ابی یوسف اگر بلغم از

کی ہر یا پانی یا پست یا بجے ہوئے خون کی ہو اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے البتہ بلغم کی تھپے وضو نہیں ٹوٹتا۔ امام ابو یوسف کے نزدیک اگر

نہ جگہ کہ کسی اگر دم کا اکثر حصہ خون کی بندلی میں لک کر آچکا ہے تو ہر مسح جائز رہے گا۔ مگر چونکہ امام مالک پے درپے وضو کرنے کو فرماتے ہیں اسلئے وضو کو از سر نو کرنے کا حکم دیتے ہیں۔

اے شہداء! میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا ایک ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور اس کی گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے ہیں اور رسول۔ اے اللہ مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک ماعین

کرنے والوں میں سے بنادے۔ اے اللہ! تو پاک ہے تیری حمد شان کے واسطے سے تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں۔ دو گانہ۔ دو رکعت تھپے پیش۔ یعنی پیشاب نکلنے کی جگہ۔ پس۔

یعنی پانچاں نکلنے کی جگہ۔ سائیکہ۔ بھینے والی۔ لازم شود۔ یعنی واجب ہے کہ بدن کے اس حصہ پر پہنچ جائے جس کا دھونا غسل یا وضو میں ضروری ہے۔ پُری دہن۔ یعنی اس مقدار میں

جس کو بلا تکلف منہ میں روکا نہ جاسکے۔ تلخ۔ صاف

شکم و پُری دہن برآید وضو بشکند و اگر خون در آب دہن برآید اگر رنگ آب دہن را

اگر منہ بھول جائے وہ بلم بیٹ سے آیا ہو تو وضو ٹوٹ جائے گا اگر ٹھوک میں خون کی اتنی آیز مثل ہو کہ ٹھوک اس کی وجہ سے

سرخ سازد وضو بشکند اگر قے اندک اندک چند بار کرد نزد امام محمد اگر غثیان متحد است

سرخ ہو جائے اور غن کا رنگ اس پر غالب آگیا ہو تو وضو ٹوٹ جائیگا اگر چند مرتبہ غلوی تھوڑی تھوڑی نے ہوا امام محمد کے نزدیک اگر منہ

جمع کردہ شود و نزد ابی یوسف اگر مجلس متحد است جمع کردہ شود و خفتن بر پشت یا بر پہلو

ایک ہو تو ٹوٹنے کا اندازہ لگایا جائیگا۔ امام یوسف کے نزدیک اگر ایک ہی مجلس و نشست میں ہو تو جمع کی جائے گی اور اندازہ لگایا جائے گا پچھلے

یا تکیہ زدہ پچھلے کہ اگر کشیدہ شود بیفتہ شکندہ وضو است و خفتن استادہ یا

پاہلو یا تکیہ یا اور کسی چیز کی ایک ٹکڑا کر اس طرح سونا کہ اگر ایسے ٹھیکہ لیا جائے تو گر پڑے اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر

نشستہ بدون تکیہ یا در حالت رکوع یا سجود بر ہیئت مسنونہ شکندہ وضو نیست و دیوانگی و

تک لگائے بغیر سنا۔ یا رکوع یا سجدے میں مسنون ہیئت پر ہوتے ہوئے سونے سے وضو نہیں ٹوٹتا ہے اور دیوانگی و

مستی و بیہوشی در حال کہ باشد شکندہ وضو است و قہقہہ بانگ در نماز صاحب رکوع

مستی و بیہوشی سے بہر صورت وضو ٹوٹ جاتا ہے رکوع اور سجدے والی نماز میں بانگ قہقہہ لگائے تو وضو

و سجود شکندہ وضو است و مباشرت فاحشہ شکندہ وضو است و دست رسانیدن بہ

ٹوٹ جاتا ہے۔ مباشرت فاحشہ اس طرح بری اور شرعی شرمگاہ کا ٹکڑا کر میان کپڑا کاٹنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے کسی حالت و پردہ کے بغیر اپنی شرمگاہ ہلکانا یا

شرمگاہ خود بدون پردہ و دست مرد اگر زن راسے پردہ رسد نزد امام اعظم وضو نمی شکند و

پہنجانے سے یا مرد کے عورت کی شرمگاہ کو بہ پردہ چھونے سے امام حنیفہ کے نزدیک وضو نہیں ٹوٹتا دو سکر اماموں کے نزدیک وضو

نزد دیگر ائمہ وضو بشکند و خوردن گوشت شتر نزد امام احمد شکندہ وضو است و

ٹوٹ جائے گا۔ اونٹ کا گوشت کھانے سے امام احمد کے نزدیک وضو ٹوٹ جاتا ہے اور

احتیاط از میں ہر ہمہ اولی است۔

ان سب صورتوں میں احتیاط زیادہ بہتر ہے

فصل۔ در غسل شستن تمام بدن و آب در دہن و در بینی کردن فرض است

غسل کے بیان میں پورا بدن دھونا کلی کرنا اور ناک میں پانی دینا فرض ہے

لے شرف است۔ یعنی خون کا رنگ غالب ہو جائے غثیان مثل جس۔ یعنی ایک بند بیٹھے بیٹھے چہاٹے آئی۔ بیفتہ یعنی اگر کسی چیز کا ایسا سہا لے کر سوا کہ اگر وہ سہا توڑ دیا جائے تو یہ
گر پڑے۔ بر ہیئت مسنونہ۔ یعنی جس طرح رکوع و سجدہ کی سنت ہے۔ کسی یعنی نشہ کی حالت۔ بانگ یعنی جس پر نماز فرض ہو چکی ہے۔ صاحب رکوع جس نماز میں رکوع اور
سجدہ نہیں ہے اس میں قہقہہ لگائے سے وضو نہیں ٹوٹے گا جیسے جنازہ کی نماز یا سجدہ کی حالت۔ مباشرت فاحشہ۔ شرمگاہ کی حالت میں مرد کی شرمگاہ کا عورت کی شرمگاہ سے ملنا یعنی شکندہ یعنی
عورت یا شرمگاہ کو چھونے سے امام صاحب کے نزدیک وضو نہیں ٹوٹتا۔ در غسل غسل تمام بدن دھونا یعنی ناک میں پانی دینا فرض ہے عہ اس طرح سونے سے وضو نہیں ٹوٹے
گا لیکن رکوع اور سجدہ سنت کے طور پر ہونا شرط ہے کہ بیٹھ ران سے دُور ہو اور دونوں بازو زمین سے ٹھکرا ہیں مگر ایسا نہ ہو تو وضو ٹوٹ جائیگا۔

و سنت آں است کہ اول دست بشوید و نجاست حقیقی از بدن پاک کنند پستر وضو کنند

سنون یہ ہے کہ پہلے ہاتھ دھوئے اور نجاست حقیقی سے بدن پاک کرے اس کے بعد وضو کرے

لیکن اگر در جائے کہ آب غسل جمع می شود غسل می کنند پائے بعد غسل بشوید و سہ بار

اگر ایسی جگہ پر غسل کرے کہ غسل کا پانی اکٹھا ہو رہا ہو تو غسل کے بعد پاؤں دھوئے اور تین مرتبہ سارا

تمام بدن بشوید و بر زن رسانیدن آب در پنج موہبائے بافتہ فرض است و شگافتن موہبائے

بدن دھوئے عورت کے بال گندھے ہوئے ہوں تو ان کی جھڑوں تک پانی پہنچانہ فرض

بافتہ ضرور نیست و بر مرد اگر موئے سر داشتہ باشد شگافتن نمود شستن تمام آں از

سے بالوں کا ٹھون ضروری نہیں ہے اور مرد کے سر کے بال خواہ گندھے ہوئے ہی کیوں نہ ہوں ٹھوننا اور سروں سے

سر تائیں فرض است۔

یگر جو تک سب کا دھونا فرض ہے

فصل۔ موجبات غسل جماع است در قبل باشد یا در دبر مرد یا زن اگر چہ انزال نشود

غسل کر واجب کرنے والی چیزوں میں جماع (معتب) ہے چاہے پیشاب گاہ میں ہو یا باخاند کے راستہ میں مرد کے

دیگر انزال است بجمہنگی و شہوت در بیداری یا در خواب و از خواب دیدن، بدون انزال

ساتھ دیکھانہ کے راستہ میں، یا عورت کے ساتھ خواہ انزال نہ ہو دوسرے انزال سے غسل واجب ہو جاتا ہے جو کوڑ کراد شہوت کے ساتھ ہو چاہے بکالت

غسل واجب نشود و دیگر حیض یا نفاس چوں منقطع شود غسل واجب گردد

بیداری ہو یا خواب میں کچھ دیکھنے پر بغیر انزال کے غسل واجب نہیں ہوتا (۳) حیض و نفاس کے ختم ہونے پر غسل واجب ہوگا

مسئلہ۔ اقل حیض سہ روز است و اکثر آں دہ روزہ و اکثر نفاس چہل روز است

تین روز حیض کی سہ سے کم مدت ہے اور حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت دس روز ہے نفاس چہل روز است

و اقل آں واحدے نیست دریں مدت بہر رنگ کہ باشد سوائے سفیدی خالص خون

کے بعد آنے والا خواہ کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس روز ہے اور اس کی کمی کی کوئی حد نہیں اس مدت میں خالص سفیدی

نہ دست بشوید۔ ہاتھ دھوئے اور آب دست کرے خواہ نجاست نہ لگی ہو۔ برتن۔ عورت کے سر کے بال اگر گٹھے ہوتے ہیں سب کو دھونا فرض ہے اگر میلاں جلد ہی ہوں ہیں

توصیف ہاؤں کی جڑوں تک پانی پہنچانا فرض ہے۔ برتہ۔ مرد کے بال خواہ گندھے ہوں یا نہ ہوں ہر حالت میں تمام بال دھونا فرض ہے۔

نہ مہاجت غسل۔ وہ تمام باتیں جو غسل کو فرض بنا دیتی ہیں۔ در قبل۔ شرمگاہ کو کسی شرمگاہ میں داخل کر دینا خواہ منی خارج نہ ہو۔ انزال۔ منی کا نکلنا۔ بجمہنگی۔ کو ذکر۔

از خواب۔ یعنی سوتے ہیں اگر چہ اپنے آپ کو جماع کرتے دیکھا جب تک منی نہ نکلے غسل واجب نہیں۔ حیض۔ عورت کا ماہواری خون۔ نفاس۔ وہ خون جو عورت کو کچھ پیدا

ہونے کے بعد آتا ہے تہ اقل حیض۔ حیض کی کم سے کم مدت تین دن ہے۔ زیادہ سے زیادہ مدت دس دن ہے۔ نفاس کی کم مدت معین نہیں زیادہ سے زیادہ چالیس

دن ہے۔ حیض و نفاس کے دنوں میں جس رنگ کی بھی طہارت آئے اس کو حیض و نفاس تصور کیا جائیگا سفیدی کے علاوہ۔

عہ اس مدت کے اندر جس رنگ کا خون ہو خالص سفید کے سوا وہ خون حیض کہلے۔

حیض و نفاس انگاشتہ شود و اقل جہل پانزدہ روز است آنچه از سہ روز کمتر و از دہ روز

کے علاوہ جس رنگ کا بھی خون ہو وہ حیض اور نفاس شمار ہوگا۔ (ہر پاکی) کی کم سے کم مدت پندرہ دن ہے حیض میں تین دن سے کم اور دس

زیادہ در حیض دیدہ شود و آنچه از چہل روزہ زیادہ در نفاس دیدہ شود خون استحاضہ باشد کہ

دن سے زیادہ اور نفاس میں چالیس دن سے زیادہ جو نظر آئے وہ خون استحاضہ (بیماری کا شمار ہوگا اور اس کی

مانع نماز روزہ نیست اگر نئے را حیض زیادہ از عادت شود تا دہ روز مرض نہ گفتہ شود و

و بجز نماز روزہ منع نہیں ہوتے اگر عادت (مقررہ) سے زیادہ دس روز تک حیض آئے تو اسے مرض قرار نہ دیں گے اور

اگر دہ روز زیادہ شود پس آنچه از عادت زیادہ باشد ہمہ آں استحاضہ است و مبتدئہ را

دس دن سے زیادہ آئے جو عادت سے زیادہ ہوگا وہ سب استحاضہ (بیماری کا خون) ہے وہ عورت جس

زیادہ از دہ روز استحاضہ گفتہ شود و پاکی کہ در میانہ مدت حیض یا نفاس یافتہ شود

کو پہلی بار حیض آیا ہو دس روز سے زیادہ آئے یہ استحاضہ کہا جائیگا اور وہ پاکی جو حیض یا نفاس کی مدت کے درمیان

حیض و نفاس است۔

پاکی جانے مثلاً ایک دن در میان میں حیض نہ آئے وہ بھی حیض و نفاس ہی میں شمار کی جاتی ہے۔

مسئلہ۔ از حیض و نفاس نماز ساقط شود قضائے آں واجب نیست و روزہ را حیض و

حیض و نفاس کی وجہ سے نماز ساقط ہو جاتی ہے اور اس کی قضا واجب نہیں حیض و نفاس کی حالت

نفاس مانع است لیکن قضا واجب شود و جماع در حیض و نفاس حرام است نہ در استحاضہ

میں نہ در استحاضہ منع ہے مگر قضا واجب ہوگی اور حیض و نفاس میں جماع (بہمبستری) حرام ہے استحاضہ میں

و حیض اگر پیش از دہ روز منقطع شود بدون غسل کردن زن وطی را حلال نشود مگر آشکر وقت

حرام نہیں حیض اگر دس روز پہلے ختم ہو جائے تو بوجہ غسل کے بغیر اس سے بہتری حلال نہیں ہوتی البتہ اگر اس

نماز کے بغیر روزہ در انقطاع بعد دہ روز بدون غسل ہم وطی حرام است نزد امام اعظم و

ہر ایک نماز کا وقت گزر چکا ہو تو بلا غسل کے بھی حرام ہے دس روز کے بعد حیض ختم ہوا ہو تو امام ابو حنیفہ

نزد اکثر ائمہ بدون غسل حرام است۔

کے نزدیک بغیر غسل کے بھی بہمبستری جائز ہے۔ اکثر ائمہ کے نزدیک غسل کے بغیر جائز نہیں۔

۱۔ خون ہر دو حیض کے درمیان جس پاکی کے دوران میں عورت کو پاک سمجھا جائیگا وہ کم از کم پندرہ روز کی پاکی ہے۔ از ستر و زتر۔ یعنی کم سے کم مدت حیض ہے کہ اور زیادہ سے زیادہ مدت

حیض سے زیادہ حیض نہ ہوگا بلکہ استحاضہ ہوگا اسی طرح انتہائی مدت نفاس سے زیادہ نفاس نہ ہوگا بلکہ استحاضہ ہوگا۔ اس حالت میں عورت روزہ نماز اور دیگر کی نہ کرے گی

مثلاً کسی عورت کو ہر ماہ ہار روز حیض آتا تھا اس ماہ تو دن خون آیا تو سب دن حیض کے شمار کئے جائینگے لیکن اگر گیارہ بارہ دن آگئی تو پھر چار دن حیض کے اور پھر دن استحاضہ کے

ہوں گے۔ جتنی روزہ عورت جن کو پہلے چار دن حیض آتا شروع ہوا ہے۔ پاکی۔ یعنی حیض و نفاس کے ایام میں اگرچہ خون نہ آئے ہو پھر بھی وہ پاک نہ کہی جائے گی۔ اگر حیض۔ یعنی نفاس کے

زمانہ میں نماز صاف ہو جاتی ہے۔ روزوں کی بھی اجازت نہیں ہے لیکن وہ قضا کرنے ہوں گے کہ وقت نماز سے۔ مثلاً اگر عورت نے ایک دن وقت میں پاک ہو گئی تھی اور پھر کچھ وقت

آجائے تو بدین غسل کے جماع جائز ہوگا اور اگر بڑے آخر وقت میں پاک ہو گئی تھی تو پھر کچھ وقت بھی باقی تھا کہ وہ غسل کر کے کہے کہ میں نے نیت باندھ سکتی تو عسرا

وقت شروع ہونے پر وہ غسل کے جماع جائز ہوگا۔

مسئلہ۔ بے وضو راست رسائیدن بمصحف طے پرده جائز نیست و خواندن فتنه آن

بے وضو بغیر حامل اور پردہ کے (مثلاً ایک رومال کے بغیر) فتنہ آن کریم کو ہاتھ لگانا جائز نہیں اور قرآن شریف

جائز است و در حالت جنابت و حیض و نفاس خواندن قرآن ہم جائز نیست نہ در آمدن

پڑھنا (زبان یا ہاتھ لگانے بغیر) جائز ہے۔ ناپاکی (غسل کی ضرورت) کی اور حیض و نفاس کی حالت میں قرآن کریم پڑھنا اور

بمسجد و نہ طواف کعبہ۔

مسجد میں آنا اور طواف کعبہ کرنا بھی جائز نہیں۔

فصل۔ در نجاسات۔ بول جانورے کہ گوشت او حلال است و بول اسب و پس افگندہ

نجاسات کے بیان میں۔ ایسے جانور کا پیشاب جس کا گوشت حلال ہو اور گھوڑے کا پیشاب اور ان پرندوں کی بیٹ

پرندگان حرام گوشت نجس است بہ نجاست خفیفہ کمتر از ربع پارچہ عفو است

جن کا گوشت حرام ہو ناپاک ہے۔ نجاست خفیفہ (دہلی) کے ساتھ اس کا حکم یہ ہے کہ چھٹائی سے کم کپڑے

یعنی از چہارم حصہ تختہ یا دامن یا تریز یا آستین اگر کمتر از اسیالاید نماز را مانع نہ باشد

پرنگی ہوئی ہو تو معاف ہے یعنی تختہ کا چھٹائی یا دامن یا تریز یا آستین کا چھٹائی حصہ سے کم آلودہ ہو تو نماز پڑھنا ممنوع نہ ہوگا مگر

لیکن آب را فاسد کند و پس افگندہ پرندگان حلال گوشت سوائے ماکیان و بط پاک است و

پانی طراب ہو جائے گا اور مرغی و بلیغ کے علاوہ ان پرندوں کی بیٹ جن کا گوشت حلال ہے ناپاک ہے اور

بول آدمی اگرچہ طفل صغیر باشد و بول خر و جانوران حرام گوشت و پس افگندہ آدمیاں و چہار

آدمی کا پیشاب چاہے وہ چھوٹا بچہ کیوں نہ ہو اور گدھے کا اور ان جانوروں کا پیشاب جن کا گوشت حرام ہے اور انسانوں کا پاخانہ

پایگاں نجس است بہ نجاست غلیظہ و ہچنین خون سائل ہر جانور و شراب انگوری و مٹی۔

اور چھ پاؤں کا پاخانہ نجاست غلیظہ (گاڑھی ناپاکی) سے ناپاک ہے۔ اسی طرح ہر جانور کے پسینے والے خون اور انگوری شراب آدمی کا حکم ہے

مسئلہ۔ در نجاست غلیظہ۔ مقدار در ہم یعنی مساحت عرض کف در رقیق و مقدار چہار و نیم

نجاست غلیظہ اگر پستی ہو تو ہاتھ کی پھیلی کی چوڑائی کے بقدر اور گاڑھی ہو تو ساڑھے چار ماشہ

ماشہ در غلیظ عفو است لیکن آب را فاسد کند۔

کی مقدار معاف ہے مگر اس سے پانی ناپاک ہو جاتا ہے۔

مسئلہ۔ و پس خورده آدمی اگرچہ کافر باشد و اسب و جانوران حلال گوشت و عرق

آدمی کے کھانے جوئے (دھانے وغیرہ) کا پانی مانده خواہ وہ کافر ہو اور عمرہ داران جانوروں کا بچا ہوا چھ گوشت کھانا کھانا پینے

لے بے پردہ۔ جو کھانا انسان پیتے پیتے بے قرآن پڑھا ہوا ہے اس کو پردہ نہ بھی جائیگا۔ و حالت جنابت۔ بے وضو کے لیے صفحہ قرآن پڑھنا جائز ہے۔ بے غسل نہ قرآن پڑھ سکتا ہے نہ مسجد

میں جا سکتا ہے، و طواف کعبہ کر سکتا ہے نہ بول پیشاب۔ پس انگہ و بی بیٹ۔ حرام گوشت۔ جن کا گوشت کھانا حرام ہے کہ نجاست۔ گندہ خفیفہ۔ بلی۔ تریزنگلی سائیکان و بط یعنی

مرغیہ دہلی کی بیٹ ناپاک ہے مگر غلیظہ نجس۔ سائل پسینہ و شراب انگوری انگور سے بنی ہوئی شراب مدہم۔ روپے ڈالنا چاندی کا ایک سکہ تھا۔ قریق۔ بتلی نجاست غلیظہ۔ گاڑھی۔

آہنا د عرق خرد استریاک است و پس خوردہ گربہ و موش و دیگر جانوران خانگی مثل کرفش

بسیںہ اور گھے اور نجس کا بسیںہ پاک ہے اور جلی کا جھڑا اور بوسہ کا اور ٹھہریں دھنے والے جانوروں کا جھڑا جیسے چھپکلی

و مانند آں و پرندگان حرام گوشت بکروہ است و پس خوردہ خوک و گد و فیل و چہار

اور اس کی مثل اور حرام پرندوں کا جھڑا منکروہ ہے اور سوز اور کتے اور بستی اور بھاڑنے

پانیگان حرام گوشت سوائے گربہ و مانند آں نجس است۔

والے جھڑائے سوائے جلی کے اور ان کے علاوہ حرام گوشت والے جانوروں کا جھڑا نجس ہے

مسئلہ۔ بول اگر مثل سرسوزن مترشح شود عفو است

اور پیشاب کی پھینکیں اگر سوتی کے سر کے برابر بڑ جائیں تو معاف ہیں

فصل۔ طہارت از نجاست حکمی حاصل نہ شود مگر از آب پاک کہ از آسمان فرود آید یا

نظر نہ آنے والی نجاست سے پانی نجس پاک پانی کے کسی چیز سے حاصل نہیں ہوتا یعنی بارش کا پانی یا

از زمین برآید مثل آب دریا و چاہ و چشمہ پس از آب درخت یا ثمر مثل آب تربوز

زمین سے نکلنے والا پانی جیسے دریا اور کنوئیں اور چشمہ کا پانی لہذا درخت کے پانی یا پھل کے پانی مثلاً تربوز

یا انگور یا کیلا طہارت حاصل نشود اگر در آب چیزے پاک افتد مانند خاک یا صابون

یا انگور یا کیلے کے عرق سے پانی حاصل نہ ہوتی اگر پانی میں پاک چیز مثلاً مٹی یا صابون

یا زعفران و ضرر ازاں جائز است مگر وقتیکہ رقت او را دور کند یا در اجزاء از آب برابر

یا زعفران گر جائے تو اس پانی سے وضو جائز ہے لیکن اگر ان چیزوں سے گرنے کی وجہ سے پانی کی رقت ختم ہو جائے یا پانی کے

یا زیادہ مخلوط شود چنانچہ نیم سیر گلاب در نیم سیر آب مخلوط شود یا آنکہ نام آب از دور دور شود

اجزاء میں ان کی برابر کی مقدار یا زیادہ مل جائے جیسے آدھے سیر پانی میں آدھا سیر گلاب مل جائے یا ان کے پھٹنے سے اس

نام آں شوربا یا گلاب یا سرکہ یا مانند آں شود در آں صورت وضو و غسل ازاں باجماع

پر پانی کا اطلاق نہ ہو سکتا ہو اور اس کا نام شوربہ یا گلاب یا سرکہ وغیرہ ہو گیا ہو اس شکل میں بالاتفاق اس سے وضو اور غسل جائز

جائز نہ باشد و شستن پارچہ نجس و مانند آں ازاں نزد امام اعظم جائز باشد و نزد امام

نہ ہوگا امام ابو حنیفہ کے نزدیک اس سے ناپاک کپڑا وغیرہ دھونا جائز ہوگا امام محمد اور

محمد و شافعی وغیرہ جائز نہ باشد۔

امام شافعی و موطا کے نزدیک جائز نہ ہوگا۔

۱۔ پس خوردہ۔ سائے کا بچا ہوا کھانا۔ عرق بسیںہ۔ خرگوشا۔ استر۔ چمڑ گربہ۔ جلی۔ موش۔ چوہا کرفش۔ چھپکلی۔ نوکر۔ سوز۔ گد۔ کتا۔ فیل۔ احمق۔ سرسوزن۔ سون کا ناگ۔ مترشح۔ شود۔
یعنی پھینکیں پڑ جائیں۔ نجاست۔ حکمی۔ وہ نجاست جو نظر نہیں آتی لیکن شریعت اس کو نجاست قرار دیتی ہے جیسے بے وضو ہونا یا غسل نہ ہونا۔ یا ثمر یعنی اگر کسی پھل یا درخت کو چھو کر پانی
نکالو گا تو اس پانی سے نجاست مکی نازل نہ ہوگی نہ مخلوط ہوگا۔ نام آب۔ یعنی اس کو پانی نہ کہا جاسکتا ہو۔ شستن۔ پارچہ۔ یعنی نجاست۔ شافعی سے اس کے ذریعے پاکیزگی حاصل ہو جائے گی۔

مسئلہ۔ منی غلیظ خشک اگر از پارچہ تراشیدہ شود پارچہ پاک گردد و شمشیر و مانند

کا دھوی منی خشک اگر پکڑے پر سے مخرج دی جائے تو پکڑا پاک ہو جائے گا۔ تنوار اور اسکے مانند

آں از مسح کردن پاک شود و زمین نجس اگر خشک شود و اثر نجاست باقی نماند برائے

دوسری چیزوں پر سے اگر نجاست پلوچھ اور صاف کر دی جائے تو پاک ہو جاتی ہیں۔ نہ پاک زمین اگر صاف چائے

نماز پاک شود نہ برائے تیمم و ہچنین دیوار و خشت مفروش و درخت و گیہ غیر مقطوع و

اور نہاکی کا اثر ہاں ہے۔ گودہ نماز کے واسطے پاک شمار ہوتی ہے تیمم اس سے جائز نہیں۔ اسی طرح دیوار اور فرش میں لگی ہوئی پختہ اینٹ اور

مقطوع بدون شستن پاک نشود۔

درخت اور بغیر کان ہونی محاس اور کان ہونی محاس دھوئے بغیر پاک قرار نہ دیں گے۔

مسئلہ۔ نجاست کہ نمودار باشد بہ شستن مقدارے کہ عین اوزائل شود نزد امام اعظم پاک

نظر آئے والی نجاست اتنی مقدار میں دھوئے سے کہ نجاست کے اجزاء باقی نہ رہیں امام ابو حنیفہ کے نزدیک پاکی

شود و نزد بعضے بعد زوال عین سہ بار باند شست و ہر بار اگر ممکن

کاظم ہوگا۔ بعض کے نزدیک نجاست کے اجزاء زائل ہونے کے بعد تین بار دھونا چاہئے اور ہر مرتبہ اگر پچڑنا

باشد باید افشرد و آلا خشک باید کرد تاکہ تقاطر نماند و نجاست کہ نمودار نہ باشد آں را

ممکن ہو پچڑا جائے ورنہ اتنی خشک کرنا چاہئے کہ قطرے چٹکنے بند ہو جائیں اور نظر نہ آنے والی نجاست کو تین بار یا

سہ بار یا ہفت بار باند شست و ہر بار باید افشرد و سرگیں اگر سوختہ خاکستر شود نزد امام

سات بار دھونا اور ہر مرتبہ پچڑنا چاہئے اور حریر کو اگر سبلا کر داکھ کر دیا گیا ہو تو امام

محمد پاک شود نہ نزد امام ابی یوسف و ہچنین خر اگر در نمک سارافت و نمک شود پاک

محمد کے نزدیک پاک ہے امام ابو یوسف پاک قرار نہیں دیتے۔ اسی طرح اگر گدھا نمک کی کان میں گڑھ نمک بن جائے تو امام

شود نزد محمد نہ نزد ابی یوسف و پوست مردار بد باغت پاک شود

محمد کے نزدیک پاک اور امام ابو یوسف کے نزدیک نہ پاک ہے۔ مردار کی کھال و باغت و سالہ لگانے اور نچنے سے پاک ہو جاتی ہے۔

مسئلہ۔ آب جاری و آب کثیر از افتادن نجاست در آں یا گزشتن آں بر نجاست

جاری یا کثیر پانی میں اگر نجاست گر جائے یا اس پر سے گزر جائے تو پانی اس وقت تک نہاکی

نہ منی غلیظ کا دھوی منی۔ مانند آں۔ یعنی ہر وہ چیز جو سخت اور ہر اور اس میں نجاست کے اجزاء نہ گھس سکیں میسے کے برتن وغیرہ۔ نہ ہلکے تیمم ساس طرح کی زمین پر نماز جائز

ہوئی تیمم جائز ہوگا۔ خشت مفروش۔ یعنی کئی اینٹ جو فرش پر لگی ہوئی ہے اگر جڑا ہے تو پھر دھوئے سے پاک ہوگی۔ مقطوع۔ یعنی ہونے پر نہ نمودار باشد۔ یعنی دیکھنے میں آئے۔

مقدارے۔ یعنی اتنا دھونا ضروری ہے کہ اس نجاست کے اجزاء زائل ہو جائیں۔ دھونے کی کوئی خاص نماند مقرر نہیں ہے۔ سہ بار یا ہفت بار یا گزشتن۔ پچڑنا چاہئے۔ تقاطر قطرے

چٹکانے یا ضروری ہے۔ ہفت بار مستحب ہے۔ حریر۔ گرہ۔ غلگھا۔ نمک۔ نمک کی کان کہ باغت کھلی کی رنگائی۔ برنجاست۔ پانی کے تین وصف ہیں۔ رنگ۔ مزہ۔ بڑ۔ اگر نجاست

کے گرنے کی ایک دم چلی جائیگا تو پانی پاک ہو جائے گا۔

نجس نہ شود مگر وقتیکہ از نجاست رنگ یا مزہ یا بود در آں ظاہر شود۔

نہیں ہوگا جب تک کہ نجاست کا رنگ یا مزہ یا بو پانی میں ظاہر نہ ہو جائے۔

مسئلہ اگر سگ در جدول آب جاری نشسته باشد یا مردارے در آں افتاده

اگر گت جاری پانی کی نالی میں بیٹھا ہوا ہو یا اس میں مردار گر جائے یا

باشد یا متصل میزاب نجاست افتاده باشد و آب سقف در باران ازاں میزاب رواں

ہر نامہ کے قریب نجاست گر گئی ہو اور بارش میں چھت کا پانی اس پر نالے سے

شود پس اگر اکثر آب بہ سگ و نجاست رسیدہ رواں می شود نجس باشد و الا

پہنچے گے پس اگر پانی کا زیادہ حصہ گتے اور نجاست تک پہنچ کر بہہ رہا ہو تو پانی ناپاک و نہ

پاک باشد۔

پاک ہوگا۔

مسئلہ آب قلیل باندک نجاست نجس شود۔

تھوڑا پانی تھوڑی نجاست سے ناپاک ہو جاتا ہے۔

مسئلہ قلتین کہ پنج مشک آب باشد ہر مشک مقدار صد رطل کہ یک من و پنج

دو ٹیکے پانی جن میں پانچ مشک پانی ہو ہر مشک میں سو رطل کی مقدار پانی ہو جس کے ہندوستانی

سیراں دیار باشد مجموع پنج من و سب و پنج آثار نزد اکثر ائمہ کثیر است و نزد امام اعظم

حساب سے ایک من پچیس سیر ہوتے ہیں اور ان کا مجموعہ پانچ من پچیس سیر ہوتا ہے اکثر ائمہ کے نزدیک پانی کی

آب کثیر کہ آں است کہ از حرکت دادن یک طرف طرف دوم متحرک نشود و متاخران

متاخر تخریب۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک متشیر پانی وہ ہے کہ ایک کنارے کے پانی کو دوسرے سے دوسرے کنارے کا

آں را بہ وہ ذراع در وہ تقدیر کردہ اند۔

پانی نہ بے۔ متاخرین (بہرے کے مقدار) نے تھیر کی مقدار دس ہاتھ لیا اور دس ہاتھ بھڑا قرار دی ہے۔

مسئلہ در چاہ اگر جانورے اُفتد و میرد پس اگر آما سیدہ شود یا پارہ پارہ شود

مخمس میں اگر جانور گر جائے پھر پھول جائے یا ٹھوٹے ٹھوٹے ہو گیا ہو

نہ جدول پانی کی نالی۔ میزاب۔ پنڈا۔ سقف۔ چھت۔ وفاق پاک۔ یعنی وہ پانی سے زیادہ ہے جو نجاست کو تک کر گزر رہا ہے تو سب پانی ناپاک ہے نہ آب قلیل

جو وہ درود نہ ہو۔ قلتین۔ قند کا تئید ہے۔ قند پانی کے ٹیکے کو کہتے ہیں۔ دو قند پانی ہندوستان کے حساب پانچ من پچیس سیر ہوتا ہے۔ اکثر ائمہ پانی کی اس مقدار کو

کثیر کہتے ہیں اور اس سے کم کو قلیل۔ اصناف اس صنف کے پانی کو کثیر کہتے ہیں جس کے ایک کنارے پر غسل کر لے یا وضو کرنے سے دوسرے کنارے کا پانی نہ پہلے متاخرین

نے ایسے صنف کا اندازہ یہ بتایا ہے کہ وہ سو گز مربع ہو جائے۔ گز سے چوبیس انگشت والا گز مراد ہے۔

تہ چاہ کنواں۔ آما سیدہ شود۔ پھول جائے۔ پارہ پارہ شود۔ چھٹ جائے۔

تمام آب آن چاہ کشیدہ شود و اگر نہ پس اگر جانور کلان است مثل گربہ یا کلاں تر

تو سب نموی کا تمام پانی نکال جائے گا اور اگر سب زور کر کر پھولا پھٹا نہ ہو تو سارا پانی نہیں نکلے گا پس اگر بڑا

ازاں نیز تمام آب چاہ کشیدہ شود و بھینچیں اگر سہ جانور متوسط باشند مثل کبوتر

جانور مثلاً بلی یا اس سے (بھی) زیادہ بڑا ہو تب بھی سارا پانی نکال جائیگا۔ اس طرح اگر تین اور درجہ کے جانور ہوں مثلاً کبوتر

و اگر جانور خرد است مثل موش و عصفور از مردن آن بست دلو کشیدہ شود تاسی و

تو سارا پانی نکالیں گے اگر جانور چھوٹا ہے مثلاً پرواہ چڑیا تو ان کے مرنے پر بیس سے تیس ڈول تک نکالے جائیگے

از مثل کبوتر چہل دلو کشیدہ شود تا شصت و سہ عصفور حکم یک کبوتر دارد۔ واللہ اعلم

اور کبوتر کی مانند مرنے پر چالیس سے ساٹھ تک نکالیں گے تین چڑیوں کا حکم ایک کبوتر کا سا ہے۔ واللہ اعلم

فصل۔ در تیمم۔ اگر مصلیٰ بر آب قادر نباشد بہ سبب دوری آب یک کردہ و کردہ

تیمم کے بیان اگر فز پڑھنے والا پانی کے ایک کردہ دوری ہو چار ہزار قدم کا ہوتا ہے

چہار ہزار قدم یا بہ سبب خوف حدوث بیماری یا درنگ در شرف یا زیادت

کے باعث پانی پر قادر نہ ہو یا بیمار پڑ جائے یا دیر میں شفا باب ہونے کا

مرض یا خوف دشمن یا درندہ یا خوف تشنگی یا میسر نہ شدن دلو یا رکن اور اجازت

انیشہ یا مرض کی زیادتی یا دشمن یا درندہ یا پیاس کے خوف سے یا ڈول یا رسی میسر نہ ہونے

کہ عوض وضو غسل تیمم کند بر جنس زمین خاک باشد یا ریگ۔ یا چونہ یا گچ یا سنگ مرخ

کی ہنٹ پر قادر نہ ہو تو اس کے لیے وضو اور غسل کے عوض تیمم حاکم ہے تیمم زمین کی جنس سے کیا جائے وہ مٹی ہو

یا سیاہ یا مرمر بشرطیکہ پاک باشد۔

یادیت یا چونہ یا گچ یا مرخ و سیاہ یا سبز یا سنگ مرمر بشرطیکہ پاک ہو۔

مسئلہ۔ اول نیت تیمم کند و ہر دو دست بر زمین زدہ یک بار بر تمام روئے بمالد و باز بر

پہلے تیمم کی نیت کرے دونوں ہاتھ ایک مرتبہ زمین پر مار کر ہارے بھرے پڑے پھر دونوں

زمین زدہ ہر دو دست با آرنج بمالد ایں سہ چیز در تیمم فرض است اگر مقدار

ہاتھ زمین پر مار کر کمینوں سمیت دونوں ہاتھوں پر پڑے۔ تیمم میں یہ تین چیزیں فرض ہیں۔ اگر ہاتھ یا ہمرے

سے واگرنہ۔ یعنی جانور گر کر پھولا پھٹا نہیں ہے۔ گربہ۔ بلی۔ کلاں تر۔ جیسے انسان۔ بکری۔ متوسط۔ درمیانہ۔ موش۔ چوہا۔ عصفور۔ چھڑیا۔ دو۔

یعنی وہ ڈول جس سے عام طور پر پانی پھیرا جاتا ہے۔ مصلیٰ نماز پڑھنے والا۔ کردہ۔ چار ہزار قدم کا فاصلہ ایک میل۔ حدوث۔ پیدا ہونا۔

مٹ رستن۔ رسی۔ جنس زمین۔ جو چیزوں کو رکھ کر ہاتھ دھو کر یا پھلکانے سے کچل جاتے۔ جیسے سونا۔ چاندی۔ یہ جنس زمین سے نہیں ہیں۔ نیت۔ یعنی کسی

ایسی مقصود حالت کے ارادے سے تیمم کرے جو ہندو حدت کے ادا نہ ہو سکتی ہو۔ آرنج۔ کہنی۔ سہ چیز نیت۔ چہرہ کا مسح۔ ہاتھوں کا مسح۔

ناخن ہم از دست یا رونے باقی ماند کہ دست آنجا نہ رسیدہ باشد تیمم روا نباشد پس

منہ میں سے ایک ناخن برابر بھی کرتی ہڈ خشک رہ گئی کہ جس پر ہاتھ نہ پھرا تو تیمم درست نہ ہوگا پس

انگشتری راحرت باید داد و خلال در انگشتان باید کرد۔

اگر ہاتھ میں انگلی ہو تو اسے ہلا دے اور انگلیوں میں خلال کرے

مسئلہ۔ تیمم پیش از وقت نماز جائز است و از یک تیمم چند نماز فرض و

نماز کے وقت سے پہلے تیمم کر لینا جائز ہے اور ایک تیمم سے کئی نمازیں پڑھنا جائز ہے فرض

نفل خواندن جائز است۔

ہوں یا نفل

مسئلہ۔ اگر بر آب قادر شود تیمم باطل گردد و اگر در عین نماز بر آب قادر نشود نماز

اگر پانی میسر ہو جائے تو تیمم باطل ہو جائیگا اگر نماز پڑھتے ہوئے پانی پر قدرت حاصل ہو

کہ بہ تیمم شروع کردہ باطل گردد۔

کئی تو تیمم سے شروع کی ہوئی نماز باطل ہوگئی

مسئلہ۔ اگر بدن مصلی یا پارچہ او نجس باشد و براستعمال آب قادر نباشد اورا

اگر نہ پڑھنے والے کا بدن یا اس کا پیرا نہاک ہو اور پانی کے استعمال پر قدرت نہ ہو

نماز با نجاست جائز است اگر بر پارچہ پاک بقدر رستری عورت قادر نباشد۔

ہو تو اس کے لئے نجاست کے ساتھ نماز جائز ہے بشرطیکہ پاک کپڑے کی اتنی مقدار میسر نہ ہو کہ جس سے وہ تیمم کرے یا پیرا پڑھنے والے کا رستری عورت کے

کتاب الصلوة

فصل۔ نماز از آمدن وقت در حالت اسلام و عقل و بلوغ

مسئلہ انگشتری۔ مسلمان عاقل بالغ اور حقیق و نفاس سے پاک (عورت) پر نماز

انگشتری جو انگلی میں پہنے ہو۔

از تیمم۔ یعنی جس طرح ایک دھڑ سے بہت سی نمازیں پڑھ سکتا ہے۔ اسی طرح تیمم کا بھی حکم ہے۔ اگر ربک۔ یعنی پانی نہ ملے تو تیمم کرنا واجب ہے۔ نماز کی حالت میں تیمم کرنا

جلنے سے از سر نو نماز پڑھنی ہوگی۔ اگر پارچہ پاک۔ یعنی جس قدر بدن کا حصہ نماز میں ڈھانپنا ضروری ہے اس کے قابل بھی پاک کپڑا نہ ملے تو پیرا پاک کپڑے میں نماز جائز ہوگی

نہ نماز دو آدن۔ یعنی ایک عاقل بالغ مسلمان جو کہ حیض و نفاس میں مبتلا نہ ہو۔ نماز کا وقت ہو جلنے پر نماز فرض ہو جاتی ہے۔ بقدر تحریر۔ یعنی نماز کا اتنا وقت بھی اگر

ہو جائے جس میں نیت نافذ ہو سکے۔

عہ فائدہ۔ اگر وضو کے اعضاء میں سے کسی ایک عضو میں مرض ہے اور اس عضو پر پانی پہنچانا اس کو مضر ہو یا مرض بڑھنا ہو تو اس کو جائز ہے کہ اس پر

سک کرے اور دو سکے اعضاء کو دھو دے اور وضو کے اعضاء میں سے اکثر اعضاء میں زخم یا مرض ہو کہ دھونے سے نقصان ہوتا ہو تو اس صورت میں تیمم

کر لے (پیرسند اصل معلومہ نسخہ میں موجود نہیں ہے) منظور احمد

دوپہ کی از حیض و نفاس فرض می شود۔

فرض من ہو جاتا ہے۔

مسئلہ۔ اگر وقت بقدر تحریمہ باقی باشد کہ کافر مسلمان شد یا طفل بالغ گشت یا مجنون

اگر وقت بتجیر تحریمہ کی مقدار باقی ہو کہ کافر مسلمان ہو جائے یا مجنون بالغ ہو جائے یا دیوانہ

عاقب شد نماز بروئے فرض شد و بعد انقطاع حیض و نفاس بقدر غسل و تحریمہ اگر

ماکل ہو جائے تو نماز اس پر فرض ہو گئی۔ اور حیض و نفاس ختم ہونے کے بعد نماز کا وقت اگر اتنا

وقت نماز باقی باشد نماز فرض شود۔

باقی ہو کہ غسل کرے یا تجیر تحریمہ کرے تو نماز فرض ہو گئی۔

فصل۔ وقت نماز فجر از طلوع صبح صادق است تا طلوع کناہ آفتاب و وقت ظہر بعد

نماز فجر کا وقت صبح صادق کے طلوع ہونے سے آفتاب کا کناہ طلوع ہونے تک ہے اور ظہر کا

زوال است تاکہ سایہ ہر چیز بچھڑاؤ شود سوائے سایہ اصلی و آل یک نیم قدم

وقت زوال کے بعد سے اس وقت تک رہتا ہے کہ سایہ اصلی کے علاوہ ہر شے کا سایہ اس کے برابر برقرار رہے۔

در ساون باشد و پس و پیش آں چہار ماہ یک یک قدم بیفزاید و بعد ازاں در ہر ماہ

ساتون میں سایہ اصلی ڈیڑھ قدم ہوتا ہے اور اس سے پہلے اور بعد کے چار ماہ میں ایک ایک قدم بڑھ جاتا ہے اور اس کے

دو دو قدم بیفزاید تاکہ در ماہ ماہ وہ نیم قدم باشد و قدم عبارت از ہستم حصہ ہر چیز

بعد ہر ماہ دو دو قدم بڑھتا ہے۔ یہاں تک کہ ماہ کے مہینہ میں سایہ اصلی ساڑھے دس قدم کا ہوگا قدم سے مراد ہر چیز کا ساتواں

است ایں قول امام ابو یوسف و محمد و جہور علمائے امت و از امام اعظم ہم روایت است

حصہ امام ابو یوسف امام محمد اور جہور علمائے امت فرماتے ہیں امام ابو حنیفہ سے بھی ایک روایت

ایں چہیں روایت مفتی بہ از امام اعظم آں است کہ وقت ظہر باقی ماند تاکہ سایہ ہر چیز

اسی طرح ہے امام ابو حنیفہ کا جس قول پر لکھتے ہیں کہ ظہر کا وقت اس وقت تک باقی رہے گا کہ سایہ

دو چند آں شود سوائے سایہ اصلی و بعد گذشتن وقت ظہر بر ہر حصہ دو قول وقت

اصلی کے علاوہ ہر چیز کا سایہ دو گنا باقی رہے ظہر کا وقت ختم ہونے پر دونوں قولوں کے مطابق عصر کا

نہ صبح صادق۔ صبح کا ذب وہ سفیدی کہلاتی ہے جو کہ طوفان نورانی ہوتی ہے جو کہ اس صبح کی افق تصدیق نہیں کرتا ہے۔ اس لیے اس صبح کو کا ذب کہا جاتا ہے۔ اس کے

بعد ایک سفیدی آسمان کے کناروں پر نمودار ہوتی ہے جس کے ساتھ افق بھی روشن ہو جاتا ہے تو گویا افق کی سفیدی سے اس صبح کی تصدیق کر دی ہے لہذا اس کو صادق کہا

جاتا ہے نہ مفتی بہ۔ امام صاحب اور صاحبین کے اقوال کی بری تشریح صوفی پر ملاحظہ فرمائیں۔ تہ وقت عصر۔ سورج پہلے پڑنے سے پہلے نماز عصر کا رکعت درست ہے

اس کے بعد کا وقت مکروہ ہے۔ عہ یعنی اس نماز کی قضا اس پر لازم ہوگئی۔ اور اگر وقت میں اس قدر گنجائش نہیں ہے تو اس وقت کی نماز اس پر فرض نہ ہوگی عہ ہر چیز

کا سایہ اس کے برابر ہونے میں سایہ اصلی کو شمار نہیں کرتے ہیں۔

عصر است تاکہ آفتاب زرد و بے شمع نشود و بعد ازاں وقت عصر مکروہ اسبت تا

وقت ہے یہ اس وقت تک رہتا ہے جب تک کہ سورج پیلا اور بے نور و بے شمع نہ ہو اس کے بعد غروب آفتاب تک

غروب آفتاب در آل وقت عصر ہماں روز بکراہت تحریمی جب از است و دیگر نماز

عصر کا وقت مکروہ ہے اسی وقت میں اسی دن کی عصر کی نذر بکراہت تحریمی جائز ہے اور دوسری

فرض و نفل جائز نیست و بعد غروب آفتاب وقت مغرب است تا غروب شفق سرخ

درمن و نفل نماز جب از نہیں آفتاب غروب ہونے کے بعد سرخ شفق کے غائب ہونے

نزد اکثر علماء و نزد امام اعظم بر قولے تا شفق سفید وقت مغرب باقی ماند

تک اکثر علماء کے نزدیک مغرب کا وقت ہے امام ابو حنیفہ کے ایک قول کے مطابق مغرب کا وقت سفید

لیکن بعد ابنہ و ستارگان نماز مغرب مکروہ باشد بہ کراہت تنزیہی و بعد گزشتن

شفق کے غائب ہونے تک باقی رہتا ہے مگر ستارے زیادہ نکل آنے کے بعد نماز مغرب کا مکروہ وقت ہوگا لیکن یہ کراہت تنزیہی

وقت مغرب بر حد و قول وقت عشاء است تا نصف شب نزد جمہور و نزد امام

(غروب اولی) ہے مغرب کا وقت ختم ہونے پر دوڑن قولوں کے موافق عشاء کا وقت شروع ہو کر نصف شب

اعظم تا صبح بہ کراہت تحریمی و وقت وتر بعد اذانے عشاء است تا طلوع صبح و

تک جمہور (اکثر فقہاء) کے نزدیک باقی رہتا ہے۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک نصف شب کے بعد صبح تک بکراہت تحریمی

تاخیر ظہر در گراما و تاخیر عشاء تا ثلث شب و در روشنی روز خواندن صبح بہ حدیکہ بقراءت

وقت باقی رہتا ہے و ترا وقت عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد صبح کے طلوع ہونے تک ہے مگر یہ موسم میں نماز ظہر (جمعہ) تاخیر سے پڑھنا

مسنون نماز ادا کنند و اگر فساد ظاہر شود باز بقراءت مسنون ادا کنند مستحب است و در دیگر

عشاء کو تمام رات تک اور صبح کی نذر اچانے و روشنی میں پڑھنا اس حد تک کہ اگر نماز فاسد ہو جائے تو مسنون طریقہ کے ساتھ

نماز یا نزد فقیر تعجیل اولی است۔

اذا ہوئے مستحب ہے اور دوسری نمازوں میں کہ مصنف کے نزدیک تعجیل (جلد پڑھنا) زیادہ بہتر ہے۔

لے وہاں وقت غروب آفتاب کے وقت صرف اس روز کے عصر کی نماز ہو جاتی ہے وہ بھی کراہت تحریمی کے ساتھ۔

شفق غروب آفتاب کے بعد ابتداء افق پر شرف آتی ہے۔ اس سے کچھ دیر بعد سفیدی آتی ہے۔ امام صاحب شفق سے سفیدی مراد دیتے ہیں۔ دیگر امام شرفی کو شفق کہتے ہیں۔

۱۰ تاخیر کثرت۔ ہر دو قول یعنی مغرب کا آخری وقت شرفی کو کہا جائے یا سفیدی کو۔ نزد جمہور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مصنف کے نزدیک عشاء کے آخری وقت میں اختلاف

ہے لیکن فقہی دیگر مجتہدین میں اختلاف کو ظاہر نہیں کرتی ہیں بلکہ سب کے نزدیک ایک تہائی شب تک وقت مستحب ہے اور نصف شب تک مہلح اور نصف شب کے بعد بھی مکروہ

تہ بعد اذانے عشاء۔ یہ صاحبین کا قول ہے۔ امام صاحب کے نزدیک وتر عشاء کا ایک ہی وقت ہے۔ البتہ عشاء پہلے اور وتر بعد میں پڑھنا واجب ہے۔ در روشنی یعنی صبح

کی نماز اس قدر اچانے میں پڑھنا مستحب ہے کہ نماز مسنون قراءت کے ساتھ پڑھی جائے اور پھر بھی اس قدر وقت باقی رہ جائے کہ اگر فساد کی وجہ سے نماز کا لٹا یا ضروری ہو جائے تو

مسنون قراءت سے اس کو روکیا جائے۔

سایہ اصلی کی پیش سمجھنے سے پہلے ضروری ہے کہ حسب ذیل اصطلاحیں سمجھ لی جائیں۔

۱۔ قدم۔ ہر شے کے قد کے ساتویں حصہ کو کہتے ہیں جو ساتھ دقیقہ کا ہوتا ہے۔

۲۔ دقیقہ ساتھ آن کا ہوتا ہے۔

۳۔ آن۔ جس میں گیارہ بار اللہ کہا جاسکے۔

۴۔ ساعت یا گھنٹی ساتھ پل کی ہوتی ہے۔

۵۔ پل ساتھ ریزے کی ہوتی ہے۔

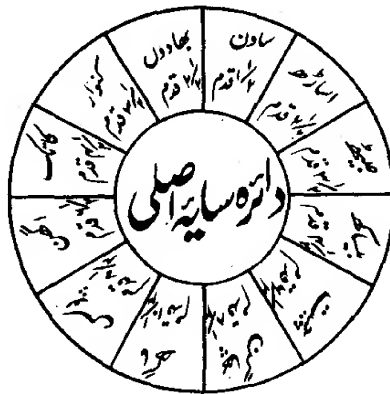
۶۔ ریزہ۔ وقت کی وہ مقدار جس میں دو حرفی لفظ مثلاً ”آن“ کہا جاسکے۔

مندرجہ ذیل نقشہ میں سات مہینوں کا حساب اس طرح دیا ہے کہ ساون کا سایہ اصلی ڈیڑھ قدم بتایا ہے۔ پھر اس سے پہلے تین مہینوں اور بعد کے تین مہینوں میں ایک ایک قدم کا اضافہ ہونا بتایا ہے۔ جس کو اس طرح لائحہ کیا جائے۔

بیگاکھ	جیتھ	اساڑھ	ساون	بھادوں	کنوار	کھکھ
۴/۲	۳/۲	۲/۲	۱/۲	۲/۲	۳/۲	۴/۲

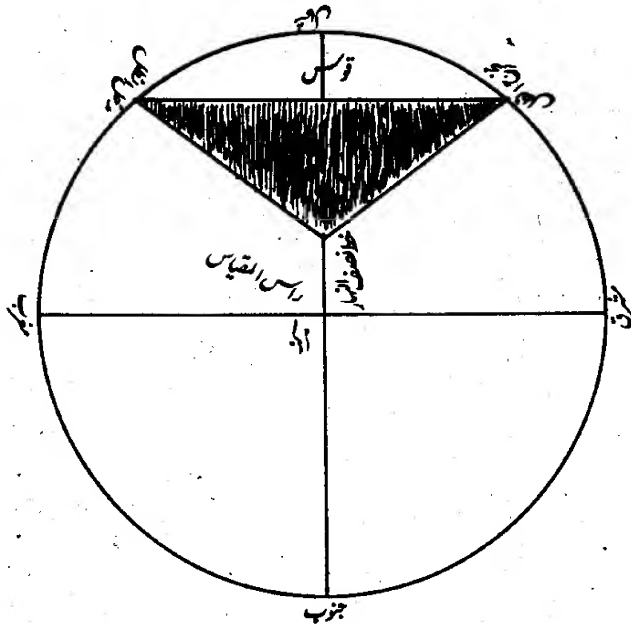
ان سات مہینوں کے علاوہ باقی ماندہ مہینوں میں دو دو قدم دونوں طرف زیادہ بڑھائے جائیں۔

چیت	پھالگن	مگھ	پلوہ	اگھن
۶/۲	۸/۲	۱۰/۲	۸/۲	۶/۲



ام صاحب کے ایک قول کے مطابق اور صاحبین کے نزدیک ظہر کا وقت اس وقت تک رہتا ہے جب تک کہ سایہ اصلی کے علاوہ ہر چیز کا سایہ اس چیز کے برابر رہے۔ بڑھنے پر وقت ختم ہو جاتا ہے۔ لیکن ام صاحب کا مفتی یہ قول یہ ہے کہ ظہر کا وقت ہر چیز کے سایہ اصلی کے علاوہ دو گنا سایہ ہونے تک باقی رہتا ہے۔

سایہ اصلی کے پیمان کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ بالکل ہموار زمین پر ایک دائرہ بنا لو اور دائرہ کے بالکل بیچ میں قطر دائرہ کے چوتھائی سے بڑی نوکیلے سر کی ایک لکڑی گاڑ دو۔ جب سورج طلوع کرے گا تو اس لکڑی کا سایہ دائرہ سے باہر نکلا ہوا ہوگا جو ان دونوں نشانوں کو ایک خط مستقیم کھینچ کر ملا دو۔ اب محیط دائرہ کے اس قوسی حصہ کے نصف پر جو محیط تک پہنچا دو یہ خط نصف النہار کہلائے گا اور جو سایہ کہ اس خط پر پڑے گا وہ سایہ اصلی کہلائے گا۔



جدول اقدار سایه اصلی

نحوه آفتاب در بروج	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	عرض البلد	طول البلد
استقام و دقیقه	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	عرض البلد	طول البلد
احمد نگر (دبئی)	۲۵	۵۵	۲۰	۳۲	۲۰	۵۵	۲۵	۲	۵۴	۴	۴۶	۲	۱۹	۴۲
الک آباد	۲۴	۴	:	:	:	۴	۲۴	۲	۴	۴	۲	۲	۱۹	۴۵
سورت	۲۵	۱۳	۸	۱۲	۸	۱۳	۲۵	۲	۱۲	۴	۱۲	۲	۲۱	۴۲
ککلت	۵۰	۱۸	۱۳	۱۱	۱۳	۱۸	۵۰	۲	۲۱	۸	۲	۲	۲۱	۴۲
احمد آباد گجرات	۳	۲۴	۱	۲۲	۱	۲۴	۳	۱	۲۹	۴	۲۹	۲	۲۳	۴۲
مرشد آباد	۳۵	۱۴	۳۳	۱۲	۳۳	۱۴	۳۵	۱۱	۳	۴	۳	۱۱	۲۳	۴۸
الہ آباد	۲۵	۲۹	۲۲	۱۹	۲۲	۲۹	۲۵	۳	۲۳	۱۲	۱۹	۲۳	۲۵	۴۱
بنارس	۲۴	۵۱	۲۲	۲۱	۲۲	۵۱	۲۴	۲	۲۲	۱۴	۲۲	۲۴	۲۵	۴۲
پٹنہ	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-
جون پور	۳۸	۵۱	۲۲	۲۱	۲۲	۵۱	۳۸	۲	۲۲	۱۴	۲۲	۲۴	۲۵	۴۲
کھنور (دیش آباد)	۳۰	۵۲	۲۲	۲۲	۲۲	۵۲	۳۰	۲	۲۴	۱۴	۲۴	۲۴	۲۵	۴۱
آگرہ	۳۲	۵۵	۲۲	۲۲	۲۲	۵۵	۳۲	۲	۲۹	۱۴	۲۹	۲۹	۲۹	۴۸
بہاول	۳۸	۲	۵۳	۲۹	۵۳	۲	۳۸	۲	۲۲	۱۴	۲۲	۲۲	۲۲	۴۹
سنجل	۳۸	۲۸	۵۹	۳۴	۵۹	۲۸	۳۸	۲	۲۲	۱۴	۲۲	۲۲	۲۲	۴۸
دہلی	۳۹	۲۰	۱	۳۸	۱	۲۰	۳۹	۲	۲۲	۱۴	۲۲	۲۲	۲۲	۴۸
پانی پت	۵۲	۲۱	۲	۲	۲	۵۲	۲	۲	۲۲	۱۴	۲۲	۲۲	۲۲	۴۴
ہردوار	۵	۲۳	۱۲	۵۰	۱۲	۲۳	۵	۲	۲۲	۱۴	۲۲	۲۲	۲۲	۴۸
سرہند	۸	۲۵	۱۵	۵۱	۱۵	۲۵	۸	۲	۲۲	۱۴	۲۲	۲۲	۲۲	۴۹
لاہور	۲۲	۲۴	۱	۲۴	۱	۲۴	۲۲	۲	۲۲	۱۴	۲۲	۲۲	۲۲	۴۲
کابل	۴۹	۳	۱	۱	۱	۴۹	۳	۲	۲۲	۱۴	۲۲	۲۲	۲۲	۴۹

مگر برائے انتظارِ جماعت و در وقت طلوع آفتاب و میانہ روز و وقت غروب سولے

اسی انتظارِ جماعت کی خاطر تیسرے میں مضائقہ نہیں سونے شروع ہونے، نصف النہار اور سورج غروب ہونے کے وقت اس دن

عصر آں روز دیگر بیچ نماز جائز نیست و نہ سجدہ تلاوت و نمازِ جنازہ و

کی عمر کے علاوہ نہ کرتی اور نماز جائز ہے اور نہ سجدہ تلاوت و نمازِ جنازہ قر کے وقت

در وقت فجر سولے سنت فجر و بعد عصر پیش از زردی آفتاب و پیش از مغرب نفل

میں قر کی سنتوں کے علاوہ اور عمر کی نماز کے بعد آفتاب پھلنا ہونے اور مغرب

کروہ است و قضا جائز است۔

سے پہلے نفل کروہ ہے البتہ قضا جائز ہے۔

فصل۔ اذان و اقامت برائے ادا و قضا مسنون است و صفت آں معروف

اذان اور قضا دونوں کے لیے اذان و اقامت مسنون ہیں ان کی قرین معروف و مشہور ہے

است و مسافر را ترک اذان کروہ است و ہر کہ در خانہ نماز گزارد اذان مصر

اور مسافر کے لیے اذان ترک کرنا مکروہ ہے اور محضر میں نماز پڑھنے والے کے لیے

اور ا کافی است۔

عمر کی اذان کافی ہے

فصل۔ در شروط نماز۔ شروط طہارت بدن مصلی است از نجاست حقیقی و عکسی

نماز کی شرطوں میں نماز پڑھنے والے کے بدن کا حقیقی اور عکسی نجاست سے

چنانچہ بالا گذشت و طہارت پارچہ و طہارت مکان و استقبال قبلہ و ستر

پاک ہونا ہے جیسے کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے اور جسٹہ کا پاک ہونا اور قبلہ رخ ہونا اور اس حدتہ

عورت مرد را از زیر ناف تا زیر زانو و بچہیں کمبیز را با زیادت شکم و پشت

بدن کا چھاننا ہے پریشیدہ رکنا نماز میں ضروری ہے مرد کے لیے یہ ناف سے لے کر گھٹنوں کے نیچے تک ہے اور باندی کے لیے اس کے علاوہ

نہ وقت طلوع۔ طلوع آفتاب نصف النہار اور غروب کے وقت کئی نماز جائز نہیں ہیں کسی بدن کی عمر کے مکروہ غلبہ کے وقت بھی کراہت نوری کے ساتھ ادا ہو جاتی ہے۔ قطعاً ہائز است۔

نوری نہ کہ بعد سورج نکلنے سے پہلے۔ عمر کی نماز کے بعد آفتاب کی زردی سے پہلے قضا نمازیں پڑھنا جائز ہے نہ ادا و قضا یعنی فرض نہ وقت میں مالکی ہادی ہوا وقت کے بعد

دونوں صورتوں میں اذان و تکبیر کتنا مسنون ہے۔ تراویح عیدین۔ ذبح کے لیے مسنون نہیں ہیں نہ نجاست حقیقی۔ یعنی اگر نماز کے بدن پر حقیقی نجاست کی وہ مقدار لگی ہو جو مسحات

نہیں ہے تو نماز درست نہ ہوگی۔ عکسی۔ یعنی بدشعلہ وہ وضو نماز نہ ہوگی۔ جہالت۔ یعنی وہ جگہ جس پر نماز پڑھنی ہے۔ عورت۔ بدن کا وہ حصہ جس کا چھانا ضروری ہے مرد کے

لیے بالحدیث گھٹنوں تک چھینا ضروری ہے۔ باندی کے لیے پٹ پٹ اور پٹ کا بھی چھینا ضروری ہے۔ آزاد عورت کو زکھرہ رکعت دست و قدم کے اپنا تمام بدن چھینا ضروری ہے

عہ یعنی اذان کہنے کے وقت نہ قبلہ کی طرف ہو اور دونوں شہادت کی انگلیاں دونوں کانوں میں رکھے اور حق تعالیٰ المسلوۃ کہنے کے وقت نہ دائیں طرف پھرنے اور حق تعالیٰ

المقلوۃ کہنے کے وقت نہ پیش طرف پھرنے اور ہر کی اذان میں حق تعالیٰ المقلوۃ کے بعد دومرتبہ اقلوۃ خیر و حق التکلم کے اور اذان کے احوال ظہر پر رکھے۔

وزن عجزہ را تمام بدن مگر رُو و ہر دو کف دست و ہر دو قدم مسئلہ۔ ہر عضو از

پیش از بیض کا چھنا اور آزاد عورت کے لئے سارے بدن کا چھنا بہتر ہے بلکہ وہ نئی بقیہیں اور وہ نئی پاؤں اس سے مستثنیٰ ہیں وہ مرد یا عورت کے ان

اعضائے عورت مرد یا زن اگر چہ ارم حصہ آں برہمنہ شود نماز فاسد گردد و

اعضا میں جن کا چھنا ضروری ہے اگر کوئی عضو جو بخانی محل جائے تو نماز فاسد ہو جائے گی عورت کے بیٹے

مویہائے سر زن کہ فرومشتہ باشند عضوے است علیحدہ۔ اگر چہ ارم حصہ آں

ہوتے سر کے بال ایک ایک عضو ہے اگر ان کا جو بخانی حصہ

برہمنہ شود نماز فاسد گردد مسئلہ۔ در نوازل گفتہ کہ آواز زن ہم عورت

مکمل جائے تو نماز فاسد ہو جائے گی نوازل میں ہے کہ عورت کی آواز بھی عورت اچھانے کے

است۔ ابن ہمام گفتہ کہ بریں تقدیر اگر زن بقراءت بجہر خواند نمازش

قابل ہے ابن ہمام کہتے ہیں کہ قرین کے مطابق اگر عورت زور سے قراءت کرے تو اس کی نماز فاسد

فاسد شود۔ مسئلہ۔ ہر کر اپا چہ برائے ستر عورت نباشد نماز او برہمنہ جائز

ہو جائے گی جس کے پاس ستر عورت (ضروری اعضا) کو چھاننے کے لئے پکڑا نہ ہو تو اس کے لئے

است۔ مسئلہ۔ اگر جانب قبلہ معلوم نہ شود تحریمی کردہ موافق تحریمی نماز گزارد و

برہمنہ نماز پڑھا جائز ہے اگر قبلہ کی سمت معلوم نہ ہو تو تحریمی (مذہب) کر کے تحریمی کے مطابق نماز پڑھے۔

بدون تحریمی نمازش جائز نیست۔ مسئلہ۔ ہر کہ بسبب خوف دشمن یا عدم

تحریمی کے بغیر اس کی نماز جائز نہیں جو شخص دشمن کے خوف یا مرض کی وجہ سے

قدرت بسبب مرض رو بقبلہ نتواند آورد ہر سو کہ ممکن باشد نماز گزارد۔ مسئلہ۔

سے قبلہ رخ ہونے پر قادر نہ ہو تو جس طرف ممکن ہو نماز پڑھ لے مسئلہ

نماز نفل در صحرا بر چار پایہ ہر سو کہ چہار پایہ رود جائز است۔ مسئلہ نیت

صحرا (جنگل) میں چار پایہ پر سوار ہونے کی حالت میں نماز جس طرف کرنا چاہئے جائز ہے نماز

شرط نماز است مطلق نیت برائے نفل و تراویح جائز است

کی شرط نیت ہے محض نماز پڑھنے کی نیت سنت و نفل اور تراویح کے لیے جائز ہے فرض اور وتر کے واسطے متعین

نہ نفل۔ فقہ کی کتاب ہے۔ ابن ہمام فتح القدر فقہ کی مشہور کتاب کے مصنف ہیں۔ جائز است۔ نفلے آدمی کے لیے یہ بہتر ہے کہ وہ بیٹھ کر رکوع مسجد کے اٹارے سے

نماز پڑھے نہ کھڑے ہو۔ لیکن کسی معتزل وجہ سے قبلہ رو ہو کر نماز ادا کر سکتا ہو۔ نماز نفل۔ نفلیں چاہئے بر سواری کی حالت میں پڑھ لینا جائز ہیں

اگرچہ قبلہ رو نہ ہو۔ لیکن فرض اگر پڑھنا ضروری بشرطیکہ اگر پڑھنا ممکن ہو تو مطلق نیت۔ یعنی نفلیں کے لیے صرف نماز کی نیت کرنا ضروری ہے۔ نیت میں یہ

متعین کرنا ضروری نہیں ہے کہ کس قسم کی نفلیں اور کس وقت کی نفلیں پڑھ رہا ہے۔ فرضوں میں یہ متعین کرنا ضروری ہے کہ کن سے وقت کے فرض پڑھ رہا ہے

اور اگر امام کے پیچھے پڑھ رہا ہے اس کی بھی نیت کرے۔

عہ کہ ان کا دھانچا ضروری نہیں۔

و برائے فرض و ترتیعین نیت متصل تحریمہ و دانستن آنکہ نماز ظہر می خوانم یا عصر

تحریم کے ساتھ ہی متعین طور پر نیت کہ عصر کی نماز پڑھ رہا ہوں یا عصر کی

شرط است و نیت اقتدا بر مقتدی لازم است و نیت عدد رکعات شرط نیست

شرط ہے مقتدی پر۔ امام کی اقتداء کی نیت ضروری ہے تعداد رکعات کی نیت شرط نہیں ہے

فصل۔ در ارکان نماز۔ از فرائض نماز کہ داخل نماز اند یکے تحریمہ است کہ

نماز کے ارکان کے بیان میں۔ نماز کے فرائض جو داخل نماز ہیں (کہ ان کے بغیر نماز نہیں ہوتی)

شرط است برائے تحریمہ آنچه در سائر ارکان شرط است از طہارت و ستر

ان میں سے ایک تعبیر تحریمہ ہے تحریم کے واسطے وہی شرطیں ہیں جو تمام ارکان کے لیے ہیں یعنی

عورت و استقبال قبلہ و وقت نماز و نیت و دو رکعت و قعدہ اخیرہ و در فجر و چہار

پاکی ستر عورت اور استقبال قبلہ نماز کا وقت اور نیت دو رکعت اور قعدہ اخیرہ نماز فجر میں دن

رکعت و قعدہ اخیرہ در ظہر و عصر و عشاء و سہ رکعت و قعدہ اخیرہ در مغرب و وتر

پہلی اور چار رکعت اور قعدہ اخیرہ ظہر و عصر و عشاء کی نماز میں دن فرض ہے۔ تین رکعتیں اور قعدہ اخیرہ نماز مغرب اور

و دو رکعت و قعدہ اخیرہ در نفل و خسروج از نماز بہ فعل مصلی ہم فرض است نزد

وتر میں اور دو رکعت اور قعدہ اخیرہ نفل میں اور نماز پڑھنے والے کا اپنے کسی محل کے ذریعے نماز سے فارغ ہونا اور

امام اعظم و فرض در ہر رکعت قیام و رکوع و سجود است باتفاق علماء و قراءت

نہا بھی فرض ہے امام ابو حنیفہ کے نزدیک ہر رکعت میں قیام رکوع اور سجود باتفاق علماء فرض ہیں امام

نزد شافعی و احمد در ہر رکعت از رکعات فرض و نفل فرض است و

شافعی اور امام احمد کے نزدیک فرض اور نفل کی رکعات میں سے ہر رکعت میں قراءت فرض ہے اور

نزد امام اعظم قراءت در دو رکعت از رکعات فرائض خمسہ فرض است

امام ابو حنیفہ کے نزدیک فرائض خمسہ (پانچ وقت کی فرض نماز) کی رکعتوں میں سے (ہر فرض کی) دو رکعتوں میں قراءت فرض ہے

نہ ارکان۔ دن کی نماز ہے۔ کسی چیز کا دن دھنے کے واسطے کسی جہاز کے اندر داخل ہو اور وہ چیز اس کے بغیر نہ پائی جاسکتی ہو۔ شرط اللہ کی اس فرق اسی قدر ہے

کہ شروعات سے ختم ہوتی ہے۔ تحریمہ۔ یعنی شروع میں ابتدا خدا کر جو تعبیر پڑھی جاتی ہے۔ چونکہ اس کی جگہ کے بعد کمانا بیانات بیت کرنا حرام ہو جاتے ہیں اس لیے اس

کو تحریمہ کہا جاتا ہے کہ شروعات۔ یعنی چونکہ یہی پہلا پڑھنا ہے۔ قبلہ رو ہونا وقت نیت جس طرح دوسرے رکعتوں کے لیے ضروری ہے۔ مانتی طرح تحریمہ کے لیے بھی ضروری ہے تو

معلوم ہوا کہ یہی رکعت ہے۔ شروع نہیں ہے۔ در فجر۔ یعنی کی نماز میں دو رکعتیں اور آخری قعدہ بھی رکعت ہے۔ در ظہر یعنی ظہر عصر عشاء کی نماز میں چار رکعتیں اور آخری قعدہ فرض

ہے۔ خروج۔ یعنی نماز پڑھنے والا اپنے کسی محل کے لیے نماز سے فارغ ہو۔ یہی امام صاحب کے نزدیک فرض ہے۔

تہ قیام۔ یعنی کھڑے ہو کر رکوع و سجود میں جاسکا ہو تو قیام فرض ہے ورنہ بیٹھ کر نماز پڑھے اور بیٹھے بیٹھے رکوع اور سجود کرے۔ قراءت۔ فرض کی ابتدائی دو رکعتوں میں

قرآن پڑھنا فرض ہے۔ قمر۔ رکعت کے بعد سب سے حاکم اچھا۔ جلتہ۔ دو سجود کے درمیان بیٹھا۔ قرار گرفتن یعنی پہلے رکعت کی تلاوت کی حرکت ختم ہو جاتے تب

دوسرا شروع کرے۔

عہ اور یہی فرض نماز کے باہر ہوتے ہیں عہ اس کی فرضیت امام اعظم کے سوا اور کسی امام کے نزدیک نہیں ہے۔

و در ہر سہ رکعت وتر و در ہر رکعت نفل و قومہ و جلسہ و قرار گرفتن در ارکان فرض

اور وتر کی تینوں رکعتوں میں اور نفل کی ہر رکعت میں فرض ہے۔ قومہ جلسہ و ستر میں ہیں اور رکعتوں میں مقرر

است نزد ابی یوسف و نزد اکثر علماء فرض نیست و فرض در ترات نزد امام اعظم

(احمیان) امام ابو یوسف کے نزدیک فرض اور اکثر علماء کے نزدیک فرض نہیں ہے۔ امام ابو یوسف کے نزدیک ایک

یک آیت است نزد امام ابی یوسف و محمدؐ سہ آیہ خُرد برابر سورہ کوثر یا یک آیہ دراز

آیت کی قراءت فرض ہے۔ امام ابو یوسف و امام محمد کے نزدیک تین چھوٹی آیتوں سورہ کوثر کے برابر یا تین چھوٹی

بہ قدر سہ آیہ و نزد شافعی و احمد فاتحہ خواندن فرض است و بسم اللہ یک آیہ

آیتوں کے بقدر ایک ہی آیت کی قراءت فرض ہے۔ امام شافعی و امام احمد کے نزدیک سورہ فاتحہ پڑھنا فرض ہے اور ان کے نزدیک

است از فاتحہ نزد انہا و در سجود نہادن پیشانی و بینی فرض است و عند الضرورت

بسم اللہ سورہ فاتحہ کی ایک آیت ہے۔ سجودوں میں ناک اور پیشانی رکھنا فرض ہے اور ضرورتاً ان میں

اکتفا بہ یکے ازاں جائز است و نزد شافعی و احمد در سجود نہادن پیشانی و بینی

سے ایک پر اکتفا کرنا جائز ہے۔ امام شافعی و امام احمد کے نزدیک سجودوں میں ناک اور

و ہر دو رکعت دست و ہر دو زانو و انگشتان ہر دو پا فرض است و ترتیب در ارکان

پیشانی، دونوں ہتھیلیاں، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں کی انگلیاں رکھنا فرض ہے اور ارکان نماز میں

نماز فرض است مگر در سجود دوم۔ پس اگر در رکعت یک سجدہ کرد و سجدہ دوم فراموش

ترتیب فرض ہے۔ البتہ ہر رکعت کے دوسرے سجدے کا حکم الگ ہے لہذا اگر ایک رکعت میں ایک سجدہ کرے اور دوسرا سجدہ کرنا بھول

کرد نماز فاسد نہ شود در رکعت دوم سجدہ قضا کند و سجدہ سہو لازم گردد۔ ابن ہمام

جائے نماز فاسد نہ ہوگی بلکہ دوسری رکعت میں سجدہ کی قضا کرے البتہ سجدہ سہو لازم ہوگی ابن ہمام

از کافی حاکم آوردہ کہ اگر شخص نماز شروع کرد و قراءت و رکوع بجا آورد و سجود

نے حاکم کی کافی نامی کتاب سے لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص نماز شروع کرے اور قراءت و رکوع کرے اور سجدہ

عہ ترتیب ارکان میں فرض ہے جو نماز میں مقرر نہیں آئے جیسے کہ رکوع اور ارکان کہ آئے ہیں جیسے سجود ان میں ترتیب فرض نہیں بلکہ واجب اور واجب کے ترک سے سجدہ سہو لازم

ہوگا۔ سجدہ سہو اور رکوع سے نماز ادا کرنے کی ایک آیت۔ خواہ وہ چھوٹی ہی آیت کہیں نہ ہو۔ فاتحہ الحمد بسم اللہ چونکہ بسم اللہ شافعی کے نزدیک اٹھو ایک آیت ہے لہذا

اس کا پڑھنا بھی ان کے نزدیک فرض ہے۔ درجہ۔ یعنی سجدہ کرتے ہوئے ناک اور پیشانی دونوں کا زمین پر ٹکنا ضروری ہے۔ ہر دو زانو یعنی دونوں گھٹنے کے ترتیب یعنی ہر

دو زمین پر رکھنا یا نماز میں نہ نہیں ہے ایسے رکعتوں میں ترتیب فرض ہے ورنہ نہیں لہذا اگر رکوع قیام سے پہلے ادا کیا تو نماز درست نہ ہوگی اور اگر دوسرا سجدہ مثلاً پہلی رکعت میں

ادا کیا اور دوسری رکعت میں تین سجدے کر لے تو نماز درست ہو جائے گی اور سجدہ سہو لازم ہوگا اگر شخص نے مصنف نے چار ایسی صورتیں بیان فرمائی ہیں جن میں سجدہ

ارکان میں ترتیب قوت ہوگئی ہے۔ ان صورتوں میں ارکان کی ترتیب کے لحاظ سے جس قدر رکعتیں مکمل کی جا سکیں گی وہ رکعتیں معتبر شمار ہوں گی ورنہ نہیں۔

(۱) نماز شروع کی۔ قراءت و رکوع ادا کیا اور سجدہ نہ کیا پھر کھڑے ہو کر قراءت سجدہ کیا اور رکوع نہ کیا تو سب مل کر ایک رکعت شمار ہوگی اس لیے کہ دوسری بار سجدہ

طاکر پہلی ایک رکعت شمار ہوگی اس لیے کہ دوسری بار سجدہ طاکر پہلی ایک رکعت مکمل ہوتی ہے۔ (۲) نماز شروع کی پہلے رکوع کیا۔ پھر کھڑے ہو کر قرآن پڑھا اور رکوع

اور سجدہ کیا تو بھی ایک رکعت ہوگی۔ پہلا رکوع معتبر نہ سمجھا جائے گا۔ (۳) نماز شروع کر کے دو سجدے کر کے پھر کھڑے ہو کر قرآن پڑھا پھر سجدہ کر کے سب مل کر ایک

نہ کر د پس قیام و قرات کرد و سجدہ کرد و رکوع نہ کر د و این ہمہ یک رکعت شد و

نہ کرے پھر پڑھے ہو کر قرات پڑھے اور سجدہ کرے رکوع نہ کرے قریب تمام ایک رکعت ہوئی اور

ہمچنین اگر رکوع کرد پستر قیام و قرات و رکوع و سجدہ کرد تا ہم یک رکعت شد

اسی طرح اگر اول رکوع کرے پھر قیام و قرات اور رکوع و سجدہ کرے تو بھی ایک رکعت ہوئی

و ہمچنین اگر اول دو سجدہ کرد پستر قیام و قرات و رکوع کرد و سجدہ نہ کر د پستر

اسی طرح اگر پہلے دو سجدہ کرے پھر قیام و قرات اور رکوع کیا اور سجدہ نہ کیا پھر

قیام و قرات و سجدہ کرد و رکوع نہ کر د این ہمہ یک رکعت شد

قیام و قرات اور سجدہ اور رکوع نہ کیا یہ سب بل کر ایک رکعت ہوئی

و ہمچنین اگر رکوع کرد در اولی و سجدہ نہ کر د و رکوع کرد در ثانیہ و سجدہ نہ کر د و سجدہ

ایسے ہی اگر پہلی رکعت کرے اور سجدہ نہ کرے اور دوسری میں رکوع کرے اور سجدہ نہ کرے اور تیسری

کر د و در ثالثہ و رکوع نہ کر د این ہمہ یک رکعت شد و قعدہ اولی و خواندن تشہد

میں سجدہ کرے اور رکوع نہ کرے تو تمام بل کر ایک رکعت ہوئی اور قعدہ اولی اور تشہد پڑھا اور

دران و ہم خواندن تشہد و قعدہ اخیرہ فرض است نزد احمد نہ نزد غیر او مگر آنکہ نزد

آ قعدہ میں تشہد پڑھنا صرف امام احمد کے نزدیک فرض ہے عمر امام

امام اعظم واجب است و درود خواندن در قعدہ اخیرہ بعد تشہد فرض است نزد

ابو حنیفہ کے نزدیک قعدہ اولی اور تشہد پڑھا واجب ہیں صرف قعدہ اخیرہ فرض ہے

شافعی و احمد و سلام گفتن ہم فرض است و رکن است نزد ائمہ ثلاثہ نہ نزد امام اعظم

شافعی و احمد کے نزدیک تشہد کے بعد قعدہ اخیرہ میں درود پڑھنا فرض ہے امام مالک امام شافعی اور امام احمد کے

کہ نزد او واجب است و تکبیرات خفض و رفع و در رکوع سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ بیکار

نزدیک سلام کہنا و سلام عظیم و قعدہ اخیرہ بھی فرض و رکن ہے امام ابو حنیفہ کے نزدیک واجب چلنے اور اٹھنے وقت تکبیرات اور رکوع میں ایک مرتبہ سلام دہی

گفتن و در سجود سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى یکبار گفتن و وقت قمر سمیع اللہ لَبَّيْكَ حَمْدًا

اعظم کہنا اور سمعوں میں ایک مرتبہ سبحان ربی الاعلی کہتے اور قمر کے وقت سمیع اللہ لمن حمد

(صورت پیش آئے) رکعت ہوئی اس سے کہ پہلے دونوں سجدہ اور دوسری بار کا قیام و قرات جو بغیر سجدہ کے ہوئے ادا کیا ہے معتبر نہ ہوگا اور پہلی اور

دوسری رکعت میں رکوع کیا سجدہ نہ کیا۔ تیسری رکعت میں سجدہ کیا رکوع نہ کیا یہ سب کچھ ایک رکعت شمار ہوگی اس لیے کہ دوسرا رکوع پہلے سجدہ سے پیشتر ادا ہوگا۔

اس کا اعتبار نہ ہوگا اور آخری سجدہ پہلی بار کے رکوع سے ہی کر ایک رکعت کی تکمیل کرے گا نہ قعدہ اخیرہ و استیجاب پڑھنے کے علاوہ خود قعدہ اخیرہ کو بھی رکن قرار دیا گیا ہے

ائمہ ثلاثہ یعنی امام مالک امام احمد بن حنبل امام شافعی قسّم اللہ بھٹن۔ چنانچہ رفع اخلا سبحان ربی اعظم میرے بزرگ پروردگار کے لیے پائی ہے سبحان ربی الاعلی۔

میرے پروردگار کے لیے پائی ہے۔ سمیع اللہ لمن حمد۔ خدا اس کی شنائی جو اس کی تعریف کرے۔

گفتن و بین السجدتین سرب اغفر لی گفتن نزد احمد فرض است نہ نزد غیر او لیکن

کہت اور دونوں سجدوں کے درمیان رب اغفر لی کہنا امام احمد کے نزدیک فرض ہے ان کے علاوہ کے نزدیک

اگر سہواً ترک کند نزد احمد نماز باطل نشود و قراءت بر مقتدی فرض است نزد

فرض نہیں البتہ اگر بھولے سے چھٹ جائے تو امام احمد کے نزدیک نماز باطل نہ ہوگی امام شافعی کے نزدیک مقتدی پر

شافعی و نزد غیر او فرض نیست بلکہ نزد امام اعظم مقتدی راقراءت حرام است۔

فرادت (سورۃ فاتحہ کی تلاوت) فرض ہے اور ان کے علاوہ کے نزدیک فرض نہیں بلکہ امام ابو حنیفہ کے نزدیک مقتدی کے لئے قراءت حرام ہے

فصل۔ در واجبات نماز۔ واجبات نماز نزد امام اعظم پانزدہ چیزیں است

نماز کے واجبات کے بیان میں۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک پندرہ چیزیں نماز میں واجب ہیں

یچے قراءت فاتحہ دوم ضم سورۃ یا یک آیت طویل و یا سہ آیت قصیر در ہر رکعت نفل

(۱) سورۃ فاتحہ پڑھنا (۲) سورت یا ایک طویل آیت یا تین چھوٹی آیتیں نفل و وتر کی ہر رکعت

و وتر دو رکعت فرض سوم تعیین اولین برائے قرأت چہارم رعایت ترتیب

اور فرض کی دو رکعتوں میں طہا (۳) قرأت کے لئے پہلی دو رکعتوں کی تعیین (۴) سجدوں میں ترتیب کی رعایت

در سجدہ پنجم قرار گرفتن در ارکان ششم قومہ ہفتم جلسہ میان ہر دو سجدہ در فتاویٰ

(۵) تبدیل ارکان (۶) قومہ (۷) دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا فتاویٰ قاضی خاں

قاضی خاں گفتہ کہ اگر مصلیٰ از رکوع سجدہ رفت و قومہ نکرد نماز نزد ابی حنیفہ و محمد

میں ہے کہ اگر نماز پڑھنے والا رکوع سے سجدہ میں جائے اور قومہ نہ کرے تو امام ابو حنیفہ اور امام محمد کے

جائز باشد و بروے سجدہ سہو واجب است ہشتم قعدہ اولیٰ نہم تشہد خواندن در آل

نزدیک نماز درست ہو جائے گی اور اس پر سجدہ سہو واجب ہے (۸) قعدہ اولیٰ (۹) قعدہ میں تشہد پڑھنا

دہم پے پے ارکان گزاردن پس اگر رکوع مکرر کر دیا سہ سجدہ کر دیا بعد تشہد اولیٰ

(۱۰) پے در پے (۱۱) بلا تاخیر ارکان کی ادائیگی لہذا اگر دوبار رکوع کرے یا تین سجدے کرے یا تشہد اولیٰ کے بعد

درو خواند و در قیام بر رکعت ثالثہ دیر شدہ سجدہ سہو لازم آید یا ز دہم تشہد خواندن

درو پڑھے اور تیسری رکعت کے لیے کھڑے ہونے میں دیر ہو جائے تو سجدہ سہو لازم ہوگا (۱۲) قعدہ اخیرہ میں تشہد

لے قراءت یعنی الحمد پڑھنا۔ قراءت حرام است یعنی امام ابو حنیفہ کے نزدیک خواہ امام زور سے پڑھا دے یا آہستہ مقتدی کے لیے سورۃ فاتحہ پڑھنا جائز نہیں بلکہ واجبات

نماز۔ وہ چیزیں جن کا ذکر نماز ضروری ہے اور ان کو قصداً چھڑ دینے سے نماز کا ثبوت ضروری ہو جائے۔ البتہ اگر بھول کر چھڑا دے تو سجدہ سہو کر لینے سے نماز درست ہو جاتی ہے

در ہر رکعت نفل۔ نفل اور وتر کی ہر رکعت میں اور فرضوں کی ابتدائی دو رکعتوں میں مخصوص طور پر فاتحہ پڑھنا اور اس کے ساتھ قرآن کی ایک بڑی آیت یا تین چھوٹی آیتیں پڑھنا

واجب ہے۔ اولین یعنی اگر چار رکعتوں والی نماز ہے تو پہلی دو رکعتوں کی قراءت کے لئے تعیین کرنا واجب ہے۔ ترتیب در سجدہ یعنی پہلے سجدہ کے بعد متلاً دوسرے سجدہ

دویم۔ قرآن کریم یعنی ایک دن ادا کرنے کی حرکت ختم ہو جائے تب دوسرا رکعت شروع کرے۔ نوٹ۔ یعنی رکوع کے بعد سجدہ کا کھڑا ہونا نہ واجب است۔ چونکہ اس کے

ایک واجب کرنا کہ دیا ہے۔ پے در پے۔ یعنی ایک دن سے فارغ ہو کر فوراً دوسرا رکعت شروع کرنے سے یعنی ہر فرض اور واجب کو اس کے مقام پر ادا کرنا چاہئے۔

در قعدہ اخیرہ دوازہم قراءت بچہ خواندن امام را در دو رکعت فجر و مغرب و عشاء و

پڑھت (۱۲) امام کو چھہ کی دو رکعتوں اور مغرب و عشاء و جمعہ اور

جمعہ و عیدین و خفیہ خواندن در ظہر و عصر و نوافل روز، سیزدہم خسروچ از نماز بہ لفظ

عیدین کی نماز میں قراءت زور سے پڑھنا اور ٹہر میں آہستہ پڑھنا اور عشاء اور دن کے نوافل میں آہستہ پڑھنا (۱۳) نماز سے لفظ

سلام، چہارہم قنوت و تر۔ پانزدہم تکبیرات عیدین، نزد امام اعظم فرض از واجب جدا

سلام کے ساتھ تھنا (۱۴) وتر کی قنوت (۱۵) حیدر العطار اور حیدر اللطیف کی تکبیریں امام ابو حنیفہ کے نزدیک فرض واجب سے

است از ترک فرض نماز باطل شود و از ترک واجب بہ سہو سجدہ سہو واجب شود

اگ ہے فرض کے ترک سے نماز باطل ہو جاتی ہے اور سہو واجب ترک ہونے سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے

پس اگر سجدہ سہو کرد نماز درست شد و اگر سجدہ سہو نہ کرد یا واجب را عمدتاً ترک

پس اگر سجدہ سو کر لیا تو نماز درست ہو گئی اور سجدہ سہو نہ کیا یا قصدتاً واجب چھوڑ دیا

کرد واجب است کہ نماز را اعادہ کند دیگر اندہ در فرض و واجب فرق نمی کنند مگر آنکہ

ترک از دوبارہ پڑھنی ضروری ہے دوسرے اندہ فرض اور واجب میں فرق نہیں کرتے لیکن

سجدہ سہو از ترک بعضی واجبات و بعضی سُنن گویند

بعض واجبات اور بعض سنتوں کے ترک پر وہ بھی سجدہ سہو واجب قرار دیتے ہیں۔

مسئلہ۔ سجدہ سہو آنست کہ بعد سلام دو سجدہ کند و تشہد و درود و دعا خواند و سلام

سجدہ سہو یہ ہے کہ (ایک طرف) سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے کئے جائیں اور تشہد اور درود اور دعا پڑھ کر سلام

دہد و اگر پیش از سلام سجدہ سہو کند ہم روا باشد و اگر در یک نماز چند واجب بہ سہو ترک

پہرہ جائے۔ اگر سلام پھرنے سے پہلے سجدہ سو کر لیا تب بھی درست ہوگا اگر ایک نماز میں کئی واجب سہو پھرٹ جائیں تو فقط

کند یکبار سجدہ سہو کند و بس و مسبوق سجدہ سہو کند بہ متابعت امام و اگر در نماز علیحدہ

ایک مرتبہ سجدہ سہو کر لے اور مسبوق (امام کے ایک دو رکعت پڑھ چکے پر نماز میں شریک ہو جائے) امام کی پیروی کرتے ہوئے سجدہ سو کرے

خود سہو کرد باز سجدہ سہو کند

اور اگر مسبوق کو امام کے فارغ ہونے کے بعد ذاتی علیحدہ پڑھی جائے یا نماز میں سہو ہو تو دوبارہ سجدہ سو کرے۔

لے قنوت بچہ۔ اس مسئلہ آواز سے پڑھنا کہ اس پاس کے آدمی سن سکیں۔ خفیہ خواندن۔ یعنی اس قدر آہستہ پڑھنا کہ پاس والے بھی دُش سکیں۔ قنوت۔ جو قنوتوں میں پڑھی

جاتی ہے۔ تکبیرات عیدین۔ نام تکبیر کی نماز میں دہائی جاتی ہیں۔ نزد امام۔ امام صاحب کے نزدیک فرض واجب میں فرق ہے۔ فرض کے ادا نہ ہونے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے

واجب کے بھول کر چھوڑ دینے سے سجدہ سو کر لیا جائے تو نماز درست ہو جاتی ہے۔ ادا اگر واجب کر جان کر چھوڑ دیا جائے تو نماز کا کوئی اثر ضروری ہو جاتا ہے۔ دوسرے ادا میں

کے نزدیک واجب و فرض کا فرق نہیں ہے لیکن بعض واجبات اور سنتوں کے ترک سے سجدہ کو وہ بھی واجب قرار دیتے ہیں کہ بعد سلام۔ سجدہ سہو سلام پھیرنے کے بعد کرنا چاہیے

اگر سلام سے قبل ادا کیا تو بھی درست ہوگا۔ مسبوق۔ جو امام کے ایک دو رکعت پڑھ لینے کے بعد نماز میں آکر شریک ہوا پر مستوف۔ جو تہنا نماز پڑھے۔ فرض کفایہ۔ یعنی اگر مسہرین

جماعت ہو گئی ہے تو سب کی طرف فرض ادا ہو گیا ورنہ سب گنہگار ہوں گے۔ عہ فرض اور واجب دونوں کا اطلاق ایک ہی چیز پر ہوتا ہے۔

مسئلہ۔ جماعت در نماز ہائے پنجگانہ فرض است نزد احمد لیکن نماز منفرد ہم صحیح

امام احمد کے نزدیک پنجگانہ نمازوں میں جماعت فرض ہے تین تنہا پڑھنے والے کی بھی

است نزد شافعی جماعت فرض کفایہ است و نزد ابی حنیفہ و مالک جماعت سنت

نماز صحیح ہے امام شافعی کے نزدیک جماعت فرض کفایہ ہے اور امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے نزدیک جماعت

مؤکدہ است قریب واجب در احتمال فوت جماعت سنت فجر را کہ مؤکدہ ترین سنتہا است

سنت مؤکدہ ہے واجب کے قریب جماعت کے چھوٹ جانے کا احتمال غالب ہو تو فجر کی سنتوں کو بھی جن کی سنتوں

ترک کنند و اگر مردم شہرے ترک جماعت را عادت کنند بہ آنہا قتال باید کرد۔

جس بہت تاکید ہے ترک کر دے اگر کسی شہر کے لوگ ترک جماعت کے عادی ہو جائیں تو ان سے قتال کرنا (اور لڑنا) چاہئے

مسئلہ۔ جماعت زناں تنہا نزد ابی حنیفہ مکروہ است و نزد دیگر ائمہ جائز است

تنہا عورتوں کی جماعت امام ابو حنیفہ کے نزدیک مکروہ (محرّمی) ہے اور دوسرے ائمہ کے نزدیک جائز ہے

مسئلہ۔ اولی برائے امامت قادری تر است کہ از احکام نماز واقف باشد پست

امامت کے لیے ایسا قادری (صحیح اور مجرب کے ساتھ پڑھنے والا) افضل ہے جو نماز کے مسائل سے واقف ہو اس

عالم ترکہ قرآن مایکونز بہ الصلوٰۃ خواند و نزد اکثر علماء بہ عکس آں و امامت فاسق

کے بعد بڑا عالم جو قرآن صحیح پڑھ سکتا ہو جس سے نماز جائز ہو جائے۔ اکثر علماء کے نزدیک عالم کی امامت قادی سے افضل ہے

جائز است باکر اہت و اقتدائے مرد قادی بالغ بہ کودک وزن و امی و اقتدائے مفترض

فاسق کی امامت بکراہت درست ہے ایسے شخص کو جو بالغ اور قرآن پڑھ سکتا ہو نابالغ لڑکے اور عورت اور ان پڑھ کی اقتداء اور فرض

بمقتضی جائز نیست و اگر اتمی قادی و امی را امامت کند نماز حرام باطل شود و نماز

پڑھنے والے کو نفل پڑھنے والے کی اقتداء جائز نہیں ہے اگر اتمی پڑھ قادی (قرآن پڑھے ہوئے) اور اتمی پڑھ کا امام بن جائے تو نماز تینوں

پس محدث جائز نیست و از فساد نماز امام نماز مقتدی فاسد شود و نماز قائم خلف

کی باطل ہو جائے گی بے وضع شخص کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے امام کی نماز فاسد ہو تو مقتدی کی بھی نماز فاسد ہو جائے گی کھڑے

قاعد و نماز متوضی خلف متقیم جائز است و نماز رکوع و سجود کنندہ خلف اشارہ کنندہ

ہر نماز پڑھنے والے کی نماز بیٹھ کر پڑھنے والے کے پیچھے اور با وضو نماز پڑھنے والے کی تیمم نہالے کے پیچھے نماز جائز ہے رکوع اور سجود کر کے اٹھنے والے کی نماز اشارہ

لے کر کاندہ یعنی سنتیں چھڑا کر نماز میں شریک ہو۔ اگر مرد۔ یعنی پورے شہر کے مسلمان جماعت سے نماز پھوٹنے کے عادی ہوں تو ان سے جہاد کی ضرورت ہے۔ زنان۔ صرف

عورتوں کی جماعت مکروہ ہے لیکن اگر وہ کراہی چاہیں تو امامت کرنے والی برابر صف میں کھڑی ہو۔ برائے امامت۔ بعض اماموں کے نزدیک امامت کے لیے قادی کو جو کہ نماز کے

احکام سے واقف ہو بڑے عالم پر فوقیت حاصل ہے نہ پچھلے اس۔ یعنی عالم کی قادی پر ترجیح ہے۔ مقتضی فرض نماز پڑھنے والا۔ متغفل۔ نفل نماز پڑھنے والا۔

اتمی۔ جو قرآن نہ پڑھ سکے۔ محدث۔ ناپاک۔ قائم۔ کھڑے ہر نماز پڑھنے والا۔ قاعد۔ بیٹھ کر نماز پڑھنے والا۔ متوضی۔ وضو سے نماز پڑھنے والا۔ متقیم۔

تیمم سے نماز پڑھنے والا۔

جائز نیست۔ مسئلہ۔ اگر یک مقتدی باشد برابر امام بردست راست بایستد و دو

سے نماز پڑھنے والے کے پیچھے جائز نہیں ہے اگر مقتدی ایک ہو تو امام کی دائیں جانب (تقریباً) اگلے برابر کھڑا ہو جائے اور مقتدی دوا دوسے نماز

مقتدی و زیادہ خلف امام بایستند و تنہا خلف صف اگر کسے نماز گزارد نمازش مکروہ

ہو تو انہیں امام کے پیچھے کھڑا ہونا چاہئے۔ صف کے پیچھے اگر کوئی شخص اکیلا کھڑا ہو کر نماز پڑھے تو اس کی نماز مکروہ (منفی) ہوگی

باشد و نزد امام احمد نمازش جائز نباشد اگر مقتدی از امام مقدم شود نمازش باطل شود

امام احمد کے نزدیک اس کی نماز جائز نہ ہوگی اگر مقتدی امام سے آگے بڑھے دغوا پیر کا اکثر حصی میں آگے بھیجے، تو اس کی

ابن ماجہ از انس روایت کردہ کہ رسول فرمود علیہ السلام کہ نماز مرد در خانہ خود

نماز پڑھنے والے ابن ماجہ میں حضرت انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے گھر میں نماز پڑھنے والے مرد کو نہ رکاوٹ

ثواب یک نماز دارد و نماز او در مسجد قبیلہ ثواب بست و پنج نماز و نماز او

ایک نماز کا ملے گا اور مسجد کی مسجد میں پچیس نمازوں کا ثواب اور جامع مسجد

در مسجد جمعہ ثواب پانصد نماز و نماز او در مسجد اقصی ثواب ہزار نماز و نماز او در

میں پانچ سو نمازوں کا ثواب اور مسجد اقصی (بیت المقدس) میں ہزار نمازوں کا

مسجد من یعنی مسجد مدینہ ثواب پانچ ہزار نماز و نماز او در مسجد حرم ثواب صد ہزار نماز است۔

مسجد نبوی میں پچاس ہزار نمازوں کا اور مسجد حرام (بیت اللہ کی مسجد) میں ایک لاکھ نمازوں کا ثواب ملے گا۔

فصل۔ طریق خواندن نماز بروجبہ سنت آنت کہ اذان گھنٹہ شود و اقامت و

نماز پڑھنے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ اذان و اقامت یہی جائے اور

نزد حق علی الصلوٰۃ امام برخیزد و نزد قد قامت تکبیر گوید و نیت کند و ہر دو دست تا

علی الصلوٰۃ پر امام اٹھ جائے اور قد قامت الصلوٰۃ کے متصل تکبیر کے اور نیت کرے اور دونوں ہاتھ

نزد گوش بردارد و مقتدی بعد تکبیر امام تکبیر گوید و دست راست بردست چپ زیر

کان کے زمرہ صد (کان کی طرف) ایک اٹھائے مقتدی امام کے تکبیر کہنے کے بعد تکبیر کے اور ان کے پیچھے دایا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھے

ناف بنہد نزد ابی حنیفہ وزن ہر دو دست تا دوش بردارد و بالائے سینہ

امام ابو حنیفہ کے نزدیک یہی ہے اور عورت دونوں ہاتھ کان سے تک اٹھا کر سینہ کے اوپر دایاں ہاتھ بائیں

دست راست۔ دایاں طرف۔ خلف۔ پیچھے۔ مقدم۔ میں اگر مقتدی کے پیر کا اکثر حصہ امام سے نکلا ہو ہے تو اس مقتدی کی نماز حجت نہ ہوگی۔ ابن ماجہ۔ حدیث کی مشورہ کتاب کے معنی ہیں۔

السنۃ میں کاتب کے بیٹے مشہور صحابی ہیں مسجد قبیلہ۔ مسجد حرم۔ جامع مسجد۔ مسجد اقصی۔ بیت المقدس۔ مسجد مدینہ یعنی حضور کی مسجد۔ مسجد حرام۔ خانہ کعبہ کی مسجد۔ امام برخیزد نیز

مقتدی اس کی دقت کھڑا ہونا چاہئے۔ نزد گوش۔ کان کی طرف۔ چپ۔ بائیں۔ ہتھ۔ ہاتھ باندھ کر کھڑا رہنا۔ ہر اس قیام میں سنت ہے جس میں کوئی ذکر مسنون ہو۔ لہذا قراۃ اور

تکبیرات عین میں ہاتھ باندھنے چاہئیں۔ دوش۔ کاندھا۔

دست بردست بنہد پسترامام و منفرد و مقتدی سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ خَفِیْہِ بخواند پسترا

ہاتھ ہر رکوع سے امام اور منفرد (اکیلانہ پڑھنے والا بھی اور مقتدی سبحانک اللہم آہستہ پڑھے پھر

امام و منفرد اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ و بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ خَفِیْہِ

امام اور منفرد اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اور بسم اللہ الرحمن الرحیم آہستہ

بخواند و مسبوق در قضاے ماسبق اَعُوْذُ و بِسْمِ اللّٰهِ خواند نہ مقتدی پسترامام و منفرد

پڑھیں اور مسبوق پھر بڑی نماز ادا کرتے وقت اعوذ اور بسم اللہ پڑھے مقتدی نہ پڑھے پھر امام اور منفرد

فاتحہ بخواند پسترامام و مقتدی و منفرد آمین آہستہ گویند پسترا امام و منفرد سُورۃ ضحیٰ

سورۃ فاتحہ پڑھیں اس کے بعد امام اور مقتدی اور منفرد آمین آہستہ سے کہیں پھر امام اور منفرد سورۃ طہا میں

کفند و سنت آنست کہ در حالت اقامت و اطمینان در فحبر و نظر طوال مفصل خواند

اور یہ سنت ہے کہ اقامت (حالت سفر نہ ہو) اور اطمینان کی حالت میں فحبر اور نظری کی نماز میں طوال مفصل پڑھے

از سُورۃ حجرات تا سُورۃ بروج و در عصر و عشاء اوساط مفصل از بروج تا

یعنی سورۃ حجرات سے سورۃ بروج تک اور عصر و عشاء میں اوساط مفصل سورۃ بروج سے

لم یکن و در مغرب قصار از لم یکن تا آخر قرآن لیکن این چنین لازم گرفتن ممنون نیست

لم یکن تک اور مغرب میں قصار لم یکن سے آخر قرآن تک پڑھے مگر اسے بالکل لازم و ضروری قرار دینا ممنون

گاہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم در فجر معوذتین خواندہ و گاہے در مغرب سورۃ طور و

نہیں ہے کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر میں قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھی ہیں کبھی مغرب میں سورۃ طور، سورۃ

سورۃ نجم و المرسلات خواندہ و اگر مقتدیاں فارغ و راعب در طول قیام باشند

نجم، و المرسلات کی تلاوت زمانی اگر مقتدی فارغ اور طوال قیام کو پسند کرتے ہوں تو طوال

روا باشند کہ قراءتِ طول خواند ابو بکر صدیقؓ در نماز فجر در یک رکعت

قراءت میں مضائقہ نہیں حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فجر کی نماز میں ایک رکعت

نہ نہ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ یعنی پوری نماز مقتدی اس وقت نماز میں اگر شریک ہوئے جہاں کہہ مانے ذرا سے قراءت شروع کر دی ہے۔ تب شانہ پڑھے۔ یاں اگر امام سماعت میں پہنچ چکے تب

شانہ پڑھ کر سجدہ میں چلے۔ اَعُوْذُ یعنی سورۃ الفاتحہ کو اعوذ باللہ اور بسم اللہ سے شروع کرے مسبوق۔ جس کی ابتدائی کھتیں امام کے ساتھ سے چھوٹ گئی ہیں۔ جب وہ امام کے سلام

پہنچنے کے بعد اپنی رکعتیں پڑھے تو امام کے ساتھ اعوذ اور بسم اللہ بھی پڑھے۔ نہ مقتدی۔ یعنی امام کے پیچھے نماز پڑھنے والا چونکہ امام نہ پڑھے گا۔ لہذا اس کو اعوذ اور بسم اللہ بھی نہ

پڑھنی چاہیے۔ آمین۔ الحمد للہ بعد آمین آہستہ سے امام مقتدی منفرد ہر ایک کبھی چاہیے۔ نجم۔ طہ۔ طہ طوال مفصل۔ حجرات سے وائس تک کی سورتیں مفصلات کہلاتی ہیں۔ پھر مفصلات کو

تین حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے طوال یعنی جزیء حجرات سے بروج تک ہیں۔ اوساط یعنی درمیان۔ یہ بروج سے لم یکن تک ہیں۔ قصار یعنی پھر۔ یہ لم یکن سے وائس تک ہیں نہ در فجر ایک

بار فجر کی نماز میں کسی عمر سے بچے کے رونے کی آواز آنے لگی۔ آنحضرتؐ نے اس خیال سے کہ اس کی ماں نماز میں ہوگی اور وہ پریشان ہو رہی ہوگی فجر کی پہلی رکعت میں سورۃ الفلق اور دوسری

میں وائس پڑھی۔

سورۃ بقرہ خواندہ و پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم در دو رکعت مغرب سورۃ اعراف خواندہ و

یہ سورۃ بقرہ پڑھی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی دو رکعت میں سورۃ اعراف کی تلاوت فرمائی اور

عثمانؓ در نماز فجر اکثر سورۃ یوسف می خواند لیکن رعایت حال مقتدیاں ضرور است

حضرت عثمانؓ نماز فجر میں اکثر سورۃ یوسف پڑھا کرتے تھے مگر مقتدیوں کے حال کی رعایت ضروری ہے حضرت

معاذ بن جبلؓ در نماز عشاء سورۃ بقرہ خواند یک مقتدی بد پیغمبر علیہ السلام شکایت

معاذ بن جبلؓ نے نماز عشاء میں سورۃ بقرہ پڑھی ایک مقتدی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت

کرد پیغمبر علیہ السلام فرمود اے معاذ مگر تو درفتنہ و بلا و معصیت می اندازی مثل

کی حضور علیہ السلام نے فرمایا اے معاذ تم نے فتنہ اور معصیت میں ڈال دیا

سبح اسم و الشمس و مانند آل می خواں غرض کہ رعایت حال مقتدیاں اہم است و

سبح اسم اور والشمس اور ان کے مانند پڑھا کرو خلاصہ یہ کہ مقتدیوں کے حال کی رعایت اہم ہے

در نماز صبح روز جمعہ پیغمبر علیہ السلام سورۃ آلہ سجده و سورۃ دھر خواندہ و مقتدی ساکت

جمعہ کے دن صبح کی نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورۃ آلہ سجده اور سورۃ دھر تلاوت فرماتے مقتدی خاموش اور

باشد و متوجہ بقراءت امام و در نوافل برآیت ترغیب و ترہیب و عار و استغفار

ام کی تلاوت کی طرف متوجہ رہتے نوافل میں اس آیت پر جس میں اللہ تعالیٰ کی تعزیز کا بیان ہو اور اس آیت پر جس میں

و تعوذ از دوزخ و درخواست بہشت مسنون است چوں از قراءت فارغ شود تکبیر گویاں

عذاب سے ڈرایا جائے دعا استغفار اور دوزخ سے پناہ مانگا اور بہشت کی درخواست مسنون ہے جب قراءت سے فارغ ہو جائے رکعت میں تکبیر

برکوع رود و وقت رفتن برکوع و سر برداشتن ازاں رفع یدین نزد امام اعظم سنبت

کھتا ہوا جائے اور رکوع میں جاتے ہوئے اور رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے رفع یدین (اتھا یدیناں) ام اور مینہ کے نزدیک

نیست لیکن اکثر فقہاء محدثین اثبات آں می کنند و در رکوع ہر دو زانو را بہر دو دست محکم

مسنون نہیں مگر اکثر فقہاء محدثین اسے مسنون قرار دیتے ہیں اور رکوع میں دونوں گھٹنے دونوں ہاتھوں سے مضبوط پکڑے

بجہر و انگشتاں را کشادہ دارد و سر و پشت را با سرین برابر کند و ہر قدر کہ در قیام

اور انگشتاں کھلی رکھے اور پیٹھ پھیلا کر سرین کے برابر کسے اور جس قدر قیام کیا ہو ہونوں پر

رعایت اگر مقتدی مسنون قراءت کی مقدار سے زیادہ سننے کے عاقل ہوں تو زیادہ پڑھے لیکن اگر سستی کی وجہ سے مسنون بھی ان پر گراں گزرسے

تو پھر زیادہ نہ کرسے۔

شکایت کرد معاذ بن جبلؓ صحابی ایک مسجد میں امام تھے انہوں نے عشاء کی نماز میں سورۃ بقرہ شروع کر دی۔ ایک کاشفکار جو تھکا ماندہ سارے دن کجیت پر کام کسے

آپ کا اس کی قراءت کی وجہ سے حاجت میں شریک نہ ہوا اور نماز پُر کر چلا گیا حضرت معاذؓ نے اس کو برا بھلا کہا۔ اس نے جا کر آنحضرتؐ سے شکایت کر دی۔ آنحضرتؐ حضرت معاذؓ

پر ناراض ہوئے اور ان کو سب سے کم آدمی اور اٹھس میسی سوتریں پٹھنے کا حکم دیا۔ ساکت۔ خاموش۔ آیت ترغیب۔ وہ آیت جس میں اللہ کی رحمت اور نعمتوں کا ذکر ہو۔ آیت

ترہیب۔ وہ آیات جن میں عذاب سے ڈرایا گیا ہو۔ تعوذ۔ پناہ مانگنا۔ تکبیر گویاں۔ یعنی تکبیر کہتا ہوا رکوع میں چلا جائے۔ رفع یدین۔ یعنی جس طرح تکبیر تحریر میں اتھا یدیناں

جانتے ہیں۔ رکوع میں جانے کی تکبیر کے ساتھ اور رکوع سے اٹھنے کے بعد اتھا یدیناں نام صاحب کے نزدیک سنت نہیں ہے۔ محکم مضبوط۔ سر و پشت۔ یعنی کپڑوں کی طرح

درنگ کرده باشد مناسب آن در رکوع درنگ کند و سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ می گفته باشد

ہے کہ اتنی ہی دیر دو گن کرے اور سب جان رہی انعام ہے

ورعایت و ترکند و ادنی مسنون سه بار است و مقتدی بعد امام برکوع و سجود رود و تقیید بم

اور طاق عدد کی (تسبیح میں دعا بت کرے اور اپنی مسنون مقدار میں بارگشاہ فقہی امام کے رکوع اور مجہدے

مقدمه از امام در ارکان عرام است پسر امام سر بر دارد و مقدمه بعد از آن و وقت سر

یہی جانتے کے بعد روضہ اہل سجدہ کہے۔ مقتدی کا ارکان (سجدہ و غیر) میں اہل سے پہلے جانا و اہل کے بعد اہل سرخسے اور مقتدی اہل

برداشتن نزد امام اعظم امام سیم الله لین حیدہ گوید و مقصدی ربنا لك الحمد و

امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک دُعا سے مراعاتی وقت امام مع ائمہ من عہدہ کہے اور مقتدی و تب لک الحمد کہے اور

منفرد مرد و نزد صاحبین امام ہم جمع کند میان ہر دو پستہ تجلیہ گویاں بہ سجود در ردد و

منفرد دونوں کے اور ام ایرونیف اور ام محمد کے نزدیک ام بھی دونوں کے اس کے بعد تبییر کہتے ہوئے سمجھ میں جاتے اور

اول هر دو زانو پستر هر دو دست بنهد پستر بینی و پیشانی میان هر دو دست انگشتان

اول دونوں ملنے اس کے بعد دونوں ہنر پھر تک اور پیشانی دونوں ہاتھوں کے درمیان رکھے ہاتھوں کی انگلیاں

دست ضم کرده بسوی قبله دارد و باز در انچه پہلو شکم را از ران و ساق و ذراع را از زمین

لی جہتی قبدرنگ دکھے اور بازو پہلو سے ہیٹ مان سے اور ہینڈل اور ہاتھ زمین سے

دو در دارد وزن پست سجده کند و این همه را با هم پیوسته دارد و مناسب قیام رکوع و سجده

دُور (اٹھائے) رکھے اور عورت پست بچہ کرے اور ان سب کو باجم ملائے رکھے اور قیام کے بقدر رکوع اور سجود

لند و سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى به رعایت طاق می خوانده باشد و ادنی آنست که سه بار بخواند

مرے اور "سبحان ربی الاعلیٰ" طاق عدد کی رعایت کرتے ہوئے (تین پانچ پاسات) مرتبہ پڑھے اور ادنیٰ مسنون عدد یہ

ہستی و اطمینان پسترتجیرگیاں سر بردارد و بنشیند باطمینان و بخواند اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي

ہے کہ زمین بار پڑھے آہستہ اور اطمینان سے اس کے بدنہ بچرگنا ہوا سر اٹھائے اللہ اطمینان سے بیٹھ جائے اور پڑھے اے اللہ میری مغفرت دے

اٰلِہٖمَّ اِنِّیْ اَسْـَٔلُکَ اِلٰہِیْنَ وَاَزْفَعُکَ وَاَحْبِبُّکَ

سے ابد ہم دعا کے درایت نصیب کر کے رزق دے کے زند مرتبہ بنا میری شکستہ دود کر مہ پیر تجھ کہتا ہوا پہنے کی طرح سجدہ

مند مثل اول و همچنان تسبیحات گوید پسر تجمیر گویاں بر خیزد اول رُویس هر دو دست

کے اسی طرح نسبت کے پھر منجسہ کہتا ہوا اُنھے پہلے پھر دوڑوں ہاتھ

دور۔ جیسے تین پانچ سات، الٹی، کھانڈ، تھیم، پہل کرنا۔ مشغور، ہر دو میں آگوشا باز، زخمی ہو۔ کراتے، آگوشے وقت اس کو سمجھانے میں کہہ اور ہوا کے اندر دوں کسی چاہتیں۔
 ۱۔ ہر دوں آگوشے میں سمجھ جائے وقت پہلے کھینچے پھر دونوں ہاتھ یعنی کان، ساق، پٹنڈی، ذرا۔ کھینچیں، زمین پر لوٹ گئے۔ الٹی میں جس وقت سمجھ کی مدت میں دلوں، پشت
 کیسے، یا ہلو کر جوڑے دیکھے، طاق جیسے ہیں، پانچ سات، ۱۰، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵

پستر زانو ہا برداشته استادہ شود و رکعت ثانیہ مثل اولی خواند بدون شستن و تہود و چوں

پھر چھٹے اٹھا کر کھڑا ہو جائے اور پہلی رکعت کی مانند دوسری رکعت ادا کرے شستہ اور تہود کے بغیر جب

رکعت دوم تمام کند پائے چپ را بگستراند و برآں بنشیند و پائے راست را استادہ

دوسری رکعت پوری کرے تو بائیں پیر کو بچھا کر اس پر بیٹھ جائے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھے

دارود و انگشتان ہر دو پائے را متوجہ قبلہ دارد و ہر دو دست را بر ہر دوران دارد و

اور دونوں پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ رکھے اور دونوں ہاتھ دونوں رانوں پر رکھے اور

انگشت خنصر و بنصر از دست راست عقد کند و وسطی و ابہام را حلقہ کند و انگشت شہادت

خنصر شہادت کی انگلی سے متصل انگلی اور بنصر خنصر سے متصل انگلی کا حلقہ بنائے اور شہادت کی انگلی مکمل رکھے

را کشادہ دارد و تشہد بخواند و وقت شہادت اشارت کند ایں اشارت از ائمہ اربعہ مروی

اور تشہد پڑھے اور آئندہ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ کہتے ہوئے اُٹھدے۔ یہ اُٹھدے کرنا چاروں اماموں سے منقول

است لیکن مشہور مذہب امام اعظم آئست کہ اشارت نہ کند و انگشتان ہر دو دست متوجہ

ہے۔ مگر امام ابوحنیفہ کا مشہور مسلک یہ ہے کہ اشارہ نہ کرے اور دونوں ہاتھوں کی انگلیاں قبلہ

قبلہ دارد و در قعدہ اولیٰ بر تشہد زیادہ نہ کند بعد ازاں تکبیر گویاں بسوئے رکعت سوم برخیزد

رُخ رکھے اور قعدہ اولیٰ میں تشہد سے زیادہ نہ پڑھے اس کے بعد تکبیر کھڑا ہوا تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو

و رفع یدین دریں وقت نزدیک اکثر علمائے اہل سنت است نہ نزدیک ابنی حنیفہ و شافعی و در رکعت

جائے اُٹھ کر علمائے نزدیک اس وقت رفع یدین سنوں ہے امام ابوحنیفہ و امام شافعی کے نزدیک سنوں نہیں اور تیسری

ثالث و رابع فقط سورۃ فاتحہ بالسملہ آہستہ بخواند چوں از رکعات فارغ شود قعدہ

اور پھر حق رکعت میں سورۃ فاتحہ بحسن ادا آہستہ پڑھے جب رکعات سے فارغ ہو تو قعدہ اخیرہ

اخیرہ کند مثل اولیٰ و بعد تشہد و رآں درود خواند اللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

قعدہ اولیٰ کی طرح کرے اور تشہد کے بعد قعدہ اخیرہ میں درود پڑھے۔ اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

۱۔ استادہ۔ یعنی کھڑے ہونے میں پہلے زمین سے ہاتھ اٹھائے پھر چھٹے۔ ثانیہ۔ دوسری۔ اولیٰ۔ پہلی

۲۔ تشہد۔ یعنی شہادتِ اَللّٰہُمَّ اَلْحَمْدُ اِلَیْہِ پائے چپ۔ ایں پر کچھ کہ اس پر بیٹھے۔ دوسری انگلیوں کو رانوں پر رکھے۔ رانوں کو پکڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ابہام۔ انگوٹھا

اس کے بعد انگلی تباہ پھر وسطی پھر بنصر پھر خنصر۔ اشارت کند۔ فقہ کی بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ امام صاحب اشارہ کے قائل نہیں ہیں لیکن فقہ حنفیہ کی دوسری

معتبر کتابوں میں اشارہ کر سُنّت اور صحیح لکھا ہے اور اس کا طریق یہ لکھا ہے کہ سب انگلیوں کو ران پر پھیلا کر رکھے۔ احتیاط میں دلائل پر موقوف مباح کو اٹھائے اور

اَللّٰہُ پر لکھ دے۔

۳۔ برخیزد۔ سیدھا اٹھ جائے اور زمین پر ہاتھ نہ رکھے۔ دریں وقت۔ یعنی تیسری رکعت شروع کرتے وقت کا اُن تک اٹھائے بعض اماموں کے نزدیک سنت ہے۔

۴۔ ثالث۔ تیسری۔ رابع۔ چوتھی۔ اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ آئندہ اور آپ کی اولاد پر اس طرح کی عمت نازل فرما جس طرح کہ تو نے حضرت ابراہیمؑ اور ان کی اولاد پر نازل

فرمایا تھی۔ جسے شک تیرے لیے تعریف ہے اور تو بزرگ ہے۔

اس کے بعد التلم بارک علی محمد پھر الفاظِ شہادت سے مشابہ دعا پڑھے زیادہ

بہتر رسولؐ سے منقول دعائیں پڑھنا ہے خاص طور پر یہ دعا۔

اور عورت

دو دنوں جلسوں میں بائیس سزوں پر بیٹھے اور دو دنوں پاؤں دابھیں جانب سے نکال لے اور دو دنوں طرف سلام پھیرے

اور منفرد فرشتوں کی نیت کرے۔ اور اہم سلام پھیرتے ہوئے اس طرف کے مقتدیوں اور فرشتوں کی اور

اور مقتدی ام قوم (جماعت) اور لاکھ کی نیت کرے اور نماز خشوع و خضوع سے پرہیز چاہیے اور نگاہ سجدہ کی جگہ رہے اور

ہلام کے بعد آیۃ الکرسی ایک بار اور سبحان اللہ ۳۳ بار اور الحمد للہ ۳۳ بار اور

اشتراک ۳۴ بار اور کلمہ توحید ایک بار پڑھے

اگر دورانِ نمازِ وضو ٹوٹ جائے تو وضو کرے اور جتنی نماز ادا کر چکا ہو اس سے آگے

اگر مسافر ہو تو اس کے لئے دوبارہ نماز پڑھنا بہتر ہے اور اگر امام ہو تو اپنا قائم مقام بنا کر وضو کرے

[illegible]

و داخل مقتدیان شود و مقتدی وضو کرده باز آید بہ مکانے کہ از آں جارفتہ بود و دریں

اور پھر مقتدیوں میں شامل ہو جائے اور مقتدی وضو کر کے پھر جہاں سے گھبراہٹ ہو وہیں لوٹے اور اس عرصہ

عرصہ آنچه امام خواندہ است اول آں را بدون قراءت ادا کنند با امام شریک شود

میں امام جو کچھ پڑھ چکا ہو اول اسے قراءت کے بغیر ادا کر کے امام کے ساتھ شریک ہو جائے

و اگر امام از نماز فارغ شدہ است مقتدی مختار است اگر خواہ بمکان اول باز آید و

اور اگر امام نماز سے فارغ ہو چکا ہو تو مقتدی کو اختیار ہے کہ خواہ سابق جگہ پر ٹوٹ آئے اور

اگر خواہ جائیکہ وضو کردہ ہماں جا نماز تمام کند و اگر عمدۃً حدث کند نماز فاسد شود و

خواہ جہاں وضو کیا ہو اسی جگہ نماز پوری کرے اور اگر قصد وضو تڑپے تو نماز فاسد ہو جائے گی

اگر در نماز مجہول شد یا احتلام کرد یا قہقہہ کرد یا نجاست مانع نماز بروے افتاد یا زخمی

اگر دوران نماز باطل ہو جائے یا احتلام ہو جائے یا بالغ ہو جائے یا قہقہہ لگے یا ایسی نجاست اس پر گر جائے کہ ایک ہوتے ہوئے نماز

بے رسید یا بنگان حدث از مسجد برآید یا خارج مسجد از حد صفوف برآمد پستر ظاہر

منوع ہو یا خروج ہو گیا ہو یا وضو ٹخنے کا گمان کرتے ہوئے مسجد سے باہر آگیا یا خارج صفوں کی حد سے بھل گیا اس کے بعد ظاہر ہوا

شد کہ حدث نہ شدہ بود نماز فاسد شود و بے جا تہ نہ باشد و اگر از مسجد یا صفوف خارج نہ

کر و ضرر نہیں ڈرے تھا تو نماز فاسد ہو جائے گی اور یہ جب کہ نہ ہوگا کہ جتنی نماز پڑھ چکا ہے اس سے آگے پڑے دینا

شدہ بنا کرد و اگر بعد تشہد حدث لاحق شد وضو کند و سلام دہد و اگر بہ قصد بعد تشہد

کرے اور اگر مسجد یا صفوف سے نہ نکلا ہوا (تہنیک لے) اگر تشہد کے بعد وضو کرے تو وضو کر کے سلام پھیرے اگر تشہد کے بعد قصد وضو کرنا

حدث کند نزد امام اعظم نمازش تمام شد و اگر دریں حالت تیمم کنندہ بر آب قادر

تو امام اور حلیفہ کے نزدیک اسی نماز پوری ہوگئی اور اگر اس حالت میں تیمم کر کے والا پانی پر قادر ہو

شد یا نئی سورتے آموخت یا برہمنہ بر پارچہ قادر شد یا اشارہ کنندہ بر رکوع

جائے یا آن پڑھ کوئی سورت سیکھ لے یا برہمنہ کو کھڑا بیٹھ ہو جلتے یا اشارہ کرنے والا رکوع اور

و سجود قادر شد یا مدت مسح موزہ تمام شد یا موزہ بعلم قلیل از پاکشید

سجود پر قادر ہو گیا یا موزہ پر مسح کی مدت پوری ہو گئی یا موزہ بعلم قلیل پاؤں سے سمیٹ لیا

لے دریں عرصہ یعنی وہ کہتیں جو امام نے اس وقت پڑھی ہیں جب کہ وضو کرنے گیا ہوا تھا۔ پہلے ان کو بغیر قراءت کے ادا کرے اور پھر امام کے ساتھ شریک ہو جائے گا
علاوہ اسی کے وضو کرنا ہے۔ احتلام کرو۔ یعنی نماز ضروری ہو گیا۔ تشہد۔ یعنی ایسے زور سے بھٹکا کہ اس پاس والے کو اسنی۔ زعمے۔ یعنی ایسا زعم جس سے غن ہو چکا
یا بنگان حدث۔ یعنی اس کو شہد ہو کہ اس کا وضو ٹٹ گیا ہے حادثہ وضو تھا۔ بنا جائز نہ باشد۔ بلکہ اس کو پوری نماز کرنا ہوگی ت اگر بقصد۔ یعنی انیحات پڑھنے کے بعد جان بوجھ
کر وضو کرنا تو نماز ہو جائے گی لیکن اس کا دانا ضروری ہوگا۔ آئی۔ آن پڑھ۔ پارچہ۔ یعنی وہ پاک کپڑا جس سے وضو پاک کرے۔ مدت مسح۔ جو تیمم کے لیے ایک دن رات اور سفر کے
لیے تین دن رات ہے۔

یا صاحب ترتیب نماز فائزہ یاد آمد یا قاری اُمی را خلیفہ گرفت یا آفتاب در نماز فجر

یا صاحب ترتیب کو قف نماز یاد آئی یا قاری (پڑھے ہوئے) نے ان پڑھ کو قائم مقام بنادیا یا نماز فجر پڑھتے ہوئے

طلوع کر دیا وقت ظہر دریں حالت از نماز جمعہ برآمد یا صاحب عذر مثل سسل بول

آفتاب طلوع ہو گیا یا نماز جمعہ پڑھتے ہوئے ظہر کا وقت ختم ہو گیا یا صاحب عذر مثلاً سسل پشاپ کے

و مانند آن را عذر دُور شد یا جبیرہ زحسم از بہ شدن زخم بریخت دریں صورتہا بہجت

قطرے آنچلے یا اس جیسے صاحب عذر کا عذر ختم ہو گیا یا زحسم کی بٹی زخم اچھا ہونے کی بنا پر گر گئی ان صورتوں میں اس بنا پر کہ

فرض بودن خروج بفضل مصلی نماز نزد امام اعظم باطل شد و نزد صاحبین باطل نہ شد

نماز پڑھنے والے کا اپنے فضل کے ذریعہ نماز سے بھلا فرض تھا اور یہاں تشہید کے بعد بلا اختیار نماز توڑ دینے والے شے کے باعث ہوا تو امام اور صاحبین کے نزدیک باطل ہو گیا اور صاحبین کے نزدیک باطل نہیں ہوا

مسئلہ۔ اگر امام را حدث شد و مسبوق را خلیفہ گرفت مسبوق نماز امام را تمام کند یا ستر

اگر امام کا وضو ٹوٹ جائے اور وہ مسبوق کو اپنا قائم مقام بنائے تو مسبوق امام کی نماز پوری کر کے اپنے شخص کو اپنا

خلیفہ کند مُدرک را تا سلام دہد با قوم و آن مسبوق استادہ شود و نماز خود تمام کند

قائم مقام بنائے جو شروع سے امام کے ساتھ شریک جماعت رہا اور یہی مدرک، مکرر وہ جماعت (گروں) کے ساتھ سلام بھیجے اور مسبوق کھڑا ہو کر اپنی نماز پوری کرے۔

مسئلہ۔ اگر در رکوع و سجود حدث لاحق شود چوں بنا کند آن رکوع و سجود را اعادہ کند و اگر

اگر رکوع یا سجود میں وضو ٹوٹ جائے تو پست کرتے ہوئے یہ رکوع اور سجدہ ٹوٹے اگر رکوع اور سجدہ

در رکوع و سجود یاد آمد کہ یک سجده از رکعت اولی فوت شدہ بود یا سجده تلاوت

میں یاد آئے کہ ایک سجود پہلی رکعت کا چھوٹ گیا تھا یا سجود تلاوت فوت

فوت شدہ بود آن سجده را قضا کند و اعادہ ایں سجده مستحب است واجب نیست و

ہو گیا تھا تو اس سجود کی قضا کرے اور اس سجود کی قضا مستحب ہے واجب نہیں اور

اگر امام را حدث شد و مقتدی یک مرد است ہماں مرد بلا تعیین خلیفہ می شود۔ و اگر

اگر امام کا وضو ٹوٹ جائے اور مقتدی ایک شخص ہے تو وہی شخص تعیین کے بغیر قائم مقام ہو جاتا ہے اور اگر

لے صاحب ترتیب۔ وہ انسان کہلاتا ہے جس کے ذریعے یا غی سے زیادہ نمازی واجب الاداء ہوں یا یہ آدمی کے لیے ضروری ہے کہ اگر اس کے ذکر کوئی قضا

نماز ہے اور وقت میں گھٹا ہے تو پہلے قضا نماز ادا کرے پھر اس وقت کی نماز پڑھے۔

صاحبہ صودہ ہے جس کا وضو اتنے وقت ہی قائم نہیں رہتا کہ وہ فرض ادا کر سکے۔ سسل بول۔ پشاپ کے قطرے کا بڑا آتے رہنا۔ جبیرہ زحسم کی بٹی شے میں صورتہا یعنی

بارہ ایسی صورتیں بتائی ہیں جن میں نماز توڑ دینے والی چیز اس وقت پڑھنے کے بعد نماز کے اختیار دینے میں آتی ہیں۔ امام صاحب کے نزدیک جو کوئی نماز پڑھنے والے کا اپنے اختیار سے نماز گداج

ہو یا فرض ہے اور جب تک وہ ایسا نہیں کہ وہ دوران نماز میں ہے خواہ اقتیاد پڑھ چکا ہو پشاپ یا سدا نماز توڑ دینے والی چیزیں امام صاحب کے نزدیک نماز کے دوران میں پیش آتی ہیں۔ لہذا

نماز باطل ہو جائے گی۔ جن امور کے نزدیک اقتیاد پڑھ چکے کے بعد ایک دم میں نماز مکمل ہو جاتی ہے ان کے نزدیک یہ سدا چیزیں قیام نماز ختم ہونے کے بعد پیش آتی ہیں۔ لہذا نماز

توڑنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ چوتھی صورت میں عمل غفل کا ذکر اس لئے کیا ہے کہ اگر کسی عمل کی توجہ کو نماز توڑ دینے والے سے نماز سے خارج ہو لہذا نماز مکمل ہو جائے گی کہ مسبوق۔

جس کی شرکت سے پہلے امام کی نماز پڑھ چکا ہو مدرک۔ مادل سے امام کے ساتھ جو مدت میں شرکت ہے۔ ادا کند طریقیہ جس کی میں مشغول تھا۔ اس میں کہ اگر نماز ادا کرنا ہوگا ایں سجدہ جس

سجدہ میں پہلی رکعت کا سجدہ یاد آیا تھا۔ بلا تعیین۔ یعنی جب کہ مقتدی ایک ہی ہے تو ادا کو حدث لاحق ہونے کی بہت میں وہ خود بخود امام کے قائم مقام کھجا جائیگا۔

عہ اور وہ فعل نہیں پایا گیا۔ اس لئے کہ مذکورہ بالا امور اس کے اختیاری نہیں ہیں۔ پس اگر ان امور میں سے کوئی امر اقتیاد کے بعد ظاہر ہو جائے تو مگر کہ نماز کے اندر ہوا اس لئے

اسکا تذکرہ نہیں ہوا

مقتدی یک زن یا یک طفل است نماز هر دو فاسد شود و در روایتی نماز امام فاسد

مقتدی ایک عورت یا ایک بچہ ہے تو دونوں کی نماز فاسد ہوگی اور ایک روایت میں ہے کہ امام کی نماز فاسد

نشد اگر زن و طفل را خلیفہ نہ کردہ باشد مسئلہ۔ اگر امام از قراءت بند شود اورا

نہیں ہوگی بشرطیکہ اس نے عورت اور بچہ میں سے کسی کو اپنا قائم مقام نہ بنایا ہو اگر امام کسی مذکورہ مقام قرائت نہ کرے تو اسے اپنا

خلیفہ گرفتن جائز است اگر ملکہ بخوز بہ الصلوٰۃ نخواندہ باشد مسئلہ۔ اگر شخصے امام

قائم مقام بنانا درست ہے بشرطیکہ اتنی قرائت نہ کرے جو جہتی قرائت کی مقدار سے نماز درست ہو جاتی ہے اگر کوئی شخص امام کر

را در نماز در یا بدہر جا کہ امام را در یا بدہر جاں رکن داخل شود و اگر رکوع یافت رکعت

نہز میں ہوتے تو امام جس رکن میں ہو تو وہ اسی میں شہد یک ہو جائے اور اگر اسے رکوع مل گیا

یافت و الا رکعت نیافت پس ہر گاہ امام نماز خود تمام کند مسبوق بعد فساد

تو اسے رکعت مل گئی و نہ رکعت نہیں ملی پس امام جب اپنی نماز سے فارغ ہو مسبوق امام کی فراغت کے بعد

امام اپنے وقت شدہ آل نماز خود بخواند و نماز مسبوق در حق قراءت حکم اول نماز

اپنی وقت شدہ نماز پڑھے اور قرائت کے حق میں مسبوق کی نماز کا حکم نماز کے شروع کا

دارد و در حق قعود حکم آخر نماز دارد مسئلہ۔ اگر مصلی بعد دو رکعت بہ فراموشی

سا ہے اور قعود کے حق میں حکم نماز کے آخر کا سا ہوگا اگر نماز پڑھنے والا دو رکعت کے بعد بھول

برائے رکعت ثالث برخاست و قعدہ اولی نہ کرد پس تاکہ قریش قعود است

کر تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا اور قعدہ اولی نہیں کیا پس اگر وہ بیٹھنے کی حالت کے قریب ہو

بنشیند و سجدہ سہو واجب نشود و اگر نزدیک قیام است استادہ شود و از باز نشستن

تو بیٹھ جائے اور سجدہ سہو واجب نہ ہوگا اور اگر قیام کی حالت کے قریب ہو تو کھڑا ہو جائے اور سجدہ سہو

او نماز فاسد شود و سجدہ سہو کند و اگر بعد چہار رکعت برخاست تاکہ رکعت پنجم

کرے (اس صورت میں) لوٹ کر بیٹھنے سے اس کی نماز فاسد ہو جائیگی اگر چہار رکعات کے بعد کھڑا ہو گیا اور ابھی پانچویں رکعت کا

نہ ہو۔ یعنی امام کی جلی اور اس مقتدی عورت یا بچہ کی بھی۔ اس لیے کہ امام کو حادث لاحق ہونے کی وجہ سے یہ امام ہو گیا اور عورت و بچہ کی امامت درست نہیں ہے نہ مانع ہو

بر الصلوٰۃ۔ یعنی قرآن کی وہ مقدار جو پانچ فرض ہے۔ داخل شود۔ یعنی فوراً نماز میں شریک ہو جائے تاکہ نیافت۔ یعنی امام کے ساتھ اگر کوئی ایسا شخص ہو جس کی امامت درست نہیں ہے تو اسے اس میں

نہ ہوگی نہ نماز سبقت۔ یعنی اگر کوئی شخص نماز سے امام کے ساتھ شریک نہیں ہوا ہے بلکہ امام کے ساتھ کچھ کہیں پڑھنے کے بعد شریک ہوا ہے۔ امام کے فارغ ہونے کے بعد جب وہ

باقی نماز پڑھے تو قرائت کا حساب لگائے میں یہ سمجھے کہ وہ نماز اب شروع کر رہا ہے لہذا جو رکعت شروع کرے گا اس میں شائد قعدہ پڑھ کر فارغ ہو جائے گا لیکن قعدہ کا حساب لگائے میں یہ

سمجھے کہ امام کے ساتھ شروع کی نماز پہلی ہے اب اس کے بعد کی پڑھ رہا ہے مثلاً دوسری رکعت میں شریک ہوا ہے اب یہ امام کے فارغ ہونے کے بعد جو رکعت پڑھے گا اس کو قرائت

کے اعتبار سے پہلی رکعت سمجھے لیکن قعدہ کے اعتبار سے آخری رکعت سمجھے اور بیٹھ کر التماس وغیرہ پڑھ کر سلام پھیرے۔ مثلاً قریب قعود است۔ یعنی بیٹھنے کی حالت کے

قریب ہے۔ نماز فاسد نہ ہو۔ جب کہ پورا کھڑا ہو چکا ہو لیکن اگر پورا کھڑا نہیں ہوا ہے تو بھی بیٹھ جائے نماز فاسد نہ ہوگی لیکن سجدہ سہو ضروری ہوگا۔

را سجود نہ کر دہے است بنشیند و قعدہ اخیرہ کردہ سلام دہد و سجدہ سہو کند و اگر رکعت پنجم

سجدہ نہیں کیا تو بیٹھ جائے اور قعدہ اخیرہ کرے سلام پھیرے اور سجدہ سہو کرے اور اگر با پچھلی رکعت

را سجدہ کر دہے فرض او باطل شد اگر خواہد رکعت ششم کردہ سلام دہد و سجدہ سہو کند و اگر

کا سجدہ کر لیا تو اس کی فرض نماز باطل ہوگئی اب اگر چاہے پچھنی رکعت لا کر سلام پھیرے اور سجدہ سہو کرے اور اگر

خواہد رکعت ششم نہ کند ہماں جا قعدہ اخیرہ کند و سلام دہد دریں صورت چہار

پا ہے تو پچھنی رکعت نہ ملے بلکہ اسی جگہ قعدہ اخیرہ کرے سلام پھیرے اس صورت میں چار رکعات

رکعت نفل شد و یک رکعت باطل شد۔

نفل ہوگئیں اور ایک رکعت باطل ہوگئی

فصل۔ اگر نماز را وقت فوت شود قضا کند با اذان و اقامت مانند ادا پس

اگر نماز کا وقت فوت ہو جائے تو اذان کی طرح اذان و اقامت کے ساتھ قضا کرے اگر قضا

اگر بجماعت خواند جہر در نماز جہری بقراءت واجب است و اگر تنہا خواند سراً

باجامعت پڑھتا ہے تو جہری نماز میں زہد سے قراءت واجب ہے اور اگر تنہا پڑھے تو آہستہ

قراءت بخواند مسئلہ۔ ترتیب در فوائت و قتیہ فرض است و همچنین در فرض دو تر

قراءت کرے فوائت اور وقتیکہ وہ نماز جس کی فرضیت اس وقت میں ہوئی ہو میں ترتیب فرض ہے اور اس

کہ واجب است ہم فرض است نزد امام اعظم پس اگر باوجودیکہ فائتہ یاد باشد

مرح فرض اور وتر میں بھی جو کہ واجب ہے ترتیب فرض ہے امام ابو حنیفہ کے نزدیک یہی حکم ہے لہذا اگر فوت شدہ نماز یاد

و قتیہ بخواند نماز و قتیہ فاسد شود پس اگر قضا کرو فائتہ را پیش از ادا کردن و قتیہ ثانیہ

ہوئے کے باوجود و قتیہ پڑھے تو قتیہ نماز فاسد ہو جائے گی پس اگر فوت شدہ کی قضا و قتیہ ثانیہ کی نماز ادا کرنے سے قبل کرے تو

نماز و قتیہ اولی باطل شد فرضیت او و اگر پیش از قضا کردن آں فائتہ پنج و قتیہ ادا

و قتیہ اولی نماز فرض باطل ہو جائے گی اور وہ فرض نفل بن گئے اور یہ فرض نماز وہ بارہ رکعتی ہے اگر ادا کر اس فوت شدہ کی قضا سے قبل پانچ و قتیہ ادا

نہ باطل شد اب خواہی رکعت کی تکمیل کرے یا نہ کرے اس کی نماز نفل ہو جائے گی فرض دوبارہ پڑھنے ہیں مگر اگر قعدہ اخیرہ کر چکا ہے تو پھر ہر حالت اس کے فرض ہو

جائیں گے اور سجدہ سہو کرے۔ نماز جہری۔ جس میں قرآن زور سے پڑھا جاتا ہے جیسے مغرب، عشاء، فجر، بڑا۔ چھپکے پڑھنا۔ فوائت۔ قضا شدہ نمازیں۔ و قتیہ۔ وہ نماز جو اس

وقت میں فرض ہوئی ہے۔ و قتیہ یعنی نماز اگرچہ خود واجب ہے لیکن عشاء اور اس میں ترتیب فرض ہے نہ باطل شد فرضیت او۔ مثلاً صبح کی نماز قضا ہوگئی اس کو چھوڑ کر

فجر کی نماز ادا کی۔ اب اگر عصر کی نماز ادا کرے تو قبل اس کے فجر کی نماز ادا کی تو فجر کے فرض کی جگہ نماز پڑھنی پئی وہ نفل ہو جائے گی اور فجر کے فرض دوبارہ پڑھنے ہوں گے لیکن اگر پانچ نمازیں ملتی ہو پڑھ

یوں کہ قضا و اذان کی قرآن نمازوں کا فساد اور محنت آگے اعمال پر موقوف رہے گا۔ اب اگر چھٹی نماز بھی اس سے پہلے ادا کی اور وہ قضا و اذان کی تمام صاحب کے نزدیک سب نمازیں درست ہو جائیں گی میں

پچے کہ اب وہ نمازیں جن کی ادائیگی پہلی قضا نماز نہ پڑھے گی جس سے درست نہیں ہوئی پانچ سے بڑھ گئیں اور یہ صاحب ترتیب نہ دیا۔ اب اس کے لیے ضروری نہیں ہے کہ پہلے قضا

پڑھے پھر ادا کرے۔

کرد آں و قیبت فاسد شد بہ فساد موقوف اگر بعد ازاں وقتیہ ششم پیش از ادا کردن

کرتے تو وہ یا پھر وقتیہ فاسد ہو گئیں عمران کا فاسد ہونا موقوف رہا اگر ان پانچ کے بعد پچھٹی وقتیہ فاسد ہو گئی تو فساد کی قضا

فاسدہ ادا کرد آں و قیبت صحیح شدند نزد امام اعظم نہ نزد صاحبین مسئلہ اگر

سے قبل پڑھ لی تو وہ نام وقتیہ نمازیں امام ابوحنیفہ کے نزدیک صحیح ہو گئیں (کیونکہ وہ صاحب ترتیب نہ رہا) امام ابو یوسف اور امام مالک کے نزدیک دست نہیں ہوئیں اگر

عشاء بفراموشی بے وضو خواند و سنت و وتر با وضو خواند ہمراہ عشاء سنت باز خواند

بھول کر عشاء کی نماز بے وضو پڑھ لی اور سنت و وتر با وضو پڑھے تو نماز عشاء کے ساتھ سنتیں بھی دوبارہ

و اعادۃ وتر نہ کند نزد امام اعظم و نزد صاحبین و تر را ہم اعادہ کند مسئلہ ترتیب

پڑھے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک وتر نہ لوائے اور امام ابو یوسف اور امام محمد کے نزدیک وتر بھی لوائے ترتیب

بہ سہ چیز ساقط شود یکے بہ سبب تنگی وقت وقتیہ دوم بضر اموشی - سوم وقتیکہ در ذمہ او

تین چیزوں سے ساقط ہوتا ہے (۱) وقتیہ نماز کا وقت تنگ ہو جائے (۲) بھول جانے سے (۳) جبکہ اس کے ذمے وقت شدہ

شش فاسدہ شود نو باشد یا کہ نہ پستر ہر گاہ فوات ادا کند باز ترتیب عود نماید و اگر

غائزون کی قصاص ہو جائے خواہ نئی وقت شدہ نمازیں ہوں یا پرانی اس کے بعد جس وقت وقت شدہ نمازوں کا کرے ترتیب پھر لوٹ آئے اور اگر

شش نماز یا زیادہ فوت شد چند نماز قضا کرد تاکم از شش در ذمہ او باقی ماند نزد

پچ یا پچھ سے زیادہ نمازیں فوت ہوئیں اور چند غائزون کی قضا کر لی۔ یہاں تک کہ چھ غائزون سے کم اس کے ذمہ باقی رہ گئیں تو

بعضے ترتیب عود کند و فتویٰ بر آن است کہ ترتیب عود نہ کند تاکہ تمام ادا نہ نشود۔

بعض کے نزدیک ترتیب لڑنے کی اور فتویٰ اس پر ہے کہ ترتیب نہیں لڑنے کی تا وقتیکہ وہ سب نمازیں ادا نہ ہو جائیں

فصل۔ در مضدات و مکروہات۔ کلام اگر چہ سہواً باشد یا در خواب مضد نماز

مضدات اور مکروہات کے پانچ ہیں کلام خواہ بھول کر ہو یا (اندھون نماز) سو جانے پر ہو اس سے نماز

است و پچھنیں دعاء پچھنے کے طلب آں از آدمیاں ممکن باشد و نالہ کردن و

فاسد ہو جاتی ہے اسی طرح ایسی چیزوں کی وجہ کہ اس کی طلب اور مانگ آدمیوں سے ممکن ہو اور فسہ یاد کرنا اور

نہ اعادہ وتر نہ کند۔ اس لئے کہ امام صاحب کے نزدیک وتر عشاء سے نماز ایک متعلق نماز ہے۔ صاحبین یعنی امام ابو یوسف اور مالک کے نزدیک وتر سنت ہے جو عشاء

کی نماز کے ساتھ ہے۔ جب عشاء کی نماز نہ ہوئی اور نماز پڑھی تو وتر کو بھی نماز مانا ہو گا۔ تنگی وقت۔ مثلاً عشاء کی نماز تو قضا ہو چکی تھی صبح کو ایسے وقت تک کھلی کہ سورج نکلے سے پہلے وتر

فرقی نماز پڑھ سکتا ہے تو فرقی نماز پڑھ لینی چاہئے۔ یہ ضروری نہ ہے کہ عشاء کی قضا پڑھنے کے بعد فرقی قضا پڑھے نہ بفراموشی۔ یعنی مثلاً فرقی نماز قضا ہو گئی تھی وہ اس کو یاد

آئی اور عصر کی نماز پڑھ لی تو عصر کی نماز درست ہو جائے گی۔ سوم جو نیکاب وہ صاحب ترتیب نہ رہا۔ اب جب کہ وہ پچھلی قضا نمازیں ادا کر رہا ہے اور ادا کرتے کرتے اس

کے ذمہ نمازوں سے کم ہو گئی ہیں تو پھر صاحب ترتیب ہو جائے گا۔ کلام۔ خواہ بھول کر یا غلطی سے جب کہ اس کلام کو دوسرا سن کے۔ طلب آن۔ مثلاً یہ کہنا کہ پانی ہے

دو۔ روٹی دے دو۔

وَاُوْهُ كُفْتَنٌ وَكَرْسِيٌّ بَاوْازِ اَزْدَرْدِ يَا مُصِيبَتِ نَهْ اَزْ ذِكْرِ بَهشتِ وَ دُوزخِ وَ تَنخُنْجِ بے عذر کردن

اور اُوہ کُفٹن کرنا اور آواز کے ساتھ دونا درد یا مصیبت کی وجہ سے نہ بہشت یا دوزخ کے ذکر سے اور بلا عذر کھانا اور

وَعَاطِسُ رَا يَرْحَمُكَ اللّٰهُ كُفْتَنٌ وَجَوَابُ دَاوِنِ خَبَرِ خُوشِ بِهْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَخَبَرِ بَدِ اسْتِرْجَاعِ

چھینکنے والے کو برحکم اللہ کہنا اور اچھی خبر سن کر الحمد للہ کہنا اور بری خبر سن کر

وَخَبَرِ تَعَجُّبِ بِهْ سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ نَمَازِ رَا فَا سَدِ كُنْدِ وَاگر بر غیر امام

انشاء اللہ اور کوئی عجیب بات سن کر سبحان اللہ یا لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہتے نماز کو فاسد کر دیتا ہے اور اگر اپنے امام

خود فُتِحْ كُنْدِ نَمَازِ فَا سَدِ شُودِ وَ اَزْ فَتْحِ بِرِ اِمَامِ خُودِ نَمَازِ فَا سَدِ نَهْ شُودِ وَ سَلَامِ عَمْدًا وَ رَوِّ سَلَامِ نَمَازِ رَا

(جس کے پیچھے نماز پڑھتا ہے) کے سوا کوئی نماز فاسد ہوگی اور اپنے امام کو بتانے سے (نہ پڑھنے سے) نماز فاسد نہیں ہوتی اور سلام کرنا قصداً

فَا سَدِ كُنْدِ نَهْ سَلَامِ سَهْوًا وَ خَوَانِدِنِ اَزْ مَصْحَفِ وَ خُورْدِنِ وَ آشَامِيْدِنِ وَ عَمَلِ كَثِيْرِ نَمَازِ رَا فَا سَدِ

اور جاہل دینا سلام کا خواہ قصداً ہو یا سہواً یہ دونوں نماز کو فاسد کرتے ہیں نہ سلام سہواً اور قرآن مجید کو کچھ کر پڑھنا اور کھانا پینا اور عمل کثیر یہ سب نماز کو فاسد

کند و عمل کثیر آنت کہ در آں محتاج شُودِ بِهَر دُو دَسْتِ وَ نَزْدِ بَعْضِ اَنجَمِ بِيْنْدَةِ عَامِلِ اَوْرَا

کافیۃ ہیں اور عمل کثیر یہ ہے کہ بچے انجام دیتے ہیں دونوں ہاتھوں کی ضرورت ہو بعض کے نزدیک عمل کثیر یہ ہے کہ کچھ والا اس

داند کہ در نماز نیست و بَعْضِ كَفْتَةِ اَنجَمِ كِهْ مَصْلٰی اَلْ رَا كَثِيْر دَانْدِ، اگر بر نجاست سجدہ كردن نماز

کے متعلق یہ سمجھ کر نماز کی حالت میں نہیں ہے بعض فرماتے ہیں کہ عمل کثیر وہ ہے جسے نماز پڑھنے والا کثیر خیال کرے نجاست پر سجدہ کرنے

فَا سَدِ شُودِ وَاگر در نمازے بود و نمازے دیگر شروع کرد بہ تَجْکِيْرِ نَمَازِ اَوَّلِ باطل شد وَاگر در ہماں

سے نماز فاسد ہو جاتی ہے اگر ایک نماز کے اختتام سے قبل دوسری نماز کا آغاز کر دیا تو دوسری نماز کی تکمیل کے ساتھ ہی پہلی نماز باطل ہو جاتی اور اگر

نَمَازِ بَازِ شَرْعِ كَرْدِ بِتَجْکِيْرِ نَمَازِ اَوَّلِ باطل نشود وَاگر طعاً میکہ در دندان بود از زبان بر آورده خورد

وہی نماز پھر شروع کر دے تو دوسری کی تکمیل سے پہلی نماز باطل نہیں ہوتی اور اگر دانتوں میں لگا ہوا کھانا زبان سے نکال کر کھائے

اگر کم از خود است نماز فاسد نشود وَاگر مقدارِ نَحْوِ است فاسد شود وَاگر در مکتوبے نظر کرد

اگر وہ پختے سے کم ہو تو نماز فاسد نہیں ہوتی اور اگر پختے کے برابر ہو تو نماز فاسد ہو جاتی اور اگر ٹکے ہوتے ہر نظر ڈال

و معینش فہمید نماز فاسد نشود وَاگر بر زمین یا دکان نمازی خواند و از پیش او

لے اور (چاہے شرفِ قرآن کریم دیوار پر لکھا ہو یا بر اس کے سے سمجھے تو نماز فاسد نہیں ہوتی اگر زمین یا دکان پر نماز پڑھتے ہوئے کوئی اس کے سامنے سے

لے اُوہ کُفْتَن کرنا۔ اُوہ کُفٹن۔ عاصی۔ چھینکنے والا۔ استرجاع۔ انشاء و انا یاہ را بحول پڑھنا۔ فاسد کند۔ یعنی کسی آدمی کے سوا کسی جواب کے طور پر کوئی ایسا

جملہ بول دینا خواہ اس میں اللہ کی تعریف ہی کیوں نہ ہو۔ فتح۔ قرآن پڑھنے والے کو پڑھ دینا۔ نہ سلام سہواً یعنی اگر بھولے سے السلام علیکم درجہ اللہ کر کہ سلام مجید و انا نماز

نہ ٹوٹے کی۔ مصحف۔ قرآن پاک۔

نہ بہر دوسرے۔ یعنی جو کام ایسا ہے جس میں دونوں ہاتھ لگیں وہ عمل کثیر سمجھا جائیگا۔ اور نمازے۔ یعنی اگر ایک نماز ابھی ختم نہیں کی تھی کہ دوسری نماز کی تکمیل کہتے ہی

پہلی نماز فاسد ہو جائے گی۔ نخود۔ چنا۔ مکتوب۔ لکھا ہوا خواہ قرآن میں ہو یا کسی دیوار وغیرہ پر۔

کے گزشت نماز فاسد نشود اگرچہ گزرنہ زن باشد یا سگ یا خر لیکن اگر عاقلے گزشتہ

غور جائے تو نماز فاسد نہیں ہوتی خواہ گزرنے والی عورت ہو یا سگ یا خر ہاں اگر کوئی عاقل غرضے کا گزرنہ

گزر نہ عاصی شود مگر وقتیکہ دکان بلند باشد بہ قسمہ کہ سرد و مقابل پائے مصلی نشود و

دکان بلند ہوگا ہاں اگر دکان بلند ہو اس طرح کہ اس کا سر نماز پڑھنے والے کے پاؤں کے بھی مقابل نہ ہو تو

سنت آنست کہ پیش خود مصلی در صحرا و بر سر راہ سترہ قائم کند بطول یک ذراع و

گنہگار نہ ہوگا مسنون یہ ہے کہ صحرا میں اور بر سر راہ نماز پڑھنے والا اپنے سامنے سترہ یعنی ایک ہاتھ لیں و

پری یک انگشت و قریب خود مقابل ابروئے راست یا چپ کند و نہادین سترہ و

اوجی اور ایک انگشت کے قریب مونی آزاد قائم کرے اور اسے اپنے دائیں یا بائیں ابرو کے مقابل نصب کرے سترہ کے کھنے

خط کشیدن فائدہ ندارد و سترہ امام قوم را کفایت می کند و گزرنہ را اگر سترہ نباشد

اور خط کھینچنے سے کوئی فائدہ نہیں امام کا سترہ مقتدیوں کے لیے کافی ہو جاتا ہے اور اگر سترہ نہ ہو

مصلی اگر گزشتن دفع کند بشارت یا تسبیح نہ بہر دو مسئلہ اگر نماز کند بر پارچہ

تو نماز پڑھنے والا غرضے والے کو گزرنے سے اشارہ یا تسبیح کے ذریعہ دیکھ کر اس کا رخ بدلتے ہوئے دیکھ کر اس کے پاؤں کے پیرے پر

دوتہ کہ استر آں نجس باشد اگر آں دوتہ مضرب نباشد نماز صحیح باشد و اگر مضرب باشد

نماز پڑھے اور استر اس کا نجس ہو اگر وہ دوتہ سہلی ہوئی نہ ہوں تو نماز صحیح ہوگی اور سہلی ہوئی ہوں تو

صحیح نباشد و اگر بر پارچہ گسترانیدہ نماز کند کہ یک طرف نجس باشد نماز روا باشد

صحیح نہیں ہوگی اور اگر ایسے کپڑے کو پھیل کر نماز ادا کرے کہ اس کا ایک کنارہ نجس ہو تو نماز اس پر جائز

از حرکت دادن طرفے دیگر طرف متحرک شود یا نہ شود و اگر پارچہ دراز باشد یک طرفے

ہوگی ایک کنارہ کو ہلانے سے دوسرا کنارہ ہلتا ہو یا نہ ہلتا ہو اور اگر پٹریا نسب ہو اور اس کا ایک کنارہ

ازاں پوشیدہ نماز گزارد و طرفے دیگر نجس بر زمین باشد اگر از تحریک مصلی طرف پارچہ

اڑھ کر نماز پڑھے اور دوسرا ناپاک کنارہ زمین پر ہو اگر نماز پڑھنے والے کی حرکت سے

کہ نجس است متحرک شود نماز روا نباشد و اگر متحرک نہ شود روا باشد مسئلہ مکروہ

نجس کنارہ ہوتا ہے تو نماز جائز نہیں ہوگی اور نہ ہلتا ہو تو نماز جائز ہوگی نماز میں

لے نہ شود لیکن نماز مکروہ ہو جائے گی۔ ملاحظہ فرمائیے کہ نماز کے سامنے سے گزرنے والا صاحب عقل ہے تو غور کرنے والا گنہگار ہوگا۔ نہ شود یعنی گزرنے والے کے بدن کا کوئی حصہ نماز کے کسی حصے کے سامنے نہ پڑے۔ صحرا۔ جنگل۔ سترہ۔ وہ آؤں جو نماز پڑھنے والے کے سامنے کرنا ہے۔ یہ آؤں کم از کم ایک ہاتھ اوجی اور ایک انگلی کے برابر مونی ہونی چاہئے لے کند۔ یعنی سترہ بالکل پیشانی کے سامنے رکھے۔ بلکہ دائیں بائیں کر کے۔ نہادین سترہ۔ یعنی سترہ نگاہاں بکڑ میں پر ڈال دینا۔ خط کشیدن۔ یعنی سترہ کی بجائے سامنے بکیر کھینچ لینا۔ باشدتہ یعنی سر یا آنکھ کے اندر سے۔ تسبیح۔ یعنی نذر سے سبحان اللہ کہ کہتے ہیں مضرب۔ سہلی ہوئی۔ اگر پارچہ دراز۔ یعنی کپڑا اس قدر بڑا ہے کہ ناپاک کنارہ نہیں گزرنے کے پانک کنارے کو اڑھ کر نماز درست ہو جائے گی۔

است عجت کردن در نماز به پارچہ یا بدن اگر عمل قلیل باشد و اگر عمل کثیر است مفید

پڑھے یا بدن سے کھینچنا اگر عمل قلیل ہو تو مکروہ ہے اور اگر عمل کثیر ہو تو نماز کو

است و سنگریزہ از موضع سجود بکھنو کردن مگر در صورتی کہ سجود ممکن نباشد بیکبار یا دو بار

فاسد کرنے والا ہے اور سنگریزے سے سجود سے جگہ سے ہٹانا مکروہ ہے لیکن اس شکل میں کہ سجود ممکن نہ ہو ایک یا دو بار

سنگریزہ دفع کند و مکروہ است انگشتان را مالیدہ و کشیدہ بہ آواز آوردن و دست بر

ہٹا سکتا ہے اور انگلیاں ملنا اور کھینچ کر آواز پیدا کرنا درجہ چھٹا اور ہاتھ کو کھ

ہتی گاہ نہادن و بسوئے راست یا چپ رو آوردن اگر سینہ از سوئے قبلہ برنگردد و اگر

پر رکھنا اور چہرہ دائیں یا بائیں جانب کرنا مکروہ ہے بشرطیکہ سینہ قبلہ سے نہ پھرا ہوا

برگردد نماز فاسد شود و مکروہ است اقعار یعنی بر سرین و پا زانو برداشتن و دست بر زمین

ہوا اور اگر سینہ قبلہ سے پھریا تو نماز فاسد ہوگئی اور مکروہ ہے اقعار یعنی سرین، پیچوں اور ٹھنوں کو کھڑا کر کے اور ہاتھ

نہادہ مثل سگ نشستن و ہرد و ذراع را در سجود بر زمین فرش کردن و جواب سلام

زمین پر کھڑا کر کے کی طرح بیٹھنا اور سجود میں دونوں ہاتھ زمین پر پھٹانا اور سلام کا جواب

بدست کردن و چہار زانو بے عذر در فرض نشستن و پارچہ را برائے احتیاط خاک

ہاتھ سے دینا اور آئینی پائی مار کر فرض نماز میں بلا عذر بیٹھنا اور کھڑا مٹی سے بچاؤ کی خاطر

آلودگی چیدن و سدل ثوب یعنی پارچہ را بر سر و دوش انداختن اطراف آن را جمع

اٹھانا اور کپڑا لٹکانا یعنی کپڑا سر اور کندھے پر ڈال کر اس کے کنارے اکٹھا نہ

نہ کند و فرو گزارد و قاذو کردن باید کہ قاذو را دفع کند و سرفرا تا مقدور دفع کند و تمطی یعنی بدن

کرنا اور بوچی چھوڑ دینا اور جمائی لینا مکروہ ہے۔ جمائی اور کھانسی اور انحرافی یعنی بدن کو ٹھنک دور کرنے کی خاطر کھینچنا

را برائے دفع ماندگی کشیدن و چشم پوشیدہ داشتن بلکہ نظر در سجود گاہ دارد و مکروہ است کہ

انہیں سجود امکان روکنا چاہئے اور آنکھیں بند کر لینا مکروہ ہے بلکہ گلاہ سجود گاہ پر رہے اور سر کے بال

موئے سر را بالائے سر پیچیدہ گرہ دادہ نماز کردن بلکہ سنت آن است کہ

سر کے اوپر پیٹ کر گرہ دے کر نماز پڑھنا مکروہ ہے بلکہ مسنون یہ ہے کہ

موئے سر را داشته باشد موئے فرو ہشتہ باشد تا موئے ہم سجود کنند و ہم

اگر سر پر بال ہوں تو انہیں ہٹکے ہوئے رہنے دے تاکہ بال بھی سجود کر لیں اور یہ بھی

لے جھٹ بکھڑا کرنا سنگریزہ بکھری یا کوئی اور چیز جس پر سجود ضرور ہو۔ انگشتان را۔ یعنی انگلیاں ملنا یا پھٹانا۔ تہی گاہ۔ کوکھ۔ اقعار۔ یعنی کھنے کی طرح سرین پیچوں اور ہاتھوں کو زمین

پر رکھ کر اور ٹھنوں کو کھڑا کر کے بیٹھنا بدست۔ ہاتھ اور سر سے بھی سلام کا جواب دینا مکروہ ہے۔ چہار زانو۔ آئینی پائی مار کر بیٹھنا۔ سدل۔ دو بال یا چارہ اوڑھ کر قاذو کرنا۔ چوڑ۔

شیرانی وغیرہ کو کپڑا ستین ہاتھوں میں ڈالنے کا نہ ہونا پر ڈالنا قاذو۔ جمائی۔ سر سے کھانسی تمطی۔ انحرافی لینا۔ موئے سر یعنی بالوں کا جوڑا ہٹانا۔ فرو ہشتہ۔ بال ہٹکے ہوئے ہوں۔

مکروہ است نماز بر بہتہ سر گزاردن مگر بنا بر شدت و انکار و شمار کردن آیات و تسبیحات

مکروہ ہے کہ نماز نیکے سر پر ہی جائے البتہ اگر گتہ ثابت کرنا اور انحد مقصود ہو تو مکروہ نہیں۔ آیات

بدست و نزد صاحبین مکروہ نیست و مکروہ است کہ امام تنہا در طاق مسجد باشد و

تسبیحات ہاتھ پر گنا مکروہ ہے صاحبین کے نزدیک مکروہ نہیں اور امام کا تنہا عراب میں کھڑا ہونا اور مقتدیوں کا باہر ہونا یا

مردم بیرون یا امام بر بلندی باشد و مردم ہمہ زیر و مکروہ است استادن پس صف

یا امام کا ہندی پر (ایک ہاتھ یا اس سے زیادہ) اور سب لوگوں کا نیچے کھڑا ہونا مکروہ ہے صف کے پیچھے

تنہا در صورتیکہ در صف فرجہ باشد و اگر فرجہ نباشد یک کس را از صف کشیدہ

نہج کھڑا ہونا مکروہ ہے جب کہ صف میں جگہ موجود ہو اور اگر جگہ نہ ہو تو ایک آدمی کو پیچھے کر اسے ساتھ

با خود صف کند و مکروہ است پوشیدن پارچہ کہ در آں تصویر آدمی یا جانور باشد یا آئینہ

صف میں کھڑا کرے اور ایسا کپڑا پہننا مکروہ ہے جس میں آدمی یا جانور کی تصویر ہو یا یہ کہ تصویر یا سر

تصویر بالائے سر باشد یا مقابلہ رویا بدست راست یا چپ باشد اگر زیر قدم یا پس

کے اوپر یا چہرہ کے مقابلے میں یا دائیں بائیں ہو مکروہ ہے البتہ اگر ہاتھوں کے

پشت باشد مضائقہ ندارد و تصویر درخت و مانند آں مضائقہ ندارد و ہچنین تصویر سر بریدہ

نیچے یا پیٹھ کے پیچھے ہو تو مضائقہ نہیں درخت یا اس کے مانند (چیزی روح) کی تصویر میں مضائقہ نہیں اسی طرح ہر

و قتل مار و کژدم در نماز مکروہ نیست و نہ آنکہ امام در مسجد باشد و سجدہ در طاق مسجد کند و

کی تصویر کا حکم ہے بحالت نماز سانپ اور بچھو کو مارنا مکروہ نہیں ہے اور نہ اس میں کوئی کراہت ہے کہ امام مسجد میں ادھر سے باہر جولوہ

نیز مکروہ نیست نماز خواندن بہ طرف پشت مردیکہ شیخی کند و بسوئے مصحف یا

مسجد عراب میں کوسے ایسے شخص کی پیٹھ کی جانب نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہے جو ہاتھوں میں مشغول ہو قرآن پاک یا مشک

شمشیر آویزاں یا بسوئے شمع یا چہراغ۔

جوئی تلواریں یا چراغ کی جانب (جبکہ ان میں سے کوئی چیز قبلہ رخ ہو) نماز پڑھنا مکروہ نہیں۔

فصل۔ مریض اگر قدرت بر قیام نہ داشتہ باشد یا خوف زیادت مرض بود

مریض کو اگر کھڑے ہونے پر قدرت نہ ہو یا بیماری بڑھنے کا اندیشہ ہو

لے تزلزل و انحراف یعنی نماز کی حالت میں اپنی اذیت اور انکساری ظاہر کرنا طاق مسجد عراب بلندی۔ یعنی ایک ہاتھ کی بلندی۔ فرجہ کشدگی۔ با خود صف کند۔

یعنی اگلی صف ایک آدمی کو پیچھے ہٹا کر صف بنائے۔ بعض فقہاء اس کو ضروری نہیں سمجھتے۔ بالائے سر غرضیکہ جس صورت میں تصویر کی تعلیم ہوتی ہو مثلاً مانند آں۔ یعنی

بہ جان چیز کی تصویر۔ سر پر۔ یعنی یا کوئی عضو کشا ہو جس کے بدن زندہ کی ناکھن ہو۔ مار سانپ۔ کژدم۔ بچھو۔ مکروہ نیست۔ خواہ کشتائی عمل کرنا پڑے اور رخ بھی قبلہ

سے پھر ہلے نہ بسوئے مصحف۔ یہ چند صورتیں ایسی ہیں کہ بعض فقہاء ان کی کراہت کے قائل ہیں لیکن مصحف و تہ اشہ علیہ کراہت نہیں مانتے۔ خوف۔ غواہ مرض

بڑھنے کا جو یا اس کا مرض دیر میں اچھا ہوگا۔

نماز نشستہ گزارد و رکوع و سجود بجا آورد و اگر قدرت بر رکوع و سجود نہ داشتہ باشد و

تو بیٹھ کر کف نہ پڑھے اور رکوع و سجود کرے اور اگر رکوع و سجود پر قادر نہ ہو

قدرت بر قیام داشتہ نزد امام اعظم مفتی بہ آنست کہ نشستہ نماز گزاردن او را

محکم ہو سکتا ہو تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک اس کے لیے بیٹھ کر نماز پڑھنا مکروہ ہو کر

بہتر است از استادہ گزاردن پس نشستہ نماز گزارد و اشارہ رکوع و سجود بسر کند و

پڑھنے سے بہتر ہے پس بیٹھ کر نماز پڑھے اور رکوع و سجود کا اشارہ کرے اور

اشارہ سجود پست تر کند از رکوع و اگر استادہ نماز گزارد و اشارہ کند ہم جائز است و

سجدہ کا اشارہ رکوع سے زیادہ جھکتا ہوا کرے اور اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھے اور اشارہ کرے تب بھی جائز ہے اور

نزد فقیر باوجود قدرت بر قیام قیام ترک نہ کند و اگر قدرت بر قیام و رکوع و سجود نہ داشتہ باشد نشستہ نماز

معصوم کے نزدیک مکروہ ہوتا ہے اور اگر قیام ترک نہ کرے اور قیام و رکوع و سجود پر قادر نہ ہو تو بیٹھ کر نماز

گزارد و اشارہ کند و اگر قدرت نشستن ہم نہ داشتہ باشد بر قفا نماز گزارد و ہر دو پائے سوئے قبلہ

ادا کرے اور اشارہ کرے اگر بیٹھنے پر بھی قادر نہ ہو تو چپٹ لیٹ کر نماز پڑھے اور دونوں پاؤں قبلہ کی طرف کرے

کند یا بر پہلو گزارد و دو سوئے قبلہ کند و اشارہ بسر و اگر اشارہ بسر برائے رکوع

یا کرٹ سے نماز ادا کرے اور پھر قبلہ رج کرے سر سے اشارہ کرے اور رکوع و سجود کے لیے سر سے اشارہ کرنے پر

و سجود مقدور نہ باشد نماز را موقوف دارد تاکہ قدرت اشارہ حاصل شود و اگر دریں عصر

مت در نہ ہو تو نماز اس وقت تک موقوف رکھے کہ سر سے اشارہ کرنے پر قدرت حاصل ہو جائے اگر

بمیر و عاصی نہ باشد و اگر در میانہ نماز بیمار شد حسب مقدور خود نماز تمام کند۔

اس عرصہ میں اعتقل ہو جائے اس وقت تک نماز کی وجہ سے گنہگار نہ ہوگا اگر دوران نماز بیمار ہو جائے تو اپنی استطاعت کے مطابق نماز پوری کرے۔

مسئلہ اگر مریض نماز نشستہ می کرد بارکوع و سجود و در میانہ نماز قادر شد بر قیام

اگر بیمار بیٹھ کر رکوع اور سجود کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہو کہ دوران نماز را باختر کی وجہ سے مکروہ ہونے پر قادر ہو

استادہ شدہ ہماں نماز را تمام کند و نزد امام محمد نماز را از سر گیرد و اگر مریض نماز با اشارہ

جائے تو وہ نماز مکروہ ہو کر پوری کرے اور امام محمد کے نزدیک نماز سے سر سے پڑھے اگر بیمار اشارہ سے نماز پڑھ رہا

می کرد و در میانہ نماز بر رکوع و سجود قادر شد باتفاق نماز از سر گیرد۔

ہو اور دوران نماز رکوع اور سجود پر قادر ہو جائے تو باتفاق نماز سے سر سے پڑھے

نہ نشستہ۔ چونکہ اس صورت میں رکوع و سجود کی کیفیت زمین سے زیادہ قریب ہوگی۔ مفتی تہ۔ وہ قول میں پڑھتی رہا گیا ہو نہ فقیر۔ یعنی معصوم رحمۃ اللہ علیہ نہ کند۔

بلکہ مکروہ ہو کر رکوع و سجود کے اشارے سے نماز پڑھ لے اشارہ کند۔ یعنی سجود کے لیے رکوع سے زیادہ جھکتا ہو۔ بر قفا۔ چپٹ لیٹ کر۔ بر پہلو۔ کرٹ سے۔ موقوف گزارد

نماز پڑھنا منہوی کر دے۔ حسب مقدور۔ جس طرح بھی پڑھ سکے۔ بیٹھ کر یا لیٹ کر۔

مسئلہ۔ ہر کہ بیہوش شد یا دیوانہ گشت یک شبانہ روز قضا کند و اگر زیادہ از شبانہ

جو شخص یا عی یا بیہوش ہو جائے اگر یہ درانجی یا بیہوشی ایک دن ایک رات رہے تو فوت شدہ نمازوں کی قضا کرے و اگر ایک دن

روز یک ساعت ہم گزشت قضا واجب نہ شود و نزد محمدؐ تاکہ نماز ششم را وقت

رات سے ایک ساعت بھی زیادہ گزر جائے تو قضا واجب نہ رہے گی اور امام محمدؒ کے نزدیک تا وقتیکہ چھٹی نماز

در نیامدہ باشد قضا واجب شود۔

کا وقت نہ آہلے قضا واجب ہوگی۔

فصل۔ شخصے کہ از خانہ خود بر آید و از عمارت شہر خارج شود بہ نیت سفر سہ مرحلہ

کوئی فرض نیت سفر کے شہر کی عمارتوں سے تین منزل دور نکل جائے یا غریزی حساب سے

ہر مرحلہ شانزدہ کر وہ ہر کر وہ چہار ہزار قدم۔ آں شخص فرض چہار گانہ را

یہ ۳۸ میل چہار سفر شری کی کافی مقدار ہے ہر منزل کو کہ ذکر ہوئی ہے اور ہر کر وہ چہار ہزار قدم کی مسافت کے بقدر ہوتا ہے تو وہ فرض فرض کی چار رکعت کی

دو گانہ گزارد و اگر چہار رکعت کرد پس اگر بر دو رکعت قعدہ کرد نماز ادا شود۔

بجائے دو ادا کرے اور اگر وہ چار رکعت اس طرح پڑھے کہ دو رکعت کے بعد قعدہ کر لیا تو نماز ادا ہوگئی۔

دو رکعت فرض و دو رکعت نفل شود بسبب آمیزش نفل با فرض بزہ کار باشد و

دو رکعت فرض اور دو رکعت نفل اور فرض کے ساتھ نفل لانے کے باعث گنہگار ہوگا اور

اگر سہواً ایں چنین کرد بسبب تاخیر سلام سجدہ سہو کند و اگر بر دو رکعت نہ نشستہ است

اگر ایسا سہواً ہوا تو سہم پھرنے میں تاخیر کے باعث سجدہ سہو کرے اور اگر دو رکعت کے بعد نہیں بیٹھا تو اس کے

فرض او تباہ شد و ہر چہار رکعت نفل شد و سجدہ سہو کند مسئلہ حکم سرفراقی است

فرض ادا نہیں ہونے اور وہ چاروں رکعت نفل ہوئیں اس صورت میں بھی سجدہ سہو کرے سفر کا حکم اس وقت تک

تا وقتیکہ داخل وطن اصلی خود شود یا نیت اقامت پا نزدہ روز یا زیادہ ازاں

باقی ہے جب تک کہ وطن اصلی میں داخل نہ ہو جائے یا کسی گاؤں یا شہر میں پندرہ یا پندرہ دن سے زیادہ ٹھہرنے کی

شبہ تقرر ہو جس گھنٹے نزدیک یعنی امام محمدؒ صاحب کے نزدیک تھا جب مسافر ہو گیا جب مسافر ہو گیا تو اس کے نزدیک تھا اگر وہ کسی گاؤں یا شہر میں پندرہ دن سے زیادہ ٹھہرنے کی

شبہ تقرر ہو جس گھنٹے نزدیک یعنی امام محمدؒ صاحب کے نزدیک تھا جب مسافر ہو گیا جب مسافر ہو گیا تو اس کے نزدیک تھا اگر وہ کسی گاؤں یا شہر میں پندرہ دن سے زیادہ ٹھہرنے کی

شبہ تقرر ہو جس گھنٹے نزدیک یعنی امام محمدؒ صاحب کے نزدیک تھا جب مسافر ہو گیا جب مسافر ہو گیا تو اس کے نزدیک تھا اگر وہ کسی گاؤں یا شہر میں پندرہ دن سے زیادہ ٹھہرنے کی

شبہ تقرر ہو جس گھنٹے نزدیک یعنی امام محمدؒ صاحب کے نزدیک تھا جب مسافر ہو گیا جب مسافر ہو گیا تو اس کے نزدیک تھا اگر وہ کسی گاؤں یا شہر میں پندرہ دن سے زیادہ ٹھہرنے کی

شبہ تقرر ہو جس گھنٹے نزدیک یعنی امام محمدؒ صاحب کے نزدیک تھا جب مسافر ہو گیا جب مسافر ہو گیا تو اس کے نزدیک تھا اگر وہ کسی گاؤں یا شہر میں پندرہ دن سے زیادہ ٹھہرنے کی

شبہ تقرر ہو جس گھنٹے نزدیک یعنی امام محمدؒ صاحب کے نزدیک تھا جب مسافر ہو گیا جب مسافر ہو گیا تو اس کے نزدیک تھا اگر وہ کسی گاؤں یا شہر میں پندرہ دن سے زیادہ ٹھہرنے کی

شبہ تقرر ہو جس گھنٹے نزدیک یعنی امام محمدؒ صاحب کے نزدیک تھا جب مسافر ہو گیا جب مسافر ہو گیا تو اس کے نزدیک تھا اگر وہ کسی گاؤں یا شہر میں پندرہ دن سے زیادہ ٹھہرنے کی

شبہ تقرر ہو جس گھنٹے نزدیک یعنی امام محمدؒ صاحب کے نزدیک تھا جب مسافر ہو گیا جب مسافر ہو گیا تو اس کے نزدیک تھا اگر وہ کسی گاؤں یا شہر میں پندرہ دن سے زیادہ ٹھہرنے کی

کی نیت کر لی ہو۔

ازاں کند در شہر یا در دہے و نیت اقامت در صحرا معتبر نیست و گناہیکہ ہمیشہ در صحرامی نیست کرے اور صحرا میں اقامت (غیر نیت کی) نیت قابل اعتبار نہیں جو لوگ ہمیشہ صحرا (جنگل) میں رہتے

مانند و جائے اقامت نمی کنند مگر چند روز آنہا ہمیشہ نماز اقامت می خواندہ

ہیں اور کسی جگہ چند روز سے زیادہ نہیں ٹھہرتے وہ ہمیشہ مقیم کی طرح ہلدی نماز پڑھیں گے

باشند مگر وقتیکہ قصد کنند دفعۃً واحدۃً سفر چہل و ہشت کردہ و مسافر اگر اقتدائے

البتہ اگر وہ کسی وقت ایک دم ۲۸ میل سفر کی نیت کریں تو قصر کریں گے۔ مسافر اگر مقیم کے ہجے نماز

مقیم کند در وقت برے چہارگانہ لازم شود و بعد گزشتن وقت یعنی در قضا مسافر را

ادا کرے تو اس پر چار رکعات لازم ہوں گی اور نماز کا وقت گزرنے کے بعد یعنی قضا میں مسافر کے

اقتدائے مقیم صحیح نیست و مقیم را اقتدائے مسافر ہم در وقت و ہم بعد وقت در

لئے مقیم کی اقتدا صحیح نہیں ہے اور مقیم کو مسافر کی اقتدا وقت میں بھی اور وقت کے بعد قضا میں

قضا صحیح است امام مسافر دوگانہ خواندہ سلام دہد و مقتدی مقیم برخاستہ چہار

بھی میم ہے مسافر امام دو رکعات پڑھ کر سلام پھیر دے اور مقتدی مقیم اٹھ کر چار رکعات

رکعت تمام کند مسئلہ۔ وطن اصلی بوطن اصلی باطل شود نہ بسفر و نہ بوطن

ہلدی کرے۔ وطن اصلی وطن اصلی سے باطل ہو جاتا ہے سفر اور وطن اقامت

اقامت و وطن اقامت ہم بوطن اقامت باطل شود ہم بوطن اصلی و ہم بسفر۔

سے باطل نہیں ہوتا وطن اقامت وطن اقامت سے بھی اور وطن اصلی اور سفر سے بھی باطل ہو جاتا ہے۔

مسئلہ۔ فائتہ حضر را در سفر چہارگانہ گزارد و فائتہ سفر را در حضر دوگانہ گزارد۔

وہ نماز جو مقیم ہونے کی حالت میں فوت ہوئی ہو سفر میں قضا کرتے ہوئے چار پڑھے اور سفر میں فوت شدہ محلات اقامت چھتے ہوئے دو پڑھے

مسئلہ۔ در سفر مصیبت نزدائتہ ثلثہ قصر و انباشد و نزد امام اعظم رواست افطار

وہ سفر جو کسی مصیبت کی خاطر ہو میمون اماموں کے نزدیک اس میں قصر جائز نہ ہوگا امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک روزہ

روزہ و واجب است قصر نماز۔ مسئلہ۔ در نیت اقامت مسفر نیت قبووع معتبر است

افطار کرنا جائز اور نماز کا قصر واجب ہے اقامت اور سفر کی نیت میں جس کے باعث سفر ہو یا مساک اعتبار

نہ کہ نیک۔ جیسے کہ خانہ بدوش قریب۔ دفعۃً واحدۃً یک بار کی مقیم۔ جو مسافر نہیں ہے۔ در وقت۔ یعنی نماز ادا کرنے میں کہ سلام دوہ۔ سلام پھیرے۔ تمام کنند یعنی ان دو

اکتوں میں قراعت نہ کرے۔ وطن اقامت۔ یعنی اگر کسی جگہ پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کی وجہ سے نماز پوری پڑھ رہا تھا۔ اگر وہاں سے سفر کو چلا جائیگا۔ اب جب دوبارہ اس جگہ آئے

گا تو اس کو وطن اقامت اس وقت تک نہ قرار دیا جائے گا جب تک دوبارہ پندرہ روز ٹھہرنے کی نیت نہ کرے گا فائتہ۔ وہ نماز جو قضا ہو چکی ہے۔ سفر مصیبت۔ وہ سفر جو کسی

عینہ کو کسے کے لئے کیا جا رہا ہے۔ مثلاً چوری، ڈکیتی وغیرہ۔ ایسے سفر میں امام صاحب کے علاوہ دو مسکراموں کے نزدیک سفر کی سہولتیں حاصل نہ ہوں گی وہ نماز

بھی پوری پڑھے گا اور اس کو روزہ بھی رکھنا ہوگا۔ گنہ قبووع۔ یعنی جس کی وجہ سے سفر ہو رہا ہے۔

یعنی امیر و سید و شوہر نہ نیت بآلح یعنی لشکری و عہد و زوجہ۔

۷۰ مشکا (امیر سردار سپہ) آقا) اور شوہر تاج کی نیت کا اعتبار نہیں ہے سپاہی اور غلام اور بیوی

مسئلہ در نماز جمعہ برائے صحت ادائے جمعہ و سقوط ظہر از مصلی جمعہ شش چیز

نماز جمعہ میں جمعہ کی نماز صحیح ہونے اور نماز ظہر نماز جمعہ پڑھنے والے کے ذمہ سے ساقط ہونے کی چھ

شرط است یکے مصر یعنی شہر کے دریاں حاکم و قاضی باشند یا نواح مصر کہ

شرعی ہیں (۱) شہر کہ وہاں حاکم اور قاضی ہو یا اطراف شہر واقعات

برائے حجاج اہل مصر ہمیا باشند پس در دیہات نزد امام اعظم جمعہ جائز نیست و

مصر کہ وہ اہل شہر کی ضروریات کے لیے ہوتا ہے لہذا گاؤں (چھوٹے گاؤں) امام ابو حنیفہ کے نزدیک جمعہ جائز نہیں اور

نزد شافعی و اکثر ائمہ در دیہات جمعہ جائز است و در نواح مصر جائز نیست۔ دوم حضور

ام شافعی اور اکثر ائمہ کے نزدیک گاؤں میں جمعہ جائز ہے اور اطراف شہر میں جائز نہیں (۲) بادشاہ

بادشاہ یا نائب او و اہل نزد اکثر ائمہ شرط نیست۔ سوم وقت ظہر۔ چہارم خطبہ۔

یا اس کے نائب کی موجودگی یہ اکثر ائمہ کی نزدیک شرط نہیں (۳) ظہر کا وقت (۴) خطبہ

مسئلہ نزد ابی حنیفہ خطبہ مقدار یک تسبیح کفایت می کند و نزد صاحبین فرض است

ام ابو حنیفہ کے نزدیک خطبہ (فرض کی ادائیگی کے لیے) ایک تسبیح کے بقدر بھی کافی ہوتا ہے ام ابو یوسف اور

کہ ذکر طویل باشد و دو خطبہ خواندن مشتمل بر حمد و صلوة و تلاوت قرآن و وصیت م

ام غزالی کے نزدیک طویل ذکر فرض ہے اور دو خطبے پڑھنا جو حمد و صلوة اور تلاوت قرآن پر مشتمل ہوں خاص طور پر

مسلماناں را و استغفار برائے نفس خود و برائے مسلماناں نزد اکثر ائمہ فرض است و

مسلمانوں کو وصیت اور پڑھنے اور تمام مسلمانوں کے لئے استغفار بخیر کے نزدیک فرض ہے ام ابو حنیفہ کے نزدیک

نزد امام اعظم سنت است و ترک آں مکروہ پنجم جماعت است و آں نزد شافعی و

سنن ہے اور ان کا ترک کرنا مکروہ ہے (۵) جماعت امام شافعی اور امام احمد

احمد پہل کس می باید و نزد ابی حنیفہ سہ کس سوائے امام و نزد ابی یوسف دو کس

کے نزدیک جماعت جمعہ میں چالیس آدمی ہونے چاہئیں ام ابو حنیفہ کے نزدیک امام کے علاوہ تین آدمی اور امام ابو یوسف کے نزدیک امام

سوائے امام مسئلہ اگر در میانہ نماز مردم جماعت بگریزند و عدد جماعت نماز

کے علاوہ دو آدمی ہونے شرط ہیں اگر دوران نماز مقتدی بھاگ جائیں اور جماعت کی مقررہ و مشروط تعداد باقی نہ رہے تو

نہ آتیہ جو کہ کس کی وجہ سے کہہ رہا ہے بعد غلام۔ نواح مصر شہر کے اطراف۔ حجاج۔ ضروریات۔ حضور موجودگی کے مقدار یک۔ یعنی امام صاحب کے نزدیک جمعہ کے خطبہ میں بھان لکھنا اگر کہ

دینے سے بھی شرط پوری ہو جائے کہ اگر چاہے قدر چھ خطبہ کہہ دے یعنی غلبہ اگر ائمہ امتیاز کے برابر ہر نماز پوری ہے۔ صلوة۔ درود۔ دو خطبہ۔ دوسرے خطبہ کو پہلے سے آہستہ پڑھ کر پڑھ کر

خطبہ کے درمیان تین آیتیں کی بقدر بیٹھے۔ چلی کس۔ یعنی جو کی جماعت میں۔ ۴۰ آدمی ضروری ہیں۔ سوائے امام۔ یعنی بیع امام کے تین ہو جائیں۔

جمعہ امام و باقی ماندہ ہا فاسد شود و نظر از سر گیرند۔ ششم اذان عام مسئلہ نماز جمعہ

امام اور باقی ماندہ کی نماز جمعہ فاسد ہوگئی اور بعد نظر کی نماز از سر پڑھیں (۱) عام اجازت عہد جمعہ کی نماز

بر طفل و بندہ وزن و مسافر و مریض واجب نیست و بچپن بر نابینا نزد امام اعظم اگرچہ

بچہ (زبانغ) غلام اور عورت اور مسافر اور مریض پر واجب نہیں ہے اور اسی طرح نابینا پر جمعہ امام ابوحنیفہ کے

اور اقامت میسر شود و نزد ائمہ ثلاثہ اگر قاعد میسر شود جمعہ بر نابینا واجب باشد و الا

نزدیک قاعد در ایستادن ہونے کی صورت میں بھی واجب نہیں ہائی بیٹوں اماموں کے نزدیک اگر قاعد میسر ہو تو نابینا پر نماز جمعہ واجب ہوگی ورنہ

نہ و بر بندہ نزد احمد جمعہ واجب است مسئلہ۔ اگر بندہ یا مریض یا مسافر نماز

نہیں۔ اور امام احمد کے نزدیک غلام پر جمعہ واجب ہے اگر غلام یا بیمار یا مسافر شہر میں

جمعہ در مصر بگزارند جمعہ ادا شود و نظر ساقط گردد۔ مسئلہ کہ خارج مصر می باشد

نماز جمعہ پڑھیں تو جمعہ ادا ہوگیا اور نماز نہران کے ذمہ سے ساقط ہوگئی کوئی شخص شہر سے باہر ہو اگر وہ

اگر اذان جمعہ شنود بروے حضور جمعہ لازم است مسئلہ بندہ و مریض و مسافر اگر

جمعہ کی اذان سنتا ہے تو اس پر نماز جمعہ کے لئے حاضر ہونا ضروری ہے غلام اور بیمار اور مسافر کو اگر

در جمعہ امام گیرند روا باشد مسئلہ اگر جماعت مسافراں در مصر نماز جمعہ گزارند و در آنہا

جمعہ میں امام بنائیں تو جائز ہوگا اگر مسافروں کی جماعت شہر میں نماز جمعہ ادا کرے اور نمازوں میں وہاں

مقیم کسے نباشد نزد امام اعظم جمعہ صحیح باشد و نزد امام شافعی و احمد تاکہ چیل کس

کوئی مقیم نہ ہو تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک جمعہ صحیح ہوگا اور امام شافعی و امام احمد کے نزدیک تا وقتیکہ

مقیم صحیح نباشد جمعہ روا نباشد مسئلہ غیر معذور اگر پیش از جمعہ ظہر گزارد

پایس آدمی نماز مقیم اور نذرست نہ ہوں جمعہ جائز نہ ہوگا غیر معذور (مستند) اگر نماز جمعہ سے قبل ظہر پڑھے تو نماز ظہر

ظہر ادا شود باکراہت تحریم پستر اگر برائے جمعہ سعی کرد و امام از جمعہ ہنوز فارغ نہ

ہو کراہت قریبی ادا ہوگئی اس کے بعد اگر وہ نماز جمعہ کے واسطے سعی کرے اور امام ابھی تک جمعہ سے فارغ نہ

شدہ بود ظہر باطل شد پس اگر جمعہ را یافت بہتر والا ظہر باز گزارد و نزد صاحبین اگر

ہو تو اس کی نماز ظہر باطل ہوگئی لہذا اگر سے نماز جمعہ مل جائے تو بہتر ورنہ نماز ظہر از سر پڑھے امام ابو یوسف اور امام محمد

لے فاسد شود۔ جب کہ امام کے ساتھ میں نمازی بھی باقی نہ رہیں اور امام نے پہلی رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو۔ ظہر از سر گیرند۔ یعنی جو کی نماز توڑ کر ظہر کی پڑھیں۔ اذان

عام۔ یعنی جو کی نماز میں ہر مسلمان کو شرکت کی اجازت ہو۔ بندہ۔ غلام۔ قاعد۔ یعنی ہاتھ پکڑنے والے جانیوالا۔ ظہر ساقط گردد۔ یعنی ظہر کی نماز ان کے ذمہ باقی رہے گی کیونکہ

یعنی شہر سے باہر کے ان لوگوں پر جمعہ پڑھنا فرض ہے جن کو اذان کی آواز پہنچ سکتی ہو۔ روا باشد۔ چونکہ جمعہ پڑھنے سے وہ بھی فرض ہی ادا کر رہے ہیں۔ تو مقیم۔ یعنی آزاد باشندے جو گرمی سردی میں وہاں سے بلا ضرورت سفر نہ کرتے ہوں۔ غیر معذور۔ یعنی جو مریض ہیں نہ مسافر۔ سعی کرد۔ یعنی جمعہ کے لیے روانہ ہوا۔ والا۔ یعنی جمعہ اس کا باطل ہوگیا اب ظہر کی نماز پڑھے۔

عہد یعنی جمعہ کی نماز میں ہر مسلمان کو شرکت ہونے کی عام اجازت ہو۔

جمعہ را در نیاید ظہر باطل نہ شود مسئلہ معذور و مستحون را روز جمعہ نماز ظہر بجماعت

کے نزدیک اگر جمعہ نہ لا تو ظہر کی نماز باطل نہیں رہتی معذور اور قیدی کو جمعہ کے دن ظہر بجماعت ادا کرنا

گزاردن مکروہ است مسئلہ ہر کہ امام را در جمعہ در قشہد یاد رہو دریافت و

مکروہ ہے جو شخص امام کے ساتھ جمعہ کی نماز قشہد یا سجدہ سو میں پا کر نماز میں

داخل نماز شد بعد سلام امام دو رکعت جمعہ تمام کند و نزد محمد اگر از رکعت ثانیہ

شریک ہو جائے وہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد جمعہ کی دو رکعات پوری کرے امام غرض کے نزدیک اگر دوسری رکعت

رکوع نیافتہ است چہار رکعت ظہر برہماں تحریمہ تمام کند مسئلہ چوں جمعہ را اذان اول

لا کر رکوع دہی نہ لا ہو تو اسی قریب سے ظہر کی چار رکعات پوری کرے جمعہ کی پہلی اذان کے

گفتہ شود سنی واجب گردد و بیع حرام شود و چوں امام بر آید برائے خطبہ سخن گفتن و

ساتھ سنی (چلنا اور نماز کی تیاری کرنا) واجب ہے اور بیع (خرید و فروخت) حرام ہو جاتی ہے امام خطبہ کے لئے آجائے تو محنتگو

نماز گزار دن ممنوع باشد تاکہ از خطبہ فارغ شود و چوں امام بر منبر بنشیند اذان دوم

کرنا نماز پڑھنا منع ہے یہاں تک کہ امام خطبہ سے فارغ ہو جائے امام منبر پر بیٹھے تو دوسری اذان اس

رو برفتنے او گفتہ شود و مردم بسوئے او متوجہ شوند و چوں خطبہ تمام کند اقامت گفتہ

کے سامنے آئی جائے اور لوگ اس کی جانب متوجہ ہوں اور خطبہ پورا ہونے پر اقامت بھی

شود مسئلہ در نماز جمعہ سورۃ جمعہ و منافقون خواندن مسنون است و بروایت

جلتے نماز جمعہ میں سورۃ جمعہ اور سورۃ منافقون پڑھنا سنت ہے اور ایک روایت کی

سَبِّح اسْمَ وَهَلْ أَتَاكَ مسئلہ در شہر چند جا جمعہ جائز است و بروایت از امام

دو سے سب اسم اور هل اٹاک پڑھنا سنت ہے ایک شہر میں چند جگہ جمعہ جائز ہے اور امام ابو حنیفہ کی ایک

اعظم سوائے یک جا جائز نیست و اگر چند جا جمعہ گزارده شود اول صحیح باشد نہ بعد آں و

روایت کی رو سے ایک جگہ کے علاوہ جائز نہیں اگر چند جگہ جمعہ پڑھا گیا تو پہلا صحیح ہوگا اور اس کے بعد کا صحیح

مروی از ابو یوسف آن است کہ در میانہ شہر اگر نہر جاری باشد ہر دو جانب آں دو

نہر ہوگا امام ابو یوسف سے روایت ہے کہ شہر کے بیچ میں اگر نہر جاری ہو تو اس کے دونوں طرف (یعنی) دو

نہر ہوں۔ قیدی ہو کر۔ یعنی اگر امام کے سلام پھیرنے سے قبل غرضی کی نماز میں امام کے ساتھ شریک ہو گیا ہے تو جو کی نماز کھارے باقی نماز پڑھے۔ تو وہ امام کو صاحب کے نزدیک جو کی نماز صحیح سمجھ جائے گی جب کہ امام کے ساتھ کم از کم دوسری رکعت کو نہ کرے بلکہ پورا نہ امام کے بعد نماز کو ختم کر دے۔ کچھ کہ پڑھے نہ سنی۔ یعنی جو کی نماز کے لیے چل پڑے۔ بیچ۔ خرید و فروخت وغیرہ نہ کرے۔ ہر وہ چیز جس کی نہ کہ جو نماز کی حالت میں نہیں کی جاسکتی۔ اذان دوم۔ وہ اذان جو خطبہ سے متصل پڑھی جاتی ہے۔ آغوش کے زمانہ میں صرف ہی اذان تھی۔ حضرت عثمان کے زمانہ میں صلیب کے مشرے سے پہلے افغان شروع ہوتے تھے۔ متوجہ شوند۔ یعنی اپنی جگہ بیٹھیں وہی اور رخ امام کی طرف کریں۔ چند جا۔ اس سند میں چندہا میں ہیں ۱۱ ایک شہر میں مطلقاً چند جگہ جمعہ جائز ہے ۱۲ ایک شہر میں صرف ایک جگہ جمعہ جائز ہے ۱۳ بڑے شہر میں دو جگہ جمعہ جائز ہے ۱۴ بڑے شہر میں جب کہ درمیان میں کوئی بڑی نہر جاری ہو دو جگہ جمعہ جائز ہے۔

جمعه خواندن جائز است۔

جمہ پڑنا جانتا ہے

مسئلہ در نماز ہائے واجبہ۔ سوالے نماز پنجگانہ دیگر نماز نزد اکثر ائمہ واجب نیست

۱۰ جب نمازوں میں پنجگانہ نمازوں کے علاوہ اور کوئی نماز اکثر ائمہ کے نزدیک واجب نہیں

وَنَزِدْ اِلَيْهِمْ عِظَمًا وَتَرْهَمًا وَاجِبٌ اَسْتَدْعِيهِمْ عِيْدَ الْفِطْرِ وَعِيْدَ الْاَضْحَىٰ نِيْزًا وَاجِبٌ

اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک واجب نہیں اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک نماز عید الفطر اور عید الاضحیٰ بھی واجب ہیں

است و نزد غیر او ایں هر سه نماز سُنت است مسئلہ۔ وتر سه رکعت است نزد

اور امام ابو حنیفہؒ کے علاوہ کے نزدیک یہ تینوں سفت ہیں

امام اعظم بیک سلام در هر سه رکعت فاتحه و سوره خواندن و بعد قرائت پیش از

کے ساتھ وتر کی تین رکعات ہیں۔ تینوں رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور سورۃ البقرۃ کے بعد رکوع سے

رکوع در رکعت سوم قنوت خواند تمام سال و نزدیک شافعی قنوت در نصف اخیر رمضان

پہلے تیسری رکعت میں دعائے قنوت سارے سال پڑھے اور امام شافعیؒ کے نزدیک قنوت رمضان شریف کے نصف

سنت است و قنوت نزد اکثر ائمه بعد رکوع در قنوت مسنون است مسلمة قنوت در

اور قنوت اکثر ائمہ کے نزدیک رکوع کے بعد قنوت میں (رکوع سے کھڑے ہو کر) مسنون ہے

نماز فجر بدعت است و نزد شافعی سنت و مستحب آن است که در رکعت اولی از وتر سبع

ہے اور امام شافعیؒ کے نزدیک سنت ہے اور مستحب یہ ہے کہ وتر کی پہلی رکعت میں سینگ

اَسْمُ وِدِرْكَتِ دَوْمِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وِدِرْكَتِ سَوْمِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ نَوَازِدِ مَسْئَلِ

سُورۃ اور دوسری رکعت میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور تیسری رکعت میں قُلْ مُحَمَّدٌ أَحَدٌ مِّنْكُمْ مَسَد

نماز عید را شرائط وجوب و ادا مثل نماز جمعه است مگر آنکه خطبه در آن شرط

اور ادا کی شرطیں نمایاں جمعہ کی مانند ہیں البتہ نماز عید میں خطبہ شرط

نیست بلکه دو خطبہ مثل جمعہ بعد نماز عید مسنون است در آن خطبہ مناسب آن روز

نہیں بلکہ جو کی طرح دو خطے نماز عید کے بعد مسجون ہیں ان غلوں میں اس دن کے مناسب

دوسرے دن وہ صبح کے نزدیک در، میدان میں جا بھا۔ دوسرا ام اس کو سنت مانتے ہیں۔ ایک تیسرے میں مغرب کی نازک طرح کے فطرت خواندہ یعنی فاطمہ اور سرت پرٹھنے کے بعد

مَجْرُورِی کی طرح اٹھ اٹھائے اور پھر اٹھ باندھ کر دُعا پڑھے۔ حضرت ابن مسعودؓ والی دُعا سے قُرْآنُ الْکَرِیْمِ اِنَّا تَسْتَعِیْنُکَ الْخَلْقُ تو شہر ہے کہ ایک دوسری دُعا بھی احادیث کی کتابوں

وَلَا يَخَافُ الْعَذَابَ ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ

[illegible]

احکام صدقہ فطریا احکام اضمحیۃ و تکبیرات تشریق بیان کند مسئلہ۔ روز عید الفطر

صدقہ فطر یا قربانی کے احکام اور تکبیرات تشریق کے متعلق بیان کرے چہ الفطر کے دن

سنت آنت کہ اول چیزے بخورد و صدقہ فطر دہد و مسواک کند و غسل کند و احسن ثیاب

چد گاہ ہانے سے پہلے کوئی چیز کھا لینا اور صدقہ فطر دینا اور مسواک کرنا اور غسل کرنا اور موجود بکڑوں میں

پوشد و خوشبو استعمال نماید و تکبیر گویاں بہ مصلی رود لیکن بہر بہ تکبیر نہ کند و چوں آفتاب

سہ سے اچھے کپڑے پہننا اور خوشبو استعمال کرنا اور تکبیر کہے ہوئے چہ گاہ جانا مسنون ہے مگر بجز زور سے نہ پڑے

بلند شود و چشم خیرگی نماید ازاں وقت تا پیش از زوال وقت نماز عیدین است و پڑوں

اور جب آفتاب بلند ہو جائے اور سورج بدنگاہ نہ نظر کے اس وقت سے لے کر زوال سے پہلے پہلے تک عیدین کی نماز کا

نماز عید خواند بعد تحریمہ در رکعت اولیٰ سہ تکبیر زوائد گوید و باہر تکبیر ہر دو دست

وقت ہے جب نماز چہ پڑھے تو قریمہ کے بعد پہلی رکعت میں تین تکبیریں زائد اور ہر تکبیر کے ساتھ دو زوں ہاتھ

بردارد و بعد تکبیرات ثنا خواند و در رکعت دوم بعد قراءت پیش از رکوع سہ تکبیرات

اٹھائے اور تکبیرات کے بعد ثنا پڑھے اور دوسری رکعت میں قراءت کے بعد رکوع سے پہلے تین زائد تکبیریں

زوائد گوید و باہر تکبیر ہر دو دست بردارد پستہ تکبیر رکوع گوید ایں تکبیر رکوع در نماز

کے اور ہر تکبیر کے ساتھ دو زوں ہاتھ اٹھائے پھر رکوع کی تکبیر کے یہ رکوع کی تکبیر نماز عید

عید واجب است اگر فوت شود سجدہ سہول لازم گردد و نماز عید اگر کسے ہمراہ امام

میں واجب ہے اگر فوت ہو جائے تو سجدہ سہول لازم ہوگا (معاذ فرماں نے عیدین اور جمعہ کو مستثنیٰ کیا ہے کہ ان میں سجدہ

در نیاید آں راقضانیست و اگر بہ عذرے نماز عید الفطر از امام و قوم فوت شود روز دوم

ادا نہیں کیا جائے گا اگر کسی شخص کو امام کے ساتھ نماز عید نہ ملے تو اسکی قضا نہیں ہے اگر عذر کی بنا پر عید الفطر کی نماز امام اور قوم (مکلفوں)

اذا کنند نہ بعد ازاں و عید الاضحیٰ را تا خیر تا دوازدهم جائز است۔ مسئلہ۔

کی فوت ہو جائے تو دوسرے دن ادا کرے مگر اس کے بعد نہیں نماز عید الاضحیٰ باہر میں تشریق تک تاخیر اور عذر کی بنا پر ۱۲ تک جائز ہے مسئلہ

عید الاضحیٰ مثل عید الفطر است مگر آنکہ مستحب آنت کہ بعد نماز از

عید الاضحیٰ عید الفطر کی مانند ہے البتہ مستحب اس میں یہ ہے کہ نماز عید کے بعد

نہ اخیر۔ قربانی تکبیرات تشریق۔ وہ تکبیر یا جو بقر عید کے عید کی قربانی کی صحت پر مبنی ہوتی ہیں۔ اول۔ یعنی عید گاہ میں جانے سے قبل تاکہ روئے کا

شہد زبیر سے صدقہ فطر دہ۔ اگر گھول دے تو ایک سیر گیارہ چھانک دے اور جو تین سیر چھانک دینے ہوں گے۔ احسن ثیاب۔ یعنی اس کے پاس جو بہترین کپڑے

ہوں مصلیٰ عید گاہ۔ حجر۔ نواز بلند پڑھنا۔ چشم خیرگی نماید۔ یعنی سورج پر نگاہ جسم کے تھ تکبیرات زوائد۔ چوتھی تکبیریں عام نمازوں میں نہیں ہیں اس لیے زوائد کہلاتی ہیں

دست بردارد۔ یعنی جس طرح تکبیر کرے میں ہاتھ اٹھائے جلتے ہیں۔ پیش از رکوع۔ لہذا دو زوں رکعتوں کی قراءت زائد تکبیروں کے کیا آجائے گی کہ سجدہ سور۔ بعض فقہاء کا نزدیک

عید و جمعہ میں سجدہ سہول ادا نہیں کیا جائے۔ مگر ہاتھ و غیرہ۔ تا دوازہم۔ یعنی اگر مجبوری کی وجہ سے پھر عید کی نماز کی جماعت اس دن نہ ہو سکے تو بعد چوں

تک ہو سکتی ہے۔

اضحیٰ خود بخورد و قبل نماز ہم خوردن مکروه نیست و اضحیٰ پیش از نماز عید جائز نیست و تکبیر در

اپنے قریبی کے ٹوٹ میں سے بھائے نماز سے پہلے بھی کھانا مکروه نہیں ہے اور قربانی نماز عید سے پہلے جائز نہیں

راہِ مصلیٰ در عید الاضحیٰ بجہرمی گفتہ باشد مسئلہ تکبیرات تشریق بعد ہر نماز

عید گاہ کے راستہ میں عید الاضحیٰ میں تکبیر زور سے بھی جائیگی مسئلہ تکبیرات تشریق ہر فرض نماز کی

فرض بجاعت گزارده شود بر مقیم بمصر واجب است از صبح روز عرفہ تا عصر روز عید نزد

جماعت کے بعد پڑھنی چاہئیں یہ تکبیریں شہر میں تکبیر پر زور کی تاریخ کی صبح سے بارہوی تاریخ کی عصر تک واجب ہیں یہ

امام اعظم و تا عصر تاریخ سیزدہم نزد صاحبین و فتویٰ بر آنست و اگر زن یا مسافر اقتداء

امام ابوحنیفہ کے نزدیک ہے امام ابو یوسف اور امام محمد کے نزدیک تیرہوی تاریخ کی عصر تک واجب ہیں فتویٰ صاحبین کے قول پر ہے اگر

بمقیم کند برآنها ہم تکبیر واجب شود بگوید یکبار باوازی بلند اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا

عزت یا مسافر تکبیر کی اقتداء کرے تو اس پر بھی تکبیر واجب ہو مگر ایک مرتبہ بلند آواز سے اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا

اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر واللہ الحمد اگر امام ترک کند تا ہم مقتدی ترک نہ کند

اللہ لا الہ الا اللہ اللہ اکبر و اللہ الحمد کہنا چاہئے اگر امام ترک کرے تو بھی مقتدی ترک نہ کرے

فصل در نوافل۔ نفل قبل نماز فجر دو رکعت است سورہ کافرون و اخلاص در آن

نوافل کے بیان میں نماز فجر سے قبل دو رکعات مسنون ہیں ان میں سورہ کافرون اور سورہ اخلاص پڑھے اور

خواند و پیش از نماز ظہر و جمعہ چار رکعت است بیک سلام و بعد ظہر دو رکعت است و بعد

نماز ظہر اور جمعہ سے پہلے ایک سلام کے ساتھ چار رکعات مسنون ہیں اور ظہر کے بعد دو رکعتیں اور جمعہ کے

جمعہ چار رکعت است و نزد ابی یوسف شش رکعت و مستحب آنست کہ چہار

بعد چار رکعات اور امام ابو یوسف کے نزدیک چھ رکعات ہیں اور مستحب یہ ہے کہ نماز

رکعت بعد ظہر گزارد بدو سلام و پیش از نماز عصر دو رکعت یا چہار رکعت

ظہر کے بعد چار رکعات دو سلاموں سے پڑھے اور نماز عصر سے قبل دو یا چار رکعات

لے اضحیٰ قربانی کا جائز۔ بخورد۔ قربانی کا گوشت اگر اللہ کی طرف سے بندوں کے لیے مہمان کا کھانا ہے تو مناسب ہے کہ اسی دعوت کے کھانے کو کھائے نہ دینیہ پیش۔ دینا دلوں

کے لیے قربانی کرنے کا وقت بقرعید کے دن صبح صادق طلوع ہونے کے بعد شروع ہو جاتا ہے اور شہزادوں کے لیے عید کی نماز کے بعد سے شروع ہوتا ہے اور قربانی کا آخری وقت

بارہوی تاریخ کو سورج ڈوبنے تک رہتا ہے۔ قربانی رات میں کرنا مکروہ ہے۔ پیڑا، دھن، بجرا، بکری صرف ایک آدمی کی طرف ہو سکتا ہے گائے، بیل، بھیٹس دو سال کی اور اونٹ

پانچ سال کا ہونا ضروری ہے۔ بھجرا باواز بلند سے تکبیرات۔ جماعت کے بعد سلام پھیرتے ہی تکبیریں باواز بلند کہنی چاہئیں۔ جماعت۔ صاحبین کے نزدیک تہا فرض پڑھنے والے پہلی

تکبیریں واجب ہیں بمقیم۔ اگر مسافر جماعت میں شریک ہے تو اس پر بھی واجب ہیں۔ عرفہ بقرعید کے عید کی نوی تاریخ۔ تا عصر یعنی آٹھ ٹائمن کے بعد۔ اللہ اکبر اللہ

سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ خدا کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ اللہ سب سے بڑا ہے اللہ خدا ہی لیے تعریف ہے کہ خدا۔ آنحضرت سے ہر دونوں سورتیں ان

سننوں میں پڑھنا ثابت ہے۔ ظہر۔ اگر ان چار سننوں کو پہلے نہ پڑھے تو بعد میں پڑھے۔ بیک سلام۔ یعنی چار رکعتوں کی نیت باندھ کر آخر میں سلام

پھیرے۔ بدو سلام۔ یعنی دو دو رکعتوں کی نیت باندھے۔

مستحب است و بعد نماز مغرب دو رکعت سنت است و بعد ازاں شش رکعت دیگر

مستحب ہیں اور غازی مغرب کے بعد دو رکعتیں مسنون اور ان کے بعد مزید بھی رکعات

مستحب است آن را صلوة الاذین گویند و بروایتی بعد نماز مغرب بست رکعت

مستحب ہیں یہ صلوٰۃ الاولادین کملانی ہیں اور ایک روایت میں نماز مغرب کے بعد بیسٹ رکعات

آمده و پیش از عشاء چهار رکعت مستحب است و بعد عشاء دو رکعت سنت است چهار

منقول ہیں غازیہ سے قبل چار رکعات مستحب ہیں اور عشر کے بعد دو رکعات مسنون ہیں ان دو کے

رکعت دیگر مستحب است و بعد و تردد رکعت نشسته خواندن مستحب است در رکعت

بعد مزید چار رکعات مستحب ہیں اور دتر کے بعد دو رکعات بیٹھا کر پڑھنا مستحب ہے پہلی رکعت

اولیٰ اِذَا سُئِلَتْ الْاَرْضُ وَدُورِکَتِ ثَلٰثَیْہِ قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ عَمَّ تُعٰوِذُ وَاَنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ

میں الا زلزلت الارض اور دوسری رکعت میں قل یا ایہا الکافرون پڑھے اور نماز تہجد

سنت مؤکدہ است پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم گاہے ترک نہ فرمودہ و اگر اٹھانا فوت شدہ

منبت مذکور ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی نازیہ تہجد ترک نہیں فرمائی اور اگر اتفاقاً فوت ہو

دوازده رکعت در روز قضا فرموده و نماز تهجد از چهار رکعت کمتر نیامده و از دوازده رکعت

محنتی تودن میں بارہ رکعات کی قضا فرمائی اور غلطی سمجھ کی قسم ادا چار رکعات سے کم نہیں اور بارہ رکعات سے بھی

زیادہ ہم بہ ثبوت نہ پیوستہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نماز وتر بعد تہجد می خواند سنت ہمیں است

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نیاز و تر تہ کے بعد پڑھا کرتے تھے مسنون یہی نہیں ل

ہر کہ ابر نفس خود اعتماد باشد و تر بعد تہجد آخر شب بخواند کہ این بہتر است و اگر اعتماد نباشد

ہے جس شخص کو اپنے اور اعتماد ہو (اگر وہ اٹھ سکے گا) ورنہ مجھ کے بعد رات کے آخری حصہ میں پڑھے گی یہ بہتر ہے اور اگر اعتماد ہو

پیش از خواب بخواند کہ اعیانہ در آنست پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم گاہے تہجد مع وتر ہفت

۱۰ اذ اقیاد اس میں ہے کہ سونے سے پہلے پڑھ لے اسل اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی غازی جمعہ کی تربیت سات

۱۰۔ ابراہیم - خدا کی طرف رجوع کرنے والے - قرآن میں ہے۔ خدا و انبیاء کی مغفرت فرمائیگا۔ تبصرہ - حدیث میں آیا ہے کہ جب اس شخص کو تمہاری دعا کے لئے اچھے سے توبہ و دعا پڑھتے

عَمَّا لِلَّهِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ تَقُومُ السُّجُودَ وَالْأَرْضُ وَمَنْ فِيهَا وَالْأَسْمَاءُ وَالْأَشْيَاءُ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَالنَّهْيُ

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ يَأْتِيَ بَعْضُ أَهْلِ الْكِتَابِ بِالسَّاعَةِ وَأَوَّلِ رِيحٍ شَارِبٍ لَافٍ

أَفَدُّمْتُ وَمَا أَهْبْتُ وَمَا أَسْرَمْتُ وَمَا أَغْلَبْتُ وَمَا أَتَّعْتُ أَعْلَمُ بِهِ مَعْنَى أَتَّعْتُ الْمَقْدَرُ وَأَنْتَ الْمَوْجِبُ لِأَلِ الْإِلَاحَاتِ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ

۱۰۔ اُحیاء - بھی چار لغت - یعنی انصاری، صلی اللہ علیہ وسلم سے بعد کے عادی چار لغتوں سے کم اور بارہ لغتوں سے زیادہ پر حاضرت ہیں۔ زید درجہ بیستم کی ہی اہم اسلامی اصطلاح و کلام

اور جسے بھر رکھئے۔ اسکا واسطہ۔ یعنی اس کو بچے، اوپر لڑا اور مرد سے کہہ کر احرار میں کیری انکو مردوں کو چل جائے گی کوئی اور ماہر کے بعد پرے اس کے لیے یہی سب

فوشی، زخمی

رجب ۱۰۴۰ھ

رکعت خواندہ و گاہے یازدہ و گاہے سیزدہ و گاہے پانزدہ و گاہے دو گانہ دو گانہ و گاہے

رکعات اور کبھی گیارہ اور کبھی تیسرہ اور کبھی پندرہ رکعات پڑھی ہیں اور کبھی دو دو رکعات اور کبھی

چہار گانہ و گاہے مجموعہ بیک سلام و گاہے ہر دو گانہ بوضوئے جدید و مسواک

چار چار رکعات اور کبھی تمام رکعات ایک سلام کے ساتھ پڑھی ہیں اور کبھی ہر دو رکعات نیا وضو اور مسواک کر کے ادا

خواندہ و بعد ہر دو گانہ بخواب رفتہ و باز بیدار شدہ و طول قیام در تہجد بسیار

فرمان ہیں اور ہر دو رکعات کے بعد (کھ) سوکر بیدار ہوتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہجد میں اتنا طویل قیام

می فرمود تا بحدیکہ پائے مبارک درم کردہ و منشق شدہ گاہے چہار رکعت گزاردہ در

فرمانے کہ پائے مبارک متورم ہو کر پست بجاتے کبھی چار رکعات ادا فرماتے پہلی

رکعت اولیٰ سورۃ بقرہ و در ثانیہ سورۃ آل عمران و در ثالثہ سورۃ نساء و در رابعہ

رکعت میں سورۃ بقرہ اور دوسری میں سورۃ آل عمران اور تیسری میں سورۃ نساء اور چوتھی میں

سورۃ مائدہ خواندہ و بقدرے قیام کردہ همان قدر رکوع و ہجمنان قومہ ہجمنان سجود و ہجمنان جلسہ

سورۃ مائدہ تلاوت فرماتے جتنی دیر قیام فرماتے اسی اعتبار سے رکوع فرماتے اسی طرح تورا اور اسی طرح سجود اور اسی

ادا فرمودہ و گاہے در یک رکعت ایں چہار سورہ جمع فرمودہ و حضرت عثمان

طرح جلسہ ہوتا اور کبھی ایک رکعت میں ان چاروں سورتوں کی تلاوت فرماتے تھے اور حضرت عثمان رضی اللہ

رضی اللہ عنہ در یک رکعت و تمام قرآن ختم کردہ لیکن مستحب آنت کہ ہر روز آنقدر

عز و تری ایک رکعت میں پورا قرآن ختم کرتے تھے مگر مستحب یہ ہے کہ روزانہ اتنا

بخواند کہ دوام برآں توں کرد در ناہے یک ختم کن دیا دو ختم یا سہ ختم و اکثر صحابہ در ہفت

پڑھے جس پر دوام ہو سکے ایک مہینہ میں ایک ختم کرے یا دو یا تین ختم کرے اکثر صحابہ کرام کا

شب ختم می فرمودند شب اول سورۃ بقرہ و آل عمران و نساء شب دوم پنج سورہ باز

معمول سات راتوں میں ختم کا تھا پہلی رات میں تین سورتیں سورۃ بقرہ و آل عمران اور نساء دوسری رات میں پانچ سورتیں پھر

ہفت سورہ باز نہ باز یازدہ باز سیزدہ باز تا آخر قرآن و ایں ختم رافعی بشوق

سات سورتیں پھر دو پھر گیارہ پھر تیرہ پھر آخر قرآن تک اس ختم کو "فہی بشوق"

نہ یازدہ یعنی سات و سات کے گیارہ رکعتیں دو گانہ دو گانہ یعنی دو دو رکعتیہ پر سلام پھیر دیتے تھے۔ مجموعہ ایک سلام یعنی جس قدر رکعتیں پڑھیں ایک نیت سے پڑھیں اور آخر میں سلام

پھیرنے کے طریق قیام یعنی زیادہ دیر تک کھڑے ہو کر قراوت فرمایا کرتے تھے۔ منشق شدہ یعنی پیروں کا دم چٹ جاتا تھا۔ همان قدر یعنی جس قدر قرآن پڑھے میں وقت

گنتا تھا۔ رکوع سجودے۔ قومہ جلسہ میں سے ہر ایک میں اسی قدر وقت فرماتے تھے۔ چہار سورہ یعنی سورۃ بقرہ و آل عمران و نساء و مائدہ۔ دوم۔ ہمیشہ۔ آنحضرت نے

فرمایا اللہ کو وہ عبادت زیادہ پسند ہے جو برابر ادا کی جاتی رہے۔ ختم کند۔ پورا قرآن پڑھے۔ شب اول۔ پورے قرآن میں ایک سو چودہ سورتیں ہیں۔ پہلی شب میں تین

پڑھے۔ دوسری شب میں پانچ تیسری شب میں سات۔ چوتھی شب میں نو۔ پانچویں شب میں گیارہ۔ چھٹی شب میں تیرہ اور ساتویں شب میں چھیانوے یعنی فی ثلث۔ اس

جملے میں ہر حرف سے اس سورت کی طرف اشارہ نکلتا ہے جس سورت سے مذکورہ تعداد کے مطابق پڑھنے سے ہر شب کو قراوت شروع ہوگی وقت سے ناظر لوہ (بقیہ اگلے صفحہ)

می نامند و قرآن بشیرتیل خوانند و مستحب آنست که نماز صبح بجامعت خوانده تا بلند شدن

مکتے ہیں اور قرآن پاک نزیل (مکمل نمبر کراس طرح تلاوت کرے کہ حرف صحیح ادا ہوں) سے بڑھے۔ مستحب یہ ہے کہ نماز فجر باجماعت پڑھ کر

آفتاب دُر ذکر مشغول باشد آن زماں دو گانہ نفل گزارد ثواب یک حج و یک عمرہ کامل

آفتاب بلند ہونے تک ذکر میں مشغول رہے آفتاب بلند ہونے کے بعد دو رکعات نفل پڑھے ایک سو اور ایک سال عشرہ ۷

دریابد و اگر چهار رکعت اول روز بخواند حق تعالی می فرماید که تا آخر حشر روز او را کفایت

توبہ حاصل کیے اگر دن کے اول حصہ میں ہمارا کھانا بڑھی جائیں تو حق قضاے فرماتا ہے کہ دن کے آخری حصہ تک اس

کنتم وایں را نمازِ اشراق گویند و چون آفتاب گرم شود پیش از زوال نمازِ صبحی بہشت

کے لئے کھلیں کرتا ہوں اے نماز اشراق کہتے ہیں اور جب اُفتاب گرم ہو جائے زوال سے پہلے نماز چاشت آٹھ رکعات

رکعت از پیغمبر صلی الله علیه وسلم مروی گشته و بعد زوال پیش از ظهر چهار رکعت نفل

اور زوال کے بعد نبی زخم سے پہلے چار رکعات نفل صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے

مردی گشته و هرگاه وضو جدید کند تحیت الوضو دو گانه سنت است و هرگاه در مسجد در آید

اور جس وقت سب دکاندار دھوکے میں آئے تو اور رکھات خیمہ الاٹوپوڑ صحن منوں ہے اور مسجد میں آئے

دو رکعت تحیة المسجد سنت است و بعد عصر تا مغرب در ذکر الہی مشغول مانین سنت

خود دو رکعات نیمیہ المجر پڑھنا سنت ہے اور نماز عصر کے بعد سے مغرب تک اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول

ست مسئلہ جماعت در نفل مکروہ است مگر در رمضان سنت است کہ بسئ

نفل باجماعت مکروہ ہے۔ اہلۂ رمضان شریف میں بیسزا رکعات دس

رکعت بده سلام بجزارد با جماعت در هر رکعت ده آیت خوانند تا در تمام رمضان ختم قرآن

مسلمانوں کے ساتھ باجماعت پڑھنا سنوں ہے ہر رکعت میں دس آیتیں پڑھے تاکہ رمضان کے عشرہ

مذکورہ ششہ تک پہلی شب میں اس سے شروع کیجیے اور سورتہ بقرو، آل عمران، نساء پڑھیں گا قراب و دوسری شب میں مائدہ سے شروع کیے گا۔ تم سے اس کی طرف متلازمہ ہے اور

یہ لوگ کچھ کہیں کہ بعضی میں تو اب میری شب بیداریوں سے شروع کئے گئے گا یہ اس کی طرف اشارہ ہے۔ اس شب میں اس کو سات سوئیں پڑھنی ہیں۔ خواب چاہی

جیسی کہ اس کی طرف اشارہ ہے۔ چنانچہ سبب کی سوزنا سوزنا کے شروع کرنا جس سے اس کی طرف اشارہ ہے۔ چنانچہ سبب کی سوزنا سوزنا کے شروع کرنا جس سے اس کی طرف اشارہ ہے۔

وہی ہے جس نے اس کی طرف اشارہ کیا ہے۔ ساری کتب میں یہ لکھ کر دیا ہے کہ اس کی طرف اشارہ ہے۔

وَالَّذِي يُدْعَىٰ لِلَّهِ أَلْحَقَ بِهِ يَشْعُرُ أَنَّ يَدْعُ اللَّهَ وَهُوَ فِي إِلَهِهِ الْغَافِقُ

مذکورہ وقت فرار مغرب کی ناز کے بہرہ سوار ہونا چاہتا ہے۔ اشرق۔ راج کا طالع ہونا چاہیے۔ ناز سورج کے ہونی چاہئے اس کے اس کھلاؤ الافراق کہتے ہیں۔

ت۔ حضرت ام ابیانی نے بیان فرمایا کہ آنحضرتؐ نے چاشت کے وقت آنکھ کھٹیں پڑھیں۔ تجرید آلہودہ بہ۔ دو اکتیں غسل کے بعد بھی سنت ہیں۔ بعد عصر۔ چونکہ نوافل

سنا جا کر نہیں۔ لہذا عظیم پڑھ لیا جیسے تہ بہت رکعت۔ حضرت عمرؓ نے تراویح کی بیس رکعت مروج کیں۔ امام ابوحنیفہؒ سے اس کی دلیل دریافت کی گئی تو فرمایا:

حضرت عمرؓ حضرت کو رواج دینے والے تھے۔ لہذا معلوم ہوا کہ حضرت عمرؓ کے پاس کئی کئی اہل موجود تھی۔ درود وہ ایسا ذکر ہے اور اگر حضرت عمرؓ کا صرف اپنا فضل بھی مانا جائے

والہادی اللہ کے صریح کیے کہ حکماءے سائبرین کے کل کو سنت سے کرچم مین مجیدین کے اہماد سے بہت بلند درجہ حاصل ہے۔ انھیں کے انکار فرما۔ میری سنت اور

دعا بیت: پوسے قرآن کی صحت کے معانی چھ ہزار دو سو پچیس آیتیں ہیں۔ اگر دس ایسی ہر صحت میں پڑی (دعا کے معنی)

نماز توبہ۔ اگر معصیت سرزند باید کہ زود وضو کند و دو گانہ نماز گزارد و استغفار کند

اگر کوئی گناہ سرزد ہو کر چاہئے کہ بلا تاخیر وضو کرے اور دو رکعات نماز پڑھے اور استغفار اور اس

وازاں معصیت توبہ کند و برگزشتہ ندامت کشد و آئندہ عزم بکند کہ باز مرتکب آل نشوم۔

گناہ سے توبہ کرے اللہ جو کچھ کہ چکا ہو اس پر نادم ہو اور آئندہ پختہ ارادہ کرے کہ دوبارہ اس گناہ کا ارتکاب نہ کرے

نماز حاجت۔ اگر اورا حاجتے پیش آید وضو کند و دو گانہ نماز گزارد و حمد و صلوة گفتہ

اگر کوئی ضرورت پیش آئے تو وضو کرے دو رکعات نماز پڑھ کر حمد و درود کے

ایں دُعا بخواند لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ

بعد یہ دُعا پڑھے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں برادرستی ہے پاک ہے اللہ جو مالک ہے عرش

الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ أَسْأَلُكَ مُرْجَبَاتِ مَرْحَمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ

عظیم کا سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو پالنے والا سارے جہان کا میں مانگتا ہوں تجھ سے اچھی صفتیں جو تیری رحمت کو واجب کرنے

وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بَرَّةِ الْعِصْمَةِ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَ السَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ آثِمٍ لَا تَدْعُنِي

والی ہوں اور میں تجھ سے وہ کام چاہتا ہوں جو تیری رحمت کو لازم کرے والے ہوں اور چاہتا ہوں بہتری ہر نیکی اور بگاڑ ہر گناہ سے اور سلامتی ہر

ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَجْتَهُ وَلَا دَيْنًا إِلَّا قَضَيْتَهُ وَلَا حَاجَةً مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا

گناہ سے نہ چھوڑ دیرے لئے کوئی گناہ مگر بخش دے تو ان کو نہ چھوڑ تو کوئی کم مکاری نہ کر تو اس کو اللہ نہ چھوڑ کوئی قرین منکر ادا کرے تو اس کو اللہ نہ چھوڑ

وَالْآخِرَةَ هِيَ لَكَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهُمَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ○

تو کوئی حاجت دنیا اور آخرت کی حاجتوں سے کوہ تیرے نزدیک اچھی برکت جاری کر دے دادا کر دے تو اس کو لے سب مہربان سے بڑھ کر مہربان۔

نماز تسبیح۔ صلوة التسبیح برائے مغفرت جمیع ذنوب صغیرہ و کبیرہ خطا و عمدہ

صلوة التسبیح تمام چھوٹے اور بڑے گناہوں کی مغفرت کے لئے ہے نماز وہ گناہ خطا ہیں قصداً غماہ ہر سنیہ

وعلانیہ در حدیث آمدہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم عم خود عباس رضی اللہ عنہ آمونختہ

نماز ظاہر و باطن حدیث میں آیا ہے کہ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے چچا عباس رضی اللہ عنہ کو سکھائی تھی

لے معصیت گناہ۔ استغفار کند۔ توبہ کرے۔ جس کے لئے سترین طریقہ یہ ہے۔ اَسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَلِيُّ الْمُؤْتِمِرُ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ يَا بَارِئُ الْعَلَمِ

مَغْفِرَتِكَ أَسْأَلُكَ مِنْ ذُنُوبِي وَمِنْ حَسَنَاتِكَ أَسْأَلُكَ مِنْ عِلْمِي وَعِلْمِي يَا بَارِئُ الْعَلَمِ هَذَا الْحَقِيقَةُ لَا أَسْأَلُكَ إِلَّا بِمَا

پڑھے۔ ندامت۔ عزم۔ بہتہ ارادہ۔ مرتکب۔ کرنے والا۔ لا الہ الا اللہ۔ اللہ علیم و کریم کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ خدا جو عرش پر حکم کرے ہر نبی سے پاک ہے

اس خدا کے لئے تمام تعریفیں ہیں جو دونوں جہان کا پالنے والا ہے۔ میں تجھ سے تیری رحمت کے اسباب بخشش کے ارادوں۔ ہر نیکی میں حصہ ہر نیکی سے بچاؤ۔ ہر گناہ سے

سلامتی کی درخواست کرتا ہوں۔ میرا کوئی دینا گناہ جس کو تو نہ بخشے کوئی غم جس کو تو نہ ازل کر دے۔ کوئی قرض جس کو تو نہ ادا کر دے۔ نہ چھوڑا اور کوئی ایسی ضرورت خواہ دنیا کی ہو

یا دین کی جس میں تیری رضامندی ہے پر لکھے بغیر نہ چھوڑے ارحم الراحمین تہ ذنوب گناہ۔ خطا۔ بھول۔ عمدہ۔ جان بوجھ کر ستر۔ پوشیدہ۔ علانیہ ظاہر و باطن۔ آمونختہ۔ پختہ کرنے

پانچ چھپا کا اٹھ چلا کر فرمایا۔ چھپا۔ نہیں کیا ایسی چیز نہ بدادوں۔ نہ دیدوں۔ جو تمہارے ساتھ پہلے سب گناہ معاف کرادے اور پھر اس نماز کی پوری ترکیب بتادی۔

بود چہار رکعت در ہر رکعت بعد قراءت پانزدہ بار سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

(اسکی چار رکعات ہیں ہر رکعت میں قراءت کے بعد پندرہ مرتبہ سبحان اللہ الحمد للہ ولا الہ الا اللہ

وَاللَّهُ أَكْبَرُ خواند و در رکوع دہ بار و در قومہ دہ بار و در سجدہ دہ بار و در جلسہ دہ بار و در

واللہ اکبر پڑھے اور رکوع میں دس مرتبہ اور قومہ میں دس بار اور سجدہ میں دس بار اور جلسہ میں دس بار اور

سجدہ دوم دہ بار و بعد سجدہ دوم نشستہ دہ بار پس در ہر رکعت ہفتاد و پنج بار و در

دوسرے سجدہ میں دس بار اور دوسرے سجدہ کے بعد بیٹھ کر دس بار پس ہر رکعت میں ۷۵ بار اور چہار

چہار رکعت سہ صد بار بخواند اگر مقدور داشتہ باشد این نماز ہر روز خواندہ باشد و اگر

رکعت میں تین سو مرتبہ پڑھے اگر یہ نصاب روزانہ پڑھے سکے تو ہر روز پڑھے ورنہ

نہ در ہفتہ یک بار و الا در ماہی یک بار و الا در سالے یک بار و الا در تمام عمر یک بار

ہفتہ میں ایک بار یہ بھی نہ ہو سکے تو بیسہ میں ایک بار اور یہ بھی ممکن نہ ہو تو سال میں ایک بار یہ بھی نہ ہو سکے

و بہتر آنست کہ در چہار رکعات از مسجات چہار سورہ خواند و مسجات ہفت سورہ

تو عربی ایک بار بہتر یہ ہے کہ چار رکعات میں مسجات میں سے چار سورتیں پڑھے اور مسجات کی تعداد سات

است سورۃ بنی اسرائیل و حدید و حشر و صف و جمعہ و تغابن و اعلا۔

ہے اور وہ یہ ہیں سورۃ بنی اسرائیل حدید حشر صف جمعہ تغابن اور اعلا

نماز کسوف۔ چوں آفتاب کسوف کند سنت است کہ امام جمعہ دو رکعت نماز گزارد و

سورج گرہن ہو تو سکن یہ ہے کہ امام جمعہ دو رکعات پڑھے اور ہر رکعت میں

در ہر رکعت یک رکوع کند مثل دیگر نماز ہا و قراءت بسیار دراز خواند و آہستہ و نرود

دوسری نمازوں کی طرح ایک رکوع کرے اور قراءت آہستہ اور لمبی ہو اور

صاحبین جہر بقراءت کنند و بعد نماز بذکر مشغول باشد تاکہ آفتاب روشن شود

امام ابو یوسف اور محمد کے نزدیک قراءت جہراً ضرور ہے اگرے اور نماز کے بعد سورج روشن ہوئے تک ذکر میں مشغول رہے

لے در رکوع۔ رکوع کی تسبیحیں پڑھنے کے بعد۔ در سجدہ۔ سجدے کی تسبیحیں پڑھنے کے بعد۔ بعد سجدہ دوم نشستہ۔ حضرت عبداللہ بن مبارک پندرہ بار قراءت

سے پہلے اور دس بار قراءت کے بعد رکوع سے پہلے تسبیح پڑھ لیا کرتے تھے اس طرح پر پڑھنے سے دوسرے سجدے کے بعد بیٹھ کر پڑھے بدوں ہر رکعت میں پچھتر

اور چاروں رکعتوں میں تین سو تسبیحیں ہو جاتی ہیں۔ ہر روز۔ ہر وقت زوال کے بعد فرضوں سے قبل ہے۔ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کا یہی قول تھا۔

لے از مسجات۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ النَّکْمُ وَالْعَصْرُ۔ قُلْ یَا اَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ۔ قُلْ هُوَ اللّٰہُ پڑھنا منقول

ہے جو آسان ہے۔ کسوف۔ سورج گرہن۔ یک رکوع۔ امام شافعیؒ ہر رکعت میں دو رکوع مانتے ہیں۔ آہستہ۔ جیسے دن کی تمام نمازوں میں پڑھا جاتا ہے۔ جہر جس طرح

جو کی نماز میں زور سے پڑھا جاتا ہے۔

و اگر جماعت نہ باشد تنہا خواند دو گانہ یا پہلار گانہ، پچیس در خسوف ماہ و ظلمت و

اگر جماعت نہ ہو تو تہب دو یا چار رکعات پڑھے۔ چاند گرہن ہونے، تاریکی چھا جانے شدید ہوا اور زلزلہ

شدت باد و زلزلہ و مانند آل۔

وغیرہ کے وقت بھی اسی طرح کرے

طلب باران۔ برائے استسقاء گاہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقط دُعا فرمودہ

بارش طلب کرنے کے لئے کہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

و گاہے در خطبہ جمعہ دُعا کردہ و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ برائے استسقاء برآمد و استغفار

اور کہی خطبہ جمعہ میں دُعا فرمائی اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارش مانگنے نکلے اور مصنی استغفار

نمود و بس و لہذا نزد امام اعظم در استسقاء نماز سنت مؤکدہ نیست بلکہ گفتہ

منہ ماہ لہذا امام ابو یوسف کے نزدیک استسقاء بارش طلب کرنے کے لئے نماز سنت مؤکدہ نہیں ہے

کہ استسقاء دُعا و استغفار است و اگر نماز گزار نہ تنہا، تنہا جائز است لیکن

بلکہ کہا گیا ہے کہ استسقاء دُعا و استغفار کا نام ہے اور اگر اکیلے اکیلے نماز پڑھیں تو جائز ہے مع

از نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہ روایت صحیحہ در استسقاء نماز بجماعت ثابت شدہ لہذا ابو

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح روایت کے مطابق استسقاء میں نماز بجماعت ثابت ہے لہذا امام ابو

یوسف و محمد اکثر علماء گفتہ اند کہ امام ہمراہ جماعت مسلمین بمصلیٰ برآید و کفار، ہمارہ نباشند و

یوسف اور امام محمد اکثر علماء کہتے ہیں کہ امام المسلمین مسلمانوں کے ساتھ نماز پڑھنے کی جگہ آئے اور کفار ساتھ

و امام بجماعت دو گانہ نماز گزار دو قراءت بجماعت خواند و بعد نماز مثل عید دو خطبہ خواند

نہ ہوں اور امام دو رکعات نماز جماعت کے ساتھ پڑھے اور قراءت بجماعت پڑھے اور نماز کے بعد عید کی طرح دو خطبے پڑھے

و استغفار کند و دعائے استسقاء بادعیہ مانورہ بخواند اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيِّثًا مَّغِيثًا

اور استغفار کرے اور استسقاء کی دُعا ان دُعاؤں کے ساتھ کرے جو احادیث میں ثابت اور آنحضرت سے منقول ہیں اے اللہ ہمیں ایسے پادل سے پر بار

لے خسوف، چاند گرہن، ظلمت، آنحضرت نے استسقاء بارش مانگنا خطبہ جمعہ، روایات میں ہے کہ ایک مرتبہ بارش نہ ہونے کی وجہ سے آسمانی پریشانی تھی۔ آنحضرت سے خطبہ

دوران پریشانی کا ذکر کیا گیا۔ آپ نے اٹھ اٹھ کر بارش کے لیے دُعا فرمائی۔ صحابہ کرام کا بیان ہے کہ زمین کا آسمان اس سے باطل حال تھا۔ آنحضرت کے دُعا فرماتے ہی بارش شروع ہو

گئی اور اس پر بہت بارش ہوئی۔ اگلے جمعہ بارش کی کثرت کی شکایت پر آنحضرت نے دوبارہ دُعا فرمائی۔ جب بارش سلسلہ منقطع ہوا۔ ورس۔ یعنی نماز میں پڑھی تہ جماعت مسلمین۔

نماز کے لئے جہان سے پہلے سب مسلمان گناہوں سے توبہ کریں، خیرات کریں، روزے رکھیں۔ عاجزی اور فروتنی کے ساتھ معمول لباس میں پڑھیں بزرگوں اور کمزوروں کو آٹھ لے جا کر

دُعا کی مقبولیت کے یقین کے ساتھ نماز پڑھیں جہاں کہ قراءت۔ پہلی رکعت میں سورہ قیامہ اور دوسری رکعت میں قریا الغاشیہ پڑھنا مناسب ہے۔ مائدہ۔ یعنی وہ دُعا میں جو

آنحضرت سے منقول ہیں اے اللہ ہمیں ایسے بار سے پر بار فرما جو مدگار ہو، خوشگوار ہو، شادی پیدا کرنے والا ہو، نفع رساں ہو، کمزور مسلمان، جلد ہو، نہ کہ بدیر، روئیدگی

بڑھانے والا ہو۔ اے اللہ اپنے بندوں کو اوجھادوں کو سیراب فرما اور اپنے کردہ شہر کو زندہ فرما۔

مُرَبِّعًا نَافِعًا غَيْرَ ضَايِرٍ عَاجِلًا غَيْرَ اِجْلٍ سَرَّائِثٍ مُّصِرِّعَ النَّبَاتِ اَللّٰهُوَ اَسْقٰ

فرما جو دعا گار ہو خوشگوار ہو شادابی پیدا کرنے والا ہو نفع دینے والا ہو نہ کفر دینے والا ہو جلدی برسنے والا ہو نہ دیر کرنے والا ہو نہ دیر کی بڑھانے والا ہو نے اللہ اپنے بندوں کو اور

عِبَادَكَ وَبَهَائِكَ وَانْزِلْ سَرَّحَتَكَ وَاجْعَلْ بِلَدِّكَ اَلْبَيْتَ وَخَوِّ ذَلِكْ وَاِمَامٌ چادر خود گرداند

جانوں کو سیراب فرما اور اپنی رحمت نازل فرما اور اپنے مردہ شہر کو زندہ فرما اور امام اپنی چادر پٹ لے

نہ قوم۔ مسئلہ۔ نفل بہ شروع واجب شود اگر فاسد کند دو گانہ قضا کند و نزد امام

جماعت ایسا نہ کرے۔ نفل شروع کرنے سے واجب ہو جاتے ہیں اگر فاسد کر دے تو دو رکعات کی قضا کرے اور امام

ابی یوسف اگر نیت چہار گانہ کردہ بود و پیش از قعدہ اولی فاسد کردہ چہار رکعت قضا

ابی یوسف کے نزدیک اگر چار رکعات کی نیت کی تھی اور قعدہ اولی سے پہلے فاسد کر دی تو چار رکعات کی قضا

کند و ہمیش خلافت است در آئنگہ چہار رکعت نفل گزارد و در ہر چہار رکعت قراءت

کرے اور اسی طرح کا اختلاف اس صورت میں ہے کہ چار رکعات نفل پڑھے اور چاروں رکعتوں میں قراءت

ترک کند یا در یک رکعت از شفعہ ثانیہ قراءت کند و بس و اگر قراءت کرد در دو رکعت

ترک کر دے یا دوسرے شفعہ کی محض ایک رکعت میں قراءت کرے عہ اگر محض پہلی دو رکعات میں قراءت کرے

اولیین فقط یا در دو رکعت اُخریین فقط یا ترک کرد قراءت در یک رکعت از اولین یا

یا فقط آخری دو رکعات میں قراءت کرے یا پہلی دو رکعتوں میں سے ایک رکعت میں یا

نہ گمانہ۔ چار اور دو رکعتوں کا فرق نہ کرے بلکہ جسے چاہے وہ اسے چار رکعت کرے یا دو رکعت کرے۔ چار کا دایاں حصہ بائیں طرف

بایاں حصہ اوپری طرف۔ چار حصہ اوپر اور بائیں حصہ نیچے ہو جائے گا۔ نہ واجب شود۔ یعنی ابتداء میں کوئی نہ پڑھنے کا اعتقاد تھا لیکن شروع کرنے کے بعد اس کو چار کا خصوصی ہو جانے

کا۔ اب اگر نفل کی نیت کا شروع کی اور کسی تعداد کی نیت نہیں کی ہے تو دو رکعتیں لازم ہوں گی اور اگر چار رکعتوں کی نیت کی تھی اور پھر نیت توڑ ڈالی تو امام ابو حنیفہ اور محمد کے نزدیک دو رکعتی قضا

کافی ہوگی۔ امام ابو یوسف کے نزدیک چار رکعتیں پڑھیں گی تب ہمیں خلافت است۔ اس عبارت کی تشریح اور مسائل کی وضاحت میں سب سے پہلے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ قراءت کے چھوٹے کی وجہ سے

اگر پہلی دو رکعتوں میں فساد اُچھا ہے تو امام ابو یوسف کے نزدیک اس کی تحریر باطل نہ ہوگی اور دوسری رکعتوں کو شروع کرنا صحیح سمجھا جائیگا۔ اور امام محمد کے نزدیک اگر پہلی دو رکعتوں میں بھی

قراءت چھوٹی ہے تو تحریر باطل ہو جائے گی اور دوسری دو رکعتوں کو شروع کرنا صحیح نہ سمجھا جائے گا۔ امام اعظم کے نزدیک اگر پہلی دو رکعتوں میں قراءت چھوٹے کی وجہ سے فساد

پیدا ہوا ہے تو تحریر باطل ہو جائے گی۔ اور دوسری رکعتوں کا شروع کرنا صحیح نہ ہوگا اور اگر صرف ایک رکعت میں قراءت تک کی ہے تو تحریر باطل نہ ہوگی اور دوسری دو رکعتوں کا شروع کرنا صحیح ہوگا۔

اب اگر کسی نے نفل کی چاروں رکعتوں میں قراءت نہ کی اور دوسری دو رکعتوں میں صرف ایک رکعت میں قراءت کی تو امام اعظم اور امام محمد کے نزدیک صرف دو رکعتوں کی قضا ضروری ہوگی۔ اس لیے کہ تحریر

باطل ہو چکی ہے اور چونکہ دوسری دو رکعتوں کا شروع کرنا صحیح نہیں ہوا۔ لہذا ان کے لازم ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور امام ابو یوسف کے نزدیک چونکہ تحریر باطل نہیں ہوئی لہذا

دوسری دو رکعتوں کا صحیح ہو گیا ہو چکا ہو ان کو قراءت نہ کر کے فساد کیا ہے لہذا ان کی بھی قضا ضروری ہوگی۔ اولین فقط۔ سب کے نزدیک صرف آخری دو رکعتوں کی قضا ضروری ہے۔

اس لئے کہ ان کا شروع کرنا صحیح نہ تھا اور پھر فساد کر دیا ہے۔ آخرین فقط۔ سب کے نزدیک دو رکعتوں کی قضا ضروری ہے۔ امام صاحب اور امام محمد کے نزدیک دو رکعتوں کی قضا ضروری ہے۔

رکعتوں کا شروع کرنا بھی درست نہیں ہے۔ لہذا ان کی صحت و فساد کوئی بحث نہیں۔ امام ابو یوسف کے نزدیک ان کا شروع کرنا درست تھا۔ سب اس میں کمی نہ دینی آیا۔

دیکھ از اولین۔ سب کے نزدیک صرف دو رکعت ضروری ہے امام محمد صاحب کے نزدیک تو اس لئے کہ دوسری دو رکعتوں کا تو شروع کرنا بھی صحیح نہیں لہذا

ان کے صحت و فساد کوئی بحث نہیں۔ امام صاحب اور امام ابو یوسف کے نزدیک دوسری دو رکعتوں کا شروع کرنا صحیح تھا سو ان کو ادا کر دیا۔ صرف پہلی دو رکعتوں میں فساد

پیدا کیا ان کی قضا کرے گا۔ عہ پس ان تینوں صورتوں میں امام اعظم اور امام محمد کے نزدیک دو رکعت قضا کرے اور امام ابو یوسف کے نزدیک چار رکعت قضا کرے گا۔

در یک رکعت از آخرین دریں چار صورت باتفاق دو گانہ قضا کند و اگر قرائت کرد در یک

آخری دو رکعتوں میں سے ایک رکعت میں قرائت ترک کرے ان چار صورتوں میں باتفاق دو رکعات کی قضا کرے اگر محض پہلی دو رکعتوں

رکعت از اولیں نہ غیر آں یاد رکھے از اولیں دیکے از آخرین دریں دو صورت نزد محمد دو گانہ

میں سے ایک رکعت میں قرائت کرے یا پہلی دو رکعتوں میں سے ایک رکعت میں قرائت کرے ان دو صورتوں

قضا کند و نزد شیخین چار گانہ و از ترک کردن قعدہ اولیٰ نزد محمد نماز باطل شود و

امام ابوحنیفہ و امام ابو یوسف کے نزدیک چار قضا کرے اور پہلا قعدہ ترک کرنے سے امام محمد کے نزدیک نماز باطل ہوگئی اور

نزد شیخین باطل نشود بلکہ سجدہ سہو لازم آید اگر سہو ترک کردہ مسئلہ۔ اگر نذر کرد کہ

امام ابوحنیفہ و امام ابو یوسف کے نزدیک باطل نہیں بلکہ اگر سہو چھٹ گیا تو سجدہ سہو لازم ہوگی اگر نذر کی کہ

فردا نماز نفل گزارم یا روزہ دارم پس حائضہ شد قضا لازم آید۔ مسئلہ۔ نفل نشستہ خواندن

فل نفل نماز پڑھوں گی یا نذرہ رکعتوں کی پھر حیض آئی تو قضا لازم ہوگی بلا عذر قیام پر

بے عذر باوجود قدرت برقیام جائز است لیکن نشستہ بے عذر خواندن ثواب

قادر ہونے کے باوجود نفل نماز بیٹھ کر جائز ہے مگر بلا عذر بیٹھ کر پڑھنے میں ثواب ایک

یک درجہ دارد و استاد خواندن دو درجہ و اگر استاد شروع کرد و نشستہ

تخت ہوگا اور کھڑے ہو کر پڑھنے کا ثواب دو گنا ہوگا اگر کھڑے ہو کر شروع کرے اور بیٹھ کر

تمام کرد ہم جائز است لیکن باکراہت مگر بے عذر ماندگی وہم جائز است بہ سبب ماندگی

پارہی کرے تو یہ بھی کراہت کے ساتھ جائز ہے لیکن ٹھکنے کے عذر کی بنا پر باکراہت درست ہے نفل میں

تکیہ بر دیوار کردن در نفل۔

ٹھکنے کے عذر کی بنا پر دیوار سے ٹیک لگانا بھی جائز ہے۔

مسئلہ۔ نفل گزاردن بر اسپ یا شتر یا مانند آں خارج مصر جائز است

گھوڑے یا اونٹ یا ان کے مانند پر شہر سے باہر نماز پڑھنا اس طرح کہ

در یک آذرخیز۔ سب کے نزدیک دوسری رکعتوں کا شروع نہ کرنا صحیح ہوا اور صرف اپنی میں غرائی پیدا کی تو انہی کی قضا ضروری ہوگی۔

تہ تحریر۔ امام صاحب کے نزدیک تحریر باطل ہوگی۔ دوسری رکعتوں کا شروع نہ کرنا ہی درست نہیں ہوا لہذا ان کی قضا کا سوال نہیں۔ امام صاحب اور امام ابو یوسف کے

نزدیک ان کا شروع نہ کرنا درست ہوا۔ پھر میں بھی فساد کر دیا۔ لہذا چاروں رکعتوں کی قضا ضروری ہوگی۔ یاد رکھیے۔ امام محمد کے نزدیک تحریر باطل ہوگی۔ لہذا تحریر پہلی

دو رکعتوں کی قضا ہوگی۔ امام صاحب اور امام ابو یوسف کے نزدیک تحریر باطل نہیں ہوا۔ لہذا چاروں کی قضا ضروری ہے۔ شیخین۔ یعنی امام اعظم اور امام ابو یوسف

ت لازم آید۔ چونکہ نذر سے نفل درمیں واجب ہو گئے۔ حیض کی وجہ سے اذان ہو سکے۔ پاک ہونے کے بعد قضا کا ضروری ہے۔

سے دو درجہ۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ بیٹھ کر نفل پڑھنے والے سے کھڑے ہو کر پڑھنے والے کو دو گنا ثواب ملے گا۔ مگر بیٹھ کر پڑھ کر دے بھی نہیں ہے۔ دیوار۔ یا مثلاً

سستون و غیرہ۔ نفل۔ یعنی بدوں کسی مجبوری کے اور مجبوری میں فرض بھی درست ہیں۔

باشا رکوع و سجود کند بہر سو کہ رو کند مرکوب او۔ مسئلہ اگر شروع کرد بر اسب پس بر زمین

رُخ نہ اور سجدہ کا اشارہ کرے اور جس طرف سواری کا رخ ہو اسی طرف کرے یہ جائز ہے اگر سواری پر نماز شروع کرے پھر زمین پر اترے

آمد ہماں نماز بارکوع و سجود تمام کند و نزد امام ابی یوسف نماز سر گیرد و اگر بر زمین

آئے تو وہی شروع کردہ نماز رکوع و سجدہ کے ساتھ جاری کرے اور امام ابو یوسف کے نزدیک نماز از سر نو پڑھے اور اگر زمین پر نماز

نماز شروع کرد پس ترسوا شد نمازش باتفاق باطل شد بنا نہ کند۔

شروع کرے اس کے بعد سوار ہو جائے تو بالاتفاق اس کی نماز باطل ہوگی یعنی پڑھنا نہ کرے

فصل۔ سجود تلاوت واجب شود بر کسے کہ آیت سجدہ بخواند یا بشنود اگرچہ قصد

جو شخص آیت سجدہ تلاوت کرے یا سنے اس پر سجدہ تلاوت واجب ہوگی خواہ سننے کا ارادہ

شنیدن نہ کردہ باشد۔ مسئلہ از خواندن امام اگرچہ آہستہ خواند بر مقتدی

نہ بھی کیس ہو امام کے آیت سجدہ پڑھنے سے خواہ آہستہ پڑھے مقتدی پر

سجدہ واجب شود و از خواندن مقتدی بر کسے واجب نشود مگر بر کسے کہ خارج نماز

سجدہ سوا واجب ہو گیا اور مقتدی کے پڑھنے سے کسی پر واجب نہ ہوگا البتہ خارج نماز کوئی

باشد و از و بشنود و ہمچنین کسے کہ در رکوع یا سجود یا جلسہ آیت سجدہ خواندہ باشد۔ مسئلہ

شخص مقتدی سے سننے کے واسطے سجدہ تلاوت واجب ہوگا اسی طرح اس شخص کا حکم ہے جس نے رکوع یا سجدہ یا قنوت یا جلسہ میں آیت سجدہ پڑھی ہو تو بھی سجدہ واجب

اگر کسے خارج نماز آیت سجدہ خواند و مصلیٰ بشنید بعد نماز سجدہ کند و اگر در نماز آں سجدہ کند

ہوگا اگر کوئی شخص خارج نماز آیت سجدہ پڑھے اور نماز پڑھنے والا سن لے تو نماز سے فارغ ہو کر سجدہ کرے اگر وہ نماز میں سجدہ تلاوت کر رہا

رہا بنا شد لیکن نماز باطل نشود۔ مسئلہ اگر امام آیت سجدہ خواند و کسے خارج نماز آں را

تواذین ہوگا مگر نماز باطل نہ ہوگی اگر امام سجدہ کی آیت پڑھے اور کوئی خارج نماز وہ سن

بشنید پستربا آں امام اقتدا کرد اگر پیش از سجدہ کردن امام اقتدا کرد ہمراہ امام

لے اس کے بعد وہ امام کی اقتدا کرے اگر اس نے امام کے سجدہ کرنے سے پہلے اقتدا کی جو تودہ امام کے ساتھ

نہ بہر سو۔ نماز شروع کرتے ہوئے بھی قیہ رخ ہونا ضروری نہیں۔ روان کشتی میں مجبوری کی صورت میں بیٹھ کر نماز ادا کی جاسکتی ہے۔ لیکن نماز میں قیہ رخ ہونا ضروری ہے۔ دین کا حکم بھی کشتی کا سا ہے۔ مرکب۔ یعنی سواری کا چاند نہ تمام کند۔ اگرچہ شروع میں بیٹھ کر کراش دلوں سے ادا کی ہے۔ تہ بنا نہ کند۔

یعنی بغیر کو تمام نہ کرے بلکہ از سر نو پڑھے۔ سجود تلاوت۔ وہ سجدہ جو قرآن کی تلاوت سے خاص خاص آیتوں پر کرنے ضروری ہوتے ہیں۔ یہ سجدہ امام صاحب کے نزدیک کرنے

واجب ہیں اور کل قرآن میں چودہ ہیں۔ آیت۔ آیت کا اکثر حصہ تلاوت کرنے سے جب کہ سجدہ کے عہد بھی تلاوت کئے ہوں۔ سجدہ واجب ہو جاتا ہے کہ اگرچہ مثلاً

کسب سے گزر رہا تھا اور پڑھنے والے نے آیت سجدہ پڑھ دی۔ آہستہ خواندہ۔ یعنی تری نماز میں۔ بر کسے۔ یعنی نہ خود اس پر نہ امام اور دوسرے مقتدیوں پر نہ روا بنا شد۔ وہ سجدہ ادا

نہ ہوگا۔ نماز سے فارغ ہو کر ادا کرنا چاہئے گا۔ اصل سجدہ نہ کند۔ جب کہ یہ اسی رکعت میں شریک ہو گیا ہے۔ جس میں امام نے سجدہ کیا ہے تو اس رکعت کی وہ چیزیں جو امام نے کی ہیں اس کی طرف سے بھی سمجھی جائیں گی۔

سجدہ کند و اگر بعد سجدہ کردن امام در ہمال رکعت داخل شد اصلاً سجدہ نہ کند و اگر در

سجدہ کرے اور اگر وہ امام کے سجدہ کرنے کے بعد اسی رکعت میں شامل ہوا تو باطل سجدہ نہ کرے اور اگر وہ

رکعت دیگر داخل شد بعد نماز سجدہ کند کہے کہ اقتداء نہ کردہ مسئلہ سجدہ تلاوت کہ

دوسری رکعت میں شامل ہوا ہو تو نماز کے بعد سجدہ کرے اس کی طرح جسے اقتداء کی ہو جو سجدہ تلاوت کہ نماز

در نماز واجب شدہ بعد نماز قضا نشود مسئلہ اگر کہے آیت سجدہ خارج نماز خواند

میں واجب ہوا ہو نماز کے بعد اس کی قضا نہ ہوگی اگر کوئی شخص آیت سجدہ خارج نماز پڑھ کر

و سجدہ نہ کر دپس در نماز شروع کرد و باز ہمال آیت خواند یک سجدہ کفایت کند

سجدہ نہ کرے پھر نماز میں پڑھنا شروع کرے اور پھر وہی آیت پڑھے تو ایک سجدہ کافی ہوگا

و اگر سجدہ کر دپس در نماز شروع کرد و باز ہمال آیت خواند باز سجدہ کند مسئلہ اگر

اور اگر سجدہ کرے پھر نماز شروع کرے اور نماز میں وہی آیت پڑھے تو دوبارہ سجدہ کرے کوئی

شخص در مجلس یک آیت سجدہ بارہا خواند یک سجدہ کفایت کند و اگر آیت دیگر خواند یا مجلس

غرض ایک مجلس میں ایک آیت سجدہ بارہا پڑھے تو ایک سجدہ کافی ہوگا اور دوسری آیت سجدہ پڑھے یا مجلس

دیگر شد سجدہ دیگر کند و اگر مجلس تلاوت کنندہ متحد است و مجلس سامع غیر متحد بر

ہل جاتے تو دوسرا سجدہ کرے اگر تلاوت کرے والے کی مجلس ایک ہو اور سننے والے کی دو تو تلاوت کرنے

تلاوت کنندہ یک سجدہ واجب شود و بر سامع دو سجدہ و یہ عکس آں اگر مجلس سامع

والے پر ایک سجدہ اور سننے والے پر دو سجدے واجب ہوں گے اس کے عکس اگر سننے والے کی مجلس ایک ہو اور تلاوت کرنے والے کی دو یا اس سے زیادہ

متحد باشند نہ مجلس تلاوت کنندہ مسئلہ کیفیت سجدہ آنست کہ با شرائط نماز تبکیر

کرنے والے پر ایک اور تلاوت کرنے والے پر دو یا دوسرے زیادہ یعنی جتنی بار پڑھے گا اتنے سجدے واجب ہوں گے سجدہ کی کیفیت یہ ہے کہ نماز کی شرائط کے ساتھ تبکیر ہوتے ہوئے

گو یاں بسجدہ رود و تسبیحات گوید و تبکیر گو یاں از سجود سر بردارد و تحریمہ و تشہد و سلام در

سجدہ میں جائے اور تسبیحات پڑھے اور تبکیر ہوتے ہوئے سجدہ سے سر اٹھائے اور سجدہ تلاوت میں تحریمہ تشہد

سجدہ تلاوت نیست مسئلہ مکروہ است کہ تمام سورہ خواند و آیت سجدہ نخواند و بعکس مکروہ نیست

اور سلام نہیں ہے مکروہ ہے کہ پوری سورہ پڑھے اور آیت سجدہ نہ پڑھے البتہ اس کا عکس مکروہ نہیں

نہ بعد نماز سجدہ اس لئے کہ امام نے اس سے پہلے جو کچھ ادا کیا ہے وہ اس کی جانب سے دسمی جاتے گا۔ بعد نماز قضا نہ شود۔ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ جو سجدہ

تلاوت نماز میں ادا ہوتا ہے وہ اس سجدہ تلاوت سے افضل ہے جو نماز سے خارج دیکھا جاتا ہے تو نماز میں جو سجدہ تلاوت واجب ہوا وہ افضل ہے لہذا اس سجدہ سے

اس کی ادائیگی نہ ہو سکے گی جو نماز سے ادا ہو گیا جاتا ہے۔ نہ ایک سجدہ کفایت کند۔ چنانچہ نماز کے اندک سجدہ اس سجدہ سے افضل ہے جو باہر واجب یا ہوا۔ لہذا اس کی ادائیگی

اس افضل کے ضمن میں ہو جائے گی۔ در مجلس ایک مجلس میں ایک آیت سجدہ کئی بار پڑھنے سے بھی ایک سجدہ واجب ہوتا ہے۔ ان اگر مجلس ہل جائے آیت ہل جائے تو پھر

ایک سجدہ کافی نہ ہوگا۔ متحد است۔ یعنی مجلس نہیں بدلی جیر متحد۔ یعنی مجلس بدل گئی نہ تبکیر آں۔ یعنی سننے والے پر ایک سجدہ اور پڑھنے والے پر اتنے سجدے واجب

ہوں گے جتنی بار اس نے پڑھا ہے۔

ویک دو آیت با آیت سجدہ ضم کردہ خواندن بہتر است و بہتر آن است کہ آیت سجدہ آہستہ

ہے اور ایک دو آیت آیت سجدہ کے ساتھ طاکر پڑھنا بہتر ہے اور بہتر یہ ہے کہ آیت سجدہ آہستہ

خواند تا بر سامعان سجدہ واجب نہ شود۔

پڑھے تاکہ سنے والوں پر سجدہ واجب نہ ہو

کتاب الجنائز

آہستہ خواندہ جبکہ سامعین سجدہ کے لئے تیار نہ ہوں

جنت زے کا بیان

موت را ہمیشہ یاد داشتن و وصیت نامہ پشما واجب بہ الوصیۃ ہمراہ داشتن

موت کو ہمیشہ یاد رکھنا اور وصیت نامہ جن میں وہ امور ہوں جن کا بتانا وارثوں کو ضروری ہو ساتھ رکھنا

مستحب است و در وقت غلبہ ظن بموت واجب است در حدیث است کہ

مستحب ہے اور موت کا ظن غالب ہو تو واجب ہے حدیث شریف میں ہے کہ

ہر کہ ہر روز بہت مرتبہ موت را یاد کند درجہ شہادت یابد مسئلہ چوں مسلمان

جو شخص ہر روز بیس مرتبہ موت کو یاد کرے اسے درجہ شہادت ملے گا جب مسلمان

مشترف بہ مرگ شود تلقین شہادتین کردہ شود و سورۃ یسین بر سرش خواندہ شود

موت سے ہلکار ہونے کے قریب ہو تو شہادتین کی تلقین (دکھانا) کی جائے اور اس کے پاس سورہ یسین کی تلاوت کی جائے اور

و چوں بمیرد دہن و چشم او پوشیدہ شود و در دفن او شتابی کرہ شود مسئلہ چوں غسل

مرنے کے بعد اس کا منہ اور آنکھیں بند کر دی جائیں اور دفن میں یہی جلدی کریں جب غسل

دادہ شود تخت را بہ عود سوز سہ بار تجوید کند و مردہ را بر ہمنہ کردہ عورت او پوشیدہ

دیا جائے تو تختہ کو عود (دھنوں) کی تین بار دھوئی دے اور مردہ کو نکلا کر کے اس کا (مرد کا) ناف سے لے کر گھٹن تک

بروے بیار و نجاست حقیقی پاک کردہ بے آنکھ آب در دہن و بینی او کردہ شود و وضو

کا حصہ چھپا کر تختہ پر لائیں اور نجاست حقیقی پاک کی جائے اس کے منہ اور ناک میں پانی نہ ڈالا جائے بلکہ صرف چھپکا پھسلے کر ناک اور

کنانیدہ با بے کہ اندکے در برگ کنار یا مانند آن جو خش دادہ باشد غسل دادہ

مرد صاف کوئی ایسے عمامے پانی سے دھو کر لائیں جس میں بکری کے پتے یا ان کے مانند ڈال کر جو شش دیا گیا ہو غسل دیا جائے

لے ہوا وجہ بالوہین۔ وہ باتیں جن کا ذکر کرنا ضروری ہے۔ مثلاً لوگوں کا قرعہ و غیرہ یا نماز روزے کا گھر۔ غلبہ ظن بموت۔ جس وقت مرنے کا زیادہ گمان ہو تو مشرف

یعنی قریب۔ تلقین۔ دکھانا۔ نہ خواندہ۔ اور اس کو باہمی کر دینا پر قبضہ کر دینا چاہئے یا پست کر دینا چاہئے اور یہ قبضہ کی طرف کر کے سر اٹھا دینا چاہئے۔ دہن۔ یعنی ڈھانا

باندھ دینا چاہئے۔ تجوید۔ دھوئی دینا۔ عورت۔ مرد کا ناف سے گھٹن تک کا حصہ۔ بروے۔ یعنی تختہ پر بے آنکھ۔ البتہ چھپکے ہوئے کپڑے سے منہ اور ناک صاف کر دی جائے۔

اگر مردہ جنبی یا عاتق ہے تو نعل و غیرہ کراہی دینا چاہئے۔ برگ کنار۔ بکری کے پتے۔ مانند آن۔ مثلاً صابون عود و خمدار میں گھسا کہ جب نہائی کی حالت میں یا چھین و نفاس کی حالت

میں مرنے تو مضطر اور مستثنیٰ بالافتقار کرنا چاہئے گا۔ اس طرح کہ کپڑا اٹھ کر پست کر دے کہ منہ اور ناک کے اندر سے پھوسلے اور ان کے سرا اور دل کو ایک ٹکڑا کر کے

کا تر کے ہوتے منہ اور صلق پاک کیا جائے۔

شود و موئے ریش و موئے سر اور ابلج خیر و مانند آن بشوید اول بر پہلوئے چپ

اور ڈاڑھی اور سر کے بال غلیظ و خیر سے دھو کر اول بائیں کر دھو

غلطانیہ پستر بر پہلوئے راست غلطانیہ بشوید تاکہ آب رواں شود و تکبیر دادہ

اٹایا جائے پھر داہنی کر دھو کر دھو یا جائے .. ہاں تک کہ پانی بہہ جائے اور جب تک کہ

شکم اور آہستہ بمالد اگر چیزے بر آید پاک کند و اعادۂ غسل ضرور نیست پستر از پارچہ

اس کے پیٹ کر آہستہ سے لیں اگر کوئی چیز بچے تو پاک کر دیں اور غسل دوبارہ ضروری نہیں اس کے بعد کپڑے

خشک کردہ خوشبو بر سر و ریش و کافور بر اعضائے سجدۂ او بمالد و کفن پوشاند مرد را

سے خشک کر کے خوشبو سر اور ڈاڑھی پر اور کافور اعضائے سجدہ پر لیں اور کفن پہنا دیں امام ابوحنیفہؒ کے

سہ پارچہ مسنون است بقول ابی حنیفہؒ یکے کفنی تا نصف ساق و دو چادر از سر

قول کے مطابق مرد کے لئے مسنون تین کپڑے ہیں (۱) کفنی نصف پنڈلی تک (۲) اور سر سے پاؤں تک دو

تا قدم و در حدیث صحیح آمدہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم را در سہ چادر کفن دادہ شد

چادریں اور صحیح حدیث شریف میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تین چادروں میں کفن دیا گیا

قمیص در آں نبود و دستار بستن بدعت است و اگر سہ پارچہ میسر نشود دو پارچہ

اس میں قمیص نہیں تھا اور عمار ہاندھنا بدعت ہے اگر تین کپڑے میسر نہ ہوں تو دو کپڑوں کا

کفن کفایت است و حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ در یک چادر دفن کردہ شد کہ اگر سر می پوشید

کفن بھی کافی ہے اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو ایک چادر میں دفن کیا گیا کہ اگر سر بچھایا

پا بر ہتہ می شود و اگر پامی پوشید از جانب سر کوتاہی می کرد آخر بکلم آں سرور علیہ السلام

جانا تو پاؤں کھل جاتے اور پاؤں بچھاتے جاتے تو سر کی طرف سے چادر کم ہو جاتی آخر سرور عالمؐ کے حکم فرمایا کہ

بجانب سر کشیدند و بر پا گیاہ انداختند وزن را دو پارچہ زیادہ دادہ شود یکے دامن کی کہ

چادر سر کی جانب کھینچ کر پاؤں پر محاس ڈال دی جاتے اور عورت کے کفن میں دو کپڑے اور دیپے جائیں (۱) دامن کی کہ اس

موئے سر بدان پیچیدہ بر سینہ بنہند و یکے سینہ بند از بغل تا زانو اگر میسر نہ شود

سے سر کے بال پیٹ کر سینہ پر رکھ دیں (۲) سینہ بند بغل سے گھٹنے تک اگر میسر نہ ہو تو سینہ پھرنے کا کافی ہیں اور

لے بلی خیر و غلیظ۔ اعادہ۔ لٹانا۔ اعضائے سجدہ۔ جو اعضائے سجدہ کہتے ہیں زمین پر گتے ہیں۔ سر پارچہ۔ سب سے پہلے اس چادر کو پھیلا لیں جس کو غلاف کہتے

ہیں۔ اس پر چادر کو بچھ لیں جس کو از کرتے ہیں۔ اس کے بعد کفنی پہنا کر ازار کا بایاں حصہ پیشیں چھریاں اور چھریاں کے بایاں حصہ کو پیشیں اور پھر دایں کو

تاکہ دایاں پلو اوپر دھپے نہ بدعت است۔ یہ ثابت نہیں ہے کہ حضورؐ کے کفن میں دستار تھی۔ حمزہ رضی اللہ عنہ ہاتھ کے چادر کو لٹائی میں شہید ہوئے

تہ بجانب سر۔ یعنی چادر سے سر ڈھانپا گیا۔ گیاہ۔ یعنی اذخر گھاس عہ۔ اور یہ تین گر لیا اور بغل سے زانو تک کا چڑا ہوتا ہے۔

مردہ کو

عقل اور کفن دین اور نماز جنازہ پڑھنا اور دفن کرنا زمین کفایہ ہے اور غسل و کفن

نہیں کے بغیر نواز جوازہ میم نہیں نواز جوازہ کی امامت کے لئے زیادہ ستم و ہتھ پادشاہ

ہے اس کے بعد قاضی اس کے بعد امام محلہ (سیدہ محلہ) پھر میت کا دل اقب اور دل اقب نہ ہو تو اس کے بعد میت کا سب سے

یہی سبب جو حریمیت کا باپ امامت کے لئے میت کے لئے سے اولیٰ ہے غائب جنازہ میں چار تعمیریں ہیں پہلی تعمیر کے بعد آخر تک عجبائے المشرق

امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک نمازِ جنازہ میں سورۃ فاتحہ پڑھنا مشروع نہیں اور اکثر علماء

جاتے ہیں کہ فاتحہ بھی پڑھے اور دوسری تکبیر کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے اور تیسری تکبیر

اِنِّى مَيِّتٌ وَبَيْعٌ مُسْلِمَانِ دُعَاؤُهُمُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيَّتِنَا وَمَيِّتِنَا إِلَى آخِرِهِ وَبِرَجَائِهِ هَظْلٌ

۱۰۰

یاد رکھو تو عاشرے کا اشد کہ تو اس کو سچا مہینے والا منزل میں اور اسباب میں کہ نوازا اور کہے تو اس کو ہمارے لئے اچھا اور تو شیعہ

مُسْتَفْعًا و بعد تبخیر چهارم سلام گوید مستدیر که بعد تبخیر امام حاضر شود

[illegible]

کتاب باب۔ میت لے بیٹے کے اعباد سے جہاد لے مارا پر جانے کا زیادہ محسوس ہے نہ چار میزوں میں جن سے حرف پہلی میز پر ہوا احکام۔ سوسہ لاکھ اردو کے گورنر پر

اے اللہ! اس کو ہمارا پیش رو بنائے اے اللہ اس کو ہمارا سفارشی بنائے اور اس کو ایسا بنائے جس کی شفاعت قبول کی گئی ہو۔ اگر کوئی

لوگوں کو اور جیسے بڑوں کو اور جیسارے مردوں کو اور ہماری عورتوں کو یا اللہ جس کو تو زندہ رکھے ہم میں سے پس زندہ رکھو تو اس کو اسلام پر اور جس کو مارے تو ہم میں سے پس مارتا تو

کے ساتھ، اضافہ بھی نقل کیا ہے۔ **لَوْ كُنَّا أَجْرًا وَلَا نُنْفَعُ بَعْدَهُ رَدَاوُ اسْمِهِ وَالرَّدَاوُ**، والترندی واین ناچہ۔ ترجمہ۔ بالاعداد مردم زد کہہ کرگوں کو اس کے ثواب سے اور نہ قنہ

ہر گاہ امام تکبیر دیگر گوید ہمراہ او تکبیر گھنٹہ داخل نماز شود و بعد سلام امام تکبیرات

دقت امام دوسری تکبیر کے اس کے ساتھ تکبیر کہ کر نمازیں شامل ہو جائے اور امام کے سلام کے بعد فوت شدہ

اول کہ فوت شدہ قضا کند و نزد ابی یوسف انتظار تکبیر دیگر امام ضرور نیست مانند

تکبیروں کی قضا کرے اور امام یوسف کے نزدیک امام کی دوسری تکبیر کا انتظار ضروری نہیں اس

کے کہ وقت تحریمہ امام حاضر باشد و ہمراہ امام تکبیر تحریمہ نگفت۔ و نماز جنازہ سوار

طعن کی طرح کہ امام کی تحریمہ کے وقت موجود ہو مگر امام کے ساتھ تکبیر تحریمہ نہ کہے اور نماز جنازہ گھرؤں پر

بر اسپاں جائز نیست۔ مسئلہ۔ نماز جنازہ در مسجد مکروہ است۔ مسئلہ۔ نماز بر مردہ

سواری کھات میں جائز نہیں ہے مسجد میں سنا جنازہ مکروہ ہے نماز غائب

غائب و بر عضوے کمتر از نصف روانیت مسئلہ۔ طفل بعد ولادت اگر آواز نہ کرے در آن

بیت پر دفنانا نماز اور نصف سے کم دھڑ پر جائز نہیں بچہ ولادت کے بعد پچھلے (یعنی زندگی کی علامت

نماز کردہ شود و الا نہ۔ مسئلہ۔ طفلے کہ از دار الحرب بدون مادر و پدر بندی کردہ شد

یا کفنی) تو اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے نہ نہیں کوئی بچہ دار الحرب سے بغیر والدین کے قید کر لیا گیا۔

یا بچے از پدر و مادرش مسلمان شد یا خود عاقل بود و مسلمان شد دریں هر سه صورت اگر

یا اس کے باپ اور ماں میں سے ایک مسلمان ہو گیا یا بچہ خود عاقل ہو اور وہ مسلمان ہو جائے ان تینوں صورتوں میں اگر اس بچہ کا

آں طفل بمیرد نماز بروے کردہ شود۔ مسئلہ۔ سنت آنست کہ جنازہ را بچار کس بردارند

انتقال ہو جائے پھر کس پر نماز پڑھی جائے گی مسنون یہ ہے کہ جنازہ کو چار آدمی اٹھائیں اور

و جلد رواں شوند نہ پڑھائیں و ہمراہیانش پس جنازہ رواں شوند و تا کہ جنازہ بر زمین نہادہ

دوڑے بغیر تیز چلیں اور اس کے ساتھ جنازہ کے پیچھے چلیں اور زمین پر جنازہ رکھے جانے سے پہلے

نہ شود نہ نشینند۔ مسئلہ۔ لحد در قبر کردہ شود و میت را از جانب قبلہ

نہ بیٹھیں قبر میں لحد بٹھائی جائے اور بیعت کو قبلہ کی جانب سے قبر میں داخل

(صورت سے آگے) میں ذیل ہم کو اس کے بعد منظور اعدہ اور فکر رکھی جائے کہ ان کے اختلافات اس آفریں شافعی و متفقہ کے لئے شافعی و متفقہ ضمیمہ کی جگہ پر
کئے گئے ہیں تاکہ وہاں سے جو لڑکے لے جائے (صفر ذی الحجہ) ہر گاہ کہ کسی شخص کے اور جب امام کوئی تکبیر کہے تو پھر اس کے ساتھ شریک کیا۔ قضا کند۔ یعنی وہ تکبیر جو امام کے ساتھ سے
چھوٹ گئی ہیں۔ امام فخری نے کہنے کے بعد ادا کرے۔ جائز نیست۔ یعنی لازم و ضرورت گھرؤں پر سوار ہو کر یا بیٹھ کر نماز جنازہ ادا نہ ہوگی۔ مسجد جس میں بیٹھ وقت نماز ادا ہوئی ہوں غائب۔
یعنی اگر جنازہ سوار ہو جائے نہیں ہے تو نماز درست نہیں ہے۔ اگر شریک کے گناہ و خطیہ ہو تو نماز درست ہوگی۔

تہ ادا نہ کرے۔ یعنی کوئی ایسی علامت پائی گئی ہو جس سے ظہر ہو کہ زندہ پیدا ہوا تھا۔ و دار الحرب۔ لحد کا ملک۔ ہندی۔ قیدی۔ عاقل۔ اچھے برے کو سمجھنے والا۔ اہل ہر صورت۔ یعنی ماں
باپ کے ساتھ قید ہو کر آگیا یا ماں باپ میں سے کوئی ایک کسی مسلمان ہو گیا ہو یا بچہ کہ وہ مسلمان ہوا۔ کہ نہ پڑھیں۔ یعنی نہ جنازہ کر سکتا۔ آہستہ۔ آہستہ کہ چلنا چاہئے نہ بہت
تیز۔ اگر جنازہ۔ یعنی جنازہ کے پیچھے ہیں ادا آہستہ آہستہ دیکھنا وہی کرتے رہیں۔ نہ نشینند۔ جب جنازہ کا نہ حوں سے اُتار دیا جائے تو پھر کہنے سے بھی نہ رہیں۔ لحد بٹھائی۔
عہ بلکہ جب امام تکبیر کہے چلا تب وہ تکبیر کہ کر نماز میں داخل ہو۔ یعنی جس طرح اس شخص کو دوسری تکبیر کا انتظار کرنا ضروری نہیں۔ اسی طرح جو شخص امام تکبیر کہنے کے
بعد حاضر ہو اس کو بھی تکبیر کہ کر داخل ہونا چاہئے۔ دوسری تکبیر کا انتظار کرنا ضروری نہیں۔

داخل قبر کردہ شود و وقت نہادن بِسْمِ اللّٰهِ وَ عَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ کُفَّتہ شود و روئے

کیا جائے اور قبر میں رکھنے وقت بسم اللہ و علی ملتہ رسول اللہ پڑھیں اور ہجسہ

بسوئے قبلہ کردہ شود و قبر زن پوشیدہ شود و خشت خام یا نئے نہادہ خاک اپناشتہ شود

قبر رخ کر دیا جائے اور عورت کی قبر پر پردہ کھینچا جائے (اور چریت قبر میں رکھی جائے) اور قبر میں کچھ انہیں

و قبر مثل کوہان شتر کردہ شود و خشت پختہ و چونہ و چوب در آن کردن مکروہ است

یا رسل رکھ کر مٹی سے پاٹ کر قبر اونٹ کی کوہان جیسی بنادی جائے۔ پکی اینٹوں اور لکڑی اور پتھر کا استعمال مکروہ ہے

مسئلہ۔ آنچه بر قبور اولیاء عمارتہائے رفیع بنامی کنند و چراغاں روشن می کنند و ازین

اولیاء اللہ کی قبر پر بلند عمارتیں تعمیر کرنا اور چسراج روشن کرنا اور اسی نوع کی

قبیل حرج می کنند حرام است یا مکروہ مسئلہ۔ اگر بدون خواندن نماز جنازہ مژدہ دفن

دوسری چیزیں جو رکھتے ہیں وہ حرام ہیں یا مکروہ اگر نماز پڑھے بغیر میت دفن کر دی گئی

مکروہ شد بر قبر نماز جنازہ خواندہ شود تا سہ روز و بعد سہ روز نماز بر قبر جائز نیست نزد

تر تین دن تک آدمین کے بعد سے ۳ دن کے اندر قبر پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی اور تین دن کے بعد قبر پر نماز جنازہ

امام اعظم و پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بعد ہفت سال قریب وفات خود شہدائے احمد

جائز نہیں ہے۔ امام اعظم ابو حنیفہ و اسی فرماتے ہیں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سات سال کے بعد وصال سے قریب

نماز جنازہ خواندہ شاید کہ ایں خصوصیت شہداء باشند کہ بدن آنها منفسخ نمی شود۔

شہدائے احمد پر نماز جنازہ یا بعض دعا، پڑھی گئی شاید کہ یہ ان شہداء کی خصوصیت ہو کہ ان کے بدن نہیں پھٹتے

فصل۔ در شہید۔ کسی کہ از دست اہل حرب یا اہل بغی یا قطاع الطريق کشتہ شود

شہید کے بیان میں کوئی شخص دارالحرب کے لشکر کافروں کے لشکر یا باغیوں یا ڈاکوؤں کے ہاتھ سے مارا جائے

لے بسم اللہ۔ یعنی ہم اس مژدے کو اللہ کے نام کے ساتھ رسول اللہ کی ملت کے سپرد کرتے ہیں۔ خشت خام۔ کچی اینٹ جس کو آگ میں نہ پکا یا گیا ہوتے نہ رسل۔

اپناشتہ شود۔ دفن کرنے والوں کو چاہئے کہ ہر آدمی تین لب بھر کر مٹی دے۔ پہلی بار۔ منہا علفنکم اور دوسری بار و فیہا نعیدکم اور تیسری بار و منہا علفنکم تارہ افوی

پڑھے۔ عمارتہائے رفیع۔ بلند عمارتیں۔ جیسے اس زمانے کے قلعے و ازین قبیل۔ جیسے چادر، غلاف یا سبانا۔ سہ روز۔ یعنی جب تک مژدے کا جسم مٹا

نکلا نہ ہو۔ بعض علماء دفن کرنے کے بعد مژدہ کو تلقین کرنے کے قابل ہیں اور اس کی یہ صورت ہے کہ مردہ کو خطاب کر کے پڑھا جائے۔ یا فلاں بن فلاں اذکرہ بنک

الذی کنت علیہ وقل نیت اللہ رباً و بالاسلام دینا و بحمد صلی اللہ علیہ وسلم نبیا۔

لے نماز جنازہ۔ بعض علماء کا خیال ہے کہ مژدہ نہ گئی بلکہ صرف دعا مکتی۔ خصوصیت ماس مشاہدہ سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ بعض مژدے سالوں بعد بھی بعینہ اسی حالت میں دیکھے گئے

ہیں جس حالت میں ان کو دفن کیا گیا تھا اور شہدائے احمد کے بارے میں تاریخی ثبوت ہے کہ ان میں سے بعض کے جھون کو تشق کرنے کی ضرورت پیش آئی تو ان کے جسم

میں کسی قسم کا تغیر نہیں پایا گیا۔

تہ اہل حرب۔ یعنی کفار کا لشکر جو مسلمانوں کے لشکر سے برسر پیکار ہو۔ اہل بغی۔ یعنی وہ مسلمان جو کسی برحق خلیفہ سے برسر پیکار ہو۔ قطاع الطريق۔ ڈاکو۔ زہری

یا در جنگ یافتہ شد بروے اثر قتل است یا اور آٹھلے بہ ظلم کشتہ و دیت از

یا میدان جنگ میں ملے اور اس پر قتل کی علامت ہو یا اسے کوئی مسلمان قتل کر دے اور دیت

قتل او واجب نہ شد و آل کس طفل یا دیوانہ یا مجنب یا زین حائضہ نیست و پیش از

(غریبا) اس کے قتل سے واجب نہ ہوتا ہو (بکہ قتل کرنے والے پر قصاص نہ تھا) اور وہ مقتول ہے (ناپاک) یا باطل یا جہمی رہے قتل کی ضرورت نہیں

مردن از خوردن یا آشامیدن یا علاج کردہ شدن یا بیع و شراء یا وصیت کردن منتفع

نہیں یا وہ حاکم حوت نہیں اور مرنے سے قبل اس نے کچھ کھلے پینے یا علاج کرنے یا غزوہ و فروخت یا وصیت کرنے سے منع نہ تھا یا

نہ شدہ و نہانے بعد زخمی شدن بروے فرض نہ شدہ آنکس شہید است اور اغسل نہ

ہو اور اس کے مجروح ہونے کے بعد ایک نماز بھی اس پر فرض نہ ہوتی ہو (تا وقت نہ گزرا) اور وہ شہید ہے اسے غسل نہ دینا

باید واد ودر پارچہ بدنش دفن باید کرد لیکن بروے نماز باید خواندہ اگر ایں شروط

چاہئے اور اس کے بدن کے پتھروں میں اسے دفن کر دینا چاہئے لیکن اس پر نماز پڑھنی چاہئے اور اگر یہ شرطیں نہ

نیافتہ شد و ظلماً کشتہ شد اگرچہ ثواب شہادت یا بد لیکن غسل و کفن دادہ شود و اگر در

باقی جانیں اور قتل مارا جائے تو اگرچہ شہادت کا ثواب ملے گا مگر غسل اور کفن دیا جائے گا اور اگر نہ

حد یا قصاص کشتہ شد شہید نیست غسل دادہ شود و بروے نماز خواندہ شود و اگر قاطع

یا قصاص میں مارا جائے تو شہید نہیں غسل دیا جائے گا اور اس پر نماز پڑھی جائے گی اور اگر ڈاکو یا

طریق یا باغی کشتہ شد غسل دادہ شود و نماز بروے خواندہ شود۔

باقی مارا جائے تو اسے غسل دیا جائے گا اور نہ اس پر نماز پڑھی جائے گی

فصل۔ در ماتم۔ اگر زنی را شوهر فوت شود بروے ماتم کردن تا چہار ماہ دہ روز ایام

سوک کا بیان۔ اگر موت کا خاوند فوت ہو گیا تو اسی پر چار ماہ سوک کرنا یعنی چار ماہ دس دن تک عدت واجب ہے

عدت واجب است زینت نہ کند و پوشیدن پارچہ معصفر و زعفرانی و استعمال

(ان ایام میں) زینت نہ کرے اور کیم کے پھروں سے رنگے ہوئے (یا دھڑنگوں سے رنگے ہوئے) کپڑے اور زعفرانی کپڑے پہنے اور غصہ و قہر

خوشبو و عروغن و سرمہ و حنا ترک کند مگر بعد از خانہ شوہر بر نیاید مگر روزانہ

کے استعمال اور سرمہ و ہندی سے اجزا کرے البتہ غلہ ہو تو دوست ہے اور خاندان کے گھر سے باہر نہ ملے البتہ

نہ اثر قتل صحیح مسلم پر کردہ بی طہی موت نہیں ہو۔ (دیت یعنی مال۔ واجب شد۔ بکہ قتل پر قصاص واجب ہوا ہو یعنی قابل اس کے قتل کرنے والے کے سے

قتل کیا ہو۔ محبت۔ بے غسل۔ از محبت۔ یعنی دنیاوی کرنی نفع دینا یا ہر گز فرائض کی برکری۔ غائے۔ یعنی اس قدر غیور نہ رہا ہو کہ اس پر کوئی نذر فرض ہو جائے۔ حائل نہ ہو۔

اور شہادت کے بعد کہ غسل دیا گیا اور نہ ان کا لباس پہن کیا گیا بکسان ہی غصہ آکر پتھروں میں دھن کر دیا گیا۔ نہ پارچہ بدنش۔ البتہ وہ گرم ہوں گا نہ کر دیا جائے اور زیادہ ہیں

کو کم کر دینے چاہئیں۔ ظلماً کشتہ شد۔ ظلم کسی سزا پر مقتول کیا گیا اور قتل کا چھتہ نہ ہو یا ایسے طرح قتل کیا گیا ہے کہ قاتل پر قصاص نہیں بکہ دیت واجب ہوتی ہے یا قسبی

ہونے کے بعد اس نے دینی منافع حاصل کر لئے ہیں مثلاً شہداء کی چیزیں ہذا۔ قصاص کسی قتل کی تمنا سے اس کے حق قتل کیا گیا ہے۔ ماتم۔ سوک۔ وقت شود۔ مرنے کے

زینت۔ شہد و میر یا پیشی لباس پہنا۔ مسطر کسمب کے پھروں کے گھسے رنگا دھواں۔ حنا۔ ہندی۔ ہندو کسی بیماری کی وجہ سے ان چیزوں کے استعمال کی ضرورت ہو۔

برائے ضرورت و شبانہ بھال جا باشد مگر در صورتی کہ بجز از خانہ بدر کردہ شود یا خانہ منہدم دن میں ضرورتاً نکل سکتی ہے مگر اس وقت کہ اس شکل میں کہ گھوڑے باہر نکل دی جائے یا گھر بڑ جائے

شود یا خوف کند بر نفس یا بر مال خود و اگر سوائے شوہر دیگرے از اقربائے زن فوت شود یا اپنی جان یا مال کا خطرہ ہو تو باہر نکل سکتی ہے اگر شوہر کے علاوہ عورت کے رشتہ داروں میں سے اور کوئی مر جائے تو

سہ روز تا تم کردن جائز است و زیادہ از سہ روز حرام است مسئلہ غم کردن بدل بین دن تک سوگ جائز ہے اور بین دن سے زیادہ حرام ہے مردہ پر دل سے

و گریستن از چشم بر مردہ جائز است و آواز بلند کردن در گریہ و نوحہ کردن و گریہاں منع کرنا اور استسکبار ہونا جائز ہے اور آواز سے دونا اور بین کرنا اور گریہاں چاک کرنا

چاک کردن و دست بر سر و رو زدن حرام است مسئلہ اکثر احادیث صحاح اور پھرہ پر مارنا حرام ہے صحاح کی اکثر

دلالت دارند بر آنکہ میت بہ سبب نوحہ کردن اہل او عذاب کردہ می شود و احادیث سے ثابت ہے کہ میت پر اس کے گھر والوں کے نوحہ کرنے اور بین کے باعث عذاب ہوتا ہے اور

دریں باب علماء را اقوال مختلف اند و مختار نزد فقیر آنست کہ اگر مردہ در حالت حیات اس بارے میں علماء کے مختلف اقوال ہیں مثلاً راجع معصیت کے نزدیک یہ ہے کہ اگر مردہ اپنی زندگی میں

خود بنوحہ عادت داشتہ باشد یا بدیا وصیت کردہ باشد یا بدیا راضی باشد یا می دانست نوحہ کا عادی تھا یا وہ اس کی وصیت کر گیا ہو یا اس پر راضی رہا ہو یا اس سے

کہ اہل من بر من نوحہ می خواہند کرد و آنہا را ازاں منع نہ کرد دریں صورت ہا میت واقع ہوتے ہوتے کہ میرے گھر والے مجھ پر نوحہ کریں گے اس نے انہیں نہ روکا ہو تو ان صورتوں میں اس پر گھر والوں

عذاب کردہ شود بنوحہ اہل او و الا عذاب نہ کردہ شود مسئلہ سنت آنست کہ کے نوحہ کی وجہ سے عذاب ہوگا ورنہ عذاب نہ ہوگا سنن یہ ہے مصیبت کے

در مصیبت اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ گوید و صبر کن مسئلہ طعام فرستادن وقت انا رشتہ الخ ہے اور صبر کرے مصیبت (انتقال)

لہ ضرورت۔ بازار سے سودا کر دینے والا کوئی نہیں ہے۔ منہدم نہ ہو۔ گر جائے۔ بر مال خود۔ یعنی شوہر کا گھر ایسی جگہ ہے کہ تنہائی میں یہ اندیشہ ہے کہ کوئی اس عورت کو مار ڈالے گا یا اس کا مال چُرنے لگا۔ اقربا۔ رشتہ دار۔ از سر۔ پاں اگر طرفین میں سے کوئی سفر میں ہوگا اور میں روئے کے بعد واپس آیا ہے تو عزت کی حالت میں ہے نہ نوحہ کہوں۔ آواز سے روانہ ہوا و شوہر صحاح۔ صحیح حدیثیں۔ حدیث میں آیا ہے ان المیت لیعذب بیکاد اھلہ علیہ یعنی مردہ کو اہل بیت کے رونے سے عذاب ہوتا ہے۔ مختلف اند۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اہل بیت کے رونے سے مردے کے عذاب کا کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ حیات۔ زندگی۔ وصیت کردہ۔ یعنی ہر مارے کہ کرنا ہو کہ میرے اوپر خوب نوحہ کرنا۔ عذاب کردہ شود۔ چونکہ ان تمام صورتوں میں ان کے نوحہ کرنے کی ضرورت ہی اس مردے پر آتی ہے۔ انا رشتہ الخ۔ ہم سب خدا کے ہیں اور ہم سب اسی کی طرف واپس ہو چکے ہیں۔ عہ کہ بعض اہل علم کے نوحہ سے عذاب کے قائل ہیں اور بعض منکر ہیں اور وہ اس بارے میں وارد صحیح احادیث کی تاویلیں کرتے ہیں۔

مسئلہ۔ اکثر محققین برآئندہ کہ اگر کسی مردہ راثواب نماز یا روزہ یا صدقہ یا دیگر عبادات

اکثر محققین اعلام فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص مردہ کو نماز یا روزہ یا صدقہ یا کسی اور مالی یا

مالی یا بدنی بہ بخشد می رسد مسئلہ سجدہ کردن بسوئے قبور انبیاء و اولیاء و طواف گرد

بدنی عبادات کا ثواب بخشے کر دینا چھتا ہے انبیاء اور اولیاء کی قبروں کو سجدہ کرنا اور قبر کے ارد گرد طواف

قبور کردن و دعا از آنها خواستن و نذر برائے آنها قبول کردن حرام است بلکہ چیزھا

کرنا اور ان سے دعا مانگنا اور ان کے لئے نذر قبول کرنا حرام ہے بلکہ یہ بھی نہیں

ازان بکفر می رساند پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم برآنها لعنت گفته و ازان منع فرمودہ و گفته کہ قبر ائمت کھند

کفر تک پہنچا دیتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر لعنت فرمائی اور ان سے منع فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ قبر ائمت کھند

کتاب الزکوٰۃ

رکن دوم از ارکان اسلام زکوٰۃ است چوں بعضی قبائل عرب بعد وفات رسول اللہ

اسلام کے ارکان میں سے دوسرا رکن زکوٰۃ ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے

صلی اللہ علیہ وسلم خواستند کہ زکوٰۃ نہ دہند ابو بکر صدیق قصید جہاد بآئینہ فرمود و برآں

بعد بعض قبائل عرب نے چاہا کہ زکوٰۃ نہ دیں تو حضرت ابو بکر صدیق ؓ نے ان سے جہاد کا قصہ فرمایا اور

اجماع منعقد شد منکر وجوب زکوٰۃ کافر است و تارک آن فاسق مسئلہ زکوٰۃ واجب

اس پر اجماع ہو گیا کہ زکوٰۃ کے وجوب کا منکر کافر اور ترک کرنے والا فاسق ہے زکوٰۃ

است بر ہر مسلم عاقل بالغ کہ مالک نصاب باشد و فارغ باشد آن نصاب از

عاقل و بالغ مسلمان پر واجب ہے جو مالک نصاب ہو اور مالی اصل ضرورتوں سے اور قرض سے فارغ و

حوائج اصلیہ و دین و نامی باشد و بروے سال تمام گزشتہ باشد۔

زائد اور بڑھنے والا ہو (حقیقت یا گمان بڑھنے والا ہو) اور اس پر ہر سال گزر گیا ہو

لہ عبادت مالی جو عبادت مال کے ذریعے ادا ہو جیسے زکوٰۃ۔ عبادت بدنی جو بدن کے ذریعے ادا ہو جیسے نماز۔ طواف۔ چکر لگانا۔ چیزھا۔ مثلاً عبادت کی نیت سے

سمجھ کر نہ بخت نہ کنند۔ مشرک لوگ توں کا پیکر کاٹتے ہیں۔ ان پر نذرین چڑھاتے ہیں۔ رکن دوم۔ پہلا رکن نماز ہے۔ قرآن پاک میں یہ بات ہے کہ نماز کے ساتھ ساتھ زکوٰۃ

کا ذکر آیا ہے۔ نہ دہند کچھ قبائل تو اسلام سے چھڑ گئے تھے کچھ نے یہ کہا تھا کہ اپنی زکوٰۃ نکال کر غلاموں کو دیا کریں گے غلبہ کرے نہ دیں گے۔ کافر است۔ غلام نماز پڑھے اور شہادت پڑھے۔

تارک۔ بزرگوں کو واجب مانا ہے اور ادا نہیں کرتا۔ خر۔ آزاد۔ لہذا غلام پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی۔ بالغ۔ لہذا بچہ پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی۔ نصاب۔ مال کی وہ مقدار جس پر زکوٰۃ

واجب ہوتی ہے کہ حوائج اصلیہ۔ اصلی ضرورتیں۔ جیسے کھانا پینا پہننا۔ رہائشی مکان۔ مطالعہ کی کتابیں۔ دستکدوں کے آلات۔ دین۔ یعنی ایسا قرض جس کا مٹا کر لینے

کرنے والا کوئی انسان نہ ہو۔ نامی۔ بڑھنے والا۔ خواہ حقیقت بڑھاؤ ہو۔ جیسا کہ حیوانات میں بچوں کی پیدائش کی وجہ سے بڑھاؤ ہوتا ہے یا مٹی بڑھاؤ ہو۔ جیسا کہ رکھا ہوا پتھر کہ اس میں

اگرچہ فی الحال کوئی اضافہ نہیں ہوتا ہے لیکن اگر کادو بار کیا جاتا تو اس میں بڑھاؤ ہوتا۔ سال۔ یعنی چاند کے فیثوں کا سال۔

مسئلہ۔ اگر بعد ملک نصاب پیش از تمام سال زکوٰۃ یک سال یا زکوٰۃ چند سال

اگر مالک نصاب ہونے کے بعد سال بگڑا ہوئے سے پہلے زکوٰۃ سال بھر کی یا چند برس کی زکوٰۃ

پیشگی ادا کر دیا شود مسئلہ اگر مالک یک نصاب زکوٰۃ چند نصاب داد و بعد اوائے

پیشگی دیدے تو ادا ہو جائے گی اگر ایک نصاب کا مالک چند نصابوں کی زکوٰۃ دے اور مذکور زکوٰۃ

زکوٰۃ مذکور مالک چند نصاب شد تاہم ادا جائز باشد مسئلہ زکوٰۃ در مال صبی و

کی ادائیگی کے بعد چند نصابوں کا مالک ہو جائے تب بھی ادائیگی درست ہوگی امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک

مجنون واجب نشود نزد امام ابوحنیفہؒ و نزد ائمہ ثلاثہ واجب نشود و ولی از طرف او

بچہ اور پاگل کے مال میں زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی اور امام مالکؒ امام شافعیؒ امام احمدؒ کے نزدیک واجب ہوتی ہے اور ولی

ادا کند۔ مسئلہ در مال ضمان یعنی مالیکہ گم شدہ باشد یا در دیر یا افتادہ باشد یا کسی

اس کی طرف سے ادا کرے مال ضمانت میں وہ مال جو گم ہو جائے یا دریا میں گر گیا ہو یا کسی

غصب کردہ باشد و بر آں شہود نہ باشند یا در صحرا مدفون بود و مکانش فراموش شدہ باشد

نے غصب کر لیا ہو اور اس پر گواہ نہ ہوں یا جنگل میں مدفون تھا اور اس کی جگہ بھول جائے

یا دین باشد بر کسے و مدیون منکر باشد و شہود بر آں نباشند یا بادشاہ یا مانند آں یعنی کسے

یا کسی پر قرض ہو اور وہ قرض کا منکر ہو اور اس پر گواہ نہ ہوں یا بادشاہ یا اس کے مانند یعنی ایک

کہ فریاد او نزد دیگرے ممکن نباشد بہ مصادرہ گرفتہ باشند دریں چنین مال زکوٰۃ واجب

فصل کہ اس کی فریاد دوسرے شخص کے پاس ممکن نہ ہو اور وہ بادشاہ وغیرہ یہ مال ضبط کرے تو اس طرح کے مال پر زکوٰۃ واجب

نیست و اگر ایں مال باز بدست آید بابت ایام گزشتہ واجب نشود و اگر دین باشد بر مقرر

نہیں ہے اور اگر یہ مال پھر اہل آہل آجائے تو گھر سے ہونے دونوں کی زکوٰۃ واجب نہ ہوگی اگر قرض کا اقرار کرنے والے پر قرض ہو

اگر چہ مفلس باشد یا بر آں دین شہود باشند یا در علم قاضی باشد یا در خانہ مدفون باشد و

گواہ وہ مفلس ہو یا اس دین پر گواہ موجود ہوں یا قاضی کے علم میں ہو یا گھر میں مدفون ہو اور

مکان آں فراموش شدہ باشد دریں چنین مال زکوٰۃ واجب است بابت ایام گزشتہ نیز۔

اس کی جگہ بھول گیا ہو تو ایسے مال میں زکوٰۃ واجب ہے اور گھر سے ہونے دونوں کی زکوٰۃ بھی واجب ہوگی

نہ ادا شود۔ چونکہ نصاب کی موجودگی کی وجہ سے اصل واجب ہو چکا ہے۔ مثلاً کسی کے پاس پانچ اونٹ تھے اور اس پر ایک بکری زکوٰۃ کی وجہ سے تھی

ہے۔ اس نے ایک بکری کی بجائے دو بکریاں دے دیں۔ جو دس اونٹوں کی زکوٰۃ ہے۔ پھر اس کے پاس دس اونٹ ہو گئے تو پہلی دی ہوئی دو بکریاں ہی ان دس اونٹوں کی زکوٰۃ

سمجھ جائے گی۔

نہ وکی۔ سر پرست۔ ضمانت۔ وہ مال کہلاتا ہے جو کسی کی ملکیت میں ہو لیکن اس سے فی الحال مالک کوئی فائدہ نہ اٹھا رہا ہو۔ غصب۔ چھین لینا۔ شہود۔ گواہ۔ دین۔ قرض۔

مدیون۔ قرض۔ مصادرہ۔ منہجی۔ مفلس۔ قرض۔ آج نہیں مل دھل ہو سکے گا۔ درخانہ مدفون۔ چھوٹا ایسے مال کا قائل کر لینا ممکن ہے۔

مسئلہ دین ہر گاہ وصول شود زکوٰۃ آن دادہ شود و اگر دین بدل تجارت باشد بعد

قرض جب بھی وصول ہو جائے اس کی زکوٰۃ دی جائے گی اور اگر قرض بدل تجارت ہو تو چالیس درہم

قبض چہل درہم زکوٰۃ دہد و اگر دین بدل مال باشد نہ بابت تجارت مثل ضمان

پر قبضہ کے بعد ایک درہم زکوٰۃ دیے اگر دین (قرض) بدل تجارت نہیں بلکہ بدل مال ہو مثلاً عصب کردہ مال

مغضوب زکوٰۃ اس بعد قبض نصاب دادہ شود و اگر دین بدل غیر مال باشد چوں مہر و

کا ضمان تو قبضہ کے بعد اس کی زکوٰۃ دی جائے گی اور اگر قرض مال کے علاوہ کا بدل ہو مثلاً مہر روم

بدل خلع و مانند آن بعد قبض مال نصاب و گزشتن سال زکوٰۃ دادہ شود نزد امام اعظم

ملک (بعد کا بدل ہے) اور بدل خلع اور ان کے مانند تو بعد نصاب پر قبضہ اور سال گزرنے کے بعد امام ابو حنیفہ کے نزدیک زکوٰۃ

و نزد صاحبین آئینہ قبض کند مطلقاً زکوٰۃ آن دہد مگر دیت و ارش جنایت و بدل کتابت

دی جائے گی اور امام ابو یوسف اور امام محمد کے نزدیک چھتے پر قابض ہو اس کی زکوٰۃ مطلقاً دیا ہے نصاب کی مقدار ہو یا نہ ہو دیکھو

اسی را بعد قبض نصاب و گزشتن سال برآں زکوٰۃ دہد۔ مسئلہ برائے ادائے زکوٰۃ نیت

نیک اور کسی کو نقصان پہنچانے کا نذرانہ اور دل کی کتابت وغیرہ کو آزاد کرنے پر ملنے والا معاوضہ اس پر بعد نصاب قبضہ کرنے اور اس پر نیت کرنے پر زکوٰۃ زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے ۱۱

وقت ادایا وقت جدا کردن قدر زکوٰۃ از دیگر مال شرط است مسئلہ اگر

کرتے وقت یا زکوٰۃ کی مقدار دوسرے مال سے الگ کرتے وقت نیت شرط ہے اگر

بدون نیت زکوٰۃ تمام مال را صدقہ کرد زکوٰۃ ساقط شود و اگر مال را صدقہ

زکوٰۃ کی نیت کے بغیر پورا مال صدقہ کر دے تو زکوٰۃ ساقط ہو جائے گی اور اگر مال کا کچھ حصہ

کرد نزد ابی یوسف بیہج ساقط نہ شود و نزد محمد ہر قدر کہ صدقہ کرد

صدقہ کر دے تو امام ابو یوسف کے نزدیک زکوٰۃ کا کوئی حصہ ساقط نہ ہوگا اور امام محمد کے نزدیک جتنی مقدار کا صدقہ کرے اس حصہ کی

لے دین۔ قرض تین طرح کے ہیں (۱) ضعیف قرض۔ وہ قرض ہے جس کا بدون کسی فعل اور بغیر کسی چیز کے بدلے کے مالک ہو جائے جیسے میراث یا فعل کے ذریعے مالک ہوا ہو لیکن وہ کسی چیز کا بدلہ ہو جیسے وصیت یا فعل کے ذریعے ہوا اور کسی چیز کے بدلے میں مالک ہو لیکن وہ چیز مال نہ ہو جیسے کوہر وغیرہ اس قسم کے قرض وصول ہوں گے تو ان پر زکوٰۃ جب واجب ہوگی جب کہ وہ نصاب کو پہنچ جائیں اور ایک سال بھی گزر جائے (۲) متوسط قرض۔ وہ قرض ہے جو کسی پر واجب ہوا ہو کسی مال کے بدلے میں لیکن وہ مال تجارتی نہیں ہے جیسے اگر کسی نے کسی کے پینے کے پکڑے یا خدمت کا غلام لے لیا ہے تو اس کی قیمت بولیے والے کے ذمے قرض ہے وہ اس قسم کا قرض کھائے گی۔ یہ قرض جب وصول ہوگا تو اس میں زکوٰۃ جب واجب ہوگی جب کہ وصول شدہ رقم نصاب کی مقدار ہوگی لیکن سال گزرنے میں ضروری نہیں (۳) قوی قرض۔ یہ وہ قرض کھائے گا جو تجارتی مال کے عوض کسی پر واجب ہوا ہو اس قرض میں سے جب بھی چالیس درہم وصول ہوئے تو ایک درہم زکوٰۃ ادا کرنی ہوگی۔

تھ ہر تجارت۔ مثلاً دوسرے درہم میں ایک تجارتی گھڑا فروخت کیا ہے۔ اس میں سے جب بھی چالیس درہم وصول ہوں گے۔ ایک درہم زکوٰۃ دینا ہوگی۔
ملک مطلقاً۔ یعنی غلام نصاب کی مقدار ہو یا نہ ہو سال گزرا ہو یا نہ گزرا ہو۔ دیت۔ غنیمت۔ اور شہ جنایت۔ کسی کے بدن کو کچھ نقصان پہنچانے کا بدلہ۔ بعض مال۔ مثلاً کسی کے پاس دوسرے درہم تھے تو اس پر پانچ درہم زکوٰۃ میں واجب ہو گئے تھے۔ اب اگر اس نے دوسرے درہم کا صدقہ کر دیا اور اس میں زکوٰۃ کی ادائیگی کی نیت نہ کی تو امام ابو یوسف کے نزدیک باقی سونے سے ہی پانچ درہم ادا کرنے ہوں گے۔ امام محمد کے نزدیک ادا کر دینے پڑیں گے۔

زکوٰۃ حصہ آں ساقط شد مسئلہ اگر اول سال و آخر سال نصاب کامل بود و

زکوٰۃ ساقط ہو گئی اگر سال کے اول اور آخر میں نصاب زکوٰۃ پورا ہوا اور

درمیان سال ناقص شود زکوٰۃ تمام سال واجب شود و نقصان میانہ معتبر نیست

سال کے درمیان ناقص رہے ہو تو پورے سال کی زکوٰۃ واجب ہوگی اور سال کے درمیان کی کمی ناقابل اعتبار ہے

مسئلہ مال نامی کہ در آں زکوٰۃ واجب شود سه قسم است یک نقد زر و سیم خواه

مال نامی جس میں زکوٰۃ واجب ہو اس کی تین قسمیں ہیں ایک نقد یعنی سونا چاندی کا ہے

مسکوٰۃ بود یا تبر یا زیور یا ظروف طلا و نقرہ نصاب زر بست مشغال است

اس پر شاہی شہ لگا ہوا ہو یا پترا ہو یا زیور یا سونے چاندی کے برتن سونے کا نصاب زبیس مشغال ہے یعنی

کہ ہفت و نیم تولہ باشد و نصاب سیم دو صد درم است کہ پنجہ و شش روپیہ

ساڑھے سات تولہ اور چاندی کا نصاب دو سو درہم ہے کہ دہلی کے سکہ کے اعتبار سے اس

سکہ دہلی وزن آں می شود و مقدار زکوٰۃ واجب از ہر دو جنس چہلم حصہ است

کا وزن ۵۶ دوہے ہوتا ہے سونے اور چاندی کی زکوٰۃ کی واجب مقدار چالیسواں حصہ ہے اور

و اگر کم از نصاب زر باشد و بچنین سیم نزد امام اعظم ہر دورا باعتبار قیمت یک

اگر سونے کا نصاب پورا نہ ہو اور اسی طرح چاندی کا تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک دونوں کو باعتبار قیمت

جنس کردہ نصاب اعتبار کردہ شود و منفعت فقیر مرعی داشته شود و نزد صاحبین باعتبار

ایک جنس کے نصاب پورا کر دیا جائے گا اور منفعت فقیر کا لحاظ رکھا جائے گا عہ امام ابو یوسف اور امام غزالی کے

اجزاء نصاب کامل کردہ می شود پس اگر صد درم سیم و وہ مشغال زر باشد باتفاق

نزدیک اجزاء کے اعتبار سے نصاب پورا ہو جاتا ہے عہ لہذا اگر سو درہم چاندی اور دس مشغال سونا ہو تو باتفاق

نہ مسکوٰۃ جس پر شاہی شہ لگا ہوا ہو جیسے روپیہ یا اشرفیہ سونے چاندی کا پترا۔ بست مشغال۔ زکوٰۃ کے مسائل میں جس دنیا کا اعتبار ہے وہ مشغال ہے ہم وزن ہوتا ہے تو سونے کا نصاب اس حساب سے ساڑھے سات تولہ ہوتا ہے جس کا چالیسواں حصہ دو ماشرہ و دو درہم ہوتا ہے۔ حضرت مفتی کفایت اللہ مرحوم دہلوی نے سونے کا نصاب سات تولہ آٹھ ماشے چاندی بتایا ہے جس میں زکوٰۃ دو ماشرہ و دو درہم ہوتی ہے نہ نصاب سیم۔ چاندی کا نصاب دو سو درہم ہے۔ درہم تین ماشے ایکہ فی دو درہم کا ہوتا ہے اور دہلی تین چمکی ہوتی ہے۔ اس اعتبار سے دو سو درہم تین تولہ سات ماشے ایکہ دہلی سوا چمکے ہوتے ہیں۔ حضرت مفتی کفایت اللہ صاحب مرحوم نے چاندی کا نصاب چن تولہ دو ماشے تحریر فرمایا ہے جس کا چالیسواں حصہ ایک تولہ چار ماشے تین درہم بتایا ہے۔ قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے چھین روپیہ سکہ دہلی کو نصاب قرار دیا ہے۔ اس وقت دہلی میں پورا ایک تولہ کارہیر نہ تھا۔ موجودہ روپیہ پورا ایک تولہ لگاہے لہذا اس فرق کو یاد رکھنا چاہیے نہ منفعت فقیر۔ یعنی جس زمانہ میں سونا گراں ہو تو اس کی قیمت چاندی سے لگا کر چاندی کے حساب سے زکوٰۃ ادا کی جائے اور جس زمانہ میں چاندی گراں ہو اس کی قیمت سونے سے لگا کر سونے کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے۔ عہ یعنی جن دونوں میں سونے کی قیمت لگائے میں فقیروں کا فائدہ ہو تو ان دونوں میں چاندی کی قیمت لگائی جائے گی عہ یعنی اگر سونے اور چاندی کے اجزاء برابر ہیں تو دونوں کو لگا کر نصاب پورا کیا جائے گا اور اگر اجزاء برابر نہیں ہیں تو نصاب باعتبار قیمت کے پورا نہیں کیا جاتا ہے۔

زکوٰۃ واجب شود و اگر صد درم سیم و بیخ مثقال زر برابر صد درم است زکوٰۃ نزدیک اہم اعظم

زکوٰۃ واجب ہوگی اور اگر سو درہم چاندی اور پانچ مثقال سونا سو درہم کے بقدر ہو تو اہم ابو حنیفہ سے

واجب شود نہ نزدیک صاحبین مسئلہ اگر زر یا نقرہ مغشوش باشد حکم زر و نقرہ

نزدیک زکوٰۃ واجب ہوگی اور اہم ابو یوسف اور اہم عمر کے نزدیک واجب نہیں ہوگی اگر سونے یا چاندی میں کھٹ کی آئینہ بنی ہو تو اس کا حکم خاص

خاص دارد اگر غش در آن مغلوب باشد و اگر غش غالب باشد حکم عروض دارد۔ قسم

سونے اور چاندی کا سا ہوگا اگر کھٹ اس میں مغلوب ہو اور اگر کھٹ اس میں غالب ہو تو ان کا حکم سامان کا سا ہوگا۔ مال

دوم از مال نامی مال تجارت است مسئلہ ہر مال کہ بہ نیت تجارت خریدہ شود در آن

نامی در حصہ اولیٰ کی دوسری قسم مال تجارت ہے ہر وہ مال جو بہ نیت تجارت خریدا ہو اس میں

زکوٰۃ واجب می شود و اگر کسی اور انخشیدہ باشد یا وصیت کردہ باشد یا زن را در مہر مالے بدست

زکوٰۃ واجب ہوئی ہے اور اگر کسی نے اسے مال عطا کیا ہو یا وصیت کی ہو یا عورت کو ہر میں مال باخ

آمدہ باشد یا مرد را در خلع یا در صلح از قصاص مال بدست آمدہ باشد و وقت مالک شدن

لگا ہو یا مرد کو خلع یا قصاص سے صلح میں مال باخ آیا ہو اور مالک ہونے کے وقت

نیت تجارت کرد نزدیک ابی یوسف در آن زکوٰۃ واجب شود نہ نزدیک محمد مسئلہ اگر در

تجارت کی نیت کرے تو اہم ابو یوسف کے نزدیک اس میں زکوٰۃ واجب ہے کی اہم مالک کے نزدیک نیت تجارت واجب نہیں ہوگی اگر

میراث مالے بدست آمدہ باشد اگرچہ وقت مردن مؤثر نیت تجارت کرد مال

میراث میں مال باخ لگا ہو اگر مرتے وقت مرتے والا نیت تجارت کرے وہ مال

تجارت نشود و زکوٰۃ در آن باتفاق واجب نشود مسئلہ اگر غلامے را برائے تجارت

تجارت نہ ہوگا اور بالاتفاق اس میں زکوٰۃ واجب نہ ہوگی اگر کوئی تجارت کے واسطے غلام خریدے

خرید کرد پسترنیت استخدام کرد مال تجارت نہاند و اگر برائے استخدام خرید

اس کے بعد خدمت لینے کی نیت کرے تو وہ مال تجارت نہیں رہا۔ اگر خدمت لینے کی غرض سے خریدے پھر تجارت کی

کرد پسترنیت تجارت کرد مال تجارت نہ شود تاکہ آن را بفروشد مسئلہ مال تجارت

نیت کرے تو مال تجارت نہیں ہوا۔ یہاں تک کہ اسے فروخت نہ کر دے تجارت کے مال

اہم اعظم۔ چونکہ قیمت کے اعتبار سے نصاب مکمل ہو گیا۔ نہ نزدیک صاحبین۔ اس لئے سو درم کو نصاب ہے اور پانچ مثقال چھائی نصاب تو دونوں مل کر پونا

نصاب بنائے مغشوش۔ کھٹ بلا ہوا۔ غش۔ کھٹ۔ مغلوب۔ یعنی چاندی سونا کھٹ سے زیادہ ہے۔ عروض۔ سامان یعنی اس میں اگر تجارت کرے گا تو زکوٰۃ واجب ہوگی ورنہ

نہیں تہ وصیت کردہ باشد۔ یعنی کسی نے مرتے وقت یہ کہہ دیا تھا کہ میرے مال میں سے فلاں کو اس قدر دے دیا جائے۔ صلح از قصاص۔ یعنی مرتے والے کے رشتہ داروں نے

قتل کو قتل کی جگہ اس کے غریبوں میں مال وصول کر لیا۔ نہ نزدیک محمد۔ یعنی اہم عمر کے نزدیک سامان مالوں میں محض تجارت کی نیت سے زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔ جب تک کہ اس مال سے

تجارت کا مدار نہ شروع کر دے کہ مورت۔ مرنے والا نہ استخدام۔ خدمت لینا۔ نمائندہ۔ لہذا اس میں زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔ نہ فرشتہ۔ اس لئے تجارت تو ایک عمل ہے۔ محض

نیت سے کوئی عمل پورا نہیں ہوتا۔

را بزر یا سیم در آن چه نفع فقراء باشد قیمت کردہ شود پس اگر بمقدار نصاب یکے
کی سونے یا چاندی سے جس میں نفع کا نفع ہو قیمت لگائی جائے پس اگر دولہ جس میں سے ہر ایک

از ہر دو جنس رسد چہلم حصہ آن در زکوٰۃ ادا کنند قسم سوم از مال نامی سوا تم اند یعنی
نصاب کی مقدار کو پہنچتی ہو تو اس میں سے چالیسواں حصہ زکوٰۃ میں ادا کرے مال نامی کی تیسری قسم چرائی والے جانور یعنی

قترات یا گاواں یا بزھا مخلوط نر و مادہ کہ اکثر سال بر چریدن در صحرا کھایت کنند و
اونٹ ، گھائے اور بگیاں جن میں نر اور مادہ ملے ہوئے ہوں اور ان کا سال کا بیشتر حصہ جنگل کی چرائی پر گزارا ہو

، چمنیں گئے اسپاں و تفصیل نصاب اجناس سوا تم و قدر واجب آن طول دارد
اور چکر میں چرائی ہونا ہر اسی طرح ٹھکانوں کا لگہ چرائی کے جانوروں کی جسوں کے نصاب کی تفصیل اور ان کی مقدار واجب اس میں مول ہے اور

و در این دیار این اموال بقدر وجوب زکوٰۃ نمی باشد لہذا مسائل زکوٰۃ آن مذکور
اس ملک میں یہ مال زکوٰۃ واجب ہونے کی مقدار میں دعوام نہیں ہوتے لہذا ان کی زکوٰۃ کے مسائل ذکر نہیں کئے

نہ کردہ شد و چمنیں احکام عشر زمین عشری کہ دریں دیار نیست و مسائل عاشد کہ
کئے اور اسی طرح عشر کے احکام کہ اس ملک میں زمینیں عشری نہیں اور عاشد عشر و مول کنندہ کے

بر طرق و شوارع باشد مذکور نہ کردہ شد مسئلہ اگر مسلمان یا ذمی کان از زیر یا نقرہ یا
مسائل جود متون بہ صحت ہوتا ہے ذکر نہیں کئے گئے اگر مسلمان یا ذمی (دلاسلام) کا غیر مسلم باشندہ کو سونے یا

آہن یا مس یا مانند آن در صحرا یافت پنجم حصہ ازاں گرفتہ شود و چہار حصہ
چاندی یا مس یا تانبے یا ان کی مانند کان صوا میں ملے تو اس سے پانچواں حصہ لیا جائے اور چہار حصے پائے والے

یا بندہ راست اگر زمین مملوک کے نیست و اگر مملوک است چہار حصہ مالک راست
کے ہیں بشرطیکہ یہ زمین کسی کی ملکیت نہ ہو اور اگر ملکیت ہو تو چہار حصے مالک کے ہیں اور

و اگر در خانہ خود یافت نزد امام اعظم در آن خمس واجب نیست و نزد صاحبین
اگر اپنے گھر میں ملے تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک اس میں خمس (یا پنچواں حصہ بیت المال میں داخل کرنا) واجب نہیں ہے امام ابو یوسف و

واجب است و اگر در زمین زراعتی خود یافت دو روایت است۔

امام حنفی کے نزدیک واجب ہے اور اگر اپنی زراعتی زمین میں ملے تو اس کے بارے میں دو روایتیں ہیں (ایک کے اعتبار سے ملے اور دوسری کے اعتبار سے نہ ملے)
لے نفع فقراء باشد۔ اگر سنا کر ان سے تو سونے کا چالیسواں حصہ و نہ چاندی کا چالیسواں حصہ فقیروں کے لیے زیادہ فائدہ مند ہوگا۔ یکے آذر دو۔ شش چاندی سستی ہے تو
دو سو درہم کے برابر اس مال کی قیمت ہو جاتی ہے۔ بیس بیس مشغال سونے کے برابر قیمت نہیں پہنچتی تو چاندی کے حساب سے زکوٰۃ واجب ہوگی نہ غلو کہ۔ زیادہ جس میں ملے ہوئے
ہوں نہ کہ جس میں نہ۔ محض۔ سوا تم۔ چرائی کے جانور نہ دیار۔ ملک۔ عشر و سواں حصہ عشری وہ زمین جس کی پیراوار میں سواں حصہ بطور زکوٰۃ دینا ضروری ہو تا ہے۔ عاشد
وہ شخص جو عشر و سواں حصہ پر مقرر کیا گیا ہو۔ فرق و شوارع۔ راستے۔ ذمی۔ وہ کا فرق جو معاہدہ کے تحت دلاسلام میں رہتا ہو۔ مست۔ تانبہ۔ در صحرا۔ اگر کسی پہاڑ میں مذکور
ہوئے یا عین کی کان کسی کو ملتی ہو تو اس میں پھر واجب نہ ہوگا کہ خمس واجب نیست۔ بلکہ سب کا سب مالک ملان کا ہے۔

مسئلہ۔ کسے گنجے یافت اگر درال علامت اسلام است مثل سکہ اہل اسلام آل را

کسی کو خزانے اگر اس میں کوئی اسلام کی علامت موجود ہو مثلاً اہل اسلام کا سکہ جس پر کلمہ طیبہ و غیرہ

حکم نقطہ است مالکش را تلاش کردہ باید رسانید و اگر درال علامت کفر باشد فحس

لکھا ہو تو اس کا حکم نقطہ (میری پڑی چیز) کا سا ہے اس کے مالک کو تلاش کر کے اس تک پہنچا دینا چاہئے اور اگر اس میں کفر کی علامت موجود

گرفتہ شود و باقی یا بندہ راست مسئلہ مصرف زکوٰۃ فقیر است کہ مالک کم از نصاب

ہو تو باقی بچا کر رکھتا ہے اور باقی لینے والے کا ہے زکوٰۃ کا مصرف فقیر ہے کہ جو نصاب سے کم کا مالک ہو اور

باشد و میکنے کہ مالک بیع نباشد و مکاتب است برائے ادائے مال کتابت و مدیون

اس پر زکوٰۃ واجب نہ ہوتی ہو اور میکنے ہے یعنی ایسا فقیر و محتاج کہ کسی چیز کا مالک نہ ہو (اور غور و فحش کے لئے بھی اس کے پاس کچھ نہ ہو) اور مصرف

است کہ مالک نصاب است لیکن نصاب او فاضل از دین نیست و غازی کہ

زکوٰۃ مکاتب ہے کہ اسے مال کتابت (یعنی مال پر آزادی کی شرط ہو) آدا کرنا ہو اور ایسا مقروض بھی مصرف زکوٰۃ ہے کہ مالک نصاب ہو مگر قرض سے

اسباب غزوہ نہ دارد از اسب و یراق و کسے کہ مال دارد در وطن و او در سفر است بعید

سے زیادہ اس کا نصاب ہو (بلکہ اس کے بعد رہی موجود ہو) اور ایسا غازی مصرف زکوٰۃ ہے کہ جس کے پاس گھڑا اور ہمارا کا سامان نہ ہو اور ایسا شخص مصرف زکوٰۃ

از وطن مال ہمراہ ندارد و ازین اصناف یک صنف را بدہ یا ہمہ شان را لیکن زکوٰۃ دہندہ

ہے کہ وطن و گھر پر گھڑا اور مال موجود ہو گھر و وطن و گھر سے دور ہو اور مال اس کے ساتھ نہ ہو ان مصارف زکوٰۃ میں ایک صنف (مصرف) کوڑے یا سب کو

مال زکوٰۃ باصول و فروع و زوج خود یا زوجہ خود و بندہ خود و مکاتب خود و مدبر و ام ولد

لیکن زکوٰۃ لینے والا زکوٰۃ کا مال لینے اصول (باب دادا و غیرہ) اور فروع (بیٹا اور پوتا و غیرہ) اور بیوی لینے شہر یا شہر بیوی کو اور لینے غلام اور اپنے

خود نندہ و غلامے را کہ بعضی او آزاد باشد ہم نندہ و کافر را نندہ و بنی ہاشم و موالی آنها

مکاتب اور اپنے مدبر (یعنی آقا نے یہ کہہ دیا ہو کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے) اور اپنی ام ولد (جس باتحی کے آقا کے نقطہ سے اولاد ہو) کوڑے ایسا

رانندہ مگر صدقہ نفل و در بنائے مسجد و کفن میت و ادائے قرض میت خرچ نہ کند و

غلام جس کا کچھ حصہ آزاد اور کچھ حصہ غلام اسے بھی نہ دے اور اگر کوڑے اور بنی ہاشم (ساوا ت) اور ان کے غلاموں کوڑے یا البتہ صدقہ نفل دے سکتا ہے اور زکوٰۃ کا مال تقسیم

لے علامت اسلام۔ یعنی اس سکہ پر کوئی ایسی علامت ہے جس سے معلوم ہو کہ وہ اسلامی دور کا ہے جیسا کہ مالک کی سکہ پر کلمہ طیبہ لکھا ہوا ہے یا سودی عرب کے سکہ پر تلواری اور

گھڑی کا تصاویر ہیں۔ نقطہ۔ وہ چیز جو وہ اسلام میں کسی سکہ پر بنی ہوئی پائی جائے۔ مالک تلاش کرے یہ نقد کا کچھ ہے علامت کفر جیسے کسی بیت کی تصویر بنی ہوئی یعنی اس کو مال غنیمت کی طرح بھیجیں گے۔

یا بنی ہاشمیت اہل میں داخل کیا جائے بقیہ چار حصے پانچ لے کے ہوں گے مصرف زکوٰۃ۔ جہاں زکوٰۃ صرف کی جاتی ہو کہم از نصاب یعنی اس پر خود زکوٰۃ فرض نہ ہو میکنے وہ فقیر و محتاج

و شلک محتاج ہو۔ مکاتب۔ وہ غلام کہلاتا ہے جس کو کاشتہ کہہ دیا ہو کہ اگر قرض قدر مال ادا کرے تو آزاد ہے۔ مال کتابت۔ وہ مال جو مالک نے غلام پر ادا کیلئے مقرر

کر دیا ہے۔ فاضل از دین نیست۔ یعنی چاہے وہ لاکھ کا مالک ہو لیکن اس پر قرض اس سے زیادہ ہوئے غازی۔ جہاں کے دستے میں جہاد کرتا ہو۔ یا قریہ ساز و سامان۔ اصناف۔

صنف کی جمع یعنی قسم۔ اصول۔ باب دادا و غیرہ۔ فروع۔ بیٹا پوتا و غیرہ۔ مدبر۔ وہ غلام جس کو آقا نے اپنے غلام کو آدھا کر دیا ہے اور آدھا اس کی ملکیت میں باقی ہے۔ بنی ہاشم۔ ہاشم کی

آقا سے اولاد پیدا ہو گئی ہو۔ بعضی او۔ یعنی جب کہ خود زکوٰۃ ادا کرنے والے اپنے غلام کو آدھا کر دیا ہے اور آدھا اس کی ملکیت میں باقی ہے۔ بنی ہاشم۔ ہاشم کی

جہاں سے مراد نہیں ہے بلکہ حضرت عباسؓ حضرت علیؓ حضرت جعفرؓ حضرت حمزہؓ اور عاتق بن عبدالمطلب کی اولاد مراد ہے۔ نہ کند۔ یعنی مراد زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی

جہاں کسی لینے والے کی اس پر ملکیت نہ ثابت ہوتی ہو۔

بنده غنی و پسر صغیر غنی را اندک مسدود اگر مصرف زکوة گمان کرده زکوة داد پسر

مسجد ادریت کے قرض کا خاتمہ یوں فرج کر کے ملالہ کے غم ادا کر کے پہانے لگے کہ اے اگر کسی کو صرف درگت خیال کر کے درگت دیدی اس کے بعد ظاہر ہوا کہ وہ مال دار تھا یا

ظاہر شود کہ غنی بود یا ہاشمی یا کافر یا پدر یا پسر زکوٰۃ دہندہ نزد اہل اعظم اعادہ آں

اسی (سید) یا کافر یا باپ یا لڑکا تھا تو دینے والے کی زکوٰۃ امام ابو حنیفہ کے نزدیک ادا ہو جاتی اور

لازم نیست و نزد ابی یوسف اعاده لازم است و اگر ظاهر شد که بنده یا مکاتب او بود

ذکر دو بارہ دینی لازم نہیں ہے اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک دو بارہ دینی لازم ہے اور اگر بعد میں ظاہر ہوا کہ اس کا غلام یا مکتوب تھا تو سب

اعاده لازم است مسئلہ مستحب آن است کہ یک فقیر را آن قدر دہد کہ در آن روز

کے لئے ایک دوبارہ زکوٰۃ دینی لازم ہے ایک فقیہ کہ اتنا مال زکوٰۃ دینا مستحب ہے کہ اسے اس دن

محتاج سوال نباشد مسئلہ مقدمہ نصاب یا اکثر فقیر غیر مدیون دادن یا از شهرے بہ

مانگنے کی احتیاج نہ ہے۔ انصاف کے بقدر۔ انصاف سے زیادہ ایک غیر مقررہ فقیہ کو دینا ایک شہر سے

شہرے دیگر مالی زکوٰۃ فرستادن مکروہ است مگر وقتیکہ قریب او یا محتاج تردد شہرے

دوسرے شہر میں زکوٰۃ کا مال رہا ضرورت، سمجھنا کر دہ ہے

دیگر باشند مسئلہ ہر کراقت یک روز میسر باشد اورا سوال نباید کرد۔

دوسرے شہر میں ہر آزمائش تھیں۔ جس کے پاس ایک دن کے کھانے پینے کے بعد موجود ہو اسے سوال نہ کرنا چاہئے

مسئله صدقه فطر واجب بر هر مؤمنی که مالک نصاب باشد و آن نصاب فاضل

صدقہ فطر ہر آزاد مسلمان مالکِ انصاف پر واجب ہے جب کہ یہ انصاف

باشد از دیون و حوائج اصلیه و نامی بودن نصاب شرط نیست و بر مالک این

(ضرر اول) راجع المصلیٰ (ضررو بات مؤخرہ) کے زائد ہو نصاب کا نامی (بڑھنے والا) ہونا صدق فطر واجب ہونے

چنین نصاب گرفتن صدقه حرام است صدقه فطر از نفس خود دهد و فرزندان

ہے فرد نہیں اس طرح کے مالک نصاب کے لئے صدقہ پنا حرام ہے صدقہ فطر اپنی اور اسے ناخالص لوگوں کی طرف سے

صغیر خود اگر مالک نصاب نباشند و اگر باشند از مال آنها داده شود و از

سے بفریکہ وہ نابالغ لڑکے کاکب نصاب نہ ہوں اور اگر کاکب نصاب ہوں تو ان کے مال سے دیا جائے اور صدقہ فطر پانے ان غلاموں کی

نہ زندہ۔ البتہ اگر کسی والدہ کی بالغ اولاد غریب ہے تو اس کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے نہ یا پھر غرضیکہ کسی ایسے شخص کو زکوٰۃ دے دی جو اس کی زکوٰۃ کا مصرف

تھیں۔ لازم آتا ہے۔ سب کے نزدیک دوبارہ نجات دینا ضروری ہے۔ دراصل روزہ یعنی کم از کم ایک دن کے خور و نوش کے لیے کافی ہو۔ غیر مریضوں۔ وہ شخص جو

عروض و بکوت و قریب اور آگے کے لئے کہل دے اور اس کو وہ دے سکتا ہو۔ اس سے کہ اس کو اس میں دوسرا کام ہو تو عزم۔ اگر وہ اس

نصیب میں یہ شرط ہے کہ فرزند صغیر - بالغ اولاد کی طرف سے دینا ضروری نہیں - خواہ وہ مفلس ہوں۔

بندگان خدمتی خود بدہد نہ از بندگان تجارتی اگرچہ بندہ مدبر یا اُم ولد باشد نہ از زوجہ

طرف سے جو اس کے خدمت کار و محرم کاموں کے لئے ہیں تجارت کے لئے یا ام ولد اپنی بیوی

خود و فرزندان بالغ خود و مکاتب خود نہ از بندہ گریختہ مگر بعد باز آمدن و اگر یک بندہ

اور بالغ لڑکی کی طرف سے اور اپنے مکاتب غلام اور مفروز غلام کی طرف سے صدقہ فطر نہ دے البتہ بھاگا ہوا غلام

یا چند بندہ در چند کس مشترک باشند نزد امام اعظم صدقہ فطر آں بندہ بر کسے

واپس آجائے تو اس وقت اس کی طرف سے بھی دے اگر ایک یا چند غلام چند آدمیوں میں مشترک ہیں تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک ان

واجب نشود مسئلہ صدقہ فطر واجب میشود بہ طلوع فجر روز عید پس کسے کہ

کا صدقہ فطر کسی پر واجب نہیں ہوتا عید کے دن صبح صادق کے طلوع کے ساتھ صدقہ فطر واجب آجے لہذا جو عید کی

پیش از صبح عید برود یا بعد صبح زائیدہ شد و یا اسلام آورد صدقہ آں واجب

صبح صادق سے پہلے سرجائے یا صبح صادق کے بعد پیدا ہوا ہو یا اسلام لائے اس کا صدقہ فطر

نہ شود و پیش از عید ہم ادائے صدقہ فطر جائز است لیکن مسنون آنست کہ پیش

واجب نہ ہوگا عید پہلے بھی صدقہ فطر ادا کرنا درست ہے مگر مسنون یہ ہے کہ عید گاہ جانے سے

از خروج بہ مصلیٰ ادا کند اگر روز عید صدقہ فطر ادا نہ کر دھڑ گاہ خواہد قضا کند۔

قبلی ادا کرے اگر عید کے دن صدقہ فطر ادا نہ کیا ہو تو جس وقت چاہے اسکی قضا کرے (لو اکرے)

مسئلہ مقدار صدقہ فطر نصف صاع است از گندم یا آرد گندم یا سوبق گندم یا

مدہ فطری مقدار نصف صاع را بخیر ذرن کے حساب سے ہونے دو سیر اور ۲۲ جودہ وزن کے اعتبار سے ایک کلو

یک صاع است از خرما یا جو و کشمش مثل گندم است نزد امام اعظم و مثل جو نزد

۲۲ گرام یا میوں یا میوں کا آٹا یا گندم کا سٹرو یا ایک صاع دس اڑھے تین سیر چھارے یا جو امام ابوحنیفہ کے نزدیک کشمش کا حکم

صاحبین صاع ظرفی باشد کہ در آں ہشت رطل از عدس یا ماش یا مانند آں گنجہ

جو کچھ ساہوکار یا مین کے نزدیک جو کا ساہوکار ہے (جیسا کہ آں) چھ تین میں آٹھ رطل مسور یا ارد یا ان کے مانند ساہوکار ہے امام ابوحنیفہ کے نزدیک صاع

نہ بندگان نہ نفقہ نہ خادم جو کھر کے کام لگانے کے لئے ہیں۔ نیز وہ غلام کا کھانہ جس کو آفتانے کہہ یا جو کہ تو میرے کرنے کے بعد آفتانہ ہے۔ ام ولد وہ لڑکی جسکی آفتانہ اولاد ہو۔ بندہ غلام نہ طلوع

فجر یعنی صبح صادق۔ پیش از عید۔ نو گنجہ یعنی دن پہلے ادا کرے۔ از خروج۔ یعنی عید کے دن صبح کی گزرتے کے بعد عید گاہ جانے سے پہلے صدقہ فطر ادا کرے تو مسنون ہے نہ نصف صاع۔

یعنی اتنی تولے کے برے کہ صاحب ایک سیر گزیرہ چھ گنجہ۔ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ ایک صاع چاند نکا ہوتا ہے۔ ایک نہ امام صاحب کے قول کے مطابق دو رطل کا ہوتا ہے۔ ایک صاع کا وزن

اسی کلو کے برے کہ صاحب تین سیر چھ گنجہ ہے۔ نیز آٹا ذرن تیرہ گنجہ دو تولہ چھ ماش ہوا اور رطل کا وزن چھ گنجہ تین تولہ نو ماش ہوا۔ یہ اشد بھی یاد رکھیں۔

صاع کوئی ہست اسے دو فیم دو صد و ہفتاد تولہ مستقیم بازو بناو یکہ دارد اعتبار ذرن آں از ماش دان نیم و چہار

در ہم شرعی ازین سبب شش کال سر ماش ہست یک سرخ دو جو سرخندہ سر ہست لیکن پاؤ کم

نزد آہر ہست۔ یہ صاع کوئی صاع سے چھٹا ہوگا اس لئے کہ ایک صاع میں چار نہ اگرچہ وہ بھی مانتے ہیں۔ لیکن نہ ان کے نزدیک ایک رطل اور تہائی رطل کا ہے۔

وزن دہائی یوسف پنج رطل و ثلث رطل و رطل بست استار باشد ہر استار چار و نیم مثقال پس

سوا پنج رطل کا ہوتا ہے اور ایک رطل بیس استار ایک ستار میں ایک تولہ آٹھ ماشہ اور

وزن یک رطل برابر سی و شش روپیہ بسکہ دہلی است و اون قیمت عوض

(دورق ہوتے ہیں) ہر استار ساڑھے پندرہ مثقال کا ہوتا ہے اس کا ایک رطل باعتبار وزن سکے دہلی کے ۳۶ روپے کے برابر ہے

صدقہ فطر جائز است۔

صدقہ فطر کے بدلہ جنت دینی جائز ہے

فصل دیگر صدقہ نافذہ است۔ صدقہ نافذہ بوالدین و اقربین و یتامی و مساکین

صدقہ کی دوسری قسم صدقہ نافذہ ہے (غیر واجب) صدقہ نافذہ والدین رشتہ داروں یتیموں مسکینوں

و ہمسایہ و مساکین وغیرہ بدہد لیکن بہتر آنست کہ آنچہ زائد از حوائج اصلی و دیون

بذروں اور مانگنے والوں کو دے مگر بہتر یہ ہے کہ جو کچھ حوائج اصلیہ اور قرضوں اور

ونفقات و حقوق واجبہ باشد بدہد و در معصیت خرچ نہ کند پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

نفقات اور حقوق واجبہ سے زیادہ ہو بطور صدقہ دے اور معصیت میں خرچ نہ کرے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

بعد فتح خیبر نفقہ یک سالہ پیشگی بہ ازواج مطہرات داد و دیگر برائے نفس خود

نے ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کو فتح خیبر کے بعد سال بھر کا نفقہ پیشگی عطا فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

بھی ذخیرہ نمی کرد نہ حر میسری شد در راہ خدا می دادند و فرمودند اَنْفَقْ يَا بِلَالُ وَلَا

مُسْرِمَاتے اور جو کچھ جتنا راہ خدا میں دیتے اور ارشاد فرماتے اَنْفَقْ يَا بِلَالُ وَلَا

تَخْشَ مِنْ ذِي الْعَرْشِ اِشْلَالَ۔ یعنی خرچ کن آنچہ داری اے بلال و از مالک

تخش ام یعنی اے بلال خرچ کر جو کچھ تیرے پاس ہے اور عرش کے

عرش اندیشہ فقر مدار۔ و مال را بیہودہ خرچ نہ کند کہ مُبذّر راحق تعالیٰ برادر شیطان

مالک اللہ تعالیٰ سے فقر و افلاس کا اندیشہ مت کر۔ اور مال کو فطرتاً سے (فصل خرچ) نہ کرے کہ اللہ تعالیٰ نے فضل خرچ کرنے والوں کو

گفتہ است۔ خرچ بیہودہ آنست کہ در آن ثواب نباشد و منفعت در دُنیا و حظ نفس زیادہ

شیطان کا بھائی فرمایا ہے بیہودہ فضل خربی یہ ہے کہ اس میں کوئی ثواب حاصل نہ ہو جتنا نفس کا حق ہے اس سے زیادہ دوسری

لے دستبرد استار کا وزن ایک تولہ آٹھ ماشہ دورق ہوتا ہے۔ یہ کوشل روپیہ۔ رطل کا وزن ۳۶ روپے قرار کیا ہے ۳۶ تولے ماشہ ہوتا ہے جو موجودہ سکے سے ۳۳ روپے

۳۳ روپے ہر ہر تاحضی صاحب کے نام کا سکہ وزن تھا۔ اس لیے تاحضی صاحب نے ۳۶ روپے کا وزن تویر فرمایا ہے۔ قیمت یعنی گنوں جو فروغ کے عوض اس کی قیمت

بھی صدقہ فطر میں لیا ہو سکتی ہے۔ قرآن کے جاننے کے عوض قیمت کی ادائیگی جائز ہوگی نہ اگر تین۔ رشتہ دار نہ تائی۔ فوت شدہ باپ کے بچے۔ حقوق واجب۔ یعنی پہلے اپنی ذات

پر پھر والد پر پھر دوسروں پر خرچ کرے۔ معصیت۔ گناہ۔ غیر۔ مدنیہ بیکہ دور ایک مذخیر علاقہ ہے۔ ازواج مطہرات۔ آنحضرت کی بیویاں۔ ذخیرہ۔ انفق ام لے

بلال خرچ کر اور صاحب عرش (دولت تعالیٰ) کی جانب سے کسی کا خوف نہ کرتا۔ مُبذّر۔ فضل خرچ کر دے۔ یعنی زمین کا فائدہ ہر نہ دنیا کا۔

از حق نفس مجتبر نیست مسلمه اول از صدقه نافله به بنی هاشم بدهد که زکوة بر آنها

صدقہ نافلہ میں سے اول بنی ہاشم کو دے کہ ان پر زکوٰۃ کا مال

حرام است و به تواضع و احترام نظر بر قربت رسول الله صلى الله عليه وسلم بگذارند.

حرام ہے۔ اور قرابت دہنوں صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے ہونے یہ اس کے حقدار ہیں کہ کوامض اور احترام سے پیش آیا جائے۔

مسئله صدقه نافله می را ادا کن جائز است نه عربی را مسئله ضیافت مهمان تا سه روز

صدقہ نافعہ قومی ردالاسلام کا تحریک باشعورہ کو دنیا جاگڑے۔ حری دارالوہاب کا شہداء کو نہیں۔ مسلمان کی میزبانی تین روز

سنت مؤکده است و بعد ازاں مستحب۔

تک منت موقوفہ ہے اور اس کے بعد مستحب ہے۔

كِتَابُ الصَّوْمِ

روزے کا بیان

یہ کے از ارکان اسلام روزہ ماہ مبارک رمضان است فرض است قطعی بر ہر مسلم مکلف

اسلام کے ارکان میں سے ایک دکن و مغان المبارک کے روزے ہیں روزہ ہر مسلمان پر بلا شک و شبہ ہر مسلمان مکلف

منکر آل کافر بود و تارک بے عذر فاسق در صیغین است کہ ابوہریرہ از رسول کریم

ہر فرض ہے اس کا انکار کرے والا کافر اور بلا عند پھوڑنے والا خاسق ہے بخاری اور مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت

صلی اللہ علیہ وسلم روایت کرده کہ ہر عمل حسنہ ابنِ آدم زیادہ دادر می شود ثواب

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان کے ہر نیک عمل کا بدلہ زیادہ یعنی دس گنے سے ستر گنے تک

آل دہ چند تاہفت صد چند حق تعالیٰ فرمود مگر صوم۔ بد رستیکہ روزہ برائے

دیا جاتا ہے مگر حق تعالیٰ فرماتا ہے مگر روزہ (مرن) میرے لئے ہے اور میں خود روزہ کی جزا ہوں

من است و من خود جزائے روزہ ہستم۔ الحدیث۔ مسئلہ۔ شرط ادائے روزہ

(الحديث) یعنی یہ سبیل و دستگیر کے حق سے ہونہ میں دی جاتے لی۔

نیت است و طهارت از حیض و نفاس مسمیة روزہ برشش قسم است

یہ ایک اور ایسی وکالت ہے جہاں ہے

سنت کو جو جس کے ذکر خیر کو ملاطمت کی جگہ مرموعہ نوی زمین اور شرعاً مکہ کے لئے اور جہاں کے مسیحی عبادت گاہ سے جنوب اقدس کی نسبت کے ساتھ مکران قلعہ یعنی

سے کھڑی ہوئے ہیں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔ مکلف، یعنی حائل، بالغ و ذمہ دار، متکبر، یعنی مجرور اور کافر، یعنی جہلنے سے مصحیحین۔ بخاری اور مسلم شریف جود حدیث

وہ خود بخود کہتا ہے، میں کہہ رہا ہوں کہ ہر ایک انسان کے ہر ایک عمل کا ثواب دس گنے سے ستر گنے تک ملے گا۔ مگر روزِ کوہِ صوف میرے لئے ہے اور میں خود اس کا بدلہ ہرگز

حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ انسان کی دوسری نیکیاں کہ دوسرے کے حق میں کلمہ دینی جہاں میں لیکن نادرہ کی جا

یہاں پر جسے "ہیڈ" کہتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ ایک "ہیڈ" بھی ہے۔ یہ "ہیڈ" بھی اس کے ساتھ ساتھ ہے۔

یکے روزہ رمضان دوم روزہ قضا سوم روزہ نذر معین چہارم روزہ نذر غیر معین پنجم روزہ

(۱) رمضان کا روزہ (۲) قضا کا روزہ (۳) نذر معین کا روزہ (۴) غیر معین نذر کا روزہ (۵) کفارہ کا

کفارت ششم روزہ نفل نزد امام اعظم روزہ رمضان مطلق نیت و نیت فرض

روزہ (۶) نفل روزہ امام ابو حنیفہ کے نزدیک رمضان شریف کا روزہ بلا تفصیل نیت فرض و

وقت و نیت نفل ادا شود و اگر نیت قضا یا کفارت کرد اگر صحیح مقیم

نفل مطلق نیت سے ادا ہو جاتا ہے اور اگر قضا یا کفارت کی نیت کرے اگر صحیح و تندرست اور مقیم

است فرض وقت ادا شود لا غیر و اگر مریض یا مسافر است آچہ نیت کرد از

ابو حنیفہ تو رمضان کے روزہ کی ادائیگی ہوگی دوسرے کی نہیں اگر بیمار یا مسافر ہے تو قضا یا کفارت جس روزہ کی

قضا یا کفارت ادا شود و نزد صاحبین تا ہم فرض وقت ادا شود و نزد مالک و شافعی

نیت کرے وہی ادا ہوگا امام ابو حنیفہ و امام محمد کے نزدیک اس صورت میں بھی رمضان کا روزہ ادا ہوگا۔ امام شافعی

و احمد برائے روزہ رمضان ہم تعیین نیت فرض وقت ضرور است و نذر معین نزد

ام مالکہ اور امام احمد کے نزدیک رمضان کے روزے کے واسطے بھی فرض وقت کی نیت ضروری ہے اور نذر معین کا روزہ

امام اعظم چنانچہ بہ نیت نذر ادا شود ہم بہ مطلق نیت ادا شود و ہم بہ نیت نفل و

ام ابو حنیفہ کے نزدیک جس طرح نذر کی نیت سے ادا ہوتا ہے مطلق نیت سے بھی ادا ہو جاتا ہے اور نفل کی نیت سے

اگر نیت واجب آخر کردہ واجب آخر ادا شود و نزد اکثر ائمہ نذر معین بدون تعیین نیت

ادائیگی ہو جاتا ہے اور کبھی اور واجب کی نیت کی ہو کر وہ دوسرا واجب ہوگا۔ اکثر ائمہ کے نزدیک معین نذر کا روزہ نیت نذر کی تعیین کے

نذر ادا نشود و نفل بہ نیت مطلق ادا شود بالاتفاق چنانچہ بہ نیت نفل و نذر معین و

بغیر ادا نہ ہوگا اور نفل روزہ جس طرح نفل کی نیت سے ادا ہوتا ہے بالاتفاق مطلق نیت سے بھی ادا ہو جاتا ہے اور نذر معین اور قضا و

قضا و کفارت را باتفاق تعیین نیت شرط است مسئلہ وقت نیت روزہ از

کفارہ کے روزہ میں بالاتفاق تعیین نیت شرط ہے روزہ کی نیت کا وقت غروب

غروب آفتاب است تا طلوع صبح و بعد طلوع صبح نیست روا نباشد مگر در

آفتاب کے بعد سے صبح صادق کی طلوع تک ہے اور صبح صادق کے طلوع کے بعد نیت درست نہ ہوگی البتہ

لہ روزہ نذر معین۔ مثلاً جو کہ دن کے روزہ کی نیت بنا کر روزہ کفارہ۔ مثلاً کسی نے چھوٹی قسم کھائی تو اس کو اس کی پاداش میں روزے رکھنے ہوں گے مطلق نیت۔ یعنی فرضی

اور نفل روزے کی تفصیل کے بغیر نیت فرضی وقت۔ یعنی رمضان کا روزہ۔ اس سے کہ رمضان کا روزہ رکھنے کی اجازت نہیں ہے۔ اگر مریض۔ جو کہ رمضان کا روزہ دوسرے

دن میں بھی ادا کر سکتا ہے۔ تہ واجب آخر۔ یعنی نذر کے روزے کی نیت نہ کی بلکہ اس کے علاوہ اور کوئی دوسرا واجب روزہ تھا۔ اس کی نیت کی

تعیین نیت۔ یعنی متعین کر کے نیت کرنا۔ تہ وقت نیت۔ یعنی غروب آفتاب سے صبح صادق تک اگلے دن کے روزے کی نیت کا وقت ہے۔

غروب سے پہلے نیت کا اعتبار ہوگا۔

روزہ نفل تا از پیش از زوال نزدیک شفی و احسن و نزدیک مالک بعد طلوع صبح نیست

نفل روزہ میں زوال سے قبل تک امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک نیت درست ہے۔ امام مالک کے نزدیک نفل

نفل ہم درست نیست و نزدیک امام اعظم نیت روزہ رمضان و نذر معین و نفل تا پیش از

روزہ میں بھی صبح صادق کے طلوع کے بعد نیت صحیح اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک رمضان شریف کے روزہ اور نذر معین و نفل روزہ کی

زوال صحیح است و نیت قضا و کفارت و نذر غیر معین بعد طلوع صبح باتفاق جائز

نیت زوال سے پہلے تک صحیح ہے اور قضا و کفارت اور غیر معین نذر کی نیت صبح صادق کے طلوع کے بعد بالاتفاق جائز

نیت و نذر ائمہ ثلاثہ ہر سی روزہ رمضان را ہر شب نیت علیحدہ علیحدہ شرط

نہیں ہے۔ لیکن امامان ابو حنیفہ، امام شافعی، امام احمد کے نزدیک رمضان کے تیس روزوں میں سے ہر ایک کی ہر رات علیحدہ علیحدہ

است و نذر مالک برائے تمام رمضان شب اول یک نیت کافی است اگر اول

نیت شرط ہے اور امام مالک کے نزدیک سارے رمضان کے لئے پہلی رات کی ایک بار کی نیت کافی ہے اگر مہینہ

شب ماہ نیت روزہ کرد در میان رمضان مجنون شد و چند روزہ در جنون گزشت و

کی پہلی رات میں روزہ کی نیت کی۔ اور رمضان کے درمیان باطل ہو گیا اور چند روز دیوانگی میں گزر گئے اور

مفطرات صوم ازو بوقوع نیامد نزدیک مالک روزہ ہائے او صحیح شد و نذر ائمہ ثلاثہ

روزہ توڑنے والی چیزوں میں سے کوئی چیز اس سے ظاہر نہیں کہ تمام مالک کے نزدیک اس کے روزے صحیح ہو گئے اور امام ابو حنیفہ

ایام جنون را روزہ قضا کند برائے فوت نیت و اگر جنون تمام ماہ رمضان را در گرفت روزہ

امام شافعی، امام احمد کے نزدیک نیت فوت ہونے کی بنا پر وہ باطل ہیں کے دنوں کے روزوں کی قضا کرے اور اگر سارے رمضان باطل رہا تو

ساقط شود قضا واجب نگردد و اگر یک ساعت از رمضان مجنون را افتاد شد ایام

روزہ اس کے روزے ساقط ہو گئے قضا واجب نہ ہوگی اور اگر ایک ساعت بخیر دیے کہ پھر رمضان شریف میں باطل کو افتاد ہوا تو گزرے ہوئے

گذشتہ را قضا کند اگرچہ در حالت بلوغ مجنون بود یا بعد ازاں مجنون شد۔

دنوں کی قضا کرے اگرچہ بلوغ کی حالت میں دماغ ہوتے وقت ہی باطل ہوا ہو یا بالغ ہونے کے بعد باطل ہو گیا ہو

مسئلہ۔ بدیدن ماہ رمضان یا بہ تمام شدن سی روزہ شعبان روزہ واجب شود

رمضان شریف کا چاند دیکھنے یا شعبان کے تیس دن پورے ہونے پر روزہ رکھنا واجب ہو جاتا ہے

لے پیش از زوال۔ علمائے تصریح کی ہے کہ نصف شعبان سے قبل نیت کرنا ضروری ہے تاکہ دن کے اکثر حصہ میں نیت پائی جائے۔ اگر مین زوال کو نیت کر لیا تو نیت کا نکتہ

بدون نیت گزر چکا ہوگا۔ ائمہ ثلاثہ یعنی امام ابو حنیفہ، امام شافعی، امام احمد بن حنبل۔ مجنون۔ باطل۔ مفطرات حرم کھانا، پینا، جماع کرنا۔ صحیح شد۔ چونکہ

وہ شروع رمضان میں نیت کر چکا تھا۔ لہذا کہا جائیگا کہ وہ نیت کے ساتھ روزہ توڑنے والی چیزوں سے گڑھا رہا۔ نیت قضا کند۔ یعنی صرف اس دن کا روزہ توڑ جائے گا جس دن روزہ

شروع کئے گئے بعد باطل ہو جائے۔ بقید دنوں میں چونکہ نیت نہیں کر چکا لہذا روزہ شمار نہ ہوگا۔ افتاد شد۔ یعنی جنون جاتا رہا۔ بعد ازاں۔ یعنی بالغ ہونے کے بعد۔ بدیدن۔ بدینوں کی بنیاد پر رمضان نہ مانا جائے گا اگرچہ چند دن میں نظر آیا تو اس کو آنے والی رات کا چاند سمجھا جائے گا۔

و برائے شہادت ماہ رمضان اگر آسمان ابر یا مانسہ آں دارد یک مرد یا زن عادل کافی

اور ماہ رمضان کی شہادت کے واسطے اگر آسمان ابر آلود ہو یا اس کے مانسہ آلود و مہار ہو تو ایک عادل دقت و متہم مرد یا

است حر باشد یا رقیق و برائے شہادت شوال دریں چنین حال دو مرد و مرد عادل یا یک مرد

حدت کی گواہی کا ہے آزاد بنو یا غلام اور شرک (مرد کے) چاند کی شہادت کے لئے اس صورت میں دو عادل آزاد مرد یا ایک مرد

و دو زن احرار عادل بالغ و شہادت شرط است و اگر مطلع صاف باشد در رمضان و شوال

اور دو آزاد عورتوں کی گواہی نفی شہادت کے ساتھ شرط ہے اور اگر مطلع صاف ہو اور آزاد نہ ہو تو رمضان و شوال کے ہند کے حکم ہوتے

جماعتی عظیم می باید مسئلہ۔ اگر رمضان بہ شہادت یک کس ثابت شدہ باشد و

سے دو کس کی گواہی ہوتے رہے تو ان کی گواہی صحیح ہے اگر رمضان ایک شخص کی گواہی سے ثابت ہو جائے

روز سیام ماہ ندیدہ شد افطار جائز نیست و اگر بہ شہادت دو مرد ثابت شد و سی روز

افیسوی روز چاند نہ دیکھا گیا ہو تو افطار جائز نہیں ہے اور اگر دو مردوں کی گواہی سے ثابت ہو جائے اور تیس دن گزر گئے ہوں

گذشت افطار جائز شد اگر چہ ماہ نہ دیدہ شد۔ مسئلہ۔ اگر کسے ماہ رمضان یا شوال

آغواہ چاند نہ دیکھا گیا ہو افطار جائز ہوگا اگر کوئی شخص رمضان یا شوال

بچشم خود دید و قاضی شہادت او رد کرد در هر دو صورت واجب است کہ آں کس

کا چاند خود دیکھے اور قاضی اس کی گواہی رد کر دے تو دونوں صورتوں میں اس پر روزہ رکھنا واجب ہے اور

روزہ دارد و اگر افطار کند قضا واجب شود نہ کفارت مسئلہ۔ در روز شک یعنی سیام

روزہ رکھے اور افطار کرے تو قضا واجب ہوگی کفارت واجب نہ ہوگا شک کے دن یعنی تیس

شعبان چہ ماہ ندیدہ شود و مطلع صاف نباشد روزہ نہ دارد مگر بہ نیت نفل اگر موافق

شعبان کو اگر چاند نظر نہ آئے اور مطلع صاف نہ ہو تو روزہ نہ رکھے لیکن نفل کی نیت سے رکھ سکتا ہے

افت روز صوم معتاد او را و الا خواص روزہ دارند و عوام بعد زوال افطار

بشرطیکہ روزہ کا دن اس دن کے مطابق ہو جس دن کے روزہ رکھنے کا معمول ہو اور اگر ایسا نہ ہو تو شک کے دن خاص رمضان

کند نزد امام اعظم و آں روز بہ نیت رمضان یا بہ نیت واجب آخر روزہ

قاضی مفتی و طبرہ روزہ رکھیں اور عوام زوال کے بعد افطار کریں امام ابو حنیفہ یہی فرماتے ہیں اور شک کے دن رمضان کی نیت یا

نہ برائے شہادت۔ یعنی اتھوڑی کی چاند کے لئے۔ ساتواں۔ غبار و غروب یکسر وجہ کما حقہ بالغ مسلمان ہو۔ خوالی چاند کے چاند کے لئے۔ متعل۔ یعنی ایک گواہی کے

ضروری ہیں۔ چاہئے عظیم۔ یعنی اس قدر گواہ ہوں کہ ان کا مستغفہ جھوٹ ہونا بعید از عقل ہو۔ افطار جائز نیست۔ جب کہ اب و طبرہ نہ ہو اگر اب و طبرہ جائز ہوگا۔ افطار

جائز شد۔ غواہ اب و طبرہ نہ ہو کہ ہر دو صورت۔ یعنی رمضان کے چاند کا ماحول جو یا مہر کے۔ نہ کفارت۔ چونکہ اس دن کا روزہ بہر کیف اس کے لئے مشکوک کفارت روز شک۔ یعنی جب

کہ شعبان کی اتھوڑی کو چاند نظر نہ آیا تو تیسویں کو روز شک کہاجائے گا اس لئے کہ یہ احتمال ہے کہ چاند ہوگا اور نظر نہ آیا ہو۔ روزہ معتاد۔ مثلاً کسی شخص کی عادت ہے کہ

وہ شنبہ کا روزہ رکھتا ہے اور تیسویں شعبان کو شنبہ کا روزہ ہے۔ غواہ۔ یعنی وہ لوگ جو شک کے دن سے نیت کر سکیں۔ جو اس طور پر ہوتی ہے کہ نفل کی نیت کرے اور یہ اس کے دل

میں نہ آئے کہ اگر یہ دن رمضان کا ہے تو روزہ بھی رمضان کا ہے۔ عوام۔ وہ لوگ جو اس طرح کی نیت نہ کر سکیں۔

داشتن مکروہ است و همچنین مکروہ است بہ تردید نیت کہ اگر رمضان باشد از رمضان

کسی اور واجب کی نیت سے روزہ رکھنا منع ہے اسی طرح نیت کا اسی طریقہ سے (تاکہ مکروہ ہے کہ اگر رمضان ہو تو رمضان کا

است والا از نفل یا واجب دیگر و بہر تقدیر و ہر نیت کہ روزہ داشت چوں رمضان

روزہ روز نفل بہر صورت جس نیت سے بھی روزہ رکھے اگر رمضان ثابت ہو جائے تو وہ روزہ ہے

ثابت شود آل روزہ نزد امام اعظم از رمضان ادا شود۔

امام ابوحنیفہ کے نزدیک رمضان شریف کا ہی ادا ہوگا

فصل۔ در موجبات قضا و کفارت۔ اگر کسی در روزہ رمضان جماع کر دیا جماع کردہ

قضا اور کفارہ کے واجبات کے بیان میں اگر کوئی شخص رمضان کے روزے کی حالت میں جماع کرے یا

شد عمدًا در قبل یا در دبر یا خورد یا آشامید عمدًا غذا یا دوا روزہ او فاسد شود برے

عمداً پیشاب گاہ یا پاخانہ کے واسطہ میں جماع و صحبت کی جائے یا عمدتاً کھایا یا پیسا جائے وہ نذر ہو یا دوا ترا سکا روزہ فاسد

قضا و کفارت واجب شود و بردہ آزاد کند و اگر میسر نشود دو ماہ پے در پے روزہ

ہو گیا اور اس پر قضا و کفارہ واجب ہوگا اور اس کے کفارہ میں غلام آزاد کرے اور اگر غلام میسر نہ ہو تو دو ماہ کے

دارد کہ در آل رمضان و ایام عیدین و تشوئق نباشد و اگر در میان آل روزہ فوت شود

مسل روزے رکھے اور در میان میں رمضان اور ایام عیدین اور ایام تشوئق نہ آئیں اور اگر کفارہ کے روزوں کے درمیان کوئی روزہ

بہ عذر یا بے عذر روزہ از سر گیرد مگر بہ ضرورت حیض و نفاس اگر افطار واقع شود

کسی عذر کی وجہ سے یا بلا عذر فوت ہو جائے تو از سر نو روزے رکھے البتہ اگر عورت کے حیض و نفاس کے عذر و ضرورت کی

مضانقہ ندارد و اگر مقدور روزہ نداشتہ باشد بہ شخصت مسکین طعام دہد ہر یک را مثل

دجسے افطار واقع ہو تو مضائقہ نہیں اور اگر روزے رکھنے کی طاقت نہ ہو تو سب سے کمینوں کو کھانا دے تو ہر ایک کو صدقہ

صدقہ فطر و زید شافعی و احمد بدون جماع کفارت واجب نشود و از افساد روزہ قضا یا کفارت

فطر کے بقدر عطا کرے اور امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک صحبت کے بغیر کفارہ واجب نہ ہوگا اور قضا یا کفارہ یا نذر کا روزہ توڑنے

یا نذر کفارت واجب نشود باتفاق و اگر در یک رمضان دو روزہ یا چند روزہ فاسد گردد

سے باتفاق روزہ واجب نہیں ہوتا اور اگر ایک رمضان میں دو یا چند روزے کسی وجہ سے فاسد ہو گئے کہ ان کی وجہ سے

بہ تردید نیت۔ یعنی اس طور پر نیت کرنا کہ اگر یہ دن رمضان کا ہے تو یہ روزہ رمضان کا ہے ورنہ نفل ہے۔ نہ ثابت شود۔ ایسی گواہیاں ہو گئی ہوں۔ جن کو تسلیم کرنا ضروری ہے۔

جماع کرے۔ یعنی پیشاب گاہ کا اگلا حصہ شرفاء میں داخل کر دیا خواہ انزال ہو یا نہ ہو۔ عمدًا۔ جان بوجہ کر۔ بردہ۔ غلام خواہ مردہ یا عورت پر کفارہ کی تفصیل ہے۔ پے در پے۔ متوالیہ

میں روزہ توڑ دیا یا وہ دن آگئے جن میں کہ روزے رکھنا درست نہیں ہیں تو خواہ ان دنوں میں روزے رکھ لی ہوں پھر بھی کفارہ کے روزے سے از سر نو رکھنے ہوں گے نہ عیدین۔

یعنی عید اور بقرہ عید کا دن۔ بہ قدر۔ مثلاً سفر یا مرض۔ مثل صدقہ فطر۔ یا ساٹھ مسکینوں کو صبح و شام دونوں وقت کھانا کھائے۔ بدون جماع۔ یعنی کھانے پینے سے۔

افساد۔ یعنی صرف رمضان کا روزہ فاسد کرنے سے کفارہ واجب ہو جائے اور کسی دوسری قسم کا روزہ فاسد کیا تو کفارہ واجب نہ ہوگا۔

بوجہ کہ کفارت واجب شود اگر بعد افطار روزہ اول کفارت دادہ شد روزہ ثانی را

کفارہ واجب ہوتا ہو اگر ماہِ ربیعہ روزہ فاسد کرنے کے بعد کفارہ دے دیا تو دوسرے روز کا علیحدہ

کفارت علیحدہ بدہ و چھپنیں در ثالث و رابع و بعد آں و اگر روزہ اول را کفارت نداده

کفارہ دے اور اسی طرح تیسرے اور چوتھے اور ان کے بعد کے روزوں کا حکم ہے اور پہلے روزہ کا کفارہ

باشد تا آخر رمضان برائے افطار چند روزہ یک کفارت کافی است و نزد مالک و شافعی

آخر رمضان تک نہ دیا ہو تو چند فاسد کردہ روزوں کا ایک کفارہ کافی ہے اور امام مالک اور امام شافعی

برحرا تقدیر چند روزہ را چند کفارت می باید و اگر از دور رمضان دور روزہ فاسد کردہ و کفارت

کے نزدیک بر صورت چند روزوں کے چند کفارے ہونے چاہئیں اور دور رمضان کے دور روزے فاسد کر دے اور پہلے رمضان

روزہ اول نداده دریں صورت باتفاق کفارت علیحدہ علیحدہ واجب است و اگر بخطا یا

کے روزہ کا کفارہ نہ دے اس صورت میں بالاتفاق علیحدہ علیحدہ کفارے واجب ہیں اور اگر غلطی سے یا

باکراہ افطار کرد گو بجہاج یا حقنہ کردہ شد یا در گوش یا در بینی دوا چکانیدہ شد یا در

جھوڑا افطار کرے اگرچہ بجہاج یا حقنہ کیا گیا ہو یا کان یا ناک میں دوا چکانی گئی یا نر کے زخم میں

زخم شکم و زخم سر دوا چکانیدہ شد پس دوا بہ دماغ یا در شکم اور سید یا سنگریزہ یا آب بنے

دوا ڈالی گئی اور دوا دماغ میں یا پیٹ میں پہنچی گئی یا سنگریزہ یا لوب

یا چیز کے از جنس دوا و غذا نیست از حلق فرو برد یا بہ قصد پُری دہن قے کر دیا بگمان شب

یا کوئی ایسی چیز جو دوا اور غذا کی جنس سے نہ ہو حلق سے اتر گئی یا قصداً منہ بھر کے قے کی یا رات کے گمان

طعام سوز خورد و ظاہر شد کہ صبح ہو دیا بہ گمان غروب افطار کرد حالانکہ غروب نہ شدہ بود یا

میں سوئی گئی اور پھر معلوم ہوا کہ صبح ہو گئی تھی یا غروب کے گمان میں افطار کر لیا حالانکہ آفتاب غروب نہیں ہوا تھا یا

طعام بہ فراموشی خورد و گمان کرد کہ روزہ من فاسد شد پستہ عمداً خورد یا آب در حلق خفتہ

بھول کر کھانا کھایا اور یہ خیال کر کے کہ میرا روزہ فاسد ہو گیا اس کے بعد عمداً کھانا کھایا یا سوتے ہوئے شخص کے

ریختہ شد یا زنی خفتہ یا در حالت دیوانگی یا بیہوشی جماع کردہ شد دریں صورت ہاتھ و واجب شود

حلق میں پانی ڈال دیا یا سوئی ہوئی عورت سے یا عورت کی درانچ یا بیہوشی کی حالت میں اس جماع کر لیا یا ان سب صورتوں میں قضاء واجب ہو گئی

اے اصغر روزہ اول یعنی رمضان کے چند روزے فاسد کئے مگر پہلے روزے کو فاسد کرنے کے بعد فوراً اس کا کفارہ ادا کیا ہے پھر دوسرا روزہ فاسد کیا ہے تو دوسرا

کفارہ ادا کرنا ہوگا۔ ہر چند فاسد روزوں کا ایک کفارہ کافی ہوگا۔ برحرا تقدیر یعنی خواہ پہلے فاسد کردہ روزے کا کفارہ دے چکا ہو یا ابھی نہ دیا ہو۔ بخلاف یعنی

غفل سے مثلاً کلی کہنے میں غن کے اندر پانی چلا گیا۔ بالکھ۔ جزا۔ حقنہ۔ یعنی پچکاری کے ذریعے پانچ کے تمام میں دوا چڑھانہ زخم شکم۔ جو زخم پیٹ کے اندر تک ہو۔ پُری

دہن۔ یعنی قے کا دوا چھال میں گوند میں نہ روک سکے۔ طعام سوز۔ سوئی تھجمان غروب۔ غروب کے وقت کھانا چھانسی گئی جس کی وجہ سے سورج غروب چکے کا گمان ہو

گیا۔ یعنی یہ بھول گیا کہ میرا روزہ ہے۔ قضا۔ یعنی اس دن کی بجائے کسی دوسرے دن کا روزہ رکھنا ضروری ہوگا۔

نہ کفارت و چھینیں اگر در رمضان ^{للہ} نہ نیت روزہ کر دہ نیت افطار و بیچ از مفسر است

کفارہ واجب نہ ہوگا اور اسی طرح اگر رمضان میں نہ روزہ کی نیت کی اور نہ افطار کی اور روزہ کو توڑنے والی کرنی چیز

صوم از بوقوع نیامد قضا واجب شود نہ کفارت و اگر در رمضان نیت روزہ نہ کر دہ

اس سے صادر نہیں ہوتی تو قضا واجب ہوگی کفارہ واجب نہ ہوگا اور اگر رمضان میں روزہ کی نیت نہیں کی اور

طعم خورد نزدیک امام عظم کفارت واجب نشود و نزدیک جبین واجب شود و اگر روزہ را

کھانا کھایا تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک کفارہ واجب ہوگا اور امام ابو یوسف و امام محمد کے نزدیک واجب ہوگا اور

فرا موش کرد و در حالت فرا موشی طعام یا آب خورد یا جماع کرد روزہ فاسد نشود و قضا

اگر روزہ کو بھول گیا اور بھولنے کی حالت میں کھایا یا پانی پی لیا یا صحبت کر لی تو روزہ فاسد ہوگا اور قضا

واجب نہ کر دہ و چھینیں احتلام و انزال بنظر شہوت و روغن بر بدن مالیدن و مس

واجب نہ ہوگی اور اسی طرح شہوت سے دیکھنے کی بات کر احتلام و انزال ہونے اور تیل بدن پر ملنے اور آنکھ

در چشم کشیدن و غیبت کسے کردن و حماقت کردن و بے قصدے آمدن اگر چه کثیر باشد

میں شہوت رکھنے اور کسی کی غیبت کرنے اور پچھنے لگانے اور بلا قصدے ہونے سے خواہ بکثرت ہو

و بقصدے اندک کردن و آب در گوش چکانیدن روزہ را فاسد نکند و اگر در ذکر روغن

اور قصداً ستر ڈھکے کرنے اور پانی کان میں چھکانے سے روزہ فاسد نہ ہوگا اور اگر عضو تناسل کے سوا کچھ

یا چیزے دیگر چکانید نزدیک امام عظم روزہ فاسد نہ شود و نزدیک ابی یوسف فاسد شود و

تیل یا کوئی چیز چکانی تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک روزہ فاسد نہ ہوگا اور امام ابو یوسف کے نزدیک فاسد ہوگا اور

اگر باذن مردہ یا چہار پایہ یا در غیر سبیلین جماع کر دیا زن را بوسہ کر دیا مس بشہوت کرد

اگر مردہ عورت یا چہار پایہ کے ساتھ یا پیشانہ و پاخانہ کے راستہ کے علاوہ میں صحبت کی یا عورت کا بوسہ لیا یا شہوت

اگر انزال شد روزہ فاسد شود و الا فاسد نشود اگر در دندان چیزے از طعام باقی ماندہ و

سے چھرا اگر انزال ہو گیا تو روزہ فاسد ہو گیا ورنہ فاسد نہیں ہوا اگر دانتوں میں کھانے کا کچھ حصہ (مثلاً چنے سے کم) رہ گیا اور

اُس را از دست بر آورده خورد روزہ فاسد شود و کفارت واجب نہ شود و اگر از نوک

اسے ہاتھ سے نکال کر کھالیا تو روزہ فاسد ہو گیا اور کفارہ واجب نہ ہوگا اور اگر نوک زبان سے

زبان بر آورده خورد اگر مقدار خود باشد قضا واجب شود و اگر از نخود کمتر باشد روزہ

نکال کر کھالیا اور وہ چنے کی مقدار ہو تو قضا واجب ہوگی اور اگر چنے کی مقدار سے کم ہو تو روزہ

نہ اگر در رمضان یعنی سارے دن روزہ دار کی کسی حالت میں رہا اور روزہ رکھنے یا نہ رکھنے کا ارادہ نہیں کیا۔

طعام خورد یعنی نصف النہار سے قبل اگر نصف النہار کے بعد کھانے کا تو کسی کے نزدیک بھی کفارہ واجب نہیں ہوگا۔ خورد اگر بھول کر کھانے سے روزہ توڑ دیا۔

خاک توڑ دینے تو اس کو روزہ کو دینا چاہئے ورنہ جہر و کنا ضروری نہیں۔ احتلام۔ سوئے ہونے نہانے کی حاجت ہونا۔ غیبت۔ میٹھ میٹھ کرنا۔ حماقت کردن۔ بھولنے۔ غیبت۔

فاسد نشود و اگر دانہ کج شد در دہن انداختہ از حلق فرو برد روزہ فاسد شود و اگر در دہان

فاسد نہ ہوگا اگر بل کا دانہ منہ میں ڈال کر حلق سے نیچے اندر لیا تو روزہ فاسد ہوگا اور اگر منہ میں

خائیدہ روزہ فاسد نشود قے پُری دہن در دہن آمد و باز آل را بہ قصد فرو برد روزہ فاسد

بچایا تو روزہ فاسد نہ ہوگا (کیونکہ اس طرح اس کا کوئی حصہ حلق سے نیچے نہیں جائیگا) قے منہ بھر کر منہ میں آئی اور پھر قصداً

شود و اگر قے قلیل در دہن آمد و بے قصد فرو رفت روزہ فاسد نہ شود اگر پُری دہن بے

نعل لی تو روزہ فاسد ہوگا اور اگر نئے خروڑی مقدار میں آئی اور بلا قصد نعل لی تو روزہ فاسد نہیں ہوا اور اگر منہ بھر کے بلا قصد

قصد فرو رفت نزد ابی یوسف فاسد نہ شود نہ نزد محمد اگر قلیل بقصد رفت نزد محمد فاسد

نہ نعل لی تو امام ابو یوسف کے نزدیک روزہ فاسد ہوگا نہ امام محمد کے نزدیک۔ اگر خروڑی مقدار میں قے قصداً نعل لی تو امام محمد

شود نہ نزد ابی یوسف چشیدن چیزے یا خائیدن چیزے بے عذر در روزہ مکروہ است

کے نزدیک نہ مکروہ ہوگا اور امام یوسف کے نزدیک نہیں ہوا کسی چیز کا روزہ کی حالت میں بلا عذر پکھن یا چھانا مکروہ ہے۔

و طعام برائے طفل خائیدن در صورت ضرورت جائز باشد و مضغہ و استنشاق برائے

اور بچے کے فاسطہ کھانا ضرورتاً چھانا جائز ہے اور کھلی اور رنگ میں پانی نہ دینا گرمی دگر کرنے

دفع گرمی و چھینیں غسل برائے دفع گرمی و پار چہ تر پیچیدن نزد امام اعظم مکروہ است

کی خاطر اور اسی طرح گرمی زائل کرنے کی خاطر غسل اور بیچکا ہوا پکڑا لپیٹا امام ابو حنیفہ کے نزدیک مکروہ تنزیہی

تنزیہاً کہ بر جزع دلیل است و نزد ابی یوسف مکروہ نیست مسئلہ اگر بہ شب مجنب

ہے کیونکہ یہ اضطراب و مہجرباہت کی دلیل ہے اور امام ابو یوسف کے نزدیک مکروہ نہیں ہے۔ اگر دلت میں ہنسی (ناہک ہے)

شد و صبح کرد صائم در حالت جنابت روزہ او صحیح است لیکن مستحب آنست کہ پیش از

غسل کی ضرورت ہو تو صبح ہوگی روزہ رکھ لیا تو حالت جنابت (ناہک) میں اس کا روزہ صحیح ہے (بہیضہ میں رکے) لیکن مستحب یہ ہے

طلوع صبح غسل کند مسئلہ علماء اتفاق دارند بر آنکہ در روزہ دروغ گفتن یا غیبت کسے

صبح صادق کے طلوع سے پہلے غسل کرے۔ علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ روزہ میں جھوٹ بولنا یا کسی کی غیبت

گردن یا بہ کسے ناشنا گفتن روزہ فاسد نمی کند لیکن مکروہ است و نزد اوزاعی روزہ او

کرنا یا کسی کو بُرا بھلا کہنا اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا مگر ایسا کہ سخت مکروہ (ناہک نہ) ہے۔ امام اوزاعی کے

کتبہ میں منہ بھر کر نہ دکر میں موت کی شراعت میں قتل کرنے سے روزہ ٹوٹ جائیگا۔ بیعتیں قبل و بعد سے۔ چھ لہ اڑا لی جی فاج ہو نہ فاسد نہ شود و اگر خروڑی ہوگی۔ بخود۔ چنا

لہ محمد بن یزید۔ خائیدہ۔ چو کہو چبانے سے منہ میں نگ کر منہ میں رہ جائے گا۔ حلق کے اندر کچھ نہ جائیگا نہ فرو برد۔ چو کہو قصد کسی چیز کو نگھنا روزہ کے لئے مفید ہے

فاسد نہ شود۔ اس لئے کہ قلیل بھی ہے اور قصد بھی نہیں ہے نہ فاسد نہ شود۔ چو کہو مقدار زیادہ ہے۔ نہ نزد محمد۔ چو کہو قصد نہیں ہے۔ نزد محمد فاسد نہ شود۔ چو کہو اس نے

قصداً ایسا کیا۔ نہ نزد ابی یوسف۔ چو کہو مقدار قلیل ہے۔ و صورت ضرورت۔ مثلاً شوہر یا لاکھ سودہ کا منہ میں نگ کی کی بیشی پر برا بھلا کہنا ہے تو نگ کچھ کی ضرورت

ہے یا کچھ بول کر چاکر دیے نہیں کھاسا اور اس کے لئے کوئی نرم فضا نہیں ہے تو چاکر دینے کی ضرورت ہے۔ صحیح آنست۔ چو کہو روزہ میں طہارت کی شراعت نہیں ہے۔

مستحب۔ چو کہو ناہک کی حالت میں بدعت کے خشنے دُور رہتے ہیں مثلاً ناسرا۔ بُرا بھلا۔ فاسد نمی کند۔ اس لئے کہ روزہ توڑنے والی گناہ چیز پیش نہیں آتی۔

فاسد شود رسول فرمود صلی اللہ علیہ وسلم ہر کہ ترک نہ کر دسخن دروغ و عمل معصیت پس حق
نہی کہ روزہ فاسد ہو جائیگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص جھوٹ بولنا اور گفت و گو کے کام روزے میں ترک نہ کرے

تعالیٰ محتاج روزہ او نیست یعنی روزہ او مقبول نیست مسئلہ اگر شخصے طعام می خورد یا
ترا اللہ تعالیٰ کو اس کے روزہ کی ضرورت نہیں یعنی اس کا روزہ مقبول اور رب کی خوشنودی کا باعث نہیں ہے اگر کوئی شخص کھانا کھاد ہو یا صحبت

جماع می کند و فجر طلوع کرد بمجرّد طلوع فجر طعام از دہاں انداخت و ذکر از جماع بر کشید نزد
کردا ہو اور وہ صبح صادق کے طلوع کے ساتھ ہی کھانا منہ سے نکال دے اور آگے تامل صحبت سے روک لے اور نکال لے تو

جموّر روزہ او صحیح باشد و نزد مالک باطل شود مسئلہ مریض کہ بصوم خوف زیادت مرض
جموّر اکثر فقہاء کے نزدیک اس کا روزہ صحیح ہوگا اور امام مالک کے نزدیک باطل ہوگا بیمار جس کا روزہ رکھنے کی وجہ سے مرض بڑھ جائے گا

داشته باشد و مسافر کہ بالا تفسیر آں گفتہ شد آنہا را افطار جائز است پس اگر مسافر روزہ
اندیشہ ہو اور مسافر جس کی تفسیر او پر بیان ہو چکی ہے ان کے لئے افطار جائز ہے اور اگر مسافر کے لئے

مضر نباشد بہتر آنست کہ روزہ دارد و اگر مسافر در جہاد باشد یا روزہ اور اضر باشد او را
روزہ مضر نہ ہو تو روزہ رکھنا بہتر ہے اور اگر مسافر جہاد میں ہو یا روزہ رکھنا اس کے لئے مضر ہو تو

افطار بہتر است و اگر بہرہلاکت رساند افطار واجب است از روزہ عاصی شود و مریض و
اس کے لئے افطار بہتر ہے اور اگر ہلاکت تک پہنچ جائے تو افطار واجب ہے اور روزہ رکھنا باعث گناہ ہوگا اور بیمار و

مسافر کہ افطار کردہ بودند اگر در حالت ہماں مرض یا سفر مردند قضا واجب نشود و اگر بعد
مسافر جنہوں نے افطار کیا تھا اگر اسی سفر یا بیماری کی حالت میں مرجائیں تو قضا واجب نہ ہوگی اور اگر تندرستی

صحت و اقامت مژند ہر قدر ایام کہ بعد صحت و اقامت دریافتند ہماں قدر روزہ را قضا
اور اقامت کے بعد انتقال ہوا تو تندرستی اور اقامت کے بعد جتنے دن ملے ہوں (اور زندہ رہا ہو) اتنے ہی روزوں کی قضا

واجب شود چوں قضا نہ کردند برولی از ثلث مال آنہا بشرط وصیت واجب است
واجب ہوگی اگر قضا نہ کریں تو ولی (وارث) پر ان کے مال میں سے اس شرط کے ساتھ وصیت واجب ہے کہ وہ

کہ فدیہ دہد عوض ہر روزہ طعام مسکین بقدر صدقہ فطر و بدون وصیت واجب نیست
روزوں کا فدیہ دے ہر روزہ کا فدیہ ایک مسکین کو صدقہ فطر کی مقدار کھانا دیا جائے اور اگر وصیت نہیں کی تو ولی پر فدیہ دینا

نہ فاسد شود۔ چنانچہ فیت کے لئے کھانے والا قرار دیا گیا ہے اس لیے اون کا کھانے کا قول کیا ہے۔ عمل تقصیت جس طرح آج کے جاہل لوگ روزہ پہلانے کے
لیے طرح طرح کی باتیں میں گتے ہیں کہ مقبول نیست۔ یعنی اللہ تعالیٰ ایسے بھڑے سے غصہ نہیں ہوتے کہ باطل شود۔ اس لیے کہ فیض بھی جماع ہے۔ رقیقین۔ اگر تندرست کو بھی روزہ
رکھنے میں مرض پیدا ہو جائے گا خیال ہو تو بھی اس کو یہی حکم ہے۔ لیکن مرض کا خوف یا مرض کی زیادتی کا خوف جب ہوگا جب بیمار ہو یا کسی مسلمان کا ذاتی طیب بنے۔ بالامینی
نہانے کے قصہ کے بیان میں کہ روزہ دار جو کچھ رمضان کی فضیلت اس کو حاصل ہو جائے گی۔ درجہ دار۔ اگر روزہ رکھنے سے کزدی کا خیال ہو۔ عاصی شود۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایسے ہی موقع پر فرمایا تھا کہ سفر میں روزہ رکھنا بھی نہیں ہے۔ واجب نشود۔ اس لیے کہ سفر پر قضا جب ضروری ہوتی ہے جب کہ عذر نہ ہونے کے بعد قضا کرنے کا وقت اس کا طے
ثالث مال۔ مال کا تہائی حصہ۔ فدیہ۔ عوض۔ بقدر صدقہ فطر ایک مسکین یا تین مسکین پر چھٹا مال۔

واگر تبرع کند صحیح شود۔ مسئلہ قضاے رمضان اگر خواہ پے در پے گزارد و اگر خواہ متفرق

واجب نہیں ہے اگر تبرع و احسان کرے اور نہ بیوہ کو تبرع کرے رمضان کی قضا کے روزے اگر پانچ سسل رکھے اور پانچ متفرق

اگر تمام سال قضا نہ کر دے رمضان دیگر آمد روزہ رمضان دیگر ادا کند بستر بابت رمضان

اگر پورے سال قضا نہ کرے اور دوسرا رمضان آجائے تو دوسرے رمضان کے روزے رکھے اس کے بعد پہلے رمضان

اول قضا کند و دریں صورت بیسج فدیہ واجب نیست مسئلہ شیخ فانی کہ اگر روزہ عاجز

کے روزہ کی قضا کرے۔ اس صورت میں تاخیر کی بنا پر کوئی فدیہ واجب نہیں ہے شیخ فانی کہ اگر روزہ رکھنے سے عاجز

باشد افطار کند و عوض ہر روزہ بقدر صدقہ فطر اطعام کند پس ترا اگر قدرت روزہ ہم رسید

یعنی کی وجہ سے ہر روزہ کے بدلہ ایک صدقہ فطر کی مقدار کھانا دیدے اس کے بعد اگر وہ روزہ رکھنے پر قادر ہو

قضا بروے واجب شود مسئلہ زن حاملہ یا شیر دہندہ اگر بر نفس خود یا بچہ خود

حیا تو اس پر قضا واجب ہوگی حاملہ یا دودھ پلانے والی عورت کو اگر اپنے نقصان یا بچہ کی ضرورت کا

خوف کند افطار کند و قضا کند فدیہ واجب نیست۔

فدیہ خوف ہو تو افطار کرے اور قضا کرے کوئی فدیہ اس پر واجب نہیں ہے۔

فصل۔ روزہ نفل بہ شروع واجب شود مگر روزہ ایام منہیہ و افطار روزہ نفل بے عذر

نفل روزہ شروع کرنے کے بعد واجب ہو جاتا ہے لیکن وہ دن جن میں روزہ رکھنا ممنوع ہے ان میں شروع کرنے سے واجب نہ ہوگا

روانیت و بہ عذر رواست و ضیافت ہم عذر است افطار کند و قضا لازم شود۔

جو عذر نفل روزہ افطار کرنا جائز نہیں اور عذر کی بنا پر جائز ہے بیروانی بھی عذر ہے اس کی وجہ سے افطار کرے اور اس کی قضا لازم ہوگی

مسئلہ اگر در روز رمضان طفل بالغ شد یا کافر مسلمان گشت یا مسافر مقیم شد یا حائضہ

اگر رمضان میں دن کے وقت بچہ بالغ ہو گیا یا کافر مسلمان ہو گیا یا مسافر مقیم ہو گیا یا حائضہ

پاک شد اس کا باقی روزہ واجب شود و اس کا کردیا نہ کر دے ہر دو صورت قضا واجب

ہاں جو بھی تو دن کے باقی حصہ میں کھانے پینے اور روزہ توڑنے والی چیزوں کا کھنا واجب ہو گیا اور کسی کے لئے کوئی عذر نہ ہوئے

نشود مگر بر مسافر و حائضہ مسئلہ۔ روز عید الفطر و عید الاضحیٰ و ایام تشریق روزہ حرام است

والہیہ بچہ قضا واجب ہوگی لیکن مسافر و حائضہ پر واجب نہیں عید الفطر، عید الاضحیٰ اور ایام تشریق میں روزہ رکھنا حرام ہے۔

لے تبرع۔ احسان۔ متفرق۔ یعنی بچہ میں روزے نہ رکھے۔ بیچ فدیہ۔ ایام شافعی کے نزدیک اس کو فدیہ بھی دینا پڑے گا۔ لے شیخ فانی۔ وہ بطلان جرم کی طاقت روزہ ہر روز محض

جاری ہے۔ اطعام کند۔ یعنی فقیروں کو دے۔ شیر دہندہ۔ یعنی بوجہ کدودھ پلاتی ہے۔ فدیہ۔ نیز کفارہ بھی واجب نہیں ہے۔ ایام منہیہ۔ وہ دن جن میں

روزہ رکھنے کی ممانعت ہے یعنی عیدین اور ایام تشریق۔ ضیافت۔ خواہ جہان کی خاطر کھانا پڑے لے اس کا۔ کھانے پینے سے رکنا۔ اگر روزہ کی حالت میں بخر شروع

کیا تو اس روزہ کے کوہر کرنا ضروری ہے۔ مسافر و حائض۔ اور اسی طرح مجنون کو اس دن کی قضا کرنا ضروری ہے۔

از شروع درال روز روزه واجب نشود لیکن اگر نذر کرد روزه این ایام را یا روزه تمام سال

ان دنوں میں سے کسی دن میں روزہ شروع کیا جائے تو روزہ واجب نہ ہوگا لیکن اگر ان دنوں کے روزوں کی نذر کرے یا سال بھر کے روزوں کی نیت

را در ہر دو صورت دریں روزها افطار کند و قضا کند و اگر روزہ داشت عاصی شود لیکن

کرے دونوں صورتوں میں ان دنوں میں افطار کرے اور قضا کرے اور اگر روزہ رکھے تو گنہگار ہوگا مگر اس

نذر از ذمہ ساقط شود و قضایا یافتہ۔ در حدیث آمدہ ہر کہ بعد رمضان در شوال

کے ذمہ نذر ساقط ہوگی اور قضا لازم نہ ہوگی حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص رمضان شریف کے

شش روزہ دارد گویا کہ تمام سال روزہ داشتہ باشد بعض علماء گفته اند کہ شش روزہ

بعد از یہ چھ روزے شوال میں رکھ لے تو گویا اس نے سال بھر روزے رکھے (سال بھر کے روزوں کا قرب ملے گا) بعض علماء فرماتے ہیں کہ شوال کے

در شوال متفرق دارد متصل عید الفطر ندارد تا شبہ نصاریٰ نشود لہذا متصل را مکروہ داشتہ اند

چھ روزے عید الفطر کے متصل نہیں بلکہ متفرق رکھے تاکہ عیسائیوں سے مشابہت نہ ہو لہذا وہ متصل رکھنے کو مکروہ قرار دیتے

و فتویٰ بر آنست کہ مکروہ نیست و پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم در شعبان اکثر روزہ داشتہ و در

ایں فتویٰ اس پر ہے کہ مکروہ نہیں کیونکہ عید کے دن کی وجہ سے رمضان کے روزوں سے اتصال باقی نہ رہا، رسول اکرم شعبان کے زیادہ حصہ میں

بعض احادیث بعد نصف شعبان از روزہ نہی آمدہ بہجت آنکہ ضعف مانع صوم رمضان نہ

روزے رکھنے اور بعض احادیث میں نصف شعبان کے بعد روزہ کی مخالفت اس وجہ سے ہے کہ ضعف کی وجہ سے رمضان کے روزوں میں

شود۔ مسئلہ۔ در ہر ماہ روزہ داشتن مسنون است گاہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

رکاوٹ پیدا نہ ہو ہر ماہ تین روزے رکھنا مسنون ہے کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایام بیض

روزہ ایام بیض سیزدہم چہارم پانزدہم داشتہ و گاہے اول ماہ و گاہے آخر ماہ و گاہے در

کے روزے یا تیرہویں پندرہویں تارخ میں روزے رکھتے اور کبھی مہینے کے شروع میں اور کبھی مہینے کے آخر میں اور کبھی

ہر عشرہ یک روزہ و گاہے پنجشنبہ و دوشنبہ و پنجشنبہ یا دوشنبہ و پنجشنبہ و

ہر عشرہ میں ایک روزہ اور کبھی جمعرات اور پیر اور جمعرات یا پیر اور جمعرات اور

دوشنبہ و گاہے در یک ماہ شنبہ یکشنبہ دوشنبہ و در ماہ دوم سہ شنبہ چہار شنبہ پنجشنبہ

پیر اور کبھی ایک ماہ میں پچھتے اقرار پیر اور دوسرے مہینے میں منگل بدھ جمعرات

لے نہ شود چونکہ اس کا شروع کرنا ہی درست نہیں ہے فصل شروع کرنے سے جب واجب ہوتا ہے جبکہ شروع کرنا درست ہو۔ در ہر دو صورت۔ یعنی خاص ان دنوں روزے

کی نذر یا پورے سال کے روزے کی نذر جس میں یہ دن بھی داخل ہو گئے نہ ہو گئے گویا کہ تمام سال مل جائے لگایا ہے۔ اس لحاظ سے ایک ماہ رمضان کے روزے رکھنے

سے دس مہینوں کے روزوں کا ثواب مل گیا اب دو ماہ باقی ہے۔ اگرچہ دنوں میں روزے رکھے گا تو دس گنے کے حساب سے ساتھ دس مہینوں کا ثواب مل جائے گا۔ لہذا یہ آدمی

گویا پورے سال کا روزہ دار ہے۔ مکروہ نیست۔ عید کے دن کی وجہ سے اتصال ختم ہو جائیگا۔ تو نصاریٰ کے ساتھ مشابہت نہ ہے بلکہ مختلف۔ اگر کوئی شخص ایسا ہے کہ اس کے

آخر شعبان میں روزے رکھنے سے رمضان کے روزوں میں خلل نہیں پڑتا تو اس کے لیے کوئی ممانعت نہیں ہے۔ ایام بیض۔ یعنی وہ دن جن کی راقم چاندنی کی ہیں۔ در ہر عشرہ۔ یعنی چھ کے ہر دس

دن میں ایک روزہ۔ اس طرح مہینے میں تین روزے ہو جائیں گے۔

روزِ عرفہ ہر کہ روزہ دارد دو سالہ گناہ او بخشیدہ شود سالے گزشتہ و سالے آئندہ و اگر کا روزہ رکھتے ہوں شخص ذی الحجہ کی نیت یا حج (یا عمرہ) کا روزہ رکھے اس کے دو برس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں یعنی گزشتہ سال کے اور آنے والے سال کے

روزِ عاشورہ روزہ دارد یک سالہ گزشتہ گناہ او بخشیدہ شود و مستحب آنست کہ با عاشورہ اور اگر عرم کی دوسری تاریخ (عاشورہ) کا روزہ رکھے تو سال بھر کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور مستحب یہ ہے کہ عاشورہ کے

یک روز اول یا یک روز بعد ازاں روزہ داشته باشد و روزہ روز جمعہ تنہا نزد بعض روزہ کے ساتھ ایک دن قیام یا ایک دن بعد روزہ رکھا جائے (تاکہ یہود سے مشابہت نہ ہو) بعض علماء کے نزدیک تنہا جمعہ

علم مکروہ است و نزد ابی حنیفہ و محمدؐ مکروہ نیست مسئلہ صوم دہر و صوم وصال مکروہ کے دن کا روزہ رکھنا مکروہ ہے امام ابو حنیفہؒ و امام محمدؒ کے نزدیک مکروہ نہیں ہے صوم دہر (دہر عجمی کا ترجمہ) اور صوم وصال

است و بہترین صیام صیام داؤد است کہ یک روز روزہ دارد و یک روز افطار کند بشرطیکہ پہلے روزے رکھا مکروہ ہے۔ روزہ رکھنے کا بہترین طریقہ حضرت داؤدؑ کے روزے رکھنے کا ہے کہ ایک دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے بشرطیکہ

مراومت برآں تواند کرد کہ عبادت دوام بہتر است مسئلہ زن را بدون اذن شوہر و بندہ کہ اس پر بیعت ممکن ہو کہ عبادت پر دوام و ہمیشگی بہتر ہے عورت کو شوہر کی اجازت کے بغیر اور غلام

را بدون اذن مالک روزہ نفل نبیہ داشت۔

کو مالک کی اجازت کے بغیر نفل روزہ نہ رکھنا چاہیے

فصل۔ اعتکاف در مسجد عبادت است و در مسجد جامع اولیٰ و واجب می شود اعتکاف

مسجد میں اعتکاف عبادت ہے اور جامع مسجد میں زیادہ بہتر ہے اعتکاف کی نذر کر لی جاتے

بہ نذر و آل عبارت است از ماندن در مسجد بہ نیت اعتکاف و اقل آل یک روز است تو واجب ہو جاتا ہے اعتکاف سے مراد مسجد میں اعتکاف کی نیت سے ٹھہرنا اور اس کی کم سے کم مدت امام ابو حنیفہؒ

نزد امام اعظم و اکثر روز نزد ابی یوسف و یک ساعت نزد محمد و اعتکاف کے نزدیک ایک دن ہے اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک دن کا اکثر حصہ اور امام محمدؒ کے نزدیک ایک ساعت (تقریبی)

لہ روز عرفہ یعنی ذی الحجہ کی نیت یا حج (یا عمرہ) کا روزہ رکھے۔ عرم کی دوسری تاریخ۔ عاشورہ۔ عرم کی دوسری تاریخ۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ پہنچے تو یہود کا عاشورہ کا روزہ رکھتے تو دعوت فرمایا کہ اس دن کے روزہ کا کیا سبب ہے۔ یہود نے بتایا کہ حضرت موسیٰؑ کو فرعون سے اس دن نجات ملی تھی اور فرعون اسی دن جو قہر میں ڈوبا تھا حضرت موسیٰؑ اس دن شکرانے کا روزہ رکھتے تھے۔ اس پر آنحضرتؐ نے فرمایا تو میرے ہم سے بھی زیادہ حضرت موسیٰؑ کے آباء کا حق ہے۔ آپؐ نے عید غدیر مذکور رکھا اور صائمہ کی مگر روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔ چر جب رمضان کے روزے فرض ہو گئے تو آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ اب عاشورہ کا روزہ اختیار کرنا ہے۔ چر چاہے رکھے نہ یک روز اول۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اگر آئندہ سال ذی قہر عرم کی دوسری تاریخ کا بھی روزہ رکھوں گا۔ صوم دہر یعنی تمام مسلسل روزے رکھنا۔ صوم وصال یعنی ایک روزہ افطار کے بغیر دوسرا روزہ شروع کر دینا۔ صیام داؤد حضرت داؤدؑ کا ایک دن چھ روزہ رکھا کرتے تھے نہ مراومت۔ ہمیشگی نہ دوام۔ یعنی وہ عبادت میں کسی انسان پابندی کر کے۔ نہایت داشت غفلت کے مقابلہ میں بندوں کے حق کا اعتبار نہیں تو نفل کی ادائیگی سے اگر بندوں کے حقوق تلف ہیں تو نفل کی ادائیگی درست نہیں۔ درتجربہ یعنی جس میں بیک وقت جماعت جاتی ہو۔ اعتکاف کے لیے سب سے بہتر مسجد حرام ہے۔ چر مسجد نبوی، چر بیت المقدس، چر جامع مسجد۔ چر وہ مسجد جس میں نماز زیادہ ہوتے ہیں۔

عشرۃ اخیرۃ رمضان سنت مؤکدہ است در روزہ در اعتکاف واجب شرط است و

در رمضان کے اخیر عشرہ کا اعتکاف سنت مؤکدہ ہے اور واجب اعتکاف میں روزہ شرط ہے اور

ہیچنیں در نفل در روایت وزن در مسجد خانہ اعتکاف کند مسئلہ معتکف از مسجد

ایک روایت کے اعتبار سے نفل اعتکاف میں بھی روزہ شرط ہے اور عورت کو مسجد (موقوفہ) میں اعتکاف کرے مختلف مسجد سے پانچانہ

بر نیاید مگر برائے بول و غلط یا نماز جمعہ در وقتیکہ جمعہ با سنت تو اس یافت و در مسجد

پیشاب اور نماز جمعہ کے علاوہ کے لیے باہر نہ آئے اور نماز جمعہ کے لیے ایسے وقت پہنچے کہ جو سے قبل کی سنت پڑھ سکے اور جامع مسجد

جامع زیادہ ازاں درنگ نہ کند و اگر درنگ کرد اعتکاف فاسد شود۔ مسئلہ اگر معتکف

میں زیادہ دیر نہ لگائے اگر تاخیر کرے تب بھی اعتکاف فاسد نہ ہوگا اگر اعتکاف

بے عذر یک ساعت از مسجد برآمد اعتکاف فاسد شد و نزد صاحبین تاکہ اکثر روز

کرنے والا بلا عذر ایک ساعت مسجد سے باہر رہا تو اس کا اعتکاف فاسد ہو گیا اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک توہمیکہ

بسیرون مسجد نباشد فاسد نشود و خوردن و نوشیدن و خفتن و بیع و شراء بدون

دن کے اکثر حصہ میں مسجد سے باہر نہ رہے اعتکاف فاسد نہ ہوگا کھانا پینا اور سونا اور سامان مسجد میں لائے بغیر خرید و

احضار متاع معتکف را جائز است نہ غیر معتکف را مسئلہ معتکف را وطی

فروخت معتکف کے لئے جائز ہے معتکف کے علاوہ کے لئے مسجد میں جائز نہیں معتکف کے لئے ہیستری

و دواعی وطی حرام است و از وطی اگر چہ بہ شب باشد یا بہ فراموشی باشد

اور دواعی وطی (ہیستری پر آمادہ کرنے والے کام مثلاً بوسہ وغیرہ) حرام ہیں ہیستری خواہ رات میں ہو یا بھول کر ہو اعتکاف فاسد

اعتکاف فاسد شود و از مس قبلہ اگر انزال کند اعتکاف فاسد شود و الا نہ در

ہو جائے گا اور پھولے اور بوسہ پہننے سے اگر انزال ہو جائے تو اعتکاف فاسد ہوگا ورنہ نہیں اعتکاف

اعتکاف سکوت بالکلیہ مکروہ است و کلام بیہودہ مکروہ ترکلام بخیر کند مسئلہ اگر

میں بالکل خاموش رہنا مکروہ ہے اور بھردہ و غش کلام زیادہ باعث گناہت ہے اعتکاف میں چھپا کر کہے (دین کی بات کرے یا نفاق و کفر لڑے کرے) اگر

لے سنت مؤکدہ یعنی اہل بیت سے اگر کسی نے بھی اعتکاف کر لیا تو سب سبکدوش ہو جائیں گے ورنہ سب ملامت کے مستحق ہوں گے۔ واجب یعنی

حس اعتکاف کی نندہ ہودہ بدون روزہ کے کے ادا نہ ہوگا۔ مسجد خانہ اگر گھر میں مسجد بنی ہوئی نہ ہو تو گھر کے کسی گوشے کو منتخب کر کے اعتکاف کرے کہ بول پیشاب

غائط پانچانہ با سنت یعنی جمعہ مسجد میں ایسے وقت پہنچے کہ پہلی سنتیں ادا کر سکے اور بعد کی سنتوں کے لیے بھی طہر کر سکے۔ فاسد شدہ یعنی اگر اس نے اعتکاف

شروع کرتے وقت ان چیزوں کے نکلنے کی نیت نہ کی ہو اور اعتکاف واجب ہو۔ بیع و شراء غریبہ و فروخت کرنا۔ غیر معتکف یعنی اس کو غریبہ و فروخت کسی طرح جائز

نہیں۔ دواعی وطی۔ جیسے بوسہ لینا۔ گلے لگانا۔ قہقہہ بوسہ دینا وغیرہ۔ یعنی اگر انزال نہیں ہوا تو اعتکاف فاسد نہ ہوگا۔ اس طرح سوتے ہوئے نہانے کی حاجت ہو جانے سے

بھی اعتکاف فاسد نہ ہوگا۔ سکرت بالکلیہ بالکل چھپ رہنا۔ یہ دوسری قوموں میں میں ایک قسم کا روزہ ہے۔ اسلام میں اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ کلام بخیر ہوتے ہوئے کہ

قرآن پڑھے۔ حدیث کا مطالعہ کرے۔ دین کی باتیں کرتا ہے۔ شہادت دے۔ دین اگر نذر کرتے وقت راتوں کا اشتغال کر دیا ہے تو راتیں داخل نہ ہوں گی عہ جیسے کلام اللہ کا پڑھنا

یا حدیث و فقہ یا درود و تسبیح وغیرہ۔

اعتکاف چند روز راندر کرد شبہائے آل روزہا ہم اعتکاف لازم شود و همچنین در نذر اعتکاف چند دن کے اعتکاف کی نیت کی تو ان دنوں کی راتوں میں بھی اعتکاف لازم ہوگا اسی طرح دو روز کے اعتکاف کی نیت میں دو راتوں کا اعتکاف بھی

دو روز اعتکاف دو شب لازم و نذر ابی یوسف اعتکاف یک شب میانہ دو روز و اگر اعتکاف لازم ہوگا اور امام ابو یوسف کے نزدیک دنوں کے درمیان آنے والی ایک رات کا اعتکاف لازم ہوگا اور اگر ایک

یک ماہ راندر کرد اعتکاف متصل یک ماہ لازم شود اگرچہ متصل نہ گفتہ باشد۔
میں نے کے اعتکاف کی نیت کی تو مسلسل ایک مہینہ کا اعتکاف لازم ہوگیب خواہ مذکور تے ہوئے متصل کا لفظ نہ بھی کہتے ہو

مسئلہ۔ اعتکاف پر شروع لازم شود مگر نذر محمد۔

اعتکاف شروع کرنے سے لازم ہو جاتا ہے اور اعتکاف کی قیل ترین مقدار پوری کرنی لازم ہوگی لیکن امام محمد کے نزدیک نیت پوری کرنی لازم نہیں کہ نذر محمد تو فرمایا ہے کہ اعتکاف بھی در حد یک ماہ

کتاب الحج

یکے از ارکان اسلام حج است و آں فرض عین است اگر شرائط و وجوب آں یافتہ شود۔
ارکان اسلام میں سے ایک دینی حج ہے اور حج فرض عین میں ہے اگر اس کے واجب ہونے کی شرطیں پائی جائیں

و منکر آں کا فراست و تارک آں باوجود شرائط و وجوب فاسق لیکن از بسکہ دریں دلیار شرائط
اور اس کا منکر کا فر ہے اور واجب ہونے کی شرطیں پائی جانے کے باوجود اس کا ترک کرنے والا فاسق ہے لیکن کیونکہ اس

کتر موجودی شود و در عسمر یک بار واجب است و قریب آں بار بار نمی شود۔ عند الحاجتہ
لگ ہیں واجب ہونے کی شرطیں بہت کم پائی جاتی ہیں یہ معنی اپنے دوز کی باتیں کر رہے ہیں اب ایسا نہیں ہے اور حج عمر میں ایک بار واجب ہے

مسائل آں می توان آموخت لہذا مسائل حج دریں رسالہ مختصر ذکر نہ کردہ شد۔ واللہ اعلم۔
اس کا وقوع بار بار نہیں ہوتا بوقت ضرورت مسائل حج سیکھے جاسکتے ہیں ہذا کے مسائل اس مختصر رسالہ میں ذکر نہیں کئے گئے البتہ ستر جانتا ہے

کتاب التقویٰ

بعد ایتیان ارکان اسلام دانستن حرام و مکروہ و مشتبہ و پرہیز از مشتبہات بنا بر
ارکان اسلام ہر عمل کرنے کے بعد حرام اور مکروہ اور مشتبہ کا جاننا اور مشتبہات سے اس بنیاد پر پرہیز و احتیاط کر کہیں

نہ شبہائے۔ ان اگر نذر کرتے وقت راتوں کا استننا و کر دینے تو اس میں داخل نہ ہیں نہ لازم شود۔ یعنی اب اس کو اعتکاف کی کم از کم مقدار کو یاد رکھنا ضروری ہوگا نذر محمد
چونکہ ان کے نزدیک معتدی و پر کا اعتکاف ہو سکتا ہے۔ کہہ لیجئے۔ حج کے قوی نقطہ قصد و ارادہ کے ہیں بشرطیکہ عین عزت میں نرس لیں حج کو احرام کی حالت میں تمام کرنا کہہ کر طواف و دو غلو
مردہ کے درمیان سعی و صوم کرے۔ ذبح۔ طواف کو کرے اور سر نہ لٹائے اور تین دن تک جہوں کی دیکھ کرے کہ شرعاً آزاد ہونا۔ غسل۔ بوسہ اسلام۔ اندھا و ایاچ نہ ہونا۔ ایسا نہیں
نہ ہونا جو سفر نہ کرے۔ بہت آسان آنے مانے اور وہاں تک کہ لے سابل و حمال کے فرچہ کا مالک ہونا۔ دستہ کا پراسن ہونا۔ عورت کے لئے کسی عوم کا ساتھ ہونا۔ سب باتیں حج کے وجوب
کی شرائط ہیں۔ کہ نہ موجودی شود۔ یہ صفت گناہ کی بات ہے۔ اب یہ صفت نہیں ہے۔ خدا کا ہے۔ خدمت کے وقت لے تقویٰ۔ پرہیز گاری۔ ایتیان۔ عمل کرنا۔ مکروہ۔ مکروہ تحریمی وہ
کام ہے جس کا کرنا یا نہ کرنا کسی شخص نہیں ہے نہ کار او ضار و شرافت خودی کا مستحق ہے۔ مکروہ تنزیہی وہ ہے جس سے بچنا چاہئے لیکن حلال کے قریب ہے۔ مشتبہ۔ وہ کام ہے
جس کا حلال یا حرام ہونا واضح نہ ہو۔

احتیاط از وقوع در حرام و مکروہ از ضروریات اسلام است۔

حرام و مکروہ میں مبتلا نہ ہو جائیں ضروریات اسلام میں سے ہے

فصل۔ در خوردن۔ خوردن میتہ یعنی جانورے کہ بخود مڑوہ باشد و جانورے کہ آزار کا منہ

کھانے کے بیان میں۔ خورد کھانا یعنی وہ جانور کہ اپنے آپ مرکب ہو اور وہ جانور جسے خیر کتابی کا فر

غیر کتابی ذبح کردہ باشد حرام است و ہمچنین جانورے کہ آں را مسلمان یا کتابی ذبح

لے ذبح کر دیا ہو حرام ہے اور اسی طرح وہ جانور کہ اسے مسلمان یا کتابی (یہودی یا عیسائی) نے

کودہ باشد و عمدًا بسم اللہ ترک کردہ باشد حرام است و اگر بہ نسیان ترک کردہ باشد

ذبح کیا ہو اور قصداً بسم اللہ ترک کر دی ہو حرام ہے اور اگر بھول سے ترک ہو گئی تو

نزد مالک حرام است و نزد امام اعظم حلال است مسئلہ خوردن دندہ از چہار پانگان

امام مالک کے نزدیک حرام اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک حلال ہے چہاڑوں اور پندوں دندوں میں سے

د پزندگان اگر چہ کھتا و روباہ باشد و فیل و غر و استر و غرند ہائے زمین مثل موش

(چہاڑوں والے اور چھلیوں کے ذریعے شکار کرنے والے جانوروں) کا کھانا خواہ وہ بچہ اور بوزی ہوں اور باغی و گدھا و بچہ اور زمین کے اند بچوں میں

اہلی و دشتی و ابن عرس وغیرہ حشرات چوں زنبور و سنگ پشت و مانند آں جانورے کہ

رہنے والے جانور مثلاً چوہا و بچل میں رہنے والا اور بیولا وغیرہ حشرات ارضی بیڑے و جانور مثلاً بچل اور کھجور اور ان کے مانند اور

غالب قوت وے نجاست باشد حرام است و زاغ کہ دانہ و نجاست ہر دو می خورد مکروہ است

وہ جانور جن کی زیادہ تر غذا نجاست ہو حرام ہیں اور کتا کہ نجاست اور دانہ دونوں کھاتا ہے اس کا کھانا مکروہ ہے

اسب حلال است و نزد امام اعظم مکروہ و زاغ زراعت کہ فقط دانہ می خورد و خرگوش

مکروہا حلال ہے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک مکروہ ہے اور کھیتی پر رہنے والا کتا کہ حصّہ دانہ کھاتا ہے اور خرگوش

و دیگر حیوانات بری حلال اند و از حیوانات دریا نزد امام اعظم سوائے ماہی بجمیع اقسام خود

اور دوسرے خشکی کے جانور حلال ہیں اور دریائی جانوروں میں سے امام ابو حنیفہ کے نزدیک کھلی کے علاوہ کسی قسم کا جانور

لے میتہ۔ مڑوہ۔ پینہ والا خون۔ نمود۔ بھڑی سے گزرنے والا جانور۔ مشرک کا ذبح کیا ہو۔ خدا کے نام کے سوا کسی اور کے نام سے ذبح کیا ہو یا بھی مردار کے ٹکڑیوں میں داخل ہے۔ لے غیر کتابی۔

جیسے انکس پرست، بہت پرست، مڑوہ وغیرہ۔ ذبح۔ اطمینان کی حالت میں اس طرح پرست ہے کہ کسی حلالہ چیز سے، سانس لینے کی نالی۔ کھانا پینا جلنے کی نالی۔ وہ دونوں درمیان

جوان کی ہیں۔ بسم اللہ اللہ اکبر کر کا کافی باتیں۔ مجبوری کی حالت میں (جیسے کہ شکار جان کے کسی حصّہ میں ذبح کیا دینا ذبح کھانا یا کھا۔ حلالیت مردار کے حکم میں ہے۔ تہ دندہ از

چہاڑوں۔ لگان۔ چہاڑوں میں دوشہ وہ کھاتے ہیں جو اپنی کھلیوں کے ذریعے دوسرے جانوروں کا شکار کرتے ہیں۔ ہند گان۔ پندوں میں دندہ وہ کھاتے ہیں جو بچے کے ذریعے

دوسرے جانوروں کا شکار کرتے ہیں۔ طوطا اگرچہ بچے سے کھاتے ہیں شکار نہیں کرتا۔ لندہ حلال ہے۔ کھتا۔ بچہ۔ روہا۔ لوزی۔ قر۔ یعنی یا تو کھتا۔ جنگل گرد غر حلال ہے۔

استر۔ بچہ۔ غرند کھاتے ہیں۔ وہ جانور جو زمین میں بچل میں رہتے ہیں۔ ابن عرس۔ بنو۔ زنبور۔ بچہ۔ سنگ پشت۔ کھجور۔ قوت۔ غذا کے زاغ زراعت۔ کھیتی کا کوا۔ وہ اگر حرام

ہے جو صرف نجاست پر گزارہ کرتا ہے۔ بڑی خشکی کے رہنے والے۔ ماہی بجمیع اقسام۔ یعنی کھلی کی تمام قسمیں خواہ کھلیے دار ہوں یا نہ ہوں۔

بیچ جانور حلال نیست و ماہی اگر در دریا مُرد و بر روئے آب آمد حرام است نزد

حلال نہیں ہے اور چھل اگر دریا میں مر کر پانی کی سطح پر آجائے امام ابو حنیفہ کے نزدیک حرام ہے

امام اعظم و ماہی و جراد را ذبح شرط نیست مسئلہ خوردن بقدرے کہ قوام

چھل اور لذی کو ذبح کرنا شرط نہیں ہے عہد آٹا کھانا کہ جس سے زندگی باقی

زندگی باشد فرض است و بقدرے کہ بدن نماز استادہ توان خواند و قوت بر روزہ

رہے فرض ہے اور اتنا کھانا کہ نماز کے لئے کھڑا ہو سکے اور روزہ رکھنے کی قوت حاصل

حاصل شود مستحب است و تا نصف شکم مسنون و تا پُری شکم مباح است و اگر بہ

جو جائے مستحب ہے اور آدھے پیٹ اور شکم بھر کر کھانا مباح (جائتا) ہے اگر عباد کے

نیت قوت بر جہاد و تحصیل علوم دینی بخورد مستحب باشد و زیادہ از پُری شکم حرام است

لئے حصول قوت اور علوم دینیہ کی تحصیل میں قوت کی نیت سے کھاتے تو مستحب ہوگا اور پیٹ زیادہ کھانا حرام ہے بین الگے دن روزہ

مگر بقصد روزہ فردا یا بخاطر مہمان مسئلہ در حالت فمضہ یعنی در وقت اندیشہ مرگ

رکھنے کی طرف سے یا مہمان کی خاطر کھائے تو وہ بات ہے (مضائق نہیں) مختصر یعنی بھوک سے مر جانے کے اندیشہ کے وقت اگر کھانے کی حلال چیز

از گرسنگی اگر ماکولے حلال نیابد میدہ و مانند آن محرمات حلال شود بلکہ فرض شود خوردن آن نزد

میسر نہ ہو تو مردار وغیرہ حرام چیزوں کا کھانا صرف اس قدر حلال ہے کہ جان بچ سکے بلکہ امام اعظم کے نزدیک ان کا کھانا

امام اعظم اگر نخورد و بمیرد آثم شود لیکن بقدر سدر متی خورد شکم سیر نخورد - نزد ابی حنیفہ

رض ہے اگر نہ کھائے اور چلے تو گنہگار ہوگا لیکن شکم سیر ہو کر نہ کھائے امام ابو حنیفہؒ

و در قلعے از شافعی و احمد و نزد مالک شکم سیر خورد و در ہم چنین حالت اگر مال غیر مقدار

امام شافعی اور امام احمد کے ایک قول میں بھی حکم ہے اور مالک کے نزدیک پیٹ بھر کے کھائے اور اسی طرح بڑے مال سے چاہے کھائے بقدر کھائے

سدر متی خورد بہ نیت ادائے قیمت آن روا باشد لیکن اگر احتیاط کرو و بمرد ماجر شود آثم نشود

اور اس کی قیمت ادا کرنے کی نیت ہو تو مستحب تر ہے لیکن اگر احتیاط کرے (اذا نہ کھائے) اور چلے تو ثواب پائیگا اور

مسئلہ دو خوردن در بیماری جائز است واجب نیست اگر دوا نہ خورد و بمرد آثم نہ

گنہگار نہیں ہوگا بیماری میں دو کھانا جائز ہے واجب نہیں ہے اگر دوا نہ کھائی اور انتقال ہو گیا تو

شود مسئلہ خوردن انواع فواکہ و اطعمہ لذیذہ جائز است لیکن اسراف در آن

گنہگار نہ ہوگا چھل، میوے اور لذیذ کھانے کھانا جائز ہے مگر ان میں فضول جمعی اور زیادتی

نہ آئے یعنی کوئی ہو کر کھائی یا چم پر آکھائے جولوہ لذیذ - قوت زندگی میں جس کو نہ کی تفریح ہے - لہذا بھوکا نہ کھانا دینا جائز نہیں بلکہ مستحب - جس کو اس کو بھی فرض نہیں ہے نیا دوا

میں اس قدر کھانا کہ مہم کی احتیاج پہنچ جائے مختصر - یعنی بھوکے سے جان بچنے کی حالت - بھوکے کھانے کی چیز - یہی چیز ہے سدر متی - جان بچنے کو نہ کہ تفریح کے لئے - پیٹ بھر کر

ماجر شود ثواب دینا - آثم - گنہگار نہ آثم نشود - جو کچھ دوا سے جان بچا یعنی نہیں - ان بھوکے سے جس وقت ضرورت ہے کھائے سے جان بچنا یعنی ہے لہذا نہ کھانا، لیس بھوکا کھانا

دوائی کے ساتھ ہے

وافراط ممنوع است مسئلہ استعمال ظروف طلا و نقرہ بر مرد و زن حرام است مسئلہ

ممنوع ہے سونے اور چاندی کے برتنوں کا استعمال مردوں اور عورتوں سب پر حرام ہے

شراب انگوری از آب خام انگور کہ مسکر شود و کف آرد نجس است بہ نجاست

انگور کی شراب جو انگور کے خام (بغیر جوش دینے ہوتے) عرق کی ہو اور وہ نشہ آور اور جھاگدار ہو جائے تو وہ ناپاک اور

غلیظہ و حرام است قطعی منکر آل کافراست و شرابے کہ از خربائے ترسانند یا از کشمش

نجاست غلیظہ اور بلاشبہ باطل شراب ہے ایسے عام جو نیکا انگور گریوالا کافر ہے اور تر چھوڑوں سے بنائی جانے والی شراب (قیح) یا

کہ مسکر شود و کف آرد و طلا کہ آب انگور بہزند چوں کمتر از دثلث خشک شود بگذار د

کشمش سے کہ نشہ آور اور جھاگدار ہو جائے اور انگور کے عرق کو پکا کر بنائی جانے والی شراب (جسے طلاء کہتے ہیں) کہ جب وہ تھائی سے کم عرق ہو جاتا ہے تو

تا مسکر شود و کف آرد ایں قسم نجس است بنجاست خفیفہ و بھینیں دیگر اثر بہ

پھرتیتے ہیں تاکہ نشہ آور اور جھاگ دار ہو جائے یہ تینوں قسمیں بنجاست خفیفہ و بھلی بنجاست کے ساتھ جس ہیں اسی طرح دوسری بھور یا

از تمر یا زبیب بعد پختن یا از عسل یا انجیر یا گندم یا جو یا جوار و غیر ایں آچہ مسکر باشد و بھینیں

منقہ کو پکانے کے بعد یا شہد یا انجیر یا عیسوں یا گندم یا جو یا جوار وغیرہ سے تیار کی جانے والی شرابیں جو نشہ آور ہوتی

مثلث عنبی کہ آب انگور بعد پختن یک ثلث باقی ماندہ باشد ایں ہمہ مسکرات نزد امام محمد

ہیں اسی طرح وہ شراب جو (عرق) انگور سے اس طرح بنائے ہیں کہ پختن کے بعد ایک تہائی باقی رہ جاتی ہے یہ سب نشہ آور اور امام محمد کے

حرام است اگرچہ یک قطرہ ازان خورد نجس است بنجاست خفیفہ رسول فرمود صلی اللہ

نزدیک حرام ہیں اگرچہ ایک قطرہ بھی ان کا پیئے اور یہ بنجاست خفیفہ کے ساتھ نجس ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

علیہ وسلم ہرچہ کثیر آل سکر آرد قطرہ ازان حرام است و ہرچہ مسکرات خمر است

کا ارشاد ہے جس کی زیادہ مقدار نشہ آور ہو اس کا ایک قطرہ بھی حرام ہے اور جو پختہ نشہ آور ہو وہ شراب ہے۔

یعنی ہجو خمر است در حرمت و نجاست و نزد امام ابی حنیفہ سوائے ہمار شراب سابقہ

یعنی حرمت اور نجاست میں شراب کی طرح ہے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک ان چار شرابوں (قیح، طلاء، سکر، طلاء، شراب

دھاریہ صوفی گشت اور مکی تو گنگار ہوگا۔ اس وقت فضول غری۔ سوئیں کے کندے چھڑ دینا یا چھلی کھانا پھیر چھڑ دینا۔ جب کوئی دھار کھانے والا نہیں۔ اس وقت میں داخل

ہے۔ صفحہ ہذا میں ظروف طلا و نقرہ۔ سونے چاندی کے برتن لے آب خام انگور۔ انگور کا بدون جوش دیا ہو عرق۔ مسکر۔ نشہ لائے والا کف۔ جھاگ۔ حرام است

اگر اس قدر سا صھر بھی لیا جس سے نشہ نہ بھی چڑھا ہو تو پینے والے کو کوڑے لگاتے جائیں گے کہ خربائے تر۔ چھڑوں کو بھنگ کر بغیر پکائے جو شراب تیار کرتے ہیں اس کو

قیح کہتے ہیں۔ طلاء۔ وہ شراب جو انگور کے عرق سے بنائی جاتی ہے۔ اس عرق کو پکا کر آدھے سے ذرا زیادہ خشک کر دیتے ہیں۔ پھر اس کو دھوپ میں رکھ دیتے ہیں جب اس میں

جوش آجاتا ہے تو وہ نشہ آور ہو جاتی ہے۔ ہر قسم۔ یعنی مسکر، قیح، طلاء، اثر، شرابیں گہ عسل۔ شہد، مثلث عنبی یعنی وہ شراب جو انگور کے عرق سے اس طرح بنائی جاتی

کہ عرق کو پکا کر دو تہائی خشک کر دیا جائے اور ایک تہائی باقی رہ جائے مسکرات۔ نشہ آور چیزیں۔ ہرچہ۔ یعنی جو ایسی نشہ آور چیز ہو کہ اس کی زیادہ مقدار پینے سے نشہ ہو جائے

اس کے چند قطرے بھی حرام ہیں اور جو نشہ آور چیز ہے وہ شراب ہے کہ چار شراب۔ سکر۔ قیح۔ طلاء اور وہ شراب جو انگور کے عرق سے بغیر پکائے بنائی

جائے۔ سابقہ۔ جن کا ذکر پہلے گزرا۔

از اشربہ لائحہ آچنبہ بقصد بہ خورد حرام است و اگر بقصد قوت خورد جائز باشد لیکن

انگوری کے علاوہ وہ مشروبات جن کا ذکر بعد میں ہوا فروج و کھیل کی غرض سے پینا حرام ہے اور قوت حاصل کرنے کے لیے پئے تو جائز ہے لیکن

ایں قول امام مہرک است و فتویٰ بر قول محمد است مسئلہ از حشر بیسج نفع گرفتن جائز

ام ابو حنیفہ کا یہ قول مہرک ہے اور امام غزالی کے قول پر فتویٰ ہے کہ یہ بھی حرام ہیں شراب سے کسی قسم کا فائدہ اٹھانا جائز نہیں

نیست پس چہار پایہ را ہم ازال تداوی نباید کرد و طفل را ہم دادہ نشود و در مہم زخم

لہذا بچہ اور چار پایہ کو بھی اس میں سے بطور دوا نہ دینی چاہئے اور زخم کے مہم میں

ہم نینداختہ شود۔ مسئلہ وقت خوردن طعام و آب سنت آنست کہ اول بسم اللہ

بھی نہ ڈالنی چاہئے کھانا کھاتے وقت اور پانی پیتے وقت سب سے پہلے کہ بسم اللہ کہے اور آخر

گوید و آخرش الحمد للہ و اول و آخر دست بشوید و آب بہ سہ کرت بنوشد ہر بار

میں الحمد للہ کہے اور اول و آخر ہاتھ دھوئے اور تین بار پانی پئے ہر مرتبہ

بسم اللہ و الحمد گوید مسئلہ شیر اسب بسبب سکو و بول ماکول اللحم حرام است

بسم اللہ اور الحمد للہ کہے گھوڑی کا دودھ نشے کے سبب حرام ہے اور حلال جانوروں کا پیشاب بھی حرام ہے

مسئلہ گوشت کہ از مسلمان یا کتبی خریدہ شود حلال است و آنکہ از بت پرست خریدہ

وہ گوشت جو مسلمان یا کتبی سے خریدا جائے حلال ہے اور بت پرست سے خریدا

شود حرام است مسئلہ بر قبول ہدیہ قول عبد و امہ و طفل مقبول است مسئلہ اگر

جائے والا گوشت حرام ہے یہ قبول کرنے میں غلام اور باندی اور بچہ کا قول (کہ مثلاً یہ فلاں دوست بیچتا ہے) قابل قبول ہے اگر

عادل بطہارت یا نجاست آب خبر دہد قبول کردہ شود و اگر فاسق یا ستور الحال نجاست

عادل دقتاً غصص پانی کے پاک یا ناپاک ہونے کی اطلاع دے تو وہ قبول کی جائے گی اور اگر فاسق یا ایسا شخص جس کا حال پلوشیدہ ہو

آب خبر دہد تحریمی کند و بہ غالب رائے عمل کند پستر اگر در غلبہ ظن صادق داند آب اریختہ

لاور عادل ہونے یا نہ ہونے کی خبر نہ پانی کے ناپاک ہونے کی اطلاع دے تو وہ قبول کرے اس کے بعد اگر غالب گمان اس کے سچ ہونے

تیمم کند و اگر در غلبہ ظن کاذب داند وضو و تیمم ہر دو اگر کند بہتر باشد و الا وضو

کا جو کوئی کرے اگر اگر تیمم کرے اور اگر غالب گمان کے مطابق جھوٹا ہو تو وضو اور تیمم دونوں کر لینا زیادہ بہتر ہے ورنہ (صرف) وضو

لے لائحہ جن کا بعد میں ذکر آیا یعنی دیگر اشربہ کے ماتحت۔ اگر کھیل۔ مہرک۔ ناقابل عمل لے بیچ نفع۔ خواہ استعمال کے ذریعہ۔ عادی۔ دوا کرتا۔ بسم اللہ۔

زور سے کہہ کر دوسرے بھی عمل کریں۔ سہ کرت۔ تین مرتبہ۔ بول ماکول اللحم۔ ان جانوروں کا پیشاب جن کا گوشت کھایا جاتا ہے۔ کتبی۔ جو قوم کی آسانی کتاب کو مانتی ہے۔

حرام۔ اگر شرک پر مانتے کہ میں یہ گوشت مسلمان سے خرید کر کھلا ہوں تو اس کا استعمال جائز ہے اگر بر قبیل۔ یعنی اگر کوئی نذہنی کا بچہ یا غلام یہ کہے کہ یہ میرے ہمارے غصص دوست کے

بیچتا ہے تو اس کا قول صحیح ہے۔ عادل۔ یعنی جو فاسق نہ ہو۔ فاسق۔ جو گناہ و کبیرہ کرتا ہو۔ ستور الحال۔ جس کی حالت معلوم نہ ہو لے کی وجہ سے ہم اس کو عادل یا فاسق نہ کہہ

سکیں۔ تحریمی۔ ٹھیک بات سمجھنا۔ غالب رائے۔ جس بات کا زیادہ خیال ہو۔ تیمم۔ اس خیال سے کہ شاید خبر دینے والا سچا اور پانی ناپاک ہو۔

کنہ مسئلہ از بندہ تاجر قبول ضیافت جائز باشد و مگر فتن پارچہ یا زیر نقد یا غلہ بدون
کلمہ تاجر کے غلام کی ضیافت قبول کرنا جائز ہے اور اس سے کھڑا یا نقد روپے یا نقد اس کے

اجازت مولیٰ جائز نیست۔ مسئلہ قبول ضیافت و ہدیہ امرائے ظالم و زور رقاصہ
آقا کی اجازت کے بغیر قبول کرنا جائز نہیں ہے ضیافت اور ہدیہ ظالم حاکموں اور رقاصہ اور

و مغنیہ و نائحہ کہ اکثر مال او از حرام باشد جائز نیست و اگر داند کہ اکثر مال او
مغنیہ (گایہ زوالی حور) اور بچہ کونے والی (اس کے ذریعے کمانے والی) اسے کہ اس کے مال کا بیشتر حصہ حرام ہو قبول کرنا جائز نہیں ہے اور اگر

از حلال است جائز است۔

اس کے مال کے اکثر حصہ کے حلال ہونے سے آگاہ ہو تو ہر اور ضیافت قبول کرنا جائز ہے۔

فصل۔ در لباس۔ پارچہ پوشیدن بقدر ستر عورت و دفع سرما و گرمائے مہلک

لباس کے بیان میں۔ کپڑے پہننا ان حصوں کو چھانے کے بقدر جن کا چھانا ضروری ہے (ستر عورت) اور جن سے ہلاک کرنے

فرض است و زیادہ ازاں برائے زینت مامور و اظهار نعمت خدا و ادائے شکر مستحب

والی سردی اور گرمی سے بچاؤ ہو سکے فرض ہے اور اس سے زیادہ (دائرہ شرعی میں) جس زینت کا (معلم) امر فرمایا گیا اور اللہ تعالیٰ کی نعمت

است و مسنون آنست کہ لباس انگشت نما نہ پوشد و دامن دراز تا نصف ساق باشد

کا اظہار اور ادائے شکر مستحب ہے مسنون ایسا لباس پہنانا کہ اس کی طہ انگشت نمائی نہ ہو اور دامن نصف پٹلی تک لمبا

و دامن تا شتالنگ جائز است و فروتم ازاں حرام است و شملہ یک و جب بنیت

اور ٹخنہ سے اوپر تک جائز ہے اور ٹخنہ سے نیچا حرام ہے اور شملہ (عمار کا پس پشت لٹکنے والا کٹنارہ)

سنت مستحب است و زیادہ تکلف در لباس بنا بر اسراف و تکبر حرام است یا مکروہ

سنت مستحب ہے اور لباس میں فضول (غریبی اور تکبر کے باعث زیادہ تکلف حرام یا مکروہ ہے اور اگر اسراف (لفظی و عرفی) اور تکبر کی

و بدون آل مباح است مسئلہ معصفر و مزعفر مرداں را حرام است نہ زناں

بنام نہ ہو کہ مباح (جائز) ہے کمر کے پھروں اور زعفران سے رنگے ہوئے کپڑے مردوں کے لئے حرام ہیں عورتوں کے

لے از بندہ۔ جو کچھ کاکڑوں کو عورتوں کا لگ کر طرف سے صمان دہی کی اجازت ہوتی ہے۔ ہر چیز کی اجازت نہیں ہوتی۔ اس لئے ظالم۔ جو ہر حکومت کر رہے ہیں۔ رقاصہ۔ نہ چنے والی۔
مغنیہ۔ گانے والی تاکہ۔ روئے کار پیش کرنے والی جس کا بعض مکوں میں رواج ہے۔ جائز نیست۔ چونکہ اس کی کافی حلال نہیں۔ از حلال است۔ یعنی ان کا جائز پیش کرنے کے علاوہ اور
کوئی کام ہی ہے اور وہ زیادہ ہے۔ لباس۔ برتنے صرف کا لباس ایسا۔ کی سنت ہے۔ جسے پہلے حضرت سلمان نے صرف کا لباس پہنا ہے۔ فرض است۔ یعنی ایسا لباس
پہننا فرض ہے جو مہلک سردی یا گرمی سے بچانے کے۔ مقرر۔ آنحضرت نے فرمایا کہ انسان کو ایسا لباس پہننا چاہئے جس سے انسان پر خدا کی نعمتوں کا اظہار ہو۔ لہذا باوجود اچھا لباس
میں نہ لگنے کے خراب لباس اختیار کرنا مناسب نہیں ہے۔ آنحضرت نے یہاں اوقات کی کئی ہزاروں ہم کی یاد دہی زیب تن فرمائی ہے اور جب نہیں ہے تو بیوہ لگا لباس بھی پہنا ہے۔
سنت انگشت نما۔ یعنی ایسا لباس جس کی طرف توگوں کی انگلیاں اٹھیں۔ دامن۔ یعنی نہ بند یا پانچواں نصف پٹلی تک نہ نہایت ہے اور ٹخنہ سے اوپر تک جائز ہے لیکن اگر ٹخنہ سے اوپر تک
یا اس سے نیچے ہو جائے تو حرام ہے۔ شملہ۔ عمار کا دو کنارہ جو کمر کے پیچھے لٹکا جاتا ہے۔ وہ جب۔ بالشت۔ بعض علماء نے نصف کمر تک اور بعض نے پوری کمر تک کی اجازت
دی ہے۔ بدلتی آن۔ اس کی علامت یہ ہے کہ انسان میں وہ لباس پہن کر تکبر پیدا نہ ہو کہ معصفر۔ وہ کپڑا جو کمر کے پھروں میں رنگا ہوا ہو۔ مزعفر۔ وہ کپڑا جو زعفران میں
رنگا گیا ہو۔

را و بروایت رنگ سُرخ مرداں را مطلقاً مکروہ است مگر مخطط مثل سوسى مسئلہ۔
لئے جائز ہیں اور ایک روایت کی دوسے شرع رنگ مردوں کے لئے مطلقاً مکروہ ہے لیکن شرع رنگ کے دھندلی دار کا حکم سوسى ایک نوع کا اعداد پر کھڑا کا
پارچہ کہ تار و پود آں ابریشم باشد زناں را حلال است و مرداں را حرام است مگر مقدار
ساق و پیرا جس کا تار یا ابریشم کا جو مردوں کے لئے حلال اور مردوں کے لئے حرام ہے ابتر چار انگشت
چہار انگشت چوں علم و آنچہ پود آں ابریشم و تار آں از پنبہ یا صوف باشد در حرب جائز
کی مقدار مسئلہ بخاری (یہ جائز ہے) اور وہ پیرا جس کا تار یا ابریشم کا اور تار (روئی یا صوف (روئی) کا جو جنگ میں جائز ہے
است و آنچہ پود آں از پنبہ است و تار آں ابریشم مشروع است در ہر حال جائز است
اور جس کا تار یا روئی کا جو اور تار یا ابریشم کا جو وہ مشروع اور بہر صورت جائز ہے
مسئلہ از پارچہ ابریشمی خالص فرش و نیکہ ساختن جائز است نزد امام اعظم و نزد
خالص ریشمی کپڑے کا فرش اور نیکہ بنانا جائز ہے امام ابو حنیفہ کے نزدیک اور امام
صاحبین جائز نیست مسئلہ۔ زناں را زیور زرد و نقرہ پوشیدن جائز است و مرداں را
ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک جائز نہیں مردوں کو سونے اور چاندی کا زیور پہنانا جب کہ انہوں نے مردوں کو پہننا جائز
جائز نیست مگر انگشتری و نقرہ و کندن زرد گرد نیکہ مسئلہ۔ بستن دندان شکستہ بہ تار نقرہ
نہیں ہے مگر چاندی کی انگوٹھی اور نیک حلقہ چاندی کا زیور ہمارے مذکورہ ذیل نہیں جائز ہے شے ہوئے و انہوں کو چاندی کے تاروں سے
جائز است نہ بہ تار زرد و زرد صاحبینؒ بہ تار زرد ہم جائز است مسئلہ۔ انگشتری از آہن و
باندھنا جائز اور سونے کے تاروں سے بنا جائز ہے۔ امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک سونے کے تاروں سے بھی جائز ہے لوہے اور پتھر اور کانسی کی
سنگ دروئیں جائز نیست مسئلہ۔ بادشاہ و قاضی را انگشتری برائے مہر داشتن
انگوٹھی جائز نہیں ہے بادشاہ اور قاضی کے لئے نمر کی خاطر انگوٹھی رکھنا مستحسن
سنت است و دیگران را ترک آں افضل است مسئلہ۔ طعام خوردن در ظرفی کہ کوفت
ہے اور دوسروں کے لئے اسے ترک کرنا افضل ہے ایسے برتن میں کھانا کھانا جس پر چاندی
نقرہ بر آں باشد و نشستن بر آں چیں کرسی جائز است بشرطیکہ از موضع نقرہ احتیاط
کا بیرون ہو اور ایسی کرسی پر بیٹھنا جائز ہے بشرطیکہ چاندی کی جگہ کے استعمال اور بیٹھنے سے احتراز کرے اور امام ابو یوسفؒ
نے مخطط۔ دھاری دار۔ سوسى۔ ایک قسم کا دھاری دار کپڑا ہے تار و پود۔ تار یا ابریشم۔ یعنی کپڑے کا تیار کردہ ریشم۔ علم۔ گندمی۔ پود۔ بنا۔ تار۔ مانا۔ پیر۔ سوت۔
حرب۔ لڑائی۔ فرش و نیکہ۔ دروازوں کے پرے بھی بنانا جائز نہیں۔ انگشتری۔ یعنی ہر سائے چار ماٹھے سے زیادہ کی نہ ہو۔ کندن زرد۔ یعنی لک کا حلقہ۔ صاحبین۔ نقادی
قاضی خاں میں ہے اگر کسی کے دانتوں میں چائیں اور سونے کے تاروں سے ان کو جکڑا جائے تو امام محمدؒ کے نزدیک اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ امام ابو حنیفہؒ کا یہ قول درست ہے۔
لیکن دوسرے قول میں چاندی کے تار سے باندھنے کی اجازت ہے۔ سونے کے تار سے باندھنے کی اجازت ہے۔ روئیں۔ کانسی کے سنت است۔ جس شخص کو ہر دار انگوٹھی پہننے کی
ضرورت ہو اس کو بائیں ہاتھ کی انگوٹھی اس طرح پہننا چاہئے کہ لک اندر کی طرف رہے شے کوفت نقرہ۔ چاندی کا بیرون۔ احتیاط کندن۔ اگر پانی پیئے گا گلاس ہے تو اس طرف
مزدنگائے جس طرف چاندی کا بیرون ہے۔ نیز کسی کے اس حصے پر نہ کوہائے جہاں چاندی لگی ہوئی ہے۔

کنہ و زردابی یوسفؑ مکروہ است و از محمدؐ دور روایت است۔ مسئلہ۔ طفل نر را پوشانیدن

لوہیک مکروہ ہے اور امام محمدؐ سے اس بابے میں دور روایتیں ہیں لڑکے کو ریشم اور سونا

حریر و زرد حرام است۔ فصل در وطی و دواعی آل مسئلہ جماع کردن با زن منکوحہ و مملوکہ خود در

پہنا حرام ہے جمبستری اور جمبستری پر اٹھانے والی چیزیں اپنی منکوحہ اور مملوکہ عورت کے

دُبر یا در حالت حیض حرام است مسئلہ۔ لواطت حرام است قطعی مُنکر

سامعہ دُبر یا پاخانہ کے راستہ میں دلی کرنا یا حالت حیض میں دلی کرنا حرام ہے لواطت (لڑکوں سے بد فعلی) بلا شک و شبہ حرام ہے اس کی

حرمت آل کافر است مسئلہ دیدن زن اجنبیہ را یا آمدن رباہ شہوت حرام است

حرمت کا منکر کافر ہے اجنبیہ (غیر منکوحہ و غیر مملوکہ) عورت یا آمد (بے دلیل لڑکا) کو شہوت سے دیکھنا حرام

و چمچنین دست با جنبیہ بہ شہوتؑ ربا نیدن و از پا حرکت نامشروع کردن در حدیث

ہے اور اسی طرح اجنبیہ کو شہوت سے چمچنا اور پاؤں سے ناجائز حرکت کا ارتکاب حرام ہے حدیث شریف

آمدہ کہ زنائے چشم نظر است و زنائے دست گرفتن و زنائے قدم راہ رفتن و

میں ہے کہ آنکھ کا زنا دیکھنا اور ہاتھ کا زنا پکڑنا اور پاؤں کا زنا اس ارادہ سے چلنا اور

زنائے زبان سخن گفتن و فرج تصدیق و تمکذیب آنہامی کن مسئلہ نظر کردن بہ

زبان کا زنا ایسی گفتگو ہے اور شہوت (زنا کرنے یا نہ کرنے پر) ان کی تصدیق یا تمکذیب کرتی ہے کسی کے اس حصہ

عورت دیگرے حرام است مگر عند الضرورة بقدر ضرورت بہ بیند چوں طیب یا ختنہ

جن کو دیکھنا جس کا بدشہیدہ دیکھنا ضروری ہے حرام ہے اپنے ضرورت بقدر ضرورت دیکھ سکتا ہے مثلاً طیب یا ختنہ

کنندہ یا قابلاً یا حقنہ کنندہ و مرد را از مرد سوائے عورت دیدن جائز است یعنی از ناف

کرنے والا یا دایہ یا حقنہ کرنے والا اور مرد کو مرد کے اس حصہ کے علاوہ جس کا چھپانا ضروری ہے دیکھنا جائز ہے یعنی

تا زانو نہ بیند وزن را ہم از زن از ناف تا زانو دیدن جائز نیست و دیگر بدن دیدن جائز

ناف سے لے کر گھٹنے تک نہ دیکھے اور عورت کا عورت کو بھی ناف سے لے کر گھٹنے تک دیکھنا جائز نہیں اور اس کے علاوہ کہ دیکھنا جائز

لے دور روایت۔ یعنی ایک روایت کے اعتبار سے مکروہ ہے اور ایک روایت کے اعتبار سے مکروہ نہیں ہے بل طفل نر۔ لڑکا نر۔ چاندی کا بھڑبھڑا کرنا۔ جمبستری کرنا

و داعی آن۔ وہ حرکتیں جو جمبستری کی رغبت پیدا کریں۔ منکوحہ جس عورت کا حرام ہوا ہو۔ منکوحہ۔ یعنی لڑکی۔ دُبر۔ پاخانہ کا مقام۔ لواطت۔ لڑکوں کے ساتھ افعال کرنا

زن اجنبیہ۔ یعنی جو بیوی نہ ہو۔ آمد۔ زور لڑکا جس کے دائرہ میں کوچھ نہ ملے ہو۔ شہوت۔ یعنی شہوت کے ساتھ ہاتھ سے چمچنا۔ نامشروع۔ ناجائز۔ نظر

است۔ یعنی شہوت سے دیکھنا۔ آہ رفتن۔ یعنی شہوت سے جانا۔ سخن گفتن۔ یعنی شہوت کی باتیں کرنا۔ تصدیق۔ یعنی اگر نیکہ کنیز یا کنیز کا زنا نہ ہوا۔ عورت۔ یعنی بدن کا وہ حصہ

جس کا زنا چھپانا ضروری ہے۔ عند الضرورة۔ یعنی مجبوری میں۔ طیب۔ اگر عظیم یا ذاکر کو علاج کرنے کے لئے دیکھنا ضروری ہے۔ حقنہ کنندہ۔ کو لا عملہ پیشاب گاہ۔ دیکھنی اور چھپانی پڑے

کی کہ قابلاً۔ دانی جو بچہ جنماتی ہے۔ حقنہ۔ پاخانہ کے مقام میں پیکاری پر چھانٹنا۔ چو نہ ہو۔ حدود کا بھی گارت ہے۔ جائز است۔ چونکہ عورت کے بدن کا یہ حصہ دوسری عورت

لے عورت نہیں ہے۔

است و همچنین زن را از مرد اگر شهوت نباشد و در حالت شهوت اصلاً نہ بیند و مرد را از

ہے اور اسی طرح عورت کو مرد کے ناف سے لے کر گھٹنے تک کے علاوہ کو دیکھنا درست ہے بشرطیکہ شهوت نہ ہو اور شهوت کی

زن اجنبیہ اصلاً دیدن جائز نیست مگر زن کے برائے خواجج بیسروں می آید روئے و

حالت میں باطل نہ دیکھے اور مرد کا اجنبیہ عورت کو دیکھنا باطل جائز نہیں لیکن وہ عورت جو ضروریات کی خاطر باہر آتی ہے اس کا بھروسہ اور

دوست او دیدن جائز است اگر شهوت نباشد والا جائز نیست در قرآن آمدہ ہو اے

باتھ دیکھنا جب تر ہے بشرطیکہ شهوت نہ ہو ورنہ جائز نہیں قرآن شریف میں ہے کہ دیکھنے لے

محمد صلی اللہ علیہ وسلم مردان مسلمانوں را کہ از زناں چشم پوشند و فروج را نگاہ دارند و بگو زنان

محمد صلی اللہ علیہ وسلم مسلمان مردوں سے کہ وہ عورتوں کو نہ دیکھیں اور شرماہوں کی مخالفت کریں (فتا دکول) اور فرمان

مسلمانوں را کہ از مردان چشم پوشند و فروج را نگاہ دارند و در حدیث

مسلمان عورتوں کو کہ مردوں سے نظریہ چھپائیں اور شرماہ کی مخالفت کریں اور حدیث میں آیا

آمدہ کہ زن اجنبیہ را بشہوت بہ بیند سرب در چشم او روز قیامت ریختہ شود مسئلہ

ہے کہ جو شخص غیر عورت کو شهوت کے ساتھ دیکھے قیامت کے دن اس کی آنکھوں میں سیرہ ڈال جائیگا - مسئلہ -

از زن منکوحہ و مملوکہ خود تمام بدن دیدن جائز است لیکن مستحب آنست کہ شرماہ نہ بیند و از زناں

اپنی منکوحہ بوی اور مملوکہ باندی یا پورا بدن دیکھت جائز ہے لیکن مستحب یہ ہے کہ شرماہ کو نہ دیکھے اور

محرمة خود و از کینیز اجنبی سرور و ساق و بازو بہ بیند و کس کردن ہم جائز است اگر

وہ عورت جس سے نکاح کرنا حرام ہے اور اجنبی (کسی اور کی) باندی کا سر اور بھروسہ اور پٹلی اور بازو دیکھ سکتا ہے اور چھڑنا بھی جائز

از شهوت مامون باشد و شکم و پشت و ران نہ بیند و بندہ از مالکہ خود مثل اجنبی است

ہے بشرطیکہ شہوت مامون ہو اور پیٹ اور پیچھے اور ران نہ دیکھے غلام اپنی مالکہ کے لئے اجنبی کی طرح ہے اور مالکہ کے لئے اپنی مالکہ کے ساتھ بھروسہ کر چھڑ کر جسم کے

مسئلہ - دیدن بہ سوئے زن اجنبیہ وقت ارادۂ نکاح یا شرائے آل باوجود شهوت ہم

کی ضرورت دیکھنا جائز نہیں۔ اجنبیہ عورت کی طرف نکاح کے ارادہ کے وقت یا راندی کی خریداری کے قصد کے وقت شہوت کے باوجود بھی دیکھنا جائز ہے

جائز است و همچنین شاہد را نزد تحمل شہادت و ادائے آل و حاکم را نزد حکم -

اسی طرح گواہ کو اس ارادہ سے دیکھنا کہ وہ گواہ ہو یا اگر کسی نے اسی طرح حاکم کو حکم کرتے وقت اجنبیہ کی طرف دیکھنا درست ہے۔

نہ چھینیں۔ یعنی عورت بھی مرد کا بدن ناف سے ران تک کے سوا بدن شہوت کے دیکھ سکتی ہے۔ اصلاً۔ یعنی بدن کا کوئی بھی حصہ خواجج ضروریات و آلاء۔ یعنی

اگر بھروسہ وغیرہ دیکھنے سے شہوت پیدا ہو تو اس کا دیکھنا بھی جائز ہے۔ فروج۔ شرماہیں۔ نگاہ دارند۔ یعنی زنا کریں۔ چشم پوشند نہ دیکھیں۔ سرب۔ سیرہ مملوکہ

غلام۔ یعنی وہ لڑکی جس سے جہت ستری جائز ہو نہ نہ وقتہ شرم و حیا کے بھی خلاف ہے اور اس حرکت سے قوت حافظہ بھی کمزور ہوتی ہے۔ ساق۔ پٹلی۔ منہ کردن۔

چھڑنا۔ اجنبی است۔ لہذا غلام اپنی مالکہ کے چہرے اور ہاتھوں کے علاوہ بدن کا کوئی حصہ نہیں دیکھ سکتا ہے جائز است۔ لیکن چھڑنا جائز نہیں۔ قتل شہادت۔

یعنی اپنے آپ کو اس قابل بنانا کہ گواہی دے سکے۔

حصہ پس اس کو نہ ارد و زناں ہاتھوں کے سوا باقی اعضا مالکہ کا دیکھنا درست نہیں۔

مسئله: خوچه داخته را حکم مرد است مسئله: عزل از منکوحه حره یعنی منی بیرون

خودرو شخص سے کواؤتھائل کھڑا یا جائے اور کونکر جن شخص کو اپنے گھر میں آکر مرد کا سہ ہے

انداختن تا علق نہ شود بے اذن او جائز نیست و اگر مملوکہ غیر منکوحہ ادا باشد بغیر

عمل نہ مجھے اس کی اجازت کے بغیر جانے نہیں اور اگر دوسرے کی ملکہ اس کی مشورہ ہو تو اس کے ہاتھ

اذن سیدہ اوجائز نیست و از مملوکہ خود بے اذن جائز است مسئلہ اگر کسے کھنیز را

اجازت کے بغیر جان نہیں ہے اور اپنی ملوک سے بلا اجازت جانز ہے اگر کسی ہندی کا

بشتر یا ہمبہ یا ارث یا مانند آں مالک شد و طی آں جائز نیست و نہ دواعی و طی تاکہ در

خود نے یا بطور بہہ یا بطور وراثت وغیرہ ملنے کے باعث مالک ہو گیا تو اس سے اس وقت تک جہیستی یا دوائی دلی رہے جہیستی پر

ملک او یک حیض کامل یافته شود و اگر صغیره یا آنسه باشد بعد یک ماه وطی جائز

اُچھلنے والے کام) جائز نہیں جب تک اس کی ملکیت مجبوراً ایک حیض نہ گزر جائے اور اگر صغیر و نابالغ یا آنکسہ (بچے یعنی زانیہ کی عری و جوشے تھے) نہیں ہو تو اس ایک ماہہ ہجستری

است مسئلہ اگر دو کھینز در یک کسے باشند کہ نکاح آل ہر دو جمیع نتواں کرد آل

جائزہ ہے اگر ایسی دو باتیں کسی کی کیفیت میں ہوں کہ انہیں بیک وقت نکاح میں نہ لے سکتا ہو (غالباً جہانی یا پھر بھی ملتی) اور

کس اگر بایکے وطنی کرد دیگر بروے حرام باشد تا کہ آل را از ملک خود خارج کند یا

وہ ایک ساتھ ہمبستر ہو جائے تو دوسری اس پر حرام ہوگی وہ اس کو اپنی فیکٹ سے نکل دے (فروخت کر دے) یا کسی اور سے

نکاح کرده دہد۔

اس کا نکاح کر دے۔

فصل۔ در کسب و تجارت واجارہ۔ در حدیث آمده کہ طلب حلال فرض است بعد

کمانے اور نجات اور عقیقہ کے بیان میں حدیث شریف میں ہے کہ حلال روزی طلب کرنا اور فرائض کے بعد اشفاقناز و غیرہ فرض ہے

فرائض و بہترین کسب عمل دستِ خود است داؤد علیہ السلام عمل از دستِ خود

اور بہترین کسب دکانی دستکاری ہے

حضرت داؤد علیہ السلام دستکاری کر کے کھایا

می کرد و می خورد زره می ساخت دیگر بیع مبرور بهتر است یعنی بیع که پاک باشد از

کرتے تھے اور زور ہی بنایا کرتے تھے دوسرے بیچ مبرور، ہنتر ہے یعنی ایسی بیچ جو فساد (غزالی) و کراہت سے

اٹل خود: دوسرے جس کے پیشاب تمام کھڑا رہا گا جو آخرتہ دوسرے جس کے منہ سے نکلنا دیکھ گئے ہوں۔ مرد آست۔ لہذا پانچ سال کی عمر تک عورتوں میں جاسکتا ہے۔ سال کے بعد ہر فرد ہی ہے۔

قرآن۔ یعنی مجبوری میں انزال کے وقت عضو کو باہر نکال لینا۔ علقوی۔ جس نے منکر کھادو۔ یعنی وہ دوسرے کی لوندی ہے جو اس کے نکاح میں ہے۔ بے اذن۔ یعنی اس لوندی سے پوچھے

شہزادہ محمد علی - دو عالمی دینی بوسہ لیا۔ اے گاہک! - اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ اپنے لیے جو کچھ چاہے اسے مل سکے۔ یہاں تک کہ وہ اپنی قوم کو سب سے پہلے فلاح بخلائے اور پھر اپنے ملک کے لوگوں کو۔

حضرت زبور علیہ السلام نے جو کتب لکھی ہیں ان میں سے ایک کتاب ہے جس کا نام ہے "کتاب التوبہ"۔

حضرت ابو بکر علیہ السلام فرمادے کرتے تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام لان جھٹکتے تھے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام شکاریے خنزیر کرتے تھے۔ نزد وہ کہ جالی کا کر نے ۔

(بانی الحق صلوٰۃ علیہ وسلم)

فساد و کراہیت مسئلہ اگر بیع مال نہ باشد مثل میتہ یا خون یا حرم بیع آں باطل است و

بالک (وصاف) ہو اگر خریدی گئی چیز مال نہ ہو مثلاً غرور یا غن یا آزاد شخص اس کی بیع باطل ہے اور

ہمچنین اگر مال باشد لیکن متقوم نہ باشد مانند پرندہ در ہوا یا ماہی در دریا و مانند خمر و

اسی طرح اگر مال مگر متقوم نہ ہو یعنی خریدار بوقت خریداری اس سے منتفع نہ ہو سکتا ہو مثلاً پرندہ در ہوا یا

خوک مسئلہ مال غیر متقوم اگر عوض رخت فروختہ شود بیع عرض فاسد باشد و بیع

اگر (اگر) یا بھلی دریا میں اور شراب سرد پیرہ تو بیع باطل ہے۔ مال غیر متقوم اگر سامان کے عوض فروخت کیا جائے تو سامان (برتن و غیرہ) کی بیع

خمر و مانند آں باطل است مسئلہ از بیع باطل مشتری مالک نہ شود و از بیع فاسد

فاسد ہوگی اور شراب اور اس کی مانند کی بیع باطل ہے بیع باطل کے باعث خریدار مالک نہیں ہو سکتا اور بیع فاسد

بعد قبض مالک نہ ہو لیکن فسخ آں واجب است مسئلہ بیع شیر در پستان باطل

میں قبضہ کے بعد مالک ہو جاتا ہے مگر اس بیع کا فسخ کرنا واجب ہے حضوں میں دودھ کی بیع باطل ہے

است کہ مشکوک الوجود است احتمال است کہ ریح باشد مسئلہ بیع کہ انجام آں بمنزعت

کہ مشکوک الوجود ہے احتمال ہے کہ حضوں میں دودھ کے بھلے ہو یا وہ بیع جس کا انجام نزاع ہو

کشد فاسد است چنانچہ بیع پشتم بر پشت گو سفند یا چوب در سقف یا یک ذراع در

فاسد ہے چنانچہ اس اون کی بیع جو بکری کی پشت پر ہو یا وہ لکڑی جو بھت میں ہو یا کپڑے میں

پارچہ یا باجل مجہول پس اگر مشتری فسخ بیع نہ کر دے و چوب از سقف جدا کر دے و ذراع از

ایک ذراع ایک ہاتھ پھر اسانے ہو یا اپنے دینے کا وقت غیر مبین و مجہول ہو لہذا اگر خریدار بیع فسخ نہ کرے اور لکڑی بھت سے الگ

ثوب یا اجل را مشتری ساقط کر دے بیع صحیح و لازم شد مسئلہ بیع بشرط فاسد فاسد است و

کروے اور ذراع ایک ہاتھ پھر ایک پٹے (مخاف) سے الگ کر دے یا غیر متداول وقت کو ساقط کر دے تو بیع صحیح و لازم ہو گئی جس میں بیع فاسد بشرط لگائی جائے

و بشرط شرط بیع برود نہ ہو یعنی جس میں کوئی فساد و کراہت نہ ہو — صلوٰۃ نہ باطل است یعنی نہ قیمت بیچنے والے کی ملکیت میں آئے گی نہ اس سودے

کا خریدنے والا ملک ہو سکے گا۔ متقوم نہ باشد یعنی خریدنے والا خریداری کے وقت اس سے فائدہ نہ اٹھا سکے۔ درہوار مثلاً آب کا کیر نہ ہو لیکن وہ قانک یا ہتھ میں نہیں ہے بلکہ

آسمان پر لٹا ہوا ہے۔ فاسد باشد یعنی اگر اس معاملہ کو فسخ کی ضروری ہے لیکن خریدنے کی ملکیت ثابت ہو جائے گی نہ منکر کو اور وہ چیز جس کے ہونے نہ ہونے میں شک ہو۔

ریح آئندہ یعنی قرضوں میں دودھ نہ ہو بلکہ ہوا اہری جو تہ پشتم۔ اون۔ جب کہ اون جانور کے بدن پر ہے تو اس کے کٹنے میں خریدنے کا اختلاف ہوگا۔ بیچنے والا چاہے گا کہ کم بکلام

خریدے نہ والا زیادہ کٹے کی کوشش کرے۔ سقف۔ اس صورت میں اگر کوئی متین نہیں ہے تو خریدنے میں اختلاف کا سبب ہوگا اور اگر متین میں ہے تو بی۔ جو کس کا قبضہ نہ ہونے لگا

والے کے مزہ نقصان کے ممکن نہیں اس لیے بیع بیع فاسد ہے بیک ذراع۔ پرستہ کر کے کہ کپڑے میں زیادہ داغ ہے اس لیے کس کے آپ کے پڑا اور کی بناؤں میں عونا

فرق ہوتا ہے۔ اجل مجہول۔ یعنی میں دین کا وقت دینا جو کس کے ہارے میں نہ معلوم ہو کہ وہ کب آئے گا مثلاً موسم کی پہلی بارش کے شرط فاسد۔ یعنی کسی معاملہ میں فاسد و شرط

کدے کی کو مشق نہ ہونے پر بیع اگر اس شرط کا معاملہ کوئی تعلق نہ تھا۔ اور اس میں بیچنے والے کا فائدہ ہو۔ مثلاً بیچنے والے یہ کہے کہ میں چیز اس قیمت پر دوں گا

بشرطیکہ تم مجھے فلاں چیز خریدیں دیدیا خریدنے والے کا فائدہ ہو مثلاً طریقے نے والا یہ کہے کہ میں چیز اس قیمت پر خریدوں گا بشرطیکہ تم مجھے فلاں چیز خریدیں دیدیا اس چیز کا فائدہ

جو فروخت ہو رہی ہے اور وہ اپنے اپنے مطالبہ پر بیع ہو مثلاً یہ شرط ہو کہ اس فلام سے خدمت نہ لی جائے گی۔

شرط فاسد آں است کہ مقتضائے عقد نباشد و در آں منفعت باشد بآلے ریا مشتری ریا

فاسد نہیں فاسد شرط یہ ہے کہ مقتضائے عقد نہ ہو (یعنی معاملہ بیع کی صحت و عدم صحت سے اس کا تعلق نہ ہو) اور اس کے اندر فروخت کرنے والے

مبیع را کہ مستحق نفع باشد مسئلہ شرط کردن ملک مشتری مقتضائے عقد است پس فاسد

یا خریدار کی منفعت یا فروخت کی جائیداد نے کا نفع اس سے ثابت ہو خریدار کی ملکیت کی شرط (یعنی خریدنے والا شرط یہ کہتا ہو کہ میں اس شرط کے ساتھ یہ خرید رہا ہوں

نیست و شرط آنکہ مشتری این جامہ را نہ فروشد اگر چه مقتضائے عقد نیست لیکن در آں منفعت

کو یہ بری ملکیت ہوگی) مقتضائے عقد ہے لہذا فاسد نہیں اور یہ شرط کہ خریدار اس جامہ کو نہ بیچے اگرچہ مقتضائے عقد نہیں مگر دونوں میں کسی کے لئے

کے نیست پس فاسد نیست و شرط آنکہ مشتری این اسپ را فرہ کند دریں منفعت

سود مند نہیں پس فاسد نہیں ہے اور یہ شرط کہ خریدار غولہ کے کسب سے اس میں خرید کردہ شے

مبیع است لیکن مبیع انسان نیست کہ مستحق نفع باشد پس فاسد نیست چنان شرط لغو است و

کا نفع ہے مگر خریدی گئی شے انسان نہیں کہ نفع اٹھائے اور حق کا مطالبہ کرے لہذا فاسد نہیں یہ شرائط لغو و بیکار ہیں

بیع صحیح و شرط آنکہ بآلے یک ماہ در خانہ بیعہ سکونت کند دریں نفع بآلے است پس شرط فاسد

اور بیع صحیح ہے اور یہ شرط کہ فروخت کرنے والا فروخت کرنے والے کے گھر میں ایک ماہ رہائش کرے گا اس میں فروخت کرنے والے کا نفع

است و آنکہ بآلے این پارچہ را جامہ دوختہ دہد در آں نفع مشتری است نیز فاسد است شرط

ہے پس شرط فاسد ہے اور یہ فروخت کرنے والا اس کپڑے کو جامہ سی کر دے اس میں خریدار کا نفع ہے پس یہ بھی فاسد ہے اور یہ شرط

آنکہ عبد مبیع را مشتری آزاد کند دریں نفع بیع است نیز فاسد است اذیں چنان شرط بیع فاسد

کہ خرید کردہ غلام کو خریدار آزاد کرے اس میں خرید کردہ شے کا نفع ہے (پس یہ بھی فاسد ہے اس طرح کی شرطوں سے بیع فاسد

شود زیادہ تفصیل مسائل بیع باطل و فاسد در کتب فقہ است اذیں بیوع اجتناب واجب

ہو جاتی ہے بیع فاسد اور باطل کے مسائل کی زیادہ تفصیل فقہ کی کتابوں میں موجود ہے۔ اس قسم کی بیعوں سے احتراز ضروری

است مسئلہ ربا حرام است در بیع و قرض گناہ کبیرہ است منکر حرمت آں کافر است

ہے بیع میں سود حرام اور قرض میں گناہ کبیرہ ہے سود کی حرمت کا منکر کافر ہے

بدانکہ ربا دو قسم است یکے ربا نسیہ یعنی نقد را بہ نسیہ فروختن دوم ربا الفضل یعنی اندک

و اضع رہے کہ سود کی دو قسمیں ہیں (۱) ربا نسیہ یعنی نقد کی بیع ادھار کے ساتھ کرنا (۲) ربا الفضل یعنی تھوڑے کو

لے فاسد نیست۔ یعنی اگر خریدار یہ کہے کہ میں اس شرط پر خریدتا ہوں کہ میں اس چیز کا مالک ہوں تو یہ شرط درست ہے اس لئے کہ یہ شرط مقتضائے عقد کے موافق ہے۔ اگر اس

شرط کو ذکر نہ بھی کیا جاتا تب بھی یہی صورت تھی کہ مقتضائے عقد ہے لیکن اس میں گھڑے کا فائدہ ہے لیکن گھڑا اپنے حق کے

مطالبہ کی صلاحیت نہیں رکھتا ہے۔ نفع بآلے است۔ اور بیچنے والا اپنے حق کا مطالبہ کر سکتا ہے۔ نیز فاسد است۔ یعنی خریدار کپڑا اس شرط پر خریدے کہ فروخت کرنے

والا اس کپڑے کا لڑتے ہی سی کر دے۔ مبیع است۔ غلام کے آزاد ہو جانے میں غلام کا فائدہ ہے بلکہ اجتناب۔ ربا۔ سود۔ حرام است۔ آنحضرتؐ نے سود کھانے،

کھلانے والے اور سودی کاروبار کے کاتب اور گواہ سب پر لعنت بھیجی ہے۔ ربا نسیہ۔ ادھار کا سود۔ مثلاً کوئی شخص ادھار لیتا ہے اور اس کو یہ کہہ کر دیتے ہیں کہ

بچنے میں نہ دے واپس لا کر دو گے آنحضرتؐ نے بیع کے حساب میں ہر قسم دینا پڑے گی۔ اب مثلاً وہ شخص کس ماہ بعد قرض ادا کرتا ہے تو اس کو پندرہ روپے واپس دینے ہوں گے

را بہ بسیار فروختن نزد امام اعظم اگر دو چیز یافتہ شود ہر دو قسم ربا و حرام باشد یکے اتحاد

کو زیادہ کے ساتھ (زیادہ کے بدلے) فروخت کرنا امام ابو حنیفہ کے نزدیک اگر دو چیزیں باقی جائیں یعنی دونوں کی بیس کا ایک ہونا اور

جنس دوم اتحاد قدر۔ قدر عبارت است از کیل یا وزن و اگر اندیس دو چیز یکے یافتہ

ناپ کی برابری تو یہ دونوں قسمیں ربا میں داخل اور حرام ہوگی مقدار اور ناپ کی برابری سے مراد یہ ہے کہ بیچانہ یا وزن یکساں ہوں اگر

شود ربا نسبیہ حرام باشد نہ ربا فضل پس اگر گندم را عوض گندم و نخود را عوض نخود

یہ دونوں چیزیں باقی جائیں تو ربا نسبیہ حرام ہوگی ربا فضل حرام نہیں ہوگی لہذا اگر گیسوں کو گیسوں کے بدلے اور پتے کو پتے کے بدلے یا

یا جو را عوض جو یا زر را عوض زر یا آہن را عوض آہن فروختہ شود فضل و نسبیہ ہر دو

جو کو جو کے بدلے یا سونے کو سونے کے بدلے لہے کو لہے کے بدلے بیچا جائے تو ربا فضل اور ربا نسبیہ دونوں

حرام باشد کہ در ہر دو چیز اتحاد جنس و اتحاد قدر موجود است و اگر گندم را عوض نخود یا زر

حرام ہیں کیونکہ دونوں چیزیں جنس کا اتحاد اور مقدار (وزن) کا اتحاد موجود ہے اور اگر گیسوں کو پتے کے بدلے یا سونے

را عوض سیم یا آہن را عوض مس فروختہ شود فضل حلال لیکن نسبیہ حرام کہ گندم

کو چاندی کے بدلے یا لہے کو تانبہ کے بدلے فروخت کیا جائے تو ربا فضل حلال ہوگی لیکن ربا نسبیہ حرام کیونکہ گیسوں

و نخود ہر دو بیک کیل فروختہ می شوند و آہن و مس بیک میزان و سنجات و زر و نفترہ

اور چنا دونوں ایک ہی مادہ سے فروخت ہوتے ہیں اور طلا اور تانبہ ایک ترازو سے اور سونا اور چاندی ایک

بیک میزان و سنجات فروختہ می شوند اما جنس متحد نیست و اگر پارچہ گزی را بہ پارچہ

ترازو اور باٹ سے فروخت ہوتے ہیں مگر جنس متحد (ایک) نہیں ہے اگر ٹکڑے حساب سے بیچے جائیوے

گزی یا اسپ را عوض اسپ فروختہ شود نیز فضل حلال است و نسبیہ حرام کہ اتحاد جنس

کوڑے کوڑے بیچے جانے والے کوڑے کے بدلے یا ٹھوڑے کو ٹھوڑے کے بدلے بیچا جائے تب بھی ربا فضل بیع فضل حلال اور نسبیہ حرام ہے کیونکہ جنس

موجود است و کیل و وزن نیست و اگر ہر دو چیز یافتہ شود ہم فضل حلال باشد و ہم نسبیہ

متحد موجود ہے اور کیل و ناپ کر دینا اور وزن میں اتحاد نہیں ہے اگر دونوں چیزیں نہ باقی جائیں تب بھی بیع فضل حلال ہوگی اور نسبیہ

دو قسم صفحے کے لئے اگر دوسرے صفحے کی بیع پندرہ روپے ادا کر کے ساتھ ہوگی۔ ربا فضل۔ ہر صورتی کا سود۔ یعنی مثلاً ہاتھوں ہاتھ دس بیس گیسوں کے بدلے پندرہ بیس گیسوں

لینا۔ (صفحہ ہذا) نے جنس مثلاً گیسوں۔ اگرچہ ان میں فرق ہو۔ ان کی جنس ایک ہے۔ قدر۔ یعنی ناپ یا وزن مثلاً گیسوں اور جو اگرچہ ان کی جنس علیحدہ ہے لیکن ربا

میں دونوں پیمانہ سے ناپ کو فروخت کیے جاتے تھے یا چاندی اور سونا اگرچہ ان کی جنس علیحدہ علیحدہ ہے لیکن دونوں وزن کے لئے فروخت کئے جاتے ہیں مثلاً ہر دو چیز جنس کی

یکسانیت یا ناپ کی یکسانیت۔

حرام باشد یعنی یہ جائز نہ ہوگا کہ ایک چیز نقد ادا ہو دوسری ادھار۔ نہ ربا فضل۔ ہاں یہ ہو سکے گا کہ سیکہ کے مقابلہ میں دو چیزیں جائے۔ ہر دو حرام باشد۔ جو محکم

چیزوں میں جنس اور ناپ کی یکسانیت ہے۔ لہذا مثلاً یہ جائز نہ ہوگا کہ ایک تولہ چاندی کے عوض دو تولے چاندی لی جائے یا ایک تولہ کے عوض ایک تولہ سی چاندی جو کیل بیک

طرف سے نقد دوسری طرف سے ادھار ہوئے فضل حلال۔ یعنی ایک بیس گیسوں کے عوض دو بیس جنل کا لین دین جائز ہوگا۔ جو کو جنس بدلی ہوئی ہے لہذا کی بیشی جائز ہوگی۔

نسبیہ حرام یعنی یہ جائز نہ ہوگا کہ ایک جنس نقد ادا ہو دوسری ادھار ہو اس لیے دونوں میں قدر مشترک ہے۔ عرب میں دونوں ناپ کو فروخت ہوتی ہیں۔

مثلاً گندم را عوض زر یا آہن فروختہ شود فضل و نسبہ ہر دو جائز است کہ ایں جانہ اتحاد

حلال ہوگی مثلاً بھجوں کو سونے یا لوہے کے بدلے بیجا جلتے تو فضل اور نسبہ دونوں جائز ہیں کیونکہ یہاں نہ جنس ایک ہے

جنس است و نہ اتحاد قدر کہ گندم کیلی است و زر و آہن وزنی و ہچمیں اگر زر را عوض آہن

اور نہ معتدال میں یگانہیت کہ بھجوں پیمانہ سے دیا جاتا ہے اور سونا و لوہا وزن کر کے اور اسی طرح اگر سونا لوہے کے بدلے بیجا

فروختہ شود ہم ہر دو چیز منتفی است نہ اتحاد جنس است و نہ اتحاد قدر کہ میزان

جائے تو اتحاد جنس اور معتدال کا اتحاد دونوں ہی موجود نہیں کیونکہ ترازو

و سنجات زر دیگر است و میزان و سنجات آہن و دیگر و ہچمیں اگر گندم را عوض آہک

اور سونا تولنے کے ہاٹ اور ہوتے ہیں اور ترازو اور لوہا تولنے کے ہاٹ دوسرے اور اسی طریقے کے بھجوں آہک (چونا) کے بدلے

فروختہ شود کہ کیل گندم دیگر است و کیل آہک دیگر و نزد شافعی ربلو در مطوعات

فروخت کیا جلتے کہ بھجوں کا پیمانہ اور ہے اور آہک کا دوسرا ہے تو بیع فضل و نسبہ جائز ہے امام شافعی کے نزدیک ربلو کھلتے

و در اثنان بشرط اتحاد جنسیت جاری است نہ در غیر آں از آہن و آہک و امثال

کی امتیاز اور سونے اور چاندی کے سکوں میں جنس متحد ہونے کی صورت میں جاری ہے۔ ان کے علاوہ لوہے اور آہک وغیرہ میں نہیں اور امام

آں نزد مالک طعم و آذکار علت است پس در فواکھ تر نزد اور ربلو نیست۔ مسئلہ بیع

مالک کے نزدیک موسم (خشک میوے وغیرہ) اور ذخیرہ کر کے رکھنا (رہوگی) علت ہے پس تازہ پھلوں میں ان کے نزدیک ربلو نہیں ہے بھجوں

گندم بہ آمد گندم برابر کیل و غرمائے تر بہ غرمائے خشک برابر کیل و انگور عوض شمش برابر

کی بیع بھجوں کے آنے سے پیمانہ کے برابر اور مجبور چھاروں کے برابر اور انگور شمش کے برابر

نزد امام اعظم جائز است و نزد غیر او حب از نیست اگر غرما و انگور خشک شدہ

امام ابو حلیفہ کے نزدیک جائز ہے اور ان کے علاوہ کے نزدیک جائز نہیں کیونکہ چھاروں اور انگوروں کا وزن شکر کے

کم شود مسئلہ حید و ردی در مال ربلو برابر باید فروخت یا مقابله جنس با غیر جنس بعضم

کم ہو جاتا ہے کھرا اور خراب مال دیا میں برابر بیچنا چاہئے یا جنس کے مقابلہ میں دوسری جنس کی چیز

غیر جنس با ناقص باید کہ در مسئلہ در حدیث آمدہ ہر قرض کہ قرض دہندہ

بلا کر کسی پوری کر دینی چاہئے عام مسئلہ حدیث میں ہے کہ ہر وہ قرض جو قرض دینے والے کے لئے نفع کا سبب ہو وہ

نہ میزان ترازو۔ حنفی۔ مالک کا سر بیچ یعنی لڑکے کے ہاٹ کیل و وزن نیست۔ بلکہ چھوڑا گئے اور گھروٹے یعنی سے فروخت ہوتے ہیں گندم کیل است۔ اگرچہ ہندوستان میں یہ قول کہ فروخت کیلے

ہیں لیکن شریعت اس کو کلی یعنی پیمانہ سے ناپ کہ فروخت ہو نہ مالی قرار دیا ہے۔ قہر اتحاد۔ دیا اور سونا اگرچہ دونوں وزن کر کے فروخت کئے جاتے ہیں لیکن لوہا تولنے کے ہاٹ حلال اور قسم کے ہیں اور

سونا تولنے کے ہاٹ قسم کے اندر اسنے اور لوہے کا اگرچہ وزن کر کے بیچی بھی جائز ہے اور نقد اور حاکا فرق بھی درست ہے اثنان۔ یعنی چاندی سونا یا ان کے کے تھوڑے۔ جمع کہ کہہ سکا تاکہ

ضرورت کے وقت کام آئے۔ فوکر تر۔ تازہ چھل پیچے انگور و انار و غیرہ۔ برابر کیل۔ یعنی ایک پیمانہ۔ مثلاً بھجوں میں دوا اسی پیمانہ کے برابر آتا ہے خشک انگور۔ نزد امام اعظم جائز است چنانچہ

فی الحال دونوں برابر ہیں۔ جائز نیست۔ چونکہ کھجے چل کر کی بیچی ہو جائے گی کہ برابر۔ مثلاً ایک کالی بھجوں ہے۔ دوسرا سفید تر برابر کی بیچی جائے گی کی بیچی جائے گی۔ ہذا نقص۔ یعنی ہر کم

مقتدر کی چیز ہو۔ ابھی گندم نے کہ دوسری ردی گندم لیا چاہے تو اچھے کے ساتھ سیر یا دوسرے چیز و حاکا بیچے تاکہ بھجوں کی بھی قسم کا غراب قسم کے بھجوں کے ساتھ کی بیچی سے

(ابھی اگلے صفحہ پر)

را موجب نفع باشد حکم ربودارد پس مقرض از مقروض قبول ضیافت نکند مگر بعبادت قدیم بلکه در

سود کے عمر میں ہے پس قرض دینے والے کو چاہئے کہ قرض دار کی ضیافت اور یہ قبول نہ کرے۔ ہاں اگر دونوں کے درمیان پہلے سے صلہ

سایہ دیوارِ او نشستن ہم مکروہ است۔ مسئلہ۔ ہندوی برائے خطرۂ را مکروہ است

کی علامت ملتی آتی ہے تو مہاتما جینس کو قرضہ دار کی دہانے کے سامنے بیٹھنا بھی کر دے گا۔

اگر مہنڈوان درمیان نہ باشد و اگر باشد در اس صورت حرام است و ربوہ مسئلہ چنانچہ

بشرطیکہ ہنڈوی بنانے کی اجرت درمیان میں نہ ہو اور اگر وہ درمیان میں ہو تو اس صورت میں حرام ہے اور سوچے جس طرح

از بیع فاسد و ربا احتراز باید کرد از اجاره فاسد هم احتراز واجب است، جهالت معقود

بیع فاسد اور ربڑ سے احتراز کرنا چاہئے اسی طرح اجارہ فاسد سے بھی احتراز و پیکھا ضروری ہے جس پر مزید معاملہ ہو

علیه که می‌نازعت رساند اجاره را فاسد کند و شرط فاسد نیز، اگر اجاره کرد که امروز ده

اس سے ناواقفیت نزع تک پہنچانی ہے اور اجارہ کو فاسد کرتی ہے اور شرط فاسد بھی اجارہ فاسد ہو جاتا ہے اگر اجارہ کیا کہ

سیر آر دگندم بیک درم نان پنجم اجاره فاسد شود مکہ چیزے کہ از عمل اجیر حاصل شود

کہ آج دس سیر بیہوشوں کا آٹا ایک درہم بیوی کے بدلہ پناؤں کا اجارہ فاسد ہوا جائیگا جو چیز کہ کل اجیر (اجیر کے کام) سے حاصل ہو

بعضی ازاں اُجرت مقرر کردن مفسد اجاره است چنانچه یک من گندم بخرایاں

بعض کہتے ہیں کہ اس میں اجرت مقرر کرنے سے اجاہد فاسد ہو جاتا ہے چنانچہ ایک من کیسوں چکی والے کو ان

دهد تا از اردو آن ربع در اجاره سائیدگی دهد و سی آثار میده بگیرد یا ریسمان خام به

شرط کے ساتھ پہننے کے لئے دینا کہ اس میں جو حقانی آغا پہننے کی اجازت اور بیس آنار میڈولے یا بگدھا کو پہننے والے کو اس شرط

سفید باف داد به این شرط که سوم حصه پاره در اجرت بافتن بدهد یا یک من

[illegible]

دہلی پہنچنے کے لئے اس شرط کے ساتھ لانا کہ دہلی پہنچ کر اس میں سے جو حقانی غلہ بارہواری کی اجرت کے طور پر

سیدیں کی ہے۔ تو ظاہر ہے اچھی قسم کا گھبراہٹ کے ساتھ دوسری مجلس کی کوئی چیز مثلاً کچھ اس کے ساتھ دیکھ کر اچھے قسم کے گھبراہٹ کا لاف

عراق قسم کے گیس ہیں میں سے اس کے ہم وزن قرار دیا جائے اور غرب قسم کے اتنی گیسوں کو جو کا عرض بنایا جائے کہ ان دونوں میں کمی بیشی کوئی گناہ نہیں ہے

دفعہ ۱۸۱ - سبب - مقررہ قرض دینے والا - ضیافت - چھانڈاری - بجاتہ قدیم - یعنی اس سے پیشین

سے قبل مہمانداری حق ملی تھی تو کچھ مضائقہ نہیں ہے۔ چنانچہ وہی۔ مثلاً ایک تجارتی مکان دہلی میں بھی ہے اور کلکتہ میں بھی ہے اور ہمیں دہلی سے کلکتہ جانا ہے اور اپنے ساتھ

مدیرِ لجانے میں خطرہ محسوس ہوتا ہے تو ہم نے اس تاجر کی دلی دوائی مکان پر دو دیر جمع کرادیا اور اس کے گھنٹہ کی دکان کے نام پر ایک تحریر حاصل کر لی۔ جس کو نہ توئی کہا جاتا ہے

ناگہوار کھڑکی کے دکان پر پہنچے۔ لیکن اب وہاں اس کے خطہ سے بچ جائیں۔ ہندوان۔ ہندوی بنانے کی اُجرت۔ حرام آست۔ لیکن اگر وہی دکان پر جانے کے

سکتے کے ساتھ کہ میں بھی جمع کرانے نہ نکلتے کی دکان پر آکر کھڑے کے ساتھ ہی حامدی کا سیکہ صول کی جائیگا تو درست ہو جائیگا اٹارہ جھکے معقولہ قلب جس چیز کا معاملہ ہوگا

و اما در مورد این که آیا این کتاب مشهور گردیده است یا نه ، از آنجا که در دست نهم ، از طرف کاتب مشهور ، در وقت تسلیم این کتاب به حاکم ، آمده است ،

[illegible]

خراستیں۔ غری کی گت ہے، یعنی مکی والا۔ خراس اس بڑی مکی کو کہتے ہیں جس کو کوئی جانور چلائے۔ سائید گی پستانی۔ سیال۔ خام کہاوا گد سفید

ایں اجارہ فاسد است مسئلہ۔ در اجارہ فاسدہ اجزۃً مثل واجب شود لیکن زیادہ

دے گا تو یہ اجارہ فاسد ہے اجارہ فاسد میں اجرت مثل واجب ہوتی ہے مگر اجرت مثل زیادہ

از سہمی ندادہ شود مسئلہ کم کردن بائع در وزن مبیع یا مشتری در ثمن حرام است

ہوا تو مقدار کردہ اجرت سے زیادہ نہیں دی جائیگی فروخت کرنے والے کا فروخت کردہ شے کم وزن کر کے (ناپ تول میں کمی) دینا یا حسد پیر کا

حق تعالیٰ و تِلْكَ طِفْفَيْنِ ۝ فرمودہ۔ مسئلہ در ادا کردن ثمن مبیع وغیرہ دیون مجملہ و مزدوری

ثمن (مقرر کردہ قیمت) میں کمی کرنا حرام ہے حق تعالیٰ کا ارشاد ہے تِلْكَ طِفْفَيْنِ "غریب کردہ شے کی قیمت و جزوہ ادا کرنے کے بیان میں وہ قرض جس کا

مزدور بے عذر تاخیر کردن حرام است پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمود درنگ کردن غنی ظلم

فوری طور پر ادا کرنا واجب ہو اور مزدور کی مزدوری میں عذر کے بغیر تاخیر کرنا حرام ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے مال دار کا کسی کے حق کی

است و مزدور را اجرت دہید پیش از آنکہ عرق او خشک شود پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

ادا یگی میں دیر کرنا اور مال غلام ہے مزدور کو مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے دینی چاہئے (یعنی جلدی) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

چوں دین ادا کر دے زیادہ از قدر واجب دادے بجائے نیم و سق یک و سق و بجائے

جب قرض ادا فرماتے تو واجب مقدار سے زیادہ ادا فرماتے آدھے و سق (ایک طرح کا بیجان) کی جگہ ایک و سق

یک و سق دو و سق دادے دی فرمود کہ ایں قدر حق تست و ایں قدر افزونی از من

اور ایک و سق کی جگہ دو و سق عطا فرمایا کرتے تھے اور ارشاد ہوتا کہ یہ حق تیرا قرض دینے والے کا ہے اور یہ اضافہ میری طرف سے

است ایں زیادہ دادن بے شرط بلو نیست جائز است بلکہ مستحب است مسئلہ غدر و

ہے بلا شرط کے یہ اضافہ شود نہیں جائز ہے بلکہ مستحب ہے دھوکہ اور

فریب و کذب کسب حلال را حرام سازد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم در بازار تودہ گندم دید

جھوٹ اند و عدہ خلانی سے کسب حلال حرام ہو جائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بازار میں گندم کا ڈھیر دیکھا

چوں دست مبارک در آن فرو کرد اندرون تودہ گندم تر بود فرمود کہ ایں چسیت بائع

جب دست مبارک گندم میں ڈالا تو ڈھیر کے اندر کے گندم بھیگے ہوئے تھے آپ نے فرمایا یہ کیسا ہے؟ فروخت

گفت کہ باران بوسے رسیدہ بود فرمود کہ گندم تر بالائے تودہ چرانہ کر دی ہر کہ

کرینہ اے نے کہا کہ یہ بارش سے بھیگ گئے تھے ارشاد ہوا کہ بھیگے ہوئے گندم ڈھیر کے اوپر کیوں نہ گئے جو نقص

نہ اجزۃً مثل۔ یعنی اس جیسے کام کی مزدوری۔ ستمی۔ یعنی وہ مزدوری جو باہمی طے ہوئی تھی۔ کم کردن بائع۔ یعنی بیچنے والا سودا کم تول کر دے۔ یا مشتری یعنی خریدار

جس چیز کے عوض سودا خرید رہا ہے وہ کم کر دے تِلْكَ طِفْفَيْنِ۔ کم لین دین کرنا ان کے لئے ہلاکت ہے۔ ثمن مبیع۔ سودے کی قیمت۔ دیون مجملہ۔ وہ قرض

جس کی فوری ادائیگی ضروری ہے۔ بے عذر۔ یعنی بدون کسی مجبوری کے غواہ خواہ ادائیگی میں تاخیر کرنا حرام ہے۔ درنگ کردن۔ یعنی مال دار اگر کسی کا حق دینے میں مال

مثول کرے تو وہ ظالم ہے تِلْكَ طِفْفَيْنِ۔ پسینہ نہ دتی۔ ساتھ ساتھ کا ہوتا ہے اور ایک صاع کوئی سی تولے کے سیر کے ساتھ تین سیر چھٹا تک کا ہے۔ بے شرط۔ یعنی اصل

معاوض میں بڑھوتری شرط کے طریقے پر طے ہوتی ہو۔ غدر۔ وعدہ خلانی۔ قریب۔ دھوکہ دہی۔ تودہ۔ ڈھیر

غریب دہ مسلمانان را از ثانیست مسئلہ سماحت یعنی از حق خود در گزر کردن در بیع و

مسلمانان کو غریب دے وہ ہمیں سے نہیں چشم پوشی یعنی غریب و فروخت اور زمین کی وصولیابی اور اس سلسلہ میں

شراء و ادائے دین و تقاضائے آل مستحب است مسئلہ اگر مشتری بعد تمام عقد بیع

تقاضی اپنے حق سے درگزر کرنا مستحب ہے اگر غریب نے والا عقد بیع مکمل ہوئے

از خریدن پشیمان شد و بائع بخاطر او اقالہ بیع کند حق تعالیٰ گناہان بائع را بیا مزد-

کے بعد عقد بیع پر شرمندہ ہو اور بچھڑائے اور فروخت کر لے والا اسکی خاطر بیع کا اقالہ کرے اور فروخت کر دے وہاں سے کہے واپس کرنے کو اقلہ فروخت کر لے

مسئلہ در بیع مزاجمہ کہ بائع از خریدن سابق باضافہ سوایہ مثلاً بفروشد و بیع تولیہ کہ

دلے کے گناہوں کی مغفرت فرمائیگا۔ بیع مزاجمہ ہے کہ فروخت کرنے والا جتنے میں وہ چیز غریبی ہو اس میں کچھ اضافہ کر کے فروخت کرے بیع تولیہ

بہاں قیمت سابق بفروشد قیمت سابق بلا تفاوت گھٹن واجب است و اگر بر مبیع

ہے کہ اسی سابق قیمت پر بیچ دے سابق قیمت بلا فرق بنا دینا ضروری ہے اور اگر غریب کر دے

سوائے قیمت مانند سابق اجرت ختمی یا قضاری خرج شدہ باشد آل را با قیمت ضم کند

پر قیمت کے علاوہ مثلاً اٹھانے یا دھرنے کی اجرت زیادہ خرچ ہوئی ہو تو وہ اصل قیمت میں شامل کرے

و بگوید کہ این قدر ز رمن بریں رخت خرج شدہ است و بگوید کہ ہاں قدر زر غریہ ام تا

ہوئے کہ میری اتنی رستم اس سامان پر خرچ ہوئی ہے اور یہ بھی کہ دے کہ میں نے اتنے میں غریہ ہی ہے

کاذب نباشد مسئلہ اگر شخصے یک پارچہ مثلاً بہ وہ درم فروخت کرد و ہنوز مبلغ

تاکہ جرم قرار نہ پائے کوئی نقص ایک پکڑا مثلاً دس درہم میں فروخت کرے اور وہ بھی غریب دے قیمت

شمن مشتری بہ بائع نہ دادہ ہاں پارچہ را از مشتری بہ پنج درم غریہ یا آل پارچہ را با

فروخت کنندہ کے حوالہ نہ کی جو کہ فروخت کرے والا (دھڑ) وہی پکڑا خریدار سے بائع درہم میں غریہ لے یا وہ پکڑا دوسرے

پارچہ دیگر بہ وہ درم خرید ایں بیع صحیح نہ باشد کہ در حکم رہو است مسئلہ بیع منقول

پکڑے کے ساتھ دس درہم میں غریہ لے تو یہ بیع صحیح نہیں اور رہو (سودا کے حکم میں ہوگی ایسی چیز جو ایک

لے ان قیمت۔ یعنی ہر مسلمان کو کہ حکم دے وہ ہم مسلمانوں میں شمار نہیں اس کا حشر کا فروں کے ساتھ ہوگا۔ سماحت۔ چشم پوشی۔ مستحب است۔ آخر میں نہ علیہ السلام نے

ارشاد فرمایا ایک شخص تھا جو لوگوں کو قرض لے کر اس نے اپنے ملازمین کو یہ حکم دے لکھا تھا کہ اگر مقروض تنگ دست ہو تو اس سے گزر کرنا شاید اللہ تعالیٰ قیامت کے روز

ہماری گناہوں سے بھی درگزر فرمادے۔ چنانچہ اس کے مرنے کے بعد حق تعالیٰ نے اس کو معاف فرمایا اور بخش دیا اقالہ بیع۔ سودا دہاں لے لینا اور داک واپس کرنا یا بیاد

حدیث شریف میں آپ نے فرمایا۔ ایسے خریدار سے اقالہ کرے گا جو غریب کو پشیمان ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کرے گا۔ مزاجمہ۔ وہ معاملہ جس میں مثلاً بیچنے

والا ایک آنہ دہرہ اصل غریب پر بیع کرے فروخت کرے۔ تولیہ۔ وہ معاملہ جس میں بیچنے والا دام کے دام فروخت کرے مثلاً تفاوت۔ فرق۔ گناہ اجرت ختمی۔ دھڑ بے۔ ہم کند۔ ملاوے۔ خرچ شدہ۔ است۔ یعنی خرچ لگا کر یہ کہ یہ چیز مجھے اتنے میں پڑی ہے۔ یہ نہ کہ میں نے اتنے میں خریدی ہے۔

مبیع شمن۔ قیمت کا دہرہ۔ یا پارچہ دیکھو۔ یعنی پہلے دامن سے گھٹا کر دامن میں غریب سے یا پہلے سودے کے ساتھ اور سودا ملا کر پہلے دامن سے غریب سے دے رہا است۔ لیکن

اگر پہلا معاملہ مثلاً دھڑ بے کے عوض ہوا تھا دوبارہ معاملہ کسی اور سامان کے عوض ہوا تو پھر سودا رہے گا۔ منقول۔ جو چیز ایک جگہ سے دوسری جگہ جاسکے۔

پیش از قبض صحیح نیست اگر کیلی بشرط کیل خرید مشتری از بائع کیل کرده گرفت پیرت

جو سے دوسری جگہ منتقل کی جائے اس کی بیع قبض سے پہلے صحیح نہیں ہے اگر بیعانہ سے ناپ کر دی جائے تو بیعانہ سے ناپ کر لینے کی شرط پر خریدی

بدست دیگرے بشرط کیل فروخت مشتری ثانی را ازاں طعام مبیع خوردن یا بدست کے دیگر

اور خریدار نے فروخت کرنے والے سے ناپ کر لے لی اس کے بعد دوسرے کے ہاتھ بیعانہ سے ناپ کر لینے کی شرط کے ساتھ بیع دی تو دوسرے خریدار

فروختن جائز نیست تاکہ باز کیل نکند و کیل اول کافی نیست احتیاطاً برائے آنکہ مبادا

کو اس خریدار کو وہ شے سے کھانا یا کسی اور کے ہاتھ فروخت کرنا اس وقت تک جائز نہیں جب تک دوبارہ ناپ نہ لے اور بیعانہ سے پہلے

چیز سے درکیل زیادہ برآید و مال بائع باشد مسئلہ بخش حرام است۔ بخش آنست کہ

ناپ بیکتا و احتیاطاً کافی نہیں کیونکہ بیعانہ ہو کہ بیعانہ میں زیادہ ہو اور دوسرا ناپ لینے کا چیز بائع فروخت کنندہ کا مال ہے۔ بخش حرام ہے بخش یہ ہے کہ کوئی

کسے بدون قصد خرید خود را خریدار نموده قیمت مبیع زیادہ گوید تاکہ دیگر مشتری

شخص خریداری کے ارادہ کے بغیر اپنے کو خریدار ظاہر کر کے مبیع (فروخت کی جائز ناپ لینے کی قیمت زیادہ بتائے تاکہ دوسرا خریدار دھوکہ میں آ جائے۔

فریب خورد۔ مسئلہ اگر مسلمان نے خریدی کند و نرخ مشخص می کند یا پیغام زنے داده

اگر کوئی مسلمان خریدنے کی غرض سے جھاطے کر رہا ہو اور دوسرا نرخ طے کرنے لگے یا کسی صورت

دیگر برآں برآمد پیغام خود دہد ایں معنی مکروہ است تا وقتیکہ معاملہ خریدار اول درست

کو نکاح کا پیغام دیا ہو اور دوسرا غرض درمیان میں اپنا پیغام دیدے تو یہ عمل مکروہ ہے تا وقتیکہ پہلے خریدار کا معاملہ درست

شود یا موقوف ماند۔ مسئلہ کاروان غلہ را اگر کسے از شہر برآمدہ طاقات کند و

ہو یا ختم ہو جائے کوئی شخص شہر سے باہر غلہ کے قافلہ (واوٹ) لے کر سارا غلہ

تمام غلہ را خرید نماید ایں را تلقی جلب گویند اگر ایں معنی اہل شہر را مضر باشد

مضر نہ ہو بلکہ بچے تلقی جلب کہتے ہیں اگر یہ عمل شہر والوں کے لئے باعث ضرر ہو

ممنوع باشد و اگر مضر نہ باشد جائز باشد مگر در صورتیکہ نرخ شہر را برکارواں پوشیدہ

ممنوع ہوگا اور اگر مضر نہ ہو جب تک ہوگا لیکن شہر کا قافلہ والوں سے پوشیدہ رکھ کر معاملہ

دارد کہ ایں فریب مکروہ است۔ مسئلہ اگر شہری متاع کارواں را نرخ گراں کردہ

کرنا دھوکہ دہی اور مکروہ ہے اگر شہر کا باشندہ قافلہ والوں کا سامان (غذائے ضروریہ) گراں نرخ

لے پیش از قبض۔ یعنی جب تک خریدار اس چیز کو قبضہ نہ لے۔ ہاں گزشتہ میں بیان فرمایا ہے کہ اس کو قبضہ کرنے سے پہلے ہی فروخت کر سکتا ہے۔ کیلی بشرط کیل خریدی

میں اس طرح پر خریدے کہ ایک دہائی میں ایک صاع کیل کرے۔ یعنی صاع سے ناپ کر کہوں پیرے مشتری ثانی۔ دوسرا خریدار۔ طعام مبیع۔ یعنی فروخت شدہ چیزیں۔

کے کیل اول۔ یعنی وہ پہلی معاملہ میں ہوئی تھی۔ مال بائع۔ جو خریدار کو ایک صاع کا مالک ہو رہے۔ بخش۔ یعنی کسی صورت سے جو مال خورد سے نیلام کرنے والے کو سنے

میں کو فرض خرید کر کے چیز کی ہولی میں اضافہ کر دیتے ہیں کہ نرخ شخص می کند۔ یعنی جھاطے کر رہا ہے۔ پیغام زنے۔ یعنی کسی صورت سے شے کی کر رہا ہے۔ موقوف ماند۔ یعنی

معاملہ ٹوٹ جاتے۔ تلقی جلب۔ قافلہ کے مالک کے ہمارے معاملے کر لینا۔ مضر باشد۔ شہر میں غلہ کی کمی ہے اور یہ اس طرح پر خرید کر شہری لوگوں کو تکلیف پہنچا رہا ہے۔

نہ فریب۔ قافلہ والوں کو دھوکہ دینا ہے۔ اگر مشتری۔ یعنی اگر شہریوں غلہ کی کمی ہے اور شہر کا کوئی باشندہ وہابی قافلہ گراں کر کے فروخت کرنا ہے تو مکروہ ہے۔

انہا علیحدہ علیحدہ مکروہ است و ممنوع و همچنین اگر یکے از آنها صغیر باشد و دوم بکیر و علیحدہ علیحدہ فروخت کرنا کہ ایک دوسرے سے جدا ہو جائے، مکروہ و ممنوع ہے۔ اسی طرح اگر ان دونوں میں سے ایک نابالغ اور

روغنِ نجسِ نزدِ ابی حنیفہؒ جائز است و نزدِ دیگر ائمہ حائزِ نیست۔ مسئلہ۔ بیع
تیل کی بیع امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک جائز ہے اور دوسرے ائمہ کے نزدیک ناجائز ہے آدمی

و مانند آل نژاد امام عظیم جائز است و بیع سرگین ہم نژاد او جائز است
 تمام ابو صفیہ کے نزدیک جائز ہے اور امام ابو صفیہ کے نزدیک خریدی بیع بھی جائز ہے

انتفاعِ بدن جائز نیست۔ مسئلہ۔ احتکار یعنی بند کردن و نہ فروختن قوت آدمیاں سے طبع اٹھانے ناجائز ہے۔ احتکار یعنی ان لوگوں اور چھاپوں کی غذا کو بند کر کے (ذخیرہ بنانے)

درد ہر جنس کہ ضررِ احتکارِ آل بہ عامہ باشد احتکارِ آل ممنوع است۔ حاکم محنت کر
ہر جنس میں کہ جس کی ذمہ داری عوامی ضرر ہے۔ اس کا احتکار (بندوبست کر کے رکھنا) ممنوع ہے۔ حاکم ذمیرہ اندوز

میں نے اپنی زبان جیسے زلال کے سہرے پر کڑواست۔ جب کہ غم و غصہ مجھ کے لیے دلی سیخوئی بنا ہو۔ قوتِ کرامت۔ یعنی ایسی شہزادی جس کی بنا پر ایک حکمے کا غم ہو لے۔

بند کر دیا از شہر دیگر خریدہ آورد و بند کرد احتکار نیست مسئلہ بادشاہ و حاکم را
یاسی اور شہر سے خرید کر لائے اور بند کر کے رکھ لے تو یہ احتکار نہیں ہے بادشاہ اور حاکم کو

نرخ کردن مکروہ است مگر وقتیکہ بقالان در گران غلہ بسیار تعدی نمایند در آل
نرخ مقرر کرنا مکروہ ہے البتہ اگر بھنے دیا سہری فروکش وغیرہ نقد کران کرنے میں حد سے بڑھ جائیں تو اس صورت

صورت بمشورت دانیاں نرخ کند۔

بھاؤ کا تجربہ رکھنے والے لوگوں سے مشورہ کر کے نرخ مقرر کرنے تو مضائقہ نہیں۔

فصل۔ در متفرقات و آداب معاشرت و حقوق الناس و گناہاں۔ مسابقت در

متفرقات اور آداب معاشرت اور لوگوں کے حقوق اور حق ہوں کے بیان میں تیسرا اندازی اور

تیسرا اندازی یا در دو ایندن اسپاں یا بشتراں یا خراں یا استراں جائز است و

گھوڑ دوڑ یا اونٹن یا گدھوں یا بچھروں کی دوڑ میں ایک دوسرے سے بڑھ جانا اور مسابقت

اگر برائے پیش روندہ چیزے مقرر کردہ اگر از یک جانب باشد جائز است و از

جائز ہے اگر بازی لے جانے والے کے لئے کوئی چیز مقرر کردی اور یہ ایک جانب سے ہو تو جائز ہے اور دونوں

جانبین حرام است مگر آنکہ یک شخص ثالث در میاں باشد و گفتہ شود کہ اگر یکے بر

طرف سے حرام ہے ہاں اگر ایک تیسرا شخص بیچ میں ہو اور کہا جائے کہ اگر تیسرا دونوں سے

دو کس پیش رود ایں قدر باو دادہ شود و اگر دو کس پیش روندہ دریں صورت از ثالث

آئے بکل حیا تو وہ دونوں اسے اتنے پیسے دینگے اور اگر دونوں تیسرے سے بازی لے گئے تو تیسرے سے انہیں

بھیج نہ گرفتہ شود و ازاں دو کس ہر کہ پیش رود از دیگر بگیرد و دریں صورت ایں سابقہ

کچھ لینے کا حق نہ ہوگا اور ان دونوں میں سے جو بازی لے گیا وہ دوسرے سے لے گا اور اس صورت میں یہ مسابقت

و ایں مقرر کردن انعام جائز است و حلال لیکن آنچہ برائے پیش روندہ مقرر کردہ اند

اور یہ انعام مقرر کرنا حسب ضرورت حلال ہے مگر جو کچھ بازی لے جانے والے کے لئے مقرر

واجب نمی شود و مواخذہ آل نمی رسد و همچنین جائز است کہ امیر مردم لشکر را بگوید

کیس ہو وہ واجب نہ ہوگا اور زبردستی اس کے وصول کرنے کا حق نہ ہوگا اسی طرح یہ جائز ہے کہ سردار لشکر سے

کہ ہر کہ پیش رود ایں قدر بویے بدہم و همچنین حکم است در آنکہ دو طالب علم در مسئلہ

کے کہ جو آئے بڑھ گیا اسے اتنی مقدار انعام دی جائے گی اور اسی طرح ان دو طالب علموں کا حکم ہے کہ کسی مسئلہ کے بارے میں اختلاف

نرخ کردن یعنی چھوٹا نرخ مقرر کرنا۔ بقالان یعنی بڑے۔ بھنے دیا سہری۔ بشتراں۔ دو ایندن۔ اسپاں۔ گھوڑ دوڑ۔ اگر از یک جانب یعنی

شروع ایک طرف سے حرام است۔ چونکہ ہوا ہوا ایک طرف سے ایک شخص ثالث۔ مثلاً تین آدمی گھوڑ دوڑ کریں اور پہلے ہو کر شکار کر لیں آگے سے تیسرا آدمی داخلہ دونوں ایک ایک روپیہ ایسے دیں گے اور اگر وہ

بجائے دو تین آدمی نہ دینا چاہے اور غرض خدا میں سے جو بھی کچھ رو گیا وہ دوسرے کو ایک روپیہ دے گا یعنی یہ کہ کسی آدمی کو غرض خدا سابقہ بازی۔ مواخذہ یعنی زبردستی۔ بھنے دیا سہری۔ بشتراں۔ دو ایندن۔ اسپاں۔ گھوڑ دوڑ۔ اگر از یک جانب یعنی

اختلاف کنند و خواہند کہ با ستاد رجوع آرند و برائے کسے کہ حکم او موافق حکم استاد

کرتے ہوئے استاد سے رجوع کرنا چاہیں اور دونوں میں جس کے حق میں استاد کا فیصلہ ہو اس پر کون

افتہ چیزے مقرر کنند مسئلہ ولیمہ نکاح سنت است و کسے کہ دعوت کردہ شود

چیز مقرر کریں (کردہ دی جائے گی) نکاح کا ولیمہ مسنون ہے اور جس شخص کی دعوت ولیمہ کی جائے

باید کہ قبول کند و اگر بے عذر قبول نہ کند آثم شود مسئلہ از طعام دعوت چیزے

اسے قبول کرنی چاہئے اور اگر بلا عذر قبول نہ کرے تو گنہگار ہوگا کھانے کی دعوت میں سے کوئی چیز

بخانہ خود نیارد و ہم بٹائل نہ دہد مگر بہ اجازت مالک و اگر داند کہ آنجا لہو یا

پلنے ٹھہرنے لائے اور سائل کو بھی بلا اجازت مالک نہ دے اور اگر وہاں بہو و لعب ہو یا

سرود است حاضر نہ شود و دعوت قبول نہ کند و اگر بعد آمدن لہو ظاهر شد

کھانے بجائے کا علم ہو تو دعوت قبول نہ کرے اور حاضر نہ ہو اور اگر حاضر ہونے کے بعد لہو ظاہر ہو

اگر قدرت منع دارد منع کند و اگر نہ پس اگر مقتدا باشد یا لہو در مجلس طعام باشد

اگر منع کی طاقت ہے تو منع کرے اور اگر نہیں ہے اگر پیشوا ہو یا کھانے کی مجلس میں لہو و لعب ہے

نہ نشیند امام اعظم فرمودہ کہ بداں بتلا شدم پس صبر کردم یعنی پیش از مقتدا

تو نہ بیٹھے (اگر عام آدمی ہو اور کھانے کی مجلس میں لہو و لعب ہو تو بیٹھ جائے) امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں کہ مقتدی ہونے سے قبل میں اس میں

شدن مسئلہ سرود حرام است کہ باز دارندہ است از ذکر الہی و مہیج شہوت است

بتلا ہوا اور میں نے اس پر (مذکورہ بالا طریقہ سے مہر کیا) گانا گانا حرام ہے کیونکہ یہ ذکر الہی سے روکتا اور شہوت بجز کا کر جتنا ہوں کی طرف لے

بسوئے معاصی اگر در حق کسے ایں چنین نباشد مثلاً در ویشے صاحب نفس مطمئنہ کہ

جاتا ہے اگر کسی کے حق میں کھانے کے یہ اوصاف ظاہر نہ ہوں مثلاً درویش (کامل) اگر اللہ کے عشق و محبت کے

غیر از عشق و محبت الہی در سراد بیچ میلے و رغبتے بسوئے شہوات نہ بود از

علاوہ اس کا نفس مطمئن ہو اس کے دماغ میں کوئی میلان و رغبت شہوتوں کی طرف نہ ہو اور ایسے شخص کی

زبان مردے کے قابل شہوت نہ باشد کلامے موزوں باوازے موزوں شوند و او را

زبان سے نکلے جو خود لائق شہوت نہ ہو (پارسا ہو) موزوں کلام موزوں آواز سے سنائے اور یہ سماع ذکر الہی میں اس کے

لے آثم شود چونکہ دعوت کو قبول کرنا واجب نہیں ہے نہ مسائل تہذیبہ اگر یہ معلوم ہو کہ زبان نا راض ہوگا۔

مروعات غرضیکہ دل کوئی کام شریعت کے حکم کے خلاف ہے۔ مقتدا باشد۔ یعنی عام مسلمان اس کی پیروی کرتے ہیں نہ سرود۔ گانا گانا۔ بیچ۔ جو کھانے والا معاصی۔ جتنا

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ گانے گانے کے آفت دل میں شقاق کو اس طرح آگاتے ہیں جس طرح پانی ہڑوا آگاتا ہے نفس مطمئنہ۔ یعنی وہ نفس جس کو خدا کی ذات پر

اعتماد کامل ہو اور اس کا ایمان شکوک و شبہات بالاتر ہو کہ یقین کے مرتبہ پر پہنچ گیا ہو۔ یہ نفس انسانی کا اعلیٰ مرتبہ ہے۔ دوسرا مرتبہ نفس فاجر کا ہے جو انسان کو تقویٰ و

طہارت کی کمی پر ملاست کرتا رہتا ہے اور بدترین نفسی آئندہ ہے جو انسان کو بڑا لاپرواہہ کر دیتا ہے کہ قابل شہوت نہ باشد۔ بلکہ وہ خود بھی شقی و بدترین گار ہو۔

مانع از ذکر الہی نباشد بلکہ ہیجان محبت الہی کند در حق آن کس انکار نتوان کرد و خواجہ عالی
مانع نہ ہو بلکہ محبت الہی میں جوش پیدا کرے اس شخص کے حق میں کوئی انکار نہیں کر سکتا اور ممنوع قرار

شان بہاد الدین نقشبندی رضی اللہ عنہ کہ کمال اتباع سنت داشت فرمودہ نہ ایں کار می
نہیں دے سکتا، بندہ شان بزرگ خواجہ بہاد الدین نقشبندی کہ جو کامل شیخ سنت تھے فرماتے تھے میں یہ کام (مضمحل مصلحت)

کنم چرا کہ مستون نیست و نہ انکاری کنم و ملاہی و مزامیر و طنبور و دُہل و نقارہ و دف و غیرہ
اس لئے نہیں کرتا کہ یہ سنون نہیں ہے اور نہ انکار کرنا ہوں کھیل اور گلے بجانے کے آلات طنبور، دھول اور نقارہ اور دف وغیرہ بالاتفاق

باتفاق حرام است مگر طبل غازی یعنی نقارہ ہنگام جنگ یا دف برائے اعلان نکاح۔
حرام ہیں لیکن مہار کا طبل یعنی جنگ کے وقت کا نقارہ یا دف ردھڑا اعلان نکاح کے واسطے یہ ان کے مستثنیٰ ہیں

مسئلہ شعر کلام است موزوں حسن او حسن است و قبیح او قبیح است لیکن
شعر کلام موزوں کا نام ہے وہ اچھے مضامین پر مشتمل ہو تو اچھا اور بُرے مضامین پر مشتمل ہو تو بُرا ہے

بیشتر اضاعت وقت در اں مکروہ است۔ مسئلہ ریا و سُمعہ در عبادت ثواب
لیکن زیادہ اس میں وقت ضائع کرنا مکروہ ہے دکھاوے اور شہرت کی خاطر عبادت، عبادت کے

عبادت را باطل کند بلکہ معصیت شود یعنی ہر کہ عبادت کند برائے دیدن و شنیدن مردم نزد
ثواب کو باطل کر دیتی ہے بلکہ اسٹ گناہ ہوتا ہے یعنی جو شخص عبادت توں کر دکھانے اور سنانے کی خاطر کرے اللہ تعالیٰ

خدا ثواب اں نباشد پیغمبر علیہ السلام اں را شرک خفی فرمودہ مسئلہ غیبت یعنی عیب
کے نزدیک اس کا ثواب نہ ہوگا رسول اکرم صلی اللہ علیہ السلام نے اسے شرک خفی (چھپا ہوا شرک) فرمایا ہے غیبت یعنی کسی کے پیچھے

کسے غائبانہ گفتن اگرچہ موافق نفس الامر باشد حرام است خواہ عیب در دین او گوید
پیچھے عیب بیان کرنا اگر واقعہ کے مطابق ہو تو حرام ہے چاہے اس کی عیب جوئی دین کے بارے میں

یا در صورت یاد رنوب یا غیر اں آنچہ اور ناغوش آید مگر غیبت ظالم حرام نیست
کے یا غفل و صورت یا نسب وغیرہ کے متعلق جو کہ اسے ناگوار معلوم ہو لیکن ظالم شخص کی غیبت کرنا حرام نہیں ہے

مسئلہ غیبت نیست مگر شخص معین معلوم را بد گفتن اگر اہل شہر را غیبت کند غیبت
کسی معین شخص کو برا کہت غیبت ہے اگر اہل شہر کو برا کہیں اگرچہ تو یہ غیبت

نہ انکار نتوان کرد۔ یعنی ایسے شخص پر کوئی اعتراض نہیں کیا جاسکتا کہ مسنون نیست نہ انکار سے صحیح ثابت ہے نہ انکاری کلمہ جو کہ حرام ہونے کی کوئی وجہ نہیں
ہے۔ ملاہی۔ کھیل کے آلے۔ مزامیر۔ منہ سے بھانے کے ہارے۔ دُہل۔ دف۔ دھڑا۔ حسن او حسن است۔ یعنی شراچے مضامین پر مشتمل ہے تو اچھا ہے دُہل بُرا ہے نہ کیا۔ لوگ
دکھاوار۔ شہرت۔ رنگ شرک خفی۔ پوشیدہ شرک۔ کھلا ہوا شرک تو یہ ہے کہ خدا کی ذات میں کسی کو شریک مانے۔ میں چونکہ میں بھی چونکہ خدا کی ذات کو مقصور دینا کہ عبادت نہ کی بلکہ
مقصود دوسرا تھا یا انداز ایک درجہ میں بھی شرک ہے۔ غیبت کسی کی پیچھے بڑائی کرنا۔ نفس الامر یعنی جو برائیاں ذکر کر رہا ہے وہ اس شخص میں واقعہ ہوں۔ اگر وہ شخص
بے عیب تو میرے بیان ہوگا جو میرے عداوت میں برا گناہ ہے خواہ وہ عیب شرعی ہو یا سماوی یا نسلی وہ حرام نیست۔ یعنی ظالم کو پیچھے ظالم کہا سکتا ہے اسی طرح اس
برکار کو کہ جو ظالم کھلا بدکاری کرتا ہے۔ اہل شہر کے۔ یعنی شہر کے تمام باشندے۔

نہ باشد مسئلہ۔ نیز یعنی سخن یکے دیگرے رسیدن کہ موجب ناخوشی فیما بین آنها باشد نہ ہوئی چنانچہ یہی ایک قصہ کی ایسی بات دوسرے تک پہنچانا جو ان کے درمیان ناخوشی و ناگوارگی کا باعث

نیز حرام است۔ مسئلہ دشنام دادن دیگرے بزبان یا باشارہ سر یا چشم یا دست یا ہونہی حرام ہے کسی کو گالی دینا زبان یا سر کے اشارہ یا آنکھ یا ہاتھ کے اشارہ

مانند آل یا خندیدن بروے برہنجے کہ موجب ہتک حرمت او باشد حرام است رسول اللہ سے یا اس پر ہنسنا اس طرح کہ اس سے آبرو لے اور ہتک کا باعث ہو حرام ہے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ حرمت مال و آبروئے مسلماناں مثل حرمت خون اوست و صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مسلمانوں کی آبرو اور مال کی حرمت ان کے خون کی طرح ہے اور

کعبہ رافرمودہ کہ حق تعالیٰ تراچہ قدر حرمت دادہ لیکن حرمت مسلمان و حرمت خون او و کعبہ مکہ سے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے مجھے کتنا محترم و محکم بنایا لیکن مسلمان کی حرمت اور اس کے خون کی حرمت اور

مال او و آبروئے او از تو زیادہ است۔ مسئلہ دروغ حرام است مگر برائے مصلح میان اس کے مال و آبرو کی حرمت مجھ سے بڑھ کر ہے جھوٹ بولنا حرام ہے لیکن دو آدمیوں میں صلح کرانے

و کس یا برائے راضی کردن اہل خود یا برائے دفع ظلم ظالم دریں چنیں مقام تعریض بہ کذب یا ہجو کو غرض کرنے کی حد تک یا ظالم کے ظلم سے بچاؤ کی خاطر درست ہے ایسے موقع پر ایسا کلام جو

بہتر است و بے حاجت تعریض بہ کذب ہم مکروہ است۔ مسئلہ بخش حال مسلماناں بظاہر جھوٹ اور برائے والے کے قصور کے اعتبار سے صحیح ہو اور بلا ضرورت ایسا کلام کہ جو تعریض بہ کذب کہیں بھی مکروہ ہے۔ عیب ہونے کی خاطر

برائے عیب جوئی آنها حرام است و بدترین دروغ شہادت دروغ است و قسم دروغ مسلمانوں کے حالات کی تکذیب حرام ہے اور بدترین جھوٹ جھوٹی گواہی اور جھوٹی قسم ہے

کہ بدیاں مالی مسلمانے را بنا حق تلف کند حق تعالیٰ دروغ را برابر شرک شمرده کہ جس کی ہنسنا یا ہتک مسلمان کا مال ناحق تلف ہو اللہ تعالیٰ نے جھوٹ کو شرک کے برابر شمار

و فرمودہ کہ ہمیز کنید از بُت پرستی و ہمیز کنید از سخن دروغ در حالیکہ مسلمان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمیز کرو بت پرستی سے اور پیچو جھوٹی بات سے اس حال میں کہ مسلمان راہ راست پر

نہ ہو چنانچہ یہی ایک قصہ کے درمیان نے دشنام دیا کسی مومن کا گالی گوج کرنا بیکاری ہے۔ حج۔ طریقہ موجب سبب۔ جبکہ حرمت ہے جوئی حرمت مل۔ یعنی خون کرنا اور بے عزتی کرنا اور جہی ہیں۔ کتبہ یعنی ایک مسلمان کی عزت کم کر دینا یا دھم دینا۔ جھوٹ۔ اہل خود یعنی خود کو غرض کرنے کے لئے۔ دفع ظلم۔ یعنی ظلم سے بچنے کے لئے۔ قرین کوہ کلام کہ اپنے ظاہری معنی کے اعتبار سے غلط ہے۔ لیکن اس کے معنی میں جو بولے و لا مرد دیتا ہے اور وہ صحیح ہیں۔ جہش۔ جاسوسی کرنا۔ میں چپے دیکھ کر جہش کرنا شہادت دروغ۔ جھوٹی گواہی۔ تلف کند۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ قصہ جوئی قسم کا کسی مسلمان کا حق تلف کرنا ہے۔ اللہ اس پر جنت عظم فرماتا ہے۔ ہمیز یعنی ہمیشہ یا اکثر گواہی کی چیز پر قسم کھانے۔ اکثر گواہی یا غواہی ایک شاخ کے بارے میں قسم کھانے۔ فرمودہ۔ اکثر گواہی کی مجلس سے فارغ ہونے اور ہر گز نہ ہو کر ارشاد فرمایا جھوٹی گواہی شرک کے برابر ہے اور میں ہمارا سر جلد کر کر ارشاد و فرمایا کہ آیت پڑھی۔

راہِ راست روزہ باشیدنہ مشرک۔ مسئلہ رشوت دہندہ و رشوت خورندہ در دوزخ

پہل سے ہوں مشرک نہ ہوں رشوت لینے اور رشوت کھانے والے دوزخ میں ہوں

باشند مگر آنکہ داون رشوت برائے دفع ظلم جائز است مسئلہ حرکہ حکم نہ کند موافق

سے لیکن دفع ظلم (اور حصول حق) کے لئے رشوت دینا جائز ہے جو شخص (قدرت کے باوجود)

کتاب اللہ حق تعالیٰ آل را کافر گفتہ مسئلہ قضیہ و مناقشہ کہ در میان اُفتد واجب

کتاب اللہ کے مطابق حکم نہ کرے اللہ نے اسے کافر کہا ہے جو معاملہ اور جھگڑا باہم ہو اس میں شریعت کی طرف

است کہ آل را بہ شرع رجوع کند و آنچه شرع دران حکم کند اگرچہ خلاف طبع خود

رجوع ضروری ہے اور شرعی حکم خواہ طبیعت کے خلاف کیوں نہ ہو واجب

باشد واجب است کہ آل را بہ طیب خاطر قبول کند مکروہ داشتن آل کفر است و مستلزم

ہے کہ اسے خوش دلی سے قبول کرے اسے ناپسند کرنا شریعت کے انکار کو

انکار شرع۔ مسئلہ عجب و تکبر کہ دن و نفس خود را از دیگران بہتر دانستن و غیر را حقیر

مستلزم اور کفر ہے غرور اور خود پسندی اور اپنے آپ کو دوسروں سے بہتر خیال کرنا اور دوسروں کو حقیر د

دانستن حرام است حق تعالیٰ می فرماید نفس خود را نسبت بہ پاکی کنید بلکہ خدا ہر کرا

ذلیل بہن حرام ہے حق تعالیٰ فرماتا ہے اپنے آپ کو تمنا ہوں سے پاک و صاف مت خیال کرو بلکہ اللہ

می خواہد پاک می کند و اعتبار مر خاتمہ راست و خاتمہ معلوم نیست کہ چہ خواہد و در حدیث آمدہ

تعلاتے ہے چاہتا ہے پاک کرتا ہے اعتبار دراصل (خاص طور پر) خاتمہ کا ہے اور خاتمہ معلوم نہیں کیسا ہو حدیث شریف

کہ حق تعالیٰ بعضے کساں را بہشتی نوشتہ است و تمام عمر عمل دوزخ می کند و آخر کار

میں ہے کہ حق تعالیٰ نے لوگوں میں سے کسی کو جنتی لکھا ہے اور وہ تمام عمر دوزخ (کے استحقاق کے) کام کرتا ہے اور آخر کار

تا بہشت می شود و عمل بہشت می کند و بہشتی می شود و بعضے کساں را دوزخی نوشتہ است و تمام عمر

تا بہشت ہو کر جنت میں جانے کے لائق کام کر کے جنتی بن جاتا ہے اور کسی کے بارے میں دوزخی لکھا ہے وہ تمام عمر جنت میں جانے

عمل بہشت می کند آخر کار نوشتہ ازلی غالب می آید و عمل دوزخ می کند و دوزخی

کے کام کرتا ہے آخر کار نوشتہ تقدیر غالب آتا ہے اور دوزخ کے کام کر کے دوزخ میں چلا جاتا ہے

نہ دفع ظلم۔ اگر کوئی سرکاری کارندہ بدون رشوت کام ہی کے نہیں دیتا اور وہ کام ہمارا حق ہے تو رشوت دینا گناہ نہیں اور اگر وہ کام خود غلط ہے تو دینے والا بھی

گنہگار ہے۔ کافر گفتہ۔ یعنی جب کہ اللہ تعالیٰ کے احکام کو جاری کرنا انسان کی قدرت میں ہو اور پھر وہ ان احکام کو جاری نہ کرے۔ مناقشہ۔ جھگڑا۔ شرع دفع

کند۔ یعنی اس معاملہ میں شرعی حکم تلاش کرے نہ طیب خاطر۔ خوش دلی۔ مکروہ دانستن۔ یعنی اس حکم کو ناپسند کرنا۔ عجب۔ غرور۔ نسبت بہ پاکی۔ یعنی

اپنے آپ کو گناہوں سے پاک صاف و قرار دو۔ عمل دوزخ۔ یعنی دوزخ میں جانے کے کام نہ تا بہشت۔ جنت میں جانے کے کام۔ نوشتہ ازلی۔

یعنی تقدیر لکھا۔

می شود۔ شیخ سعدی می گوید۔ نظم

شیخ سعدی فرماتے ہیں

مرا پسیر دانائے روشن شہاب دو اندرز فرمود بر روتے آب

مے عقلمند تابندہ ستارے (حضرت شیخ شہاب الدین سروردی) نے کشتی (دربار) کے سفر میں دو نصیحتیں فرمائیں

یکے آنکھ بر خویش خود ہیں مباحش دوم آنکھ بر غیر بد ہیں مباحش

ایک یہ کہ خود پسندی میں مبتلا نہ ہونا دوسرے یہ کہ کسی کے عیب جو اور بڑا تلاش کرنے والے دنیا

مسئلہ تفاخر بانساب حرام است و نیز تکاثر بہ مال و جاہ حرام است کریم تر نزد

انساب اور ذاتوں پر فخر کرنا حرام ہے نیز مال و مرتبہ کی ہمت پر فخر کرنا حرام ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک

خدا متقی تر است۔ مسئلہ بازی کردن بہ شطرنج یا نرد یا چوڑ یا مانند آں حرام

مکرم (مقرب) زیادہ پارسا و پرہیزگار ہے شطرنج یا ہوسر یا چوڑ یا اس کی مانند کھیلنا حرام

است و اگر درال مال مشروط باشد قمار باشد و حرام قطعی و گناہ کبیرہ باشد و منکر حرمت

ہے اور اس میں مل کی شرط لگائی گئی ہو تو قمار (جوا) اور حرام قطعی اور گناہ کبیرہ ہوگا اور اس کی حرمت کا

آں کافر باشد و نیز لعب بہ پرانیدن کبوتر یا جنگا نیدن مرغ و مانند آں حرام است

انکار کرنے والا کافر ہوگا نیز ہوا و لعب کے طور پر کبوتر اڑانا یا مرغ وغیرہ لڑوانا حرام ہے

مسئلہ خدمت کنائیدن از خواجہ مکروہ است۔ مسئلہ موئے راپیوند کردہ دراز کردن حرام

خواجہ (دو مرد جسے نامزد بنت یا گیا ہو) سے خدمت لینا مکروہ ہے بالوں میں (مصنوعی بال یا لٹاکر) لٹانے کرنا حرام ہے

است۔ خصوص پیوند کردن بہ موئے انسان۔ مسئلہ اُجرت گرفتن بر اذان و امامت و تعلیم

خاص طور پر انسان کے بال طحا (زیادہ بچ ہے) امام ابو حلیفہؒ کے نزدیک اذان و امامت اور

قرآن و فقہ وغیرہ عبادات جائز نیست نزد امام اعظمؒ و نزد دیگر ائمہ جائز

تعلیم قرآن و فقہ وغیرہ عبادات پر اجرت لینا جائز نہیں اور دوسرے ائمہ کے نزدیک

است و دریں زمانہ فتویٰ بر آں است کہ بر تعلیم قرآن و مانند آں اُجرت

جائز ہے اور اس زمانہ میں فتویٰ اس پر ہے کہ تعلیم وغیرہ پر اُجرت لینا جائز

یہ روشن شہاب۔ پیکار ستارہ یعنی شیخ شہاب الدین سروردی رحمۃ اللہ علیہ۔ ائمہ نصیحت۔ برزخے آب۔ یعنی کشتی میں بیٹھے ہوئے۔ خود ہیں۔ مغرور۔ بدبینی۔ عیب جو۔ تفاخر بانساب۔ ذات بات پر باہمی مقابلہ میں فخر کرنا۔ تکاثر بہ مال و جاہ یعنی مرتبہ و مال کی کثرت ایک دوسرے پر جتانہ۔ کریم۔ شریف۔ متقی۔ پرہیزگار۔ نرد۔ چوڑ۔ مانند آں۔ تماش۔ محفہ وغیرہ۔ مشروط باشد۔ یعنی ہر حیثیت پر مال کی بازی لگی ہو۔ جنگا نیدن مرغ یعنی بازی بٹیرائی وغیرہ جو قدیم زمانے میں یہ طریق تھا کہ امور خانہ داری و خدمت گفاری کے لیے مردوں کو نامزد بنایا جاتا تھا۔ پوند کردہ۔ جوڑیں اپنے بال بڑھانے اور حسن پیدا کرنے کے لیے کبھی مصنوعی بال کبھی دوسری عورتوں کے اہل بال اپنے بالوں میں لگاتی ہیں۔ خواجہ و عبادات۔ جیسے بیچ و فقہ و عبادت۔ زبیرا تراویح چڑھانا۔

گرفتن جائز است مسئلہ اجرت نوحہ کنندہ و سرود کنندہ و دیگر معاصی و اجرت

ہے نوحہ کرنے والے اور کانے اور دوسرے معاصی کی اجرت اور

جہانیدن جانور زبر مادہ حرام است مسئلہ قاضیاں و مفتیاں و علماء و غایاں

جانور کی جفتی کرانے کی اجرت حرام ہے قاضیوں اور مفتیوں اور علماء و مجاہدین کو

را از بیت المال رزق دادہ شود بقدریکہ کافی باشد بلا شرط مسئلہ حرہ را سفر کردن

تخواہ مقرر کئے بغیر بیت المال سے اتنی مقدار نفقہ کی دی جائے جو ان کے لئے کافی ہو آزاد عورت کو محرم یا شوہر

بدون محرم یا شوہر جائز نیست و کنیز و اُم ولد را جائز است و خلوت با اجنبیہ حرہ باشد

کے بغیر سفر کرنا حرام نہیں ہے اور باندی (خالص باندی) اور ام ولد کے لئے جائز ہے اور اجنبی عورت کے ساتھ خلوت (ایسی

یا امہ یا اُم ولد حرام است مسئلہ غلام و کنیز را عذاب کردن یا طوق در گردن آہنا

تہنای جہانیدن نہ ہو) آزاد عورت یا باندی یا ام ولد کے ساتھ حرام ہے غلام اور باندی کو شہد یا قسم کی سزا دینا یا ان کی گردن میں طوق ڈالنا

انداختن حرام است پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم در وقت وفات آخر کلام بہ نماز و نیکی با

حرام ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال کے وقت آخری کلام نماز اور

غلام و کنیز ک وصیت کردہ۔ باید کہ مملوک خود را آنچہ خود بخورد و بخوراند و آنچہ خود پوشد

غلام اور باندی کے ساتھ بھلائی کے ساتھ پیش آنے کی وصیت سے متعلق حق کپانے مملوک کو بھی دی کھلانے جو خود کھائے اور اس کو بھی پہنانے جو

بہ پوشاند و بکارے زیادہ از طاقت او امر نہ فرماید و اگر بکارے شاق امر کند باید کہ ہم خود

خود پہنے اور اس کی طاقت سے زیادہ اس سے کام نہ لے اور اگر وہ کوئی سخت و طویل کام کرے تو اس کے

مشرکے شود مسئلہ بندہ کہ اندیشہ گر بخشن او باشد زنجیر دہائے او انداختن جائز است

کام میں خود بھی شریک ہو جانا چاہئے جس غلام کے بھاگنے کا اندیشہ ہو اس کے پاؤں میں زنجیر ڈالنا جائز ہے

مسئلہ بندہ را از خدمت مولیٰ گر بخشن حرام است مسئلہ تراشیدن ریش

غلام کو آفت کی خدمت سے بھاگنا اور پہلو نہی کرنا حرام ہے ایک مشت ہونے سے

بیش از قبضہ حرام است و چیدن موئے سفید از ریش و مانند آن

پہلے داڑھی تراشنا حرام ہے اور داڑھی و جیزہ (مشٹا سر کے) سفید بال چھیننا

شہ جائز است۔ چہ کو آب بیت لیل بھی نہیں ہے۔ جو اس طرح کے مذہبی فرائض انجام دینے والوں کی ضرورت کو پر کر سکے اور کام کے دلے ایسے شخص نہیں ہے جو وہ بھی کسی اجرت

کے پر کام انجام دے سکے، لہذا متاعوں نے ہوا کا فتویٰ دے دیا ہے۔ نوحہ کنندہ۔ بعض مگوں میں پیشہ ورانہ دایاں ہوتی ہیں۔ جس طرح ہندوستان میں پیشہ ور گائے دایاں

ہیں شہ جہانیدن جفتی کرنا۔ بیت المال۔ اسلامی خلافت کا خزانہ۔ بلا شرط۔ یعنی ایسے لوگوں کو سزا دینے کا وقت تخواہ نہ ملے جائے۔ جس سے پردہ ضروری نہ ہو۔ خلوت تہنای

ام ولد یعنی کسی دوسرے کی نوہی جسے اس کی اولاد ہو۔ عذاب کردن۔ یعنی سخت قسم کی سزا دینا۔ غلام۔ آزاد فرمایا۔ نوہی۔ غلام تمہارے جہانیدن۔ جس کو

اللہ تعالیٰ نے تمہارے قبضہ میں دیدیا۔ ان کے ساتھ بہتر سلوک کرو۔ جو خود کھاؤ وہ انہیں کھلاؤ جو خود پہنوادہ انہیں پہناؤ۔ کاتے شاق۔ سخت کام۔ ہوئی۔ آفت۔

قبضہ۔ نعلی۔

مکروہ است مسئلہ گزشتہ ریش و تراشیدن سُبُلَت و ناخن و موئے بغل و موئے

مکروہ ہے۔ داڑھی بڑھانا اور مونچھیں کٹھروانا اور ناخن اور بغل کے بال اور زیر ناف

نہانی سُنت است۔ مسئلہ داخل شدن مردوں و زناں در حمام جائز است ولیکن

بال پینا (کڑنا) اور صاف کرنا سُنت ہے۔ مردوں اور عورتوں کا غسل خانہ میں پردہ اور ازار (تہہ بند) کے ساتھ

با پردہ و ازار۔ مسئلہ امر معروف و نہی منکر واجب است از منکرات اگر مقدور

داخل ہونا جائز ہے۔ اچھے کام کا حکم اور بُرے کام سے روکنا واجب ہے۔ ناپسندیدہ اور (شرعاً) بُرے کاموں

داشته باشد از دست منع کند و اگر نتواند از زبان منع کند و اگر نتواند یا مفید نہ انداز دل

سے اگر ہاتھ سے روکے کی استطاعت ہو تو ہاتھ سے روکے اور اگر ہاتھ سے نہ روک سکے تو زبان سے منع کرے اور اگر زبان سے بھی نہ

مکروہ دارد و صحبت اہل منکر ترک کند اگر ایں قدر ہم نہ کند در و بال آہنا شریک

روک سکتا ہو یا مفید نہ سمجھتا ہو تو دل سے مکروہ سمجھے۔ ناپسندیدہ اور غیر شرعی امور میں مبتلا لوگوں کی ہم نشینی ترک کرے اگر یہ بھی نہ

باشد ہم در دُنیا و ہم در آخرت۔ مسئلہ حُبِّ فی اللہ و بغض فی اللہ فرض

کر سکتا تو دنیا و آخرت میں ان کے ساتھ (یہ بھی) شریک ہوگا۔ اللہ کے لئے محبت اور اللہ کے لئے (انٹرا) بغض

است۔ مسئلہ کسے کہ بروئے احسان کند شکر ادا کردن و مکافات او نمودن مستحب

فرض ہے۔ جو شخص اس پر احسان کرے اس کا شکر ادا کرنا اور اس کا بدلہ دینا مستحب

است یا واجب و انکار آں کردن و کفر آں نمودن معصیت است۔ حرکہ شکر

ہے یا واجب اور احسان ناشناسی اور انکار ناشکری گناہ ہے۔ جو بندہ کا شکر گزار

بندہ نہ کردہ شکر خُدا نہ کرد۔ مسئلہ نشستن در مجلس علماء و صلحاء افضل است اگر

نہ ہوا۔ خدا کا بھی شکر گزار نہیں ہوا۔ علماء و صلحاء (بیک لوگوں) کی مجلس میں بیٹھنا اگر تیسرے جو افضل ہے اور

میسر شود و اگر میسر نہ شود عزالت بہتر است۔ مسئلہ کثرت درود بر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

میسر ہو تو گوشہ نشینی بہتر ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف کی کثرت

مستحب است و خالی بودن مجلس از ذکر خدا و درود بر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

مستحب ہے اور مجلس کا ذکر الہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود (پیچھے) خالی رہنا مکروہ

لے گا۔ کثرت کرنا ایک عملی ترویج ہے اس سے زیادہ کو تراشا اختیار ہے۔ سُبُلَت۔ مونچھیں۔ نوکے نہانی۔ یعنی زیر ناف بالوں کو برعکس موڑنا درست ہے۔

لیکن چالیس دن تک چھوڑے رکھنا مکروہ ہے۔ اگر غسل خانہ پردہ دار ہے اور تنہا نہایا جائے تو تہہ بند آواز کرنا درست ہے۔ تلہ امر معروف۔ محل بات کا مکمل کرنا نہی

عن الشکر۔ بُری بات روکنا۔ از دست۔ بعض علماء کا خیال ہے کہ بُرائی کو ہاتھ سے روک دینا بادشاہ کے لئے ہے۔ از زبان۔ یہ علامت کا کام ہے۔ از دل۔ مکروہ دارد۔ یہ

مولم الناس کیلئے ہے۔ اہل منکر۔ جو بُری باتوں میں مبتلا ہیں۔ ایں قدر۔ یعنی میل جول کا ترک نہ محبت فی اللہ۔ اللہ کے لئے دوستی۔ یعنی کسی کی دینداری کی وجہ سے اس سے محبت

کرنا۔ یعنی فی اللہ یعنی کسی کی برکادی کی وجہ سے اس کی خوشی رکھنا۔ مکافات۔ بدلہ۔ انکار آں۔ یعنی احسان نہ کرنا۔ کفر آں۔ یعنی احسان کے بدلے ناشکری کرنا۔ تبرکہ۔ ایک

حدیث شریف کا معنی ہے عزت۔ تہائی۔ بہر حال بُروں کی محبت نہ اختیار کرے۔ خالی بودن۔ حدیث شریف میں ہے۔ اگر کسی آدمی کو فی مجلس خدا کے ذکر اور حق کے درود سے

(بقیہ صفحہ پہا)

مکروہ است۔ مسئلہ مرد رات شبہ بہ زنان و زن رات شبہ بہ مرداں و مسلم رات شبہ بہ کفار و

(ناپسندیدہ) ہے مرد کو عورت کی مشابہت (لباس وغیرہ میں) اختیار کرنا اور عورت کو مردوں کی اور مسلم کو کفار اور

فساق حرام است۔ مسئلہ قتل کر دین جانور ماکول نہ برائے خوردن حرام است۔ مسئلہ قتل

فساق کی مشابہت اختیار کرنا حرام ہے ایسے جانور کو جس کا گوشت کھایا جاتا ہے کھانے کی غرض کے بغیر (بلا ضرورت) مار ڈالنا حرام ہے ایذا و

جانور موزی جائز است۔ مسئلہ حقوق مسلمان بر مسلمان شش چیز است۔ مسئلہ عیادت

تکلیف پہنچانے والے جانور کو قتل کرنا جائز ہے مسلمان کے مسلمان پر کچھ حق ہیں (۱) پیار

مریض و حضور جنازہ و قبول دعوت و سلام و تشییت عاٹس و خیر خواہی ہم در حضور و ہم در

کی عیادت (۲) جنازہ میں حاضری (۳) دعوت قبول کرنا (۴) سلام کرنا (۵) چھینکنے والے کا جواب یہ عمل اللہ سے دینا (۶) سامنے اور

غیبت۔ مسئلہ باید کہ دوست دارد برائے مسلماناں آنچہ برائے نفس خود دوست دارد و مکروہ

پس پشت اس کی نیز خواہی جو کچھ اپنے لئے پسند کرے وہ مسلمانوں کے لئے پسند کرنا اور جو اپنے لئے ناپسند کرے

دارد در حق آنها آنچہ برائے خود نہ پسند و در اسلام واجب است۔ مسئلہ بدال کہ کبائر بر

وہ ان کے لئے بھی ناپسند کرنا چاہئے اور اسلام کا جواب دینا واجب ہے واضح رہے کہ کھانا و

سہ مرتبہ است مرتبہ اول اکبر کبائر کفراست و قریب آل عقائد باطلہ مرتبہ دوم

بکیرہ کی تین قسمیں ہیں محبت و کیرہ میں سب سے گناہ کفر ہے اور اس کے قریب قریب عقائد باطلہ کا درجہ ہے دوسرا

آنچہ در حق حقوق بندگاں تلف شود یعنی ظلم بر خون و مال و آبروئے مسلماناں۔ حق تعالیٰ حقوق

مرتبہ گناہ کیرہ کا وہ ہے جس میں بندوں کے حقوق تلف ہوں یعنی مسلمانوں کی جان و مال اور آبرو پر ظلم (زیادتی) حق تعالیٰ اپنے حقوق

خود بہ بخشش و حقوق بندگان نہ بخشد۔ بغوی از انس روایت کردہ کہ رسول مبراودہ

بخش دے گا اور بندوں کے حقوق نہیں بخشے گا بغوی نے حضرت انس سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

صلی اللہ علیہ وسلم روز قیامت منادی از عرش آواز دھدکے اے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

و سلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن بیکار نے والا عرش سے بیکارے گا کہ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق تعالیٰ

حق تعالیٰ شما ہمہ مردوزن مؤمنین را بخشیدہ باہم حقوق بندگان را بخشید و

نے تمہارے سارے مرد و عورت مؤمنین کو بخش دیا مسندوں کے باہمی حقوقی بخشش کو

خود بخود بخش دیا۔ دوسرا اہل تہذیب۔ مشابہت اختیار کرنا۔ تشبیہ بکار یعنی ایسی چیزیں مشابہت پیدا کرنا جو کھانے کی خصوصیت ہوں ماکول۔ یعنی وہ جانور جس کا

گوشت حلال ہے۔ موزی۔ تکلیف رساں جیسے سانپ وغیرہ۔ حقوق۔ یعنی ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر کچھ حق ہیں۔ یہ حقوق ادا کرے یا سوا کر لے وہ گنہگار ہوگا۔

عیادت۔ زیارت پر کسی پر زمین کی ضروری ہے خواہ وہ اعلیٰ مرتبہ کا ہو یا ادنیٰ درجہ کا۔ آنحضرت اپنے یہودی غلام کی مزاج پر کسی کے لئے تشریف لے گئے تھے اور وہ آنحضرت کے فرمانے پر

مسلمان ہوا تھا۔ حضور جنازہ۔ اگر کھنڈ نماز پڑھے گا قریب قرا کے برابر ثواب ملے گا۔ اور اگر قریب دین و حق کرے بھی جائے گا تو وہ قرا کا ثواب ملے۔ جن کا یہ قرا طہ نامہ سارا

کے برابر ہوگا۔ قبول و حرم۔ اگر کوئی مسلمان کسی مسلمان کو کھانے پر بلے اور شرعی عقد پر جو تو زمین یاں کے حکم جانا ضروری ہے۔ کھانا کھانا مستحب ہے۔ تشییت عاٹس۔ چھینکنے

والے کا یہ حرکت کہ مائے ساقہ جواب دینا جبکہ چھینکنے والا الحمد للہ ملے۔ حضور۔ آسمان سنا۔ غیبت۔ پیشہ و کچھ دوست دار و پسند کرے۔ مکروہ والا۔ ناپسند کرے۔ رو حکام۔ سلام کا جواب دینا

خواہ سلام کرنے والا جان بچان کا ہو یا نہ ہو۔ اکبر کبائر۔ یعنی بڑی گناہیں ہیں سب سے بڑا گناہ۔ عقائد باطلہ۔ یعنی باطل فرقوں کے عقیدے۔ تلف۔ برباد ہونا۔ بخشیدہ۔ بلکہ اپنے غلام پر

داخل بہشت شوید۔ حافظ گوید۔ فرد

جنت میں داخل ہو جاؤ۔ حافظ شیرازی کہتے ہیں

مباش درپے آزار و ہرچہ خواہی کن کہ در شریعت ماغیر ازیں گناہے نیست

کسی کو تکلیف پہنچانے کے درپے نہ ہو اور جو کرنا چاہے کہ اس کے علاوہ اور کوئی گناہ ہماری شریعت میں نہیں

یعنی برابر اس نیست مرتبہ سوم حقوق اللہ خالص۔ مسئلہ آٹھ در احادیث کبار و اورد شدہ

یعنی اس کے برابر اور کوئی گناہ نہیں تیسرا مرتبہ (درجہ خاص حقوق اللہ کہ ان میں کوئی گناہ نہیں ہے۔ احادیث میں نہیں کبار و گناہ کبیرہ) بہت

بہ شماریم شرک و نافرمانی والدین و قتل نفس و قسم دروغ و شہادت دروغ و دشنام

گیارہ و دہم شمار کرتے ہیں (۱) شرک (۲) والدین کی نافرمانی (۳) جان کا قتل (۴) جھوٹی قسم (۵) جھوٹی شہادت (۶) پاک

محسنہ و خوردن مال یتیم و خوردن ربوہ و گریختن از جنگ کفار و سحر کردن و قتل

دعا پر تمہید زنا (۷) یتیم کا مال کھانا (۸) سود خوری (۹) کفار سے جنگ کے دوران بھاگنا (۱۰) جادو کرنا (۱۱) اولاد کا قتل جس

فرزند خوردن چنانکہ کفار و خنثراں را قتل می کردند و زنا خصوصاً بازن ہمسایہ و سرقت و قطع

عین کافروں کو قتل کرتے تھے (۱۲) زنا کا ارتکاب خاص طور پر ہمسایہ عورت سے (۱۳) چوری (۱۴) ڈاکہ زنی کہ یہ اللہ اور اس کے رسول

طریق کہ محاربہ با خدا و رسول است و بغی بر امام عادل و در حدیث آمدہ کہ زنا بازن وہ کمتر

کے ساتھ (گویا جنگ ہے (۱۵) ام و غلیف عادل سے بغاوت۔ حدیث میں ہے کہ بستی کی کسی اور عورت سے زنا

است از زنا بازن ہمسایہ و در حدیث آمدہ کہ بزرگ ترکب انرا آن است کہ کسی پدر و

کرنا ہمسایہ عورت سے زنا کرنے کے مقابلے میں دس درجہ کم ہے حدیث میں ہے کہ کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ

مادر خود را دشنام دہد گفتند والدین را چگونہ کسی دشنام دہد فرمود والدین دیگرے را

کوئی شخص اپنے والدین کو گالی دے صحابہ نے عرض کیا کوئی شخص والدین کو کیسے گالی دے سکتا ہے؟ ارشاد فرمایا وہ دوسرے

دبقی صفو گشتہ از بندوں کو اختیار دے گا خواہ وہ معاف کر دیں یا اس کی نیکیاں لیں۔ بغوی۔ مشہور امام و محدث ہیں۔

(صفحہ ۱۱) حافظ۔ یعنی شیرازی رحمت اللہ علیہ۔ مباشرتاً کسی کے درپے آزار نہ ہو اور جو چاہے کہ۔ اس لیے کہ ہماری شریعت میں اس کے سوا اور گناہ نہیں

ہے۔ یعنی۔ قاضی صاحب فرماتے ہیں اس گناہ سب گناہوں سے بڑا کہ ہے نہ در احادیث۔ حافظ ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ نے تقریباً پانچ سو گناہ کبیرہ گناہے جن میں

سے کہ کائنات کے معصی نے فرمائی ہے۔ والدین غواہ سلمان ہیں یا کافر۔ اگر باپ بت پرست اور وہ بت خانی میں بت چڑھ گیا۔ اگر کنہ سے پرشکار سکوا لٹائی کی ضرورت

ہے تو اولاد کا فرض ہے کہ اپنے کنہ سے پرشکار کر اس کو ہاں سے واپس لائے۔ قسم دروغ۔ جھوٹی قسم کی تین صورتیں ہیں (۱) کسی کو شہادت غلط بات پر جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھانا کہ کبیرہ

ہے (۲) کوئی کام کہ بھول گیا ہو اور اس کے نہ کرنے پر قسم کھائے (۳) کسی چیز کے نہ کرنے کی قسم کھائے اور پھر اس کو کرے تو اس کے لئے شریعت نے دنیوی سزا یعنی کھانا مقرر

کے ہوا ہے نہ دشتیم محسنہ یعنی پاک دامن پر زنا کی بہمت ڈرنا۔ از جنگ کفار۔ جب کہ مقابلہ پر دو گئے تب تک ہوں اور دو گئے سے زیادہ ہوں تو پچاؤ کے لئے گر دیا جاسکتا ہے

کفار و خنثراں ما۔ عرب میں غیر ہندوستان کی بعض قومیں میں بداح تھا کہ لوگوں کو مار ڈالتے تھے۔ گفتند۔ یعنی صحابہ نے دریافت فرمایا۔ چگونہ۔ صحابہ کے دور میں یہ چیز بہت

تعب نیز تھی۔ اس لئے سوال فرمایا ورنہ اب تو یہ تعب کی بات بھی نہیں رہی۔

دشنام دہد اور والدین ایسے را دشنام دہد مسئلہ مدح فاسق حرام است در حدیث

کے والدین کو گالی دے اور وہ اس کے والدین کو گالی دیں فاسق کی مدح (خلاف شرع انہ کی تہریف) حرام ہے حدیث

است کہ حق تعالیٰ بر آں غضب شود و عرش بدار بلرزد مسئلہ اگر کسے دیگرے را

شریف میں ہے کہ حق تعالیٰ اس پر غضبناک ہوتا اور عرش اس تہریف پر لرزتا ہے اگر کوئی شخص دوسرے پر

لعنت کند و آل کس اہل لعنت نہ باشد لعن بروے باز گردد۔ مسئلہ در حدیث است

لعنت کرے آئندہ شخص ملعون نہ ہوگا بلکہ وہ لعنت لعنت کرنے والے کی جانب لوٹتی ہے حدیث شریف میں ہے

علامات منافق دروغ گوئی و خلاف وعدگی و خیانت در امانت و غدر بعد عہد و دشنام

کہ منافق کی علامتیں ہیں جھوٹ بولنا وعدہ خلافی اور امانت میں خیانت اور عہد کر کے توڑ دینا اور جھگڑنے کے

در نمازعت۔ مسئلہ رسول فرمود صلی اللہ علیہ وسلم شرک مکن بخدا اگرچہ قتل کردہ شوی

دوران گالی دینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شرک نہ کرو خواہ قتل ہی کیوں نہ کر دیا جائے اور

و سوختہ شوی و نافرمانی والدین مکن اگرچہ امر کنند کہ از زن و سرزند و

جلا دیا جائے اور والدین کی نافرمانی مت کر اگرچہ وہ اہل و عیال اور مال سے دستبردار

مال خود بدر شور مسئلہ حق شوہر بر زن آل قدر است کہ رسول فرمود صلی اللہ علیہ وسلم

ہوئے اور چھوڑنے کا حکم دیں شوہر کا حق بیوی پر اتنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ مایا اگر میں خدا تعالیٰ

کہ اگر برائے سجدہ غیر خدا امری کردم زن را امری کردم کہ شوہر را سجدہ کند اگر شوہر

کے علاوہ کسی اور کے لئے سجدہ کا حکم کرنا تو عورت کو حکم کرتا کہ وہ شوہر کو سجدہ کرے اگر شوہر بیوی کو حکم کرے کہ زور دے پیچھے اٹھنا

زن را امر کند کہ سنگ ھٹے کوہ زرد بکوہ سیاہ و از کوہ سیاہ بکوہ سفید برسایا باید

کے پتھر سیاہ ہماڑ پر اور سیاہ ہماڑ کے سفید پر پہنچا تو اسے اس کی نقیب کرنا چاہئے دینی دشوار ترین کام بھی

کہ پہچان کند مسئلہ در حدیث آمدہ کہ بہترین شما کسے است کہ با زن خود خوب باشد

قبول کرنا چاہئے حدیث شریف میں ہے کہ تم میں بہترین شخص وہ ہے کہ جس کا برتاؤ بیوی کے ساتھ اچھا ہو

ومن برائے اھل خود خویم و زن از پہلوئے چپ آفریدہ شدہ است راست نتوال

اور میرا برتاؤ اپنی اہل کے ساتھ اچھا ہے اور عورت بائیں ہاسی سے پیچھے اکی گئی ہے سیدھی نہیں

لے مدح فاسق۔ یعنی اس کے فسق و فجور کی باتوں پر تہریف کرنا۔ کہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ بڑے ایک شخص کے پڑے اٹھنے تو اس نے ہوا لعنت کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے لڑکھو فرمایا۔ بخدا لعنت نہ کرے تو خدا کے حکم کی پابندی ہے۔ جو شخص کسی غیر مستحق پر لعنت کرتا ہے تو لعنت خود اس کے والے کی طرف لوٹ آتی ہے نہ در حدیث۔ حدیث شریف میں آیا

ہے کہ منافق کی علامتیں یہ ہیں۔ جب بات کرتا ہے جھوٹ بولتا ہے۔ جب وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے۔ امانت میں خیانت کرتا ہے۔ جھگڑنے میں گالی گویا کرتا ہے کہ شرک

مکن۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ خدا کی نافرمانی کے واسطے میں کسی کا منہ نہ مانتا چاہئے۔ بدشو۔ یعنی بیوی کو طلاق دے یا طلاق دہاں کو اپنے سے جدا کر دے گئے سجدہ کند۔ یعنی اللہ کے احکام کے

بعد عورت پر سب سے زیادہ شوہر کے احکام کو پالنا ضروری ہے۔ بکوہ سفید۔ یعنی مشکل سے مشکل کام۔ لہذا عورت کا فرض ہے کہ شوہر کی اجازت بدون غفلت و مدد ہی نہ دے۔ شوہر کے مال و اہل

و آدمی کی پوری حفاظت کرے۔ خوب باشد۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ بہترین اخلاق اس شخص کے کیجئے جائیں گے جو اہل و عیال کے ساتھ خوش خلق ہو۔ شوہر کے ساتھ اچھے چہرے چہرے

شد بر کجی آہنا صبر باید کرد و نیکی باید نمود باید کہ اورا دشمن ندارد اگر ازو راضی نباشد طلاق ہو سکے اس کی بجائے صبر کر کے بھلائی کا برز و کرنا چاہئے اس کے ساتھ دشمنی نہ رکھنی چاہئے اگر وہ اس کے ساتھ رہنے

وہ در مسئلہ گناہ صغیرہ را شہل انگاشت و برآں اصرار کردن گناہ کبیرہ است و حلال رمضانہ ہو تو طلاق دیسے (اشکائے نہ رکھے) گناہ صغیرہ کو غیر اہم سمجھنا اور اس پر اصرار اور اس کا توکر ہونا گناہ کبیرہ ہے

دانستن گناہ صغیرہ قطعی کفر است بخاری از انس روایت کردہ کہ فرمود انس کہ اور گناہ صغیرہ کو حلال سمجھنا بلاشبہ کفر ہے بخاری نے حضرت انس سے روایت کی ہے۔ حضرت انس فرماتے ہیں

شمار کار مای کنید و از مومے باریک تر و سہل تر می دانید و ما آن را در عہد پیغمبر صلی اللہ علیہ تم لوگ کام (گناہ صغیرہ) کرتے ہو اور انہیں مای سے زیادہ باریک (معمولی) اور بہت سہل (دھکا) سمجھتے ہو اور ہم انہیں رسول اللہ

و سلم از مہلکات می دانستیم بدانکہ سخن در شرائع بسیار است و مطلوبات ازاں مشون صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مبارک میں ہلک کرنے والی اور برباد کرنے والی چیزوں میں سے سمجھتے تھے۔ واضح رہے کہ احکام شریعت جہت ہیں

بقدر کفایت در پس اوراق برائے فارسی خواں نوشتہ شد زیادہ ازیں اگر احتیاج اور محیفہ کتاب میں ان سے بھری ہوئی ہیں ان اوراق (ملا ہند) میں فارسی خواں کے لئے بقدر کفایت لکھ دیے گئے ان سے زیادہ کی اگر

افتد بہ علماء رجوع می توان کرد۔

ضرورت ہو تو علمائے رجوع کر سکتے ہیں

کِتَابُ الْإِحْسَانِ

بدال استعدک اللہ تعالیٰ ایں ہمہ کہ گفتہ شد صورت ایمان و اسلام و شریعت

اللہ تعالیٰ نے ایک بحسب بنائے باخبر ہو کہ یہ جو کہ گفتہ کی گئی ایمان و اسلام و شریعت کی صورت

است و مغز و حقیقت او در خدمت درویشاں باید جست و خیال نباید کرد کہ حقیقت

باقی گزشتہ صفحہ (ادراغ ہری شکل) ہے اور ان کے مغز و حقیقت سے واقفیت درویشوں (بزرگوں) اور اولیاء اللہ کی خدمت میں رہ کر کرنی چاہئے اور

حدیث شریف میں آیا ہے کہ عورتوں کو بھلائی کے بارے میں نصیحت کرتے رہو۔ یہ عزتیں پہلے سے بنی ہوئی ہیں اور جتنی اوپر کی پہلی ہوگی۔ اس قدر زیادہ طبیعتی ہوگی۔ اگر تم اس کو پاگل بہید جاگنا چاہو گے تو وہ ٹوٹ جائے گی اور اگر پاگل چھوڑ دو گے تو تیز ہی رہے گی مقصود کہ محروم مہلکات میں انسان کو چشم پوشی سے کام لینا چاہئے در نہ انسان خود بھی پریشان ہو گا اور بال

عیال کو بھی پریشان کرے گا۔ مصنف ذرا دل نیکی پایہ نمود۔ اہل دخیل کے ساتھ برابر کا برتاؤ کرنا چاہئے۔ بلا ضرورت بوی کو اپنے رشتہ داروں سے طے سے روکنا چاہئے۔ لاپرواہی کنایت ہی بڑی بات ہے۔ نہ سہل۔ یعنی اس کو کوئی بات سمجھنا۔ اصرار۔ یعنی گناہ صغیرہ کی عادت ڈالنا اور اس پر جفا و اختیار کرنا۔ از مومے باریک تر۔ یعنی نہایت کمزور

عہد۔ زمانہ۔ مہلکات۔ تہا کہ نیکوئی چیزیں۔ شرائع۔ یعنی شریعت کے احکام۔ مطلوبات۔ بڑی بڑی کتابیں۔ مشون۔ پُر۔ درین اوراق۔ یعنی ملا ہند نہ تہ احسان۔ لغوی معنی نیکی کرنے کے ہیں۔ اصطلاحی معنی یہ ہیں کہ عبادت گزار عبادت کے دوران ظاہری و باطنی اعتبار سے خدا کی طرف متوجہ ہو۔ احسان کا اعلیٰ درجہ تو یہ ہے عبادت گزار کو عبادت کے دوران حضرت حق تعالیٰ کا شہادہ حاصل ہو۔ اتنی درجہ یہ ہے کہ عبادت گزار سمجھے کہ خدا اس کو دیکھ رہا ہے۔ استعدک اللہ۔ خدا تجھے نیک بہت کرے۔ درویش خدا رسیدہ مال و اولیاء اللہ۔ حقیقت۔ جو حقیقت کی تعلیمات سے حاصل ہوتی ہے۔

خلافت شریعت است کہ ایں سخن جہل و کفر است بلکہ ہمیشہ شریعت است کہ در

یہ نہ خیال کیا جائے کہ حقیقت خلافت شریعت ہے کہ یہ بات خود جماعت اور کفر پر مبنی ہے بلکہ بی ادین شریعت ہے اولیاء اللہ کی خدمت جسب

خدمت درویشاں چوں قلب از تعلق علمی وجہی کہ بما سوی اللہ داشت پاک شود و

قلب بما سوی اللہ علوم غامضی سے جو حاصل ہوں پاک ہو جائے اور

رذائل نفس برطرف گشتہ نفس مطمئنہ شود و اخلاص بہم رساند شریعت در حق او بامغز

نفس کی برائتیں ختم ہو کر نفس مطمئنہ کا درجہ حاصل ہو جائے اور اخلاص کی دولت بہم رسائی حاصل ہو جائے

شود نماز او عند اللہ تعلق دیگر بہم رساند دو رکعت او بہتر از یک رکعت دیگر اں باشد

شریعت اس کے حق میں بامغز ہو جاتی ہے اس کی نماز عند اللہ اس کو ایک اور تعلق درجہ تک پہنچاتی ہے۔ اس کی دو رکعات دوسروں کی لاکھ رکعتوں

و ہمچنین صوم او صدقہ او۔ رسول فرمود صلی اللہ علیہ وسلم اگر شما مثل احد زر در راہ خدا

سے بہتر ہو جاتی ہیں اسی طرح اس کے صدقہ اور صدقہ کا حال ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اٹھ پہاڑ کے برابر سونا اللہ کی راہ

خرج کنید برابر یک سیر یا نیم سیر جو نباشد کہ صحابہ در راہ خدا دادہ اند ایں از جہت قوت

میں خرج کرو تو اس ایک سیر یا آدھے سیر جو کے (باعبار اخلاص) برابر نہ ہوگا جو صحابہ نے راہ خدا میں دیا ہے یہ انکی قوت ایمان

ایمان و اخلاص شان است نور باطن پیغمبر صلی اللہ وسلم را از سینہ در درویشاں باید جست

و اخلاص کے اعتبار سے ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نور باطنی (فیضان باطنی) کو اولیاء اللہ کے سینوں میں تلاش کرنا چاہیے

و بد اں نور سینہ خود را روشن باید کرد تا کہ نیر و شر بفرست صحیحہ دریافت شود ولی در قرآن

اور اس سے پہلے عیسے روشن کرنے چاہئیں تاکہ ہر خیر و شر صحیح فرست (فرست ایمانی) کے ذریعے معلوم ہو جائے قرآن

متقی را فرمودہ و در حدیث علامت اولیاء اللہ فرمودہ کہ در صحبت او خدا یاد آید

کریم میں ولی متقی کو فرمایا ہے اور حدیث میں اولیاء اللہ کی علامت یہ بتائی گئی ہے کہ ان کی صحبت میں خدا یاد آجائے یعنی ان کی صحبت

یعنی محبت دنیا در صحبت او کم شود و محبت حق زیادہ گردد واللہ اعلم۔ و کہے

سے دنیوی محبت کم اور حق تعالیٰ کی محبت میں اضافہ ہو جائے واللہ اعلم اور جو شخص

کہ متقی نباشد او ولی نباشد۔

متقی نہ ہو وہ ولی بھی نہیں ہوگا

نہ ہمیشہ یعنی طریقت اور شریعت ایک چیز ہے۔ علمی۔ یعنی علوم غامضی۔ ماسوی۔ غیر رذائل۔ برائیاں۔ مطمئنہ شود یعنی انسان کا نفس، نفس مطمئنہ کا درجہ حاصل کر لینا ہے مگر تعلق دیگر۔ یعنی احسان کا علمی مرتبہ۔ اتمہ۔ مدینہ طیبہ کا ایک مشہور پہاڑ ہے۔ ایں۔ یعنی خواب میں اس قدر فرق۔ فراست۔ آنحضرت نے فرمایا ایک مومن کی فراست سے دس گنا بدوہ اللہ کے آؤں کے ذریعے تار جاتا ہے۔ خواجہ طہ اللہ حق کی مجلس کا واقعہ ہے کہ ان کے وعظ کے دوران ایک آدمی آکر بیٹھ گیا۔ جب وہ وعظ سے فارغ ہوئے تو اس نے دریافت کیا مومن کی فراست کا کیا مطلب ہے اور وہ کیسی ہوتی ہے۔ خواجہ صاحب نے ارشاد فرمایا۔ فراست یہ ہے کہ تم اپنے گھر سے زنا نہ آؤ چھینکو۔ اس پر وہ کہنے لگا کہ مجھے زنا سے کیا واسطہ بیٹھنے کے اشارے پر میری دل اس شخص کی گڑی اندر ڈالی۔ دیکھا کہ وہ زنا کرنے پہنچے تھے۔ اس واقعہ پر وہ مسلمان ہو گیا۔ تب شیخ نے اپنے مریدوں سے فرمایا۔ یہ تو عاہری زنا کرتی۔ آؤ تم بھی باطنی زنا نہ آؤ چھینکو اور خدا سے ایک نیا عہد کرو۔ چنانچہ سب سے بیعت کی تجدید کی کہ متقی را فرمودہ۔ لہذا جس میں ظاہری تقویٰ و طہارت نہیں ہے اس کو ولی نہ سمجھنا چاہئے بلکہ ولی نباشد۔ اگر کسی ایسا ہو ایسی ہر کسی بزرگ نے اپنے آپ کو چھپانے کے لئے اپنے اوپر سے تقویٰ و طہارت کے آثار کو دور کر لیا ہو اور اپنے آپ کو ملائمہ فرقی میں داخل کر لیا ہو تو اس کو بہت ناگوار سمجھو۔

گھٹن و دست و پا و رخصت کفر است مسئلہ اگر کلمہ کفر با اختیار خود گوید و نداند کہ اس کلمہ کفر

شیریں ہاں کہنا کہ انسان کی طرح اس کے اندر اور ہڈوں اور چمڑی میں کفر ہے اگر کلمہ کفر اپنے اختیار سے کہے اور اسے یہ معلوم ہو کہ یہ کلمہ کلمہ ہے تو کفر

است اکثر علماء بر آئند کہ کافر شود معذور نہ باشد و اگر بے قصد بزبان رود کافر نہ شود

عذر کے نزدیک کافر ہو جائے گا (اور) معذور شمار نہ ہوگا اور اگر بلا قصد زبان سے نکل جائے تو کافر نہ ہوگا۔

مسئلہ اگر ارادہ کفر کرد اگرچہ بعد مدت مدید، فی الفور کافر شود مسئلہ اگر حرام

اگر کفر کا ارادہ کرے خواہ دراز مدت کے بعد کفر کا ارادہ ہو، فوری طور پر کافر ہو جائے گا۔ اگر حرام

قطعی یا حلال گوید یا حلال قطعی یا حرام یا فرض یا فرض نہ اندک کافر نہ شود۔

فرض کو حلال سمجھے یا حلال قطعی کو حرام یا فرض کو فرض نہ جائے تو کافر نہ ہوگا

مسئلہ اگر گوشت مردار می فروشد و گوید اس مردار نیست از حلال است کافر

اگر مردار کا گوشت بیچ کر کتا ہے کہ یہ مردار نہیں حلال ہے کافر

نہ شود مسئلہ مردے دیگرے را گفت کہ از خدائی ترسی گفت نہ، کافر نہ شود۔

نہ ہوگا کوئی شخص دوسرے کے کہ تو خدا سے نہیں ڈرتا اور وہ کہے "نہیں" تو کافر ہو جائے گا

و نزد محمد بن فضیل اگر در معصیت باشد کافر شود و الا نہ مسئلہ اگر گفت کہ دے

اور محمد بن فضیل کے نزدیک، اگر معصیت کی بات کرنے کے دوران اس سے یہ کہا گیا تو کافر ہوگا ورنہ نہیں۔ اگر کہے کہ وہ اگر حسد ہے

اگر خدا شود من حق خود از دے بستم کافر شود مسئلہ اگر گوید کہ خدا با تو بس نیاید

جائے تو میں اس سے اپنا حق وصول کروں تو کافر ہو جائے گا اگر کہے کہ خدا تو میرے بس میں نہیں آتا میں

من چگونہ با تو بس آیم کافر شود مسئلہ اگر گوید کہ مرا بر آسمان خداست و بر زمین تو

کس طرح میرے قابو میں آ جاؤں تو کافر ہو گیا اگر کہے کہ میرا آسمان پر خدا ہے اور زمین پر تو تو

کافر شود مسئلہ اگر پسر کے مرد گفت کہ خدا را بایستہ بود کافر شود و اگر دیگر گفت کہ

کافر ہو گیا اگر کسی شخص کے زبانی سے کہ اللہ تعالیٰ کو اس کی ضرورت تھی تو کافر ہو گیا اور اگر دوسرا شخص کہے

خدا بر تو ظلم کرد کافر شود مسئلہ اگر شخصے بر دیگرے ظلم کرد و مظلوم گفت۔ اے خدا

کہ خدا نے تیرے اوپر ظلم کیا تو ظلم کرنے والا کافر ہو جائیگا اگر کوئی شخص دوسرے پر ظلم کرے اور مظلوم کہے اے اللہ

نے کفر است۔ قرآنی حکم میں اللہ کے لئے موجود حق و باطل کا جو اطلاق موجود ہے اس کا مطلب یہ نہیں ہے جو دست پا اور رو کا انسان میں مطلب ہے۔ بلکہ یہ حق و باطل کا جو اطلاق

اس کو کفر نہ کہنا کہ اللہ کے ارادہ کفر۔ چونکہ کفر کی حالت پر آدمی کو کفر ہے۔ عزائم قطعی۔ یعنی وہ چیز جس کی عصمت ایسی دلیل سے ثابت ہو جس میں کسی شک شبہ کی گنجائش نہ ہو کافر

نہ شود۔ یہی بات میں جو مانا ہے اس کو عصمت کی نثرائے گی۔ کافر نہ ہوگا۔ یہی نہیں کہا کہ کافر شود۔ چونکہ اس کا مطلب یہی ہوا کہ اسے نہیں ڈرتا ہوں۔ در معصیت۔ یعنی وہ گناہ کی بات کرنا

ہے۔ جس پر اس کو یہ کہا جاتا تھا اس لیے کہ اگر وہ ایک بات کہہ دیتا تو ظاہر ہے کہ اس کی کلمے میں خدا سے ڈرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ کافر شود۔ چونکہ یہ ثابت ہوا کہ وہ ظاہر بھی

پہچان کر غالب سمجھتا ہے۔ اگر گویہ میں خدا کا بھی تیرے اوپر قابو نہیں تو میں تجھ پر کیسے قابو پا سکتا ہوں۔ بر زمین تو۔ چونکہ زمین پر بسنے والے انسان کو خدا کے بارگاہِ رواں خدا پائے

بود۔ یعنی خدا کو اس کی ضرورت تھی۔

اے خدا تو از دے پذیر اگر تو از دے پذیری من نہ پذیرم کافر شود مسئلہ اگر گوید من از تو اس کی توبہ قبول نہ مگر تو اس کی توبہ قبول کرے گا تو میں نہیں کرونگا (حق کافر ہو جائیگا) اگر کہے کہ میں

ثواب و عذاب بیزارم کافر گردد مسئلہ اگر کہے بدون شہود نکاح کرد و گفت کہ خدا ثواب و عذاب سے بیزار (بے واسطہ) ہیں تو کافر ہو جائیگا اگر کوئی شخص غواہوں کے بغیر نکاح کرے کہے کہ اللہ اور اللہ کے رسول

و رسول خدا را گواہ کردم یا فرشتہ را گواہ کردم کافر شود مسئلہ و از مجمع التوازل کو یا فرشتہ کو گواہ بست تا میں تو رسول اور فرشتہ کو چپ ہاں کہنے کی بنا پر کافر ہو گیا "مجمع التوازل" سے منقول ہے

آورد کہ اگر گفت کہ فرشتہ دست راست و دست چپ را گواہ کردم کافر نہ شود کہ اگر کہے کہ میں نے دائیں اور بائیں کے فرشتوں کو گواہ بست یا تو اگر چہ نکاح صحیح نہ ہوگا مگر اس جگہ سے

اگر چہ نکاح صحیح نہ باشد مسئلہ اگر جانور سے آواز کرد پس گفت کہ بیمار بمیرد وہ کافر نہیں ہوا اگر کوئی جانور چلائے یا (آواز کرے) اور (یہ بطور شگون) کہے کہ بیمار مرنے

یا غلہ کراں شود یا جانور آواز کرد از سفر بازگشت در کفر او اختلاف است مسئلہ چلائے گا یا غلہ کراں ہو جائے گا یا جانور کے آواز کرنے پر کہے کہ (فعل) سفر سے لوٹ آئے گا تو کہنے والے کے کفر میں اختلاف ہے

اگر گفت کہ خدای دانند کہ من ہمیشہ پیوستہ ترا یاد می کنم بعضے گفتہ کہ کافر شود اگر کہے اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں ہمیشہ تجھے یاد کرتا ہوں (اور یہ بات خلاف واقعہ ہو تو جھوٹ پر اللہ کو گواہ بنانے کی بنا پر)

اگر گفت کہ خدای دانند کہ بہ غمی و شادی تو چہ نام کہ بہ غمی و شادی خود بعضے گفتہ کہ کافر شود بعضے کے نزدیک کافر ہو جائے گا اگر کہے کہ میری خوشی و غم میری اپنی خوشی و غم کی طرح ہے تو بعض کے نزدیک کافر ہو جائیگا (بیشک

بعضے گفتہ کہ اگر بر نیکی و بدی آں کس بہ مال و بدن قیام می کند چنانچہ بر نیکی و بدی جہاں اور بعض کے نزدیک اگر اس کی مالی اور جسمانی بھلائی اور بُرائی (حسرتی) کرے اپنی بھلائی و بُرائی پر

بدی خود کافر نہ شود مسئلہ اگر گفت کہ قسم بہ خدا و بہ پائے تو کافر شود قیاس کرتا ہے تو کافر نہ ہوگا اگر کہے اللہ کی قسم اور میرے پاؤں کی قسم تو کافر ہو گیا

مسئلہ اگر گفت کہ رزق از خداست لیکن از بندہ چہ متن خواہ کافر شود مسئلہ اگر اگر کہے کہ مذاق اللہ تبارک ہے مگر ہندہ سے طلب کرو تو کافر ہو گیا اگر

لے چہ نہ یعنی اس کی توبہ قبول نہ کرنا اور رضی نہ ہونا۔ بیزارم۔ یعنی ثواب و عذاب سے کوئی سروکار نہیں ہے کافر شود۔ چونکہ اس نے رسول خدا اور فرشتہ کو چپ ہاں کہا حالیکہ یہ اللہ کی صفت ہے نہ فرشتہ خدایان ہیں نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کافر نہ شود۔ اس لئے کہ ان کا تینوں کو اس کے کلمہ کا علم ہے۔ نہایت۔ چونکہ فرشتوں میں نکاح کی حیثیت پرورد نہیں ہے۔ اختلاف است۔ چونکہ اس طرح کی باتیں محض مای عقیدہ سے نہیں کی جاتی ہیں کہ یہ چیز حق کی تائید میں کہنا قابل کے طور پر بھی بولی جاتی ہیں کافر شود۔ اگر اس نے جان بوجہ کج بحث کہا ہے اور خدا کو اس پر گواہ بنایا ہے کافر نہ شود۔ چونکہ کج بات کہی ہے۔ بخدا اور پائے تو پر نہ اس میں حضرت حق کی تائید گئی ہے اگر گفت۔ چونکہ خدا کی صداقت کو نہ دیکھنے فضل پر موقوف نہ ہے۔

گفت کہ فلاں اگر نبی باشد بوی ایمان نیارم یا گفت اگر خدا مرا بہ نماز امر کند نماز

کے کہ فلاں شخص نبی ہو تو میں اس پر ایمان نہ لاؤں گا یا کہ اگر اللہ مجھے نماز کا حکم کرے تو میں

نہ گزارم یا گفت اگر قبلہ بایں سو باشد نماز نہ گزارم کافر شود مسئلہ اگر کسے گفت

نماز نہ پڑھوں یا کہے کہ اگر قبلہ اس طرف ہوگا تو نماز نہ پڑھوں گا تو کافر ہو جائیگا اگر کوئی کہے

کہ آدم علیہ السلام پارچہ می بافت دیگرے گفت پس ماہمہ جولاہگانیم ، کافر

کہ آدم علیہ السلام پکڑا جلتے تھے دوسرا کہے تو ہم سب جولاہے ہیں تو کافر

شود ایں دوم مسئلہ اگر گوید آدم گندم نمی خورد ما بہ بخت نمی شدیم ، کافر شود

ہو جائے گا کہ اگر کہے کہ حضرت آدم گیسوں نہ کھاتے تو ہم بدبخت نہ ہوتے تو کافر ہو جائیگا

مسئلہ مرنے گفت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چنیں می کرد دیگرے گفت کہ ایں

کوئی شخص کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منول یہ تھا دوسرا کہے کہ یہ

بے ادبی است کافر شود مسئلہ اگر کسے گفت ناخن تراشیدن سنت است

بے ادبی ہے تو اقرین سنت کی بندہ کافر ہو گیا کوئی شخص کہے کہ ناخن تراشنا سنت ہے

دیگرے گفت اگرچہ سنت باشد نمی کنم کافر شود اگر گوید سنت چہ کار آید کافر شود

دوسرا کہے کہ خواہ سنت ہو میں نہیں کرتا تو کافر ہو گیا اگر کہے سنت کیا کام آئے گی تو کافر ہو جائیگا

مسئلہ اگر کسے امر معروف کرد دیگرے گفت چہ غوغا آوردی اگر ایں سخن برود چہ رد گفت

کوئی شخص بھائی کا حکم کرے دوسرا کہے کیسے شور مچایا ہے اگر اس کی یہ گفتگو نزدیک کے خیال سے

کافر شود در فتاویٰ سراجی گفت طالب دین اگر گوید اگر خدا نے جہاں است بہ ستانم کافر

ہو تو کافر ہو جائیگا فتاویٰ سراجی میں ہے کہ اگر قرض خواہ کہے کہ اگر اللہ مقروض ہے تو (بھی) وصول کرے کہوں گا تو کافر

شود اگر گفت کہ اگر پیغمبر است کافر نہ شود مسئلہ اگر کسے گوید حکم خدا چنیں است

ہو گیا اگر کہے کہ اگر پیغمبر ہے تو کافر نہ ہوگا اگر کوئی شخص کسی سے کہے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم یہی ہے

اں کس گفت کہ حکم خدا را من چہ دانم کافر شود مسئلہ اگر بسوئے فتویٰ دید و گفت

وہ کہے کہ میں حکم خدا کو کیسے جانوں تو کافر ہو جائے گا اگر فتوے کی طرف بھاگے کہ تو یہ کیسے

لے ایمان نیارم ہر نبی پر ایمان لانا فرض ہے نہ کہ آدم چونکہ اس میں حضرت آدم کی توہین ہے نہ بے ادبی است چونکہ اس میں سنت کی توہین ہے سنت چہ کار نیی

سنت پر عمل کرنا بیکار ہے بد چہ رد یعنی اس بیک بات کے ٹکڑے کو زمانے کے طور پر نہ اگر خدا نے جہاں یعنی قرض خواہ نے یہ کہا کہ اگر مقروض خدا ہے تو بھی اس سے قرض وصول

کے کہ چوں کہ وہاں قرض خواہ کافر ہوگا لیکن اگر یہ کہے کہ وہ پیغمبر ہے تو بھی وصول کے چہ زوں کا تو کافر نہ ہوگا نہ من چہ دانم چونکہ حکم خداوندی کا انکار ہے نہ کیونکہ اس

میں آدم علیہ السلام کی توہین ہے اور پیغمبر کی توہین گفتگو انداز کی بھی پیغمبر کی توہین کرنے والا کافر ہوگا۔

کہ ایں چہ بارنامہ فتویٰ آوردی اگر شریعت را سبک دانستہ گفت کافر شود مسئلہ
نویسے کا پیرا نہ لیا ہے اگر شریعت کو سبک (ہٹا) سمجھ کر کہے ہو تو کافر ہو گیا۔

اگر کہے گفت کہ حکم شرع چنین است ایں کس بزور آرد و گفت اینک شریعت
کوئی شخص کہے کہ شریعت کا یہی حکم ہے اور یہ شخص زور دار ڈکارے کر کے کہ شریعت کے واسطے یہ ہے تو

راء کافر شود اگر کہے را گفتند کہ با فلاں کس صلح کن آں کس گفت بُت راسجدہ کُتم و
کافر ہو گیا اگر کسی شخص کو کہا جائے کہ تو فلاں کے ساتھ صلح کرے وہ کہے کہ بُت کو سجدہ کرنا نگا اور

باوے اشتی نہ کُتم کافر نہ شود چہ کہ ارادۂ او بعینہ داشتن صلح است اگر فاسقے مر
اس سے صلح نہیں کروں گا تو کافر نہ ہوگا کیونکہ اس کا مقصد یہ ہے کہ صلح بہت دُور ہے (اور ممکن نہیں) اگر کوئی فاسق خاص

صلحاء را بگوید کہ بیائید مُسلمانی بہ بینید و بسوئے مجلس فسق اشارہ کند کافر شود۔
طور پر صلحاء (ایک دُور) سے کہے کہ آؤ میری مسلمان (مسلمان) کے کرنے کے کام) دیکھو اور وہ مجلس فسق کی طرح اشارہ کرے تو کافر ہو جائیگا۔

مسئلہ اگر میخوارہ می گوید شاد باد آنکہ بر شادی ما شاد است ابو بکر حُسن گفتہ
اگر شراب نوش کہے وہ شخص خوش رہے جو ہماری خوشی سے خوش ہے تو اسے (ایک کام سمجھنے کے باعث) ابو بکر

کافر شود مسئلہ اگر زنی گوید لعنت بر شونے دانشمند باد، کافر شود مسئلہ اگر کہے
دانشمند کہتے ہیں کہ وہ کافر ہو گیا اگر صورت کہے دانشمند شوہر پر لعنت ہو تو ادھانت شوہر کے باعث جس کی لعنت کا نصیب ہم ہے کافر ہو گئی۔ اگر کوئی

گفت تا حرام یا ہم گردِ حلال چہ اگر دم کافر نہ شود مسئلہ اگر کہے در بیماری گفت
شخص کہے جب تک مجھے حرام ملے میں حلال کی جستجو کیوں کروں تو کافر نہ ہوگا اگر کوئی شخص بیماری میں کہے کہ

اگر خواہی مرا مسلمان بمیراں و اگر خواہی کافر بمیراں کافر شود مسئلہ در فتاویٰ سراجی
اگر چاہے مجھے بحالت اسلام موت دے اور اگر چاہے بحالت کفر تو کافر نہ ہوگا فتاویٰ سراجیہ میں ہے

آمدہ کہ اگر گفت کہ روزی بر من فراخ کن یا بر من ظلم مکن ابو نصر در کُفّر او توقف کردہ
کہ اگر کہے کہ مجھ پر رزق کشادہ کر یا مجھ پر ظلم نہ کر تو ابو نصر نے اس کے کُفر میں توقف کیا

و ظاہر آنست کہ کافر شود کہ اعتقاد ظلم بر حنہ اکفر است مسئلہ شخصے اذان می
ہے ظاہر یہ ہے کہ وہ کافر ہو گیا کیونکہ ذاتِ خداوندی پر ظلم کا اعتقاد کفر ہے کوئی شخص اذان دے

لے بارنامہ۔ وزن کا نام۔ پروانہ و فرمان۔ سبک دانستہ یعنی فتوے کی حقارت کے لئے کہا۔ چنین است۔ یعنی اگر کسی آدمی نے دوسرے آدمی سے اپنے حق کا شریعت کے حوالے
سے مطالبہ کیا اور دوسرے آدمی نے ڈکار مار کر کہا۔ یہ ہے شریعت کے لئے۔ چونکہ اس میں شریعت کی توہین ہے۔ لہذا یہ دوسرا کافر ہو جائے گا نہ بعید دانستن۔ یعنی کہنے والے کا مطلب
یہ نہیں کہ وہ بُت کو سجدہ کرنے پر راضی ہے بلکہ عرف میں اس کا مطلب یہ ہے کہ صلح نامہ ہے نہ مسلمان بہ بینید۔ چونکہ اس نے فسق کے کاموں کو مسلمان قرار دیا۔ اگر میخوار۔ چونکہ
اس نے گناہ کی بات کو گناہ ہی نہیں کہا۔ شوقی۔ شوہر تا حرام۔ چونکہ اس نے حلال پر حرام کو ترجیح دی کافر بمیراں۔ چونکہ کُفر کی موت پر راضی ہو گیا کہ یا کفر۔ یعنی اس نے روزی کی
کلی کو خدا کا ظلم قرار دیا۔

گوید دیگرے گفت دروغ گفتی کافر شود مسئلہ اگر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم را عیب کرد

دوسرا کہے تو نے جھوٹ کہا تو کافر ہو گیا اگر کوئی درجعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان (مہلکہ) میں

موتے مبارکش را مویک گفت کافر شود مسئلہ اگر بادشاہ ظالم را عادل گوید امام ابو منصور

گفتا کی کہے یا بال مہلکہ کو مویک (موتی بال) کہے تو کافر ہو گیا کوئی شخص ظالم بادشاہ کو عادل (منصف) کہے تو امام ابو منصور

ماثریدی گفت کافر شود ابو القاسم گفت کافر نہ شود چرا کہ البتہ گاہے عدل کردہ باشند

ماثریدی کہتے ہیں وہ کافر ہو گیا اور امام ابو قاسم کہتے ہیں کافر نہیں ہوا کیونکہ انھیں جہاں بھی واقعی اس نے انصاف کیا ہو

مسئلہ در حمادیہ و سراجی گفتہ اگر کہے اعتقاد کند کہ حنراج وغیرہ حنرانہ شاہی کا

حمادیہ اور سراجی میں ہے کہ اگر کسی کا اعتقاد ہو کہ حنراج وغیرہ حنرانہ شاہی کا

ملک بادشاہ است کافر شود مسئلہ در سراجی گفتہ اگر کہے گفت کہ تو علم غیب داری ؟

بادشاہ ملک ہے تو کافر ہو گیا سراجی میں ہے کہ اگر کوئی شخص کہے کہ مجھے غیب کا علم ہے ؟ وہ کہے

گفت دارم کافر شود مسئلہ اگر گفت کہ خدا مرا بے تو در بہشت بردن خواہم رفت

ہاں ہے تو کافر ہو گیا اگر کوئی شخص کہے کہ اللہ تعالیٰ میرے بغیر جنت میں لے گیا تو نہیں جاؤں گا تو

اصح آنست کہ کافر نہ شود مسئلہ اگر کہے گفت من مسلمانم دیگرے گفت

زیادہ صحیح یہ ہے کہ وہ کافر نہیں ہوا کوئی شخص کہے میں مسلمان ہوں دوسرا کہے کہ تیرے اوپر اور تیرے

لعنت بر تو و بر مسلمان تو کافر شود در جامع الفتاویٰ اظہر آنست کہ کافر نہ شود

مسلمان ہونے پر لعنت ہو تو کافر ہو گیا "جامع الفتاویٰ" میں زیادہ ظاہر فرار دیا گیا ہے کہ کافر نہ ہوگا

و در سراجی گفتہ اگر کہے گوید کہ اگر فرشتگان یا پیغمبراں گواہی دہند کہ ترا سیم

اور سراجی میں ہے اگر کوئی شخص کہے کہ فرشتے یا پیغمبر اگر گواہی دیں کہ تیرے پاس چاندی نہیں

نیست باور ندارم کافر شود مسئلہ اگر شخصے دیگرے را گفت اے کافر او گفت اگر

ہے تو یقین نہ کروں گا تو کافر ہو جائے گا کوئی شخص دوسرے سے کہے اے کافر وہ کہے کہ ایسا

ایں چنین نمی بودم با تو صحبت نداشتم بعضے گویند کافر شود و بعضے گویند نہ

نہ ہوتا تو میری ہم نشینی اختیار نہ کرتا تو بعض کہتے ہیں کافر ہو گیا اور بعض کہتے ہیں نہیں ہوا

لے دفعہ غلط چونکہ اس نے اذان کی تو میں کی۔ مویک۔ مویک بال۔ چونکہ اس میں نبی کے بل کی تو میں ہے۔ کافر شود۔ چونکہ اس نے بادشاہ کے ظلم کو حل قرار دیا ہے

ایک ظالم کی کام میں داخل ہو کہتے۔ خراج۔ اسلامی سلطنت میں ٹیکس وصول کیا جاتا ہے۔ کب بادشاہ۔ شاہی خزانہ بادشاہ کی ملکیت نہیں ہوتی ہے بلکہ وہ عام رعایا

کی ملکیت ہے۔ بادشاہ اس کا منظم ہے نہ گفت دارم۔ چونکہ اس نے غیب دانی کو جو خاص اللہ کی صفت ہے اپنے لیے تسلیم کر لیا۔ آج۔ چونکہ اس جملہ کا مطلب انتہائی دو سستی

نہ ہو کر ہے۔ برسرانی تو۔ چونکہ اس میں اسلام کی تو میں ہے۔ کافر شود۔ چونکہ اس میں اسلام کی تو میں مقصود نہیں ہے بلکہ اس کی بدولت دنیوی کی تو میں ہے کہ باور ندارم۔ چونکہ اس نے

نبی اور فرشتوں کی گواہی کو جھوٹ قرار دیا صحبت نداشتم۔ تیرا ساتھی نہ ہوتا۔ کافر شود۔ چونکہ اس جملہ سے کفر پر رضامندی ظاہر ہوتی ہے۔ نہ۔ چونکہ اس کا منشا محض کہنے والے کے

مسئلہ اگر کسی کو یہ کافر شدن پہ کہ با تو بودن کافر نہ شود۔ چہرہ کہ مراد او دور شی جستن است

اگر کوئی شخص کے کافر ہونا میرے ساتھ دینے سے بہتر ہے تو کافر نہ ہوگا اس لئے کہ اس سے تصور (اسم) دہری کی تلاشی (اور دور رہنا) ہے

مسئلہ اگر شخصے دیگرے را گفت کہ نماز کن او جواب داد کہ تو چندین نماز کردی چہ

کوئی شخص دوسرے سے کہے کہ نماز پڑھ وہ جواب دے کہ تو نے اتنی نماز پڑھی ہے کہ کب تک

سر بر آوردی یا چندین گاہ نماز کردم چہ بر سر آوردم کافر نہ شود مسئلہ اگر کسی

میں یا میں نے اتنی نمازیں پڑھیں ہے کہ کب بلا تو کافر ہو جائے گا کوئی شخص

دیگرے را گفت تو کافر شدی او جواب داد کہ کافر شدہ گیر کافر شدہ مسئلہ اگر گفت

دوسرے سے کہے تو کافر ہو گیا وہ جواب دے کہ کافر ہی سہی تو کافر ہو جائے گا اگر کہے

مرا زن از حق تعالیٰ محبوب تر است کافر شدہ اور اتو بہ باید داد اگر توبہ کرد تجدید نکاح باید

ہے عورت حق تعالیٰ سے زیادہ محبوب ہے تو کافر ہو گیا اسے توبہ کرنی چاہئے اگر تائب ہو جائے تو تجدید نکاح کرنی

کرد مسئلہ اگر کافر مسلمانے را گفت کہ مسلمان مرا بیاموز تا نزد تو مسلمان شوم

چاہئے اگر کافر مسلمان سے کہے کہ مجھے مسلمان ہونے کے طریقے آگاہ کن تو میرے ہاتھ پر مسلمان ہو جاؤں وہ

او جواب داد کہ باش تاکہ بروی بسوئے فلاں عالم یا قاضی، او ترا آموزد آں زماں مسلمان

جواب دے کہ ابھی تک جا (اور) تو فلاں عالم یا قاضی کے پاس چلا جا وہ تجھے آگاہ کرے گا اس وقت اس کے

شونزد او اصح آنست کہ کافر نہ شود اگر دواعظ گفت باش تا فلاں روز در مجلس میں اسلام

ہاتھ پر مسلمان ہو جان تو زیادہ صحیح یہ ہے کہ وہ کافر نہ ہوگا اگر دواعظ کہے عطر جب یہاں تک کہ فلاں دن پیری مجلس میں اسلام

آری فتویٰ بر آں است کہ کافر نہ شود مسئلہ اگر گفت مرا بازی از روزہ و نماز شتاب گرفت

تنبہل کرے تو فتویٰ اس پر ہے کہ یہ کہنے والا کافر ہو جائے گا اگر کہے مجھے جیل کو دے پھر رکھے نماز و روزہ کی فرصت کب ہے تو

کافر نہ شود مسئلہ اگر گوید تو چند گاہ نماز میکن تا حلاوت بے نمازی بینی کافر

کافر ہو جائے گا اگر کہے تو اتنی نمازت پڑھ تاکہ تو نماز نہ پڑھنے کی حلاوت سے واقف ہو تو کافر ہو جائے

مسئلہ اگر گفت کار دانشمندان ہماں است و کار کافران ہماں کافر شود

۱۔ اگر کہے کہ کوئی کی فہم رکھنے والوں کا اور کافروں کا کام۔ یہی ہے تو دونوں کو برابر مٹانے کے باعث عہ کافر ہو جائیگا

لے دوئی جستن۔ یعنی چڑھنا نہ کہ بر سر نہ دی کیا ملا۔ کافر شدہ گیر۔ یعنی کچھ کوئی کافر نہیں۔ مرا از زن۔ خدا سے زیادہ میری ہے محبت ہے۔ تجدید نکاح۔ از سر دعوت کرنا۔ تا

تو تو۔ یعنی میں میرے ہاتھ پر مسلمان ہو جاؤں کہ کاش۔ یعنی ابھی میرا نہ تھا کافر نہ ہوتا کہ کافر نہ ہوتا کہ اس نے اس خیال سے کہا کہ وہ عالم کی سی رہنمائی کر سکے گا۔ کافر نہ ہو۔ چہ وہ خود اس کو

فراہم کرے کہ کافر نہ ہو سکتا تھا۔ ہذا یہ بھی جانیگا کہ اس وقت کے لیے اس کے کفر پر دینی ہے جو کفر ہے۔ مرا زنی۔ مجھے کھیل کود پڑھنے سے ہے۔ خدا کی رحمت کس ہے۔ اگر کہے

یعنی اگر کوئی کہے کہ چند دن نماز پڑھ کر کہہ دیجئے نماز کا نصف آئیگا۔ اس کے جواب میں دوسرا کہے کہ تو چند دن نماز پڑھ کر کہہ دیجئے چھوٹے کا نصف آئے گا کہ دانستمندان۔ یعنی دینی

کچھ رکھنے والے لوگ۔ کافر نہ ہونا اس کے حق اور باطل۔ کامل کو کھیل قرار دیا ہے یعنی دونوں کا کام ایک ہے۔ اسلام اور کفر میں کوئی فرق نہیں۔

اگر ایں سخن عالمی متعین را گوید کافر نہ شود۔ مسئلہ اگر در دعا گفت اے خدا رحمت خود را از
اگر یہ بات کسی متعین عالم کے بارے میں کہے تو کافر نہ ہوگا اگر دعا میں کہے اے اللہ اپنی رحمت مجھ سے عفو نہ کر کہ تو

من دربلغ مدار از الفاظ کفر است۔ مسئلہ اگر شخص نے را گفت کہ مُرتد شو دریں صورت
یہ الفاظ کفر میں سے ہے۔ اگر کوئی شخص کسی عورت سے کہے کہ اسلام سے پھر جا اس صورت

از شوہر خود جدا شوی گویندہ کافر شود مسئلہ۔ رضا بکفر برائے خود و برائے غیر خود
میں تو اپنے شوہر سے جدا ہو جائیگی تو کھنڈہ (ترغیب لینے کے باعث) کافر ہو جائیگا اپنے کفر پر یا اپنے علاوہ دوسرے کے کفر پر

کفر است و صحیح آنست اگر کفر را قبیح دانستہ دشمن خود را خواہد کہ کافر شود ایں کس اذین
راضی ہونا کفر ہے اور صحیح یہ ہے کہ اگر کفر کو بُرا سمجھ کر اپنے دشمن کا کافر ہونا پسند کرے تو یہ شخص اس خواہش کے باعث

رضا کافر نہ شود۔ مسئلہ اگر در مجلس شراب خواری بر مکان مرتفع مثل واعظاں بہ نشیند
کافر نہ ہوگا اگر شراب نوشی کی مجلس میں اونچی جگہ پر واعظوں کی طرح بیٹھ کر دل فی کرے

و سخن خندگی بگوید و اہل مجلس ازاں بخندند ہمہ کافر شوند مسئلہ۔ اگر آرزو کند و
اور محققاً خفاق کرے اور اہل مجلس اس پر ہنسیں تو سب توہین دین کے باعث کافر ہو جائیں گے اگر آرزو کرتے ہوئے کہے

گوید کاش کہ زنا یا قتل ناحق حلال بودے کافر شود و اگر آرزو کند و گوید کاش کہ
کاش زنا یا ناحق قتل حلال ہوتا تو کافر ہو جائے گا اور اگر تمنا کرتے ہوئے کہے کہ کاش

خمر حلال بودے یا روزہ ماہ رمضان فرض نہ بودے کافر نہ شود اگر کہے گوید کہ خدا
شراب حلال ہوتی یا رمضان کے بیٹھے کے روزے فرض نہ ہوتے تو کافر نہ ہوگا اگر کوئی شخص کہے کہ خدا

می داند کہ من ایں کار نہ کردہ ام حال آنکہ آں کار کردہ است در اصح قولین کافر شود
آگاہ ہے کہ میں نے یہ کام نہیں کیا حالانکہ اس نے وہ کام کیا ہے تو دونوں میں زیادہ صحیح قول کے مطابق کافر ہو جائیگا

و اذین امام سرخسئ منقول است کہ اگر آں قسم خوردندہ اعتقاد می کند کہ ایں کلام بدروغ گفتن
اور امام سرخسئ سے منقول ہے کہ اگر اس قسم کھانے والے کا اعتقاد یہ ہو کہ یہ کلام جھوٹ کہن

کفر آنست در آں صورت کافر شود و اگر نہ شود فتویٰ حسام الدین بر آنست مسئلہ۔
کفر ہے تو اس صورت میں کافر ہو جائیگا ورنہ نہیں حسام الدین کا فتویٰ اسی پر ہے۔ مسئلہ۔

امام طحاوی گفتہ کہ از ایمان خارج نہ کنند مگر چیزے کہ انکار باشد بدانچہ ایمان
امام طحاوی فرماتے ہیں کہ ایمان سے کوئی چیز خارج نہیں کرتی مگر ایسی چیز کا انکار جس پر ایمان

لے متعین ہو کہ اس میں عرضاں عالم کی توہین ہوگی۔ دربلغ مدار جو کہ اس کا عقیدہ ثابت ہو کہ فی احوال اس پر خدا کی کوئی رحمت نہیں ہے نہ گویندہ کافر شود۔ دوسرے کو کفر کی رہنمائی کند۔ دوسرے
کے کفر پر رضامندی کا اظہار بھی کرے۔ کفر را قبیح دانستہ یعنی کفر کو اپنے عقیدے میں بُرا سمجھتے ہوئے کہ کافر شوند۔ جو کہ اس سے نہیب کی طرف ہوتی ہے۔ کافر شود۔ جو کہ یہ چیزیں کسی
غیب میں کسی وقت بھی حلال نہ تھیں۔ کافر نہ شود۔ جو کہ یہ چیزیں کسی نہ کسی وقت حلال تھیں۔ اچھے قولین۔ جو کہ اس نے اللہ کے حکم کو خلاف واقع قرار دیا۔ واجب است۔ خدا کی توحید۔

آوردن بدل واجب است مسئلہ امام ناصر الدین گھنہ کہ آنچہ ردت یقینی است از

و نا واجب ہو امام ناصر الدین فرماتے ہیں کہ جو اسلام سے پھر جائے تو ارتداد

ظہور آں حکم بردت کردہ شود و آنچہ در ردت بودن آں شک است ازاں حکم بردت

ظاہر ہونے پر یقین اسے مرتد کہا جائے گا اور وہ شخص جس کے مرتد ہونے میں شک ہو اس پر ارتداد کا حکم نہ لگنا

نباید کرد کہ ثابت از شک زائل نہ شود حال آنکہ اَلْاِسْلَامُ يَعْلُوْا وَا لَا يُعْلُوْ

چاہئے کیونکہ ثابت شدہ و یقینی چیز شک سے زائل و ختم نہیں ہوتی کیونکہ اسلام غالب ہوتا ہے اور مغلوب نہیں ہوتا

و در حکم بہ کافر گفتن اہل اسلام جلدی نہ باید کرد حال آنکہ بہ صحت اسلام مکرہ علماء

اور اہل علم مسلمان کو کافر کہنے میں جلدی نہ کرنی چاہئے حالانکہ وہ شخص جیسے ذریعہ کفر ہو گیا ہو علم اس کے مسلمان ہی ہونے

حکم کردہ اند مسئلہ در تاتار خانی ازین بیع گھنہ کہ ابو حنیفہ فرمودہ کہ کفر کفر نہ باشد

کا حکم کرتے ہیں (فتاویٰ تاتار خانی میں بیع بیع کے حوالہ سے لکھا ہے امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں کہ کفر اس

تا کہ اعتقاد نہ کردہ شود کفر مسئلہ در محیط و ذخیرہ گھنہ کہ مسلمان کافر نہ شود مگر وقتیکہ

وقت تک کفر نہ ہوگا جب تک کہ کفر یا اعتقاد ارادہ کل نہ ہو۔ محیط و ذخیرہ میں ہے کہ مسلمان کافر نہیں ہوتا جب تک قصدا ارتکاب کفر

قصدا کفر کند مسئلہ در مضمرات از نصاب و جامع اصغر گھنہ کہ اگر کسی کلمہ کفر عمداً

دکرے مضمرات میں نصاب اور جامع اصغر کے حوالہ سے لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص عمداً کلمہ کفر

گفت لیکن اعتقاد بہ کفر نہ کرد بعض علماء گھنہ اند کہ کافر نہ شود کہ کفر از اعتقاد تعلق

کے مگر کفر پر اعتقاد نہ کرے تو بعض علماء کہتے ہیں کہ کافر نہ ہوگا کیونکہ کفر اعتقاد سے تعلق

دارد و بعض گھنہ اند کہ کافر شود کہ رضا است بکفر مسئلہ اگر جاہل کلمہ کفر گفت و نمی داند

دکھتا ہے اور بعض کہتے ہیں چونکہ رضا علی کفر ہے اسلئے کافر ہو گیا اگر کوئی جاہل و ناواقف شخص کلمہ کفر کہے اور وہ یہ

کہ ایں کلمہ کفر است بعض علماء گھنہ اند کہ کافر نہ شود و جہل عذر است و بعض گھنہ

نہ جانتا ہو کہ یہ کلمہ کفر ہے تو بعض علماء کہتے ہیں کہ جہالت عذر ہے اور وہ کافر نہ ہوگا اور بعض کہتے جہالت عذر

کافر شود جہل عذر نیست مسئلہ از مرتد شدن احد الزوجین نکاح فی الحال باطل

نہیں ہے (اور وہ) کافر ہو جائے گی میاں بیوی میں سے ایک کے مرتد ہوجانے کی بنا پر نکاح فوری طور پر باطل ہو جائے گا

لہذا بدت۔ یعنی اسلام سے پھرنا ثابت۔ یعنی اس آدمی کا اسلام جو پہلے سے ثابت۔ از شک۔ یعنی وہ بات جس سے کافر بننے میں شک ہے۔ اَلْاِسْلَامُ لَا يُعْلُوْا وَا لَا يُعْلُوْا۔ اسلام

کا معاملہ رعایت میں غالب رکھا جائے گا۔ مطلوب نہ ہوگا۔ مگر۔ جس چیز کو کفر کہا گیا ہو اس کو علماء مسلمان کہتے ہیں کہ کفر کفر نہ ہے۔ یعنی کلمت کفر کہنے سے یقیناً کافر نہ ہوتا

ہوگا جبکہ اس نے کفر کے ارادہ سے کہے ہوں۔ قصداً کفر کند۔ یعنی کسی قول و فعل کو کافر بننے کے ارادہ سے کرے۔ اعتقاد بخیرہ کو۔ یعنی اپنے عقیدے کے خلاف سخن نہ کہے

سے کلمہ کفر جان بوجھ کر ادا کیا۔ اگر جانتے۔ یعنی کوئی جاہل اپنے ارادہ و اختیار سے کفر کفر ادا کرتا ہے لیکن یہ نہیں جانتا کہ اس کلمے کے کہنے سے مسلمان کافر ہو جاتا ہے

کے ارادہ میں۔ یعنی شوہر و بیوی میں سے ایک۔

شود و بر قضائے قاضی موقوف نیست این روایت منتقی است مسئلہ اگر کسے کلاہ مثل

اور وہ قضائے قاضی پر موقوف نہیں یہ منتقی کی روایت ہے اگر کوئی شخص ٹپا

آتش پرستان یا جامہ مثل ہنود پوشد بعض علماء گفتہ اند کہ کافر شود و بعض

آتش پرستان بیسی اوڑھے یا جامہ (دوباس) کافروں جیسا پہنے تو بعض علماء کے نزدیک وہ کافر ہو جائے گا اور بعض

گفتہ کہ کافر نہ شود و بعض متاخرین گفتہ کہ اگر بہ ضرورت پوشد کافر نہ شود۔ مسئلہ

کے نزدیک کافر نہ ہوگا اور بعض متاخرین (بعد کے فقہاء) فرماتے ہیں کہ اگر ضرورت پہنچے تو کافر نہ ہوگا۔ مسئلہ۔

اگر کسے زنا رست قاضی ابو حفص گفتہ کہ اگر برائے خلاصی از دست کفار کردہ باشد

اگر کوئی شخص زنا (جو آتش پرستان کا شراب ہے) باندھے قاضی ابو حفص کہتے ہیں کہ اگر کفار سے جان بچانے کی خاطر ہو تو کافر نہ ہوگا اور

کافر نہ شود و اگر برائے فائدہ در تجارت کردہ باشد کافر نہ شود مسئلہ مجوس روز نو روز

تجارتی فائدہ کی غرض سے ہو تو کافر ہو جائے گا آتش پرست تو روز چھ

جمع شونہ یا ہنود روز ہولی یا شادی نہاید و مسلمانے گوید چہ خوب سیرت نہاد

کے دن اکٹھے ہوں یا ہنود ہولی کے دن اظہار عزت کریں اور کوئی مسلمان کہے کیا اچھا طریقہ اختیار کیا ہے تو

اند کافر شود مسئلہ از جمع النوازل آوردہ مردے ارتکاب گناہ صغیرہ کر دپس گفت مر او

کافر ہو جائے گا۔ جمع النوازل سے نقل کیا گیا ہے کہ کوئی شخص گناہ صغیرہ کا ارتکاب کرے پس کوئی

را مردے کہ توبہ کن او گفت کہ من چہ کردہ ام کہ توبہ کنم کافر نہ شود۔ مسئلہ۔ اگر

قضی خاص طور پر اس سے کہے کہ توبہ کر (اور وہ کہے کہ میں نے کیا کیا ہے کہ توبہ کروں تو کافر ہو جائیگا اگر

کسے صدقہ کرد از مال حرام و امید واری ثواب کرد کافر شود۔ مسئلہ۔ اگر فقیر

مال حرام سے صدقہ کرے اور ثواب کا امیدوار ہو تو کافر ہو جائیگا اگر فقیر

می داند کہ از حرام دلوہ است و برائے او دُعا کرد و صدقہ دہندہ آمین گفت

در مجلس شخص کو معلوم ہو کہ حرام سے دیا ہے اور وہ اس کے واسطے دُعا کرے اور صدقہ دینے والا آمین کہے تو وہ

کافر نہ شود۔ مسئلہ فاسق شراب می خورد و اقربائے او آمدہ برو در اہم نثار کردند

کافر ہو جائے گا۔ فاسق شراب نوشی کرے اور اس کے رشتہ دار آکر اس پر در اہم بھار کریں

یا مبارکباد و دادند در ہر دو صورت ہمہ کافر شوند مسئلہ۔ از حلال دانستن

یا مبارکباد دیں تو وہ دونوں صورتوں میں (انہما غرضی کے باعث) سب کافر ہو جائیں گے اپنی بیوی سے راحلت

لے قضائے قاضی۔ قاضی کا فیصلہ نہ کسے کلاہ۔ یعنی کوئی مسلمان ایسی کوئی چیز اختیار کرے جو کافروں کی خاص علامت ہے۔ بھڑوت۔ بیجوری کے غلطی۔ جہاں بچانے کے لئے

مجوس۔ آتش پرست۔ تو روز آتش پرستان کی حیرکادہ ہے۔ سیرت۔ طریقہ۔ توبہ کنم۔ چنانچہ اس سے اللہ کی جنب میں شری مذم آتی ہے۔ آمین گفت۔ چنانچہ اس سے معلوم

ہو کہ توبہ کا امیدوار ہے۔ ہمہ کافر شوند۔ چونکہ حرام پرست کا انہما کر کیا۔

لواطت باز زن خود کافر نہ شود و با غیر زن خود کافر شود مسئلہ حلال دانستن

(یعنانہ کے راستیں صحبت) کو حلال جاننے سے کافر نہ ہوگا اور ایسی ہی کے علاوہ اجنبیہ عورت سے چلنے پر کافر ہوگا حیض کی حالت میں جماع و

جماع در حالت حیض کفر است و در حالت استبراء بدعت است کفر نیست

جہیز ستری کو معلوم جاننا کفر ہے اور استبراء (بانہی کے حاملہ ہونے کے متعلق معلوم کرنے کی مدت) کی حالت میں حلال

مسئلہ در خسروانی گفتہ کہ مردے بر مکان مرتفع بہ نشیند مردم ازوے بہ طریق استنزال

جاننا بدعت ہے کفر نہیں "خسروانی" میں لکھا ہے کہ کوئی شخص بلند جگہ پر بیٹھ اور لوگ اس سے استنزال و مذاقی کے

مسائل پرسند او بہ طریق استبراء جواب گوید کافر شود و بر مکانے بلند نشستن

طور پر مسائل پوچھیں (اور) وہ استبراء کے طور پر جواب دے تو کافر ہو جائے گا اور اونچی جگہ پر بیٹھ

شرط نیست استبراء بہ علوم دینی کفر است مسئلہ اگر گفت کہ مرا با مجلس علم

شرط نہیں ہے دینی علوم کے ساتھ استبراء کفر ہے اگر کہے مجھے علم کی مجلس سے

چہ کار یا گوید آنچه علماء می گویند کہ می تواند کرد کافر شود مسئلہ اگر گفت زر

کیا کام یا کہے جو کچھ علماء (شرعیات) کہتے ہیں کن اس پر عمل کر سکتا ہے تو کافر ہو جائیگا اگر کہے پیسہ ہونا

می باید علم بحسب کار می آید کافر شود مسئلہ اگر گوید اینہا کہ علم می آموزند داستانہا است

پہلے علم (دین) کس کام آتا ہے تو کافر ہو جائیگا اگر کہے کہ یہ لوگ جو علم سیکھتے ہیں بے اصل کہا نیں یا

یا تزویر است یا گوید من حیلہ دانشمندان را منکرم کافر شود مسئلہ اگر کہے گوید

مجموع ہے یا کہے مجھے علماء دین کا دھندہ ناپسند ہے تو کافر ہو جائیگا اگر کوئی شخص کہے

ہمدارہ من بشرع بیا او گفت پیادہ بیار کافر شود و اگر گفت بیا بسوئے

میرے ساتھ شریعت پر عمل پیرا ہو کر آ وہ کہے سپاہی لے آ (جو کسی عمل کا منکر ہو) تو کافر ہو جائیگا اور اگر کہے قاضی کے پاس چل

قاضی او گفت پیادہ بیار کافر نہ شود مسئلہ اگر گفت نماز با جماعت بگزار او

اور وہ کہے سپاہی لے آ تو کافر نہ ہوگا اگر کہے نماز با جماعت پڑھ وہ

گفت اِنَّ الصَّلٰوةَ تَهْتَ کافر شود مسئلہ مردے آیت قرآن را در قدح

کہے "ان صلوٰۃ تہت" یعنی تنہی (دیکھتی ہے) کے جگہ لکھا یعنی اگر لکھے تو کافر ہو جائیگا کوئی شخص آیت قرآن کو پیالہ میں رکھے کہ پیالہ

لے استبراء اگر کوئی آدمی کوئی کوڑی خریدتا اس کے لئے یہ حکم ہے کہ فوراً اس سے جہیز لے کر دے۔ جیسے اس کو تیس یا پچھ سے

پہانہ ہو جائے کہ اس کو پہنے آتے سے نہیں چھو اس سے جہیز لے کر لے سکتا ہے۔ یہ جہیز کی ضمانت کا وقت حالت استبراء کا ہے۔ استبراء مذاقی سے کفر است۔ چنانچہ

اس میں نہ شبہ کی تو یہی ہے۔ کوی تواند کرد۔ گویا اس نے شریعت کے احکام کو ناقابل عمل قرار دیا۔ تم۔ یعنی دین کا علم۔ داستانہا یعنی بے اصل قصے کہانیاں۔ تزویر۔ جھوٹ۔ حیلہ

دانشندان۔ یعنی علماء جن کا دھندہ لکھے پسند نہیں۔ پیادہ بیار۔ یعنی سپاہی لاتے ہیں۔ لکھ جو کہ اس نے شریعت پر غرض سے عمل کرنے سے انکار کر دیا۔ لہذا کافر ہو جائیگا۔

سبحان الصلوٰۃ یعنی آیت کے دراصل معنی ہیں۔ نماز پرانی سے روکتی ہے جس سے اس نے مذاقی میں تنہی کر لیا۔ دھندہ کے معنی ہیں بے لیب۔ آیت قرآن اس میں آیت قرآنی کی

جگہ تو یہ ہے اور کائنات کا بھی مذاقی ہے

نہادہ قدح را پر آب کرده گوید کاساً دہاقاً کافر شود مسئلہ اگر در حق باقی در دیگر

پانی سے لہڑ کر کے کہے گا کاساً دہاقاً تو آیت کریمہ کی توہین و مذاق کی بنیاد کافر ہو جائیگا اگر دیگر کے باقی ماندہ کے بارے میں ہے

بگوید و الباقیات الصالحات کافر شود مسئلہ اگر مردے بسم اللہ گھفتہ شراب

”والباقیات الصالحات“ (توہین آیت کی بنیاد) کافر ہو جائے گا اگر کوئی بسم اللہ کہے کر شراب

خورد یا زنا کرد کافر شود و همچنین اگر بسم اللہ گھفتہ حرام خورد مسئلہ اگر رمضان آمد

چتے یا زنا کرے کافر ہو جائیگا اور اسی طرح اگر بسم اللہ پڑھ کر حرام کھائے کافر ہو جائیگا۔ اگر کوئی رمضان شریف آئے پر کہے

وگفت کہ رنج بر سر آمدہ کافر شود مسئلہ اگر گھفتہ شد کہ بیا فلاں را امر معروف کنیم

کہ تکلیف سہ پر آگئی تو کافر ہو جائیگا کوئی کہے کہ آؤ فلاں کو اچھے کام کی تلقین کریں اور

وے در جواب گفت کہ وے مرا چہ کردہ است کہ امر معروف کنم کافر شود مسئلہ

وہ جواب میں کہے کہ اس نے میرے ساتھ کیا کیا ہے کہ میں امر بالمعروف کروں تو کافر ہو جائے گا۔ مسئلہ

مردے مدیون را گفت زر من در دنیا بدہ کہ در آخرت زر نخواہد بود او

کوئی شخص مقرر سے کہے کہ میرا پیسہ مجھے دینی میں دیدے کہ آخرت میں پیسہ نہ دے سکے گا وہ جواب

در جواب گفت کہ وہ دیگر بدہ در آخرت از من بگیري آنجا خواہم داد کافر شود

میں کہے کہ (اچھے) دس اور دیدے آخرت میں مجھ سے لے لینا میں وہیں دیدوں گا تو کافر ہو جائے گا اس کے

مسئلہ بادشاہ را اگر سجدۂ عبادت کند باتفاق کافر شود و اگر بقصد تحیت مثل

اندہر توہین آخرت ہے) بادشاہ کو اگر سجدۂ عبادت کرے تو بالاتفاق کافر ہو جائے گا اور بغرض تعظیم سلام کی مانند

سلام کند علماء را در اں اختلاف است در ظہیر یہ گھفتہ کافر نہ شود و در مؤید الدرایہ شرح

کرے تو علماء کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے ”ظہیر یہ“ میں ہے کہ کافر نہ ہوگا اور ”مؤید الدرایہ شرح حدایہ“

حدایہ گھفتہ کہ سجدہ باجماع جائز نیست و خدمت کردن بہ وضع دیگر از اسنادن

میں ہے کہ سجدہ بالاتفاق جائز نہیں اور انعام خادمیت دوسرے طریقہ سے (مثلاً) اس کے سامنے کھڑا

پیش او یا دست بوسیدن یا پشت حسم کردن جائز است مسئلہ ہر کہ ذبح کند بام باں

ہونا یا ماتھ پھڑنا یا بغض تعظیم (دفا) جھک جانا جائز ہے جو شخص ذبح کرے بتوں

لے و الباقیات الصالحات اس آیت میں ایک عمل اور ہیں جو قیامت میں باقی رہیں گے اس آیت کا مذاق اڑانے کے لئے وہ ایک کے نیچے کچھ کون لفظوں میں تعبیر کرتا ہے۔ کافر

شود۔ چونکہ اس میں بسم اللہ کی توہین ہے۔ چہ رنج۔ اگر یہ لفظ رمضان کی توہین کی نیت سے کہا ہو تو امر معروف کنیم۔ چونکہ اس میں ایک فرض کی توہین ہے۔ در آخرت۔ چونکہ اس میں

آخرت کی توہین ہے۔ سجدۂ عبادت۔ یعنی جیسے نماز کا سجدہ پڑھنے کی نیت سے کیا جاتا ہے۔ تحیت۔ یعنی جس طرح تعظیم کے لئے سلام کیا جاتا ہے۔ اسی طرح تعظیم کے لئے سجدہ کر کے

استاذن۔ کسی پستے کے دربار میں کھڑے رہنا بھی درست ہے اور کسی کی تعظیم کے لیے کھڑا ہونا بھی جائز ہے۔ لیکن انسان کو چاہئے کہ دوسروں سے اس قسم کی تعظیم کا امتناع نہ

ہو۔ پشت ہم کردن۔ یعنی تعظیم کے لئے جھکا۔

یا بر چاہیہ یا بردیا یا بر نہر یا، خانہ یا چشمہ یا و مانند آں پس ذبح کنندہ مشرک

یا کنوؤں یا میاؤں یا نہروں، گھروں اور چشموں وغیرہ کے نام پر تو ذبح کرنے والا مشرک

است وزن وے از مے جد است و مذبحہ مردار است مسئلہ در دستور القضاۃ از

ہے اور اس کی بجوی اس سے علیحدہ کی جائے گی اور یہ غیر اشک کے نام پر ذبح مردار ہے "دستور القضاۃ" میں

امام زاہد ابو بکر نقل کردہ کہ ہر کہ در روز عید کافراں چنانچہ نوروز مجوس و یمنجین در

امام زاہد ابو بکر سے منقول ہے کہ جو شخص کافروں کی عید کے دن مثلاً آتش پرستوں کے نوروز اور اسی طرح

دوالی و دوسہرہ کفار ہند بر آید و با کافراں موافقت کند در بازی کافر شود مسئلہ

کفار ہند کی دوالی اور دوسرہ میں شامل ہو اور کافروں کے ساتھ ان کے مذہبی کھیل کود میں شریک ہو تو کافر ہو جائے گا

ایمان یاس مقبول نیست و توبہ یاس صح آنت کہ مقبول است مسئلہ در

زندگی سے یاس ہو جانے (صاحب زوج) کا ایمان قبول نہیں اور ایسے وقت کی توبہ زیادہ صحیح قول کے مطابق مقبول ہے۔

شرح مقاصد گفتہ کہ ہر کہ حدوث عالم یا حشر اجماد یا علم بجزئیات و مانند آں را کہ

شرح مقاصد میں ہے کہ جو شخص عالم کے حادث (فانی) ہونے یا قیامت کے دن جہنم کو اٹھائے جائے اور زندہ کئے جائے

از ضروریات دین است انکار کند باتفاق کافر شود و اگر در مسائل عقائد کہ روافض و

یا انہ کی چھٹی سے چھٹی چیز کے علم وغیرہ کا جو ضروریات دین میں سے ہیں انکار کرے تو بالاتفاق کافر ہو جائیگا اور اگر مسائل عقائد میں جن کے بارے

خوارج و معتزلہ وغیرہ فرقہ ہائے مدعیہ اسلام در آں خلاف دارند برخلاف اہلسنت اعتقاد

میں بعض اہل حق خوارج اور معتزلہ وغیرہ کا جو اسلام کے عقیدہ پر ختم ہیں اور ان کا ان مسائل میں اختلاف ہے (یہ) اہلسنت کے بعض

کند در کافر گفتن او علماء اختلاف دارند در مستقی از ابو حنیفہ مروی است کہ کسے را

اعتقاد رکھے تو اسے کافر کہنے میں علماء کا اختلاف ہے "مستقی" میں امام ابو حنیفہ سے روایت ہے کہ وہ اہل

اہل قبلہ کافر نمی گویم و ابو اسحق اسفرائی گفتہ کہ ہر کہ اہل سنت را کافر دارند

قبیلہ (قبیلہ کی جانب نماز پڑھنے والے) میں کسی کو کافر نہیں کہتے اور ابو اسحاق اسفرائی کہتے ہیں کہ جو شخص اہل سنت کو کافر قرار دے میں اسے

او را کافر می دانم و ہر کہ نداند او را کافر ندانم مسئلہ علامہ علم الہدی در بحر المحیط

کافر سمجھتا ہوں اور جو شخص اہل سنت کو کافر قرار دے میں اسے کافر نہیں سمجھتا علامہ علم الہدی بحر المحیط میں

سے برچاہہ آتا ہے کہ یہاں تک کہ یہ کہتے ہیں۔

مذکورہ دو جانور جو خدا کے علاوہ ان ناموں پر ذبح کیا گیا ہے۔ باری۔ یعنی وہ کھیل کود جو مذہبی رسوم کے طور پر وہ لگاتے ہیں۔ ایمان یاس۔ یعنی نوح کی ایسی حالت میں ایمان لانا جب کہ زندگی سے بالکل دور ہو جائے اور عالم آخرت کا شہدہ ہونے لگے۔ حدوث عالم۔ یعنی دنیا کا نو پیدا ہونا۔ حشر اجماد۔ یعنی قیامت میں جہنم کا زندہ کیا جانا یا حشر اجماد یعنی شہد کا ہر صحنے سے چھوٹی چیز کا عالم ہونا۔ ضروریات دین۔ وہ چیزیں جو کلمہ پند مذہب میں ثابت ہیں مثلاً اہل قبلہ۔ جو کہ کلمہ اہل سنت نماز پڑھتے ہیں۔ کافر می دانم۔ چونکہ ایک مسلمان کو کافر سمجھنا غلط ہے۔

گفتہ کہ ہر ملعون کہ در جناب پاک سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم دشنام دہد یا اہانت
فرمے کہ ہر ملعون جو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں گالی

کند یا در امرے از امور دین او یا در صورت مبارک او یا در وصفے از اوصاف شریفہ
دے (بُرا بھلا کہے) یا اہانت کرے یا دینی امور میں سے کسی امر میں یا آنحضرت کی صورت مبارک یا اوصاف شریفہ میں

او عیب کند خواہ مسلمان بود یا ذمی یا عربی اگر چہ از راہ ہزل کردہ باشد آں
سے کسی وصف میں عیب کا اظہار کرے چاہے (وہ) مسلمان ہو یا ذمی یا عربی (دار الحرب کا باشندہ) خواہ وہ بطور

کافر است واجب القتل، توبہ او مقبول نیست و اجماع اُمت بر آنست
ہزل و مذاق ایسا کرے وہ کافر واجب القتل ہے اس کی توبہ قابل قبول نہیں ہے اور امت کا اس پر اجماع ہے

کہ بے ادبی و استخفاف ہر کس از انبیاء کفر است خواہ فاعل او حلال دانستہ
کہ بے ادبی اور توہین انبیاء میں سے کسی بھی نبی کی چاہے کہنے والا اسے حلال و جائز سمجھ کر اس کا

مرتکب شود یا حرام دانستہ مسئلہ آنچہ رد افض می گویند کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
از تکاب کرے یا حرام جاننے ہوئے (بر صورت کفر ہے) رد افض ہو یہ کہتے ہیں کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے دشمنوں کے

از خوف دشمنان بعض احکام الہی را تبلیغ نہ فرمودہ کفر است۔

خوف سے بعض احکام الہی کی تبلیغ نہیں کی (یہ کہنا) کفر ہے

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا هَدٰۤاۤنِیْ لِیْسَ لَہٗ سُلَامٌ وَّمَا کُنَّا لَہٗ فَتَدٰۤی کُوْلًا اَنْ هٰذَا اَنَا

اور تم تمہاری تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں کہ اس نے مجھے اسلام کی ہدایت نصیب فرمائی اگر اللہ ہمیں ہدایت نہ کرتا

اللّٰہُ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلٌ مِّنَّا بِالْحَقِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی وَسَلَّمْ عَلٰی اَجْمَعِهِمْ

تو ہم ہدایت پانپلے نہ تھے بلاشبہ ہمارے رب کے تمام رسول حق لئے ان سب پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں

خُصُوْصًا عَلٰی سَیِّدِهِمْ وَخَآئِمِهِمْ شَفِیْعِ الْعَالَمِیْنَ وَخَطِیْبِ الْاَنْبِیَآءِ یَوْمَ

خصوصاً ان کے سردار اور ان کے خاتم تمام جہانوں کے شفاعت کرنے والے اور قیامت کے

الذِّیْنَ وَ عَلٰی اِلَہِ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۝

دن انبیاء علیہم السلام کے خطیب پر اور ان کی آل پر اور صحابہؓ اور ان کے تمام پیروکاروں پر آمین تم آمین

تت

ہر مومن آنحضرت کی کسی بھی حیثیت سے قربت میں کفر ہے اور توہین کرنے والا قتل کا مستحق ہے لیکن اگر وہ توبہ کرے تو معاف ہے کہ اس کی توبہ مان لی جائے گی اس لئے کہ وہ

قربت کیا مانگا اور قربت کی توبہ مقبول ہو جاتی ہے۔

آنحضرتؐ توہین۔ ہر کس از انبیاء میں کوئی بھی نبی ہو۔ کفر است۔ چنانکہ اس عقیدے سے یہ لازم آتا ہے کہ آنحضرتؐ اپنا فرض انجام نہیں دے سکے۔ اگرچہ اللہ اس

خدا کی تعریف ہے جس نے علیہ السلام کا راستہ دکھایا اور ہمیں راہِ باپ نہ ہونے کے گرد راہنمائی نہ کرتا۔ اللہ کے رسول جو پیغام لاتے ہیں وہ حق ہے۔ سب پر اللہ کا وعدہ و

سلام ہو۔ خاص طور پر سب میں کے سردار اور سب کے آفریں آفریلے نبی پر تمام جہانوں کے سفارشی ہیں اور جو قیامت میں سب نبیوں کے خطیب ہوں گے اور ان کی اولاد،

اصحاب ماننے والوں پر بھی سب پر وعدہ و سلام ہو۔ بحمد اللہ ۱۳ فروری ۱۳۹۷ء بمطابق یکم رجب ۱۴۱۷ء کو حاشیہ کے مسودہ سے فراغت پائی۔

وَصِيَّتْ نَامَہ

جناب قاضی محمد ثناء اللہ صاحب پانی پتی قدس سرہ تعالیٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَنِیْ مِنْ اَصْلَابِ الْمُسْلِمِیْنَ وَ اَرْحَامِ الْمُسْلِمَاتِ وَ مَنْ

اس خدا کی تعریف ہے جس نے مجھے مسلمان مردوں کی پشت اور مسلمان عورتوں کے رحم سے پیدا فرمایا

عَلٰی نَابِعْتَهُ سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَ اَفْضَلِ الرُّسُلِ وَ الْاِیْمَانِ بِنُ هُوَ

اور ہم پر اس پیغمبر کو بھیج کر احسان فرمایا جو کہ سب نبیوں کے سردار اور سب رسولوں سے افضل ہیں اور اس خدا کی تعریف ہے جس نے ہمیں

الْاٰیۃ الْکُبْرٰی لِمُعْتَبِرٍ وَ مَنْ هُوَ النِّعْمَةُ الْعَظْمٰی لِمُعْتَمِرٍ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ

اس ذات (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان عطا کر کے احسان فرمایا جو حجت حاصل کرنے کے لیے بڑی نشانی ہے اور نعمت کے قدر دانوں کے لئے

وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ اَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَ اَشْکُرُہٗ عَلٰی مَا هَدٰ اِنِّیْ لِلْاِسْلَامِ

بڑی نعمت ہے اللہ کی رحمتیں اور اس کی سلاطین جو ان پر اور ان کی اولاد پر ان کے اصحاب اور ان کے سب تابعوں پر ہیں اللہ کا اس نعمت پر

وَ اَحْیَاۤیْنِیْ عَلَیْہِ وَ وَفَّقَنِیْ لِاِقْتِبَاسِ اَنْوَارِ عُلَمَآئِہٖ الصّٰلِحِیْنَ وَ اَوَّلِیَآئِہٖ

مفکر گزار ہوں کہ اس نے مجھے اسلام کی رہنمائی فرمائی اور اسلام پر نذر دیکھا اور مجھے اپنے ان نیک علماء اور کامل اولیاء

الْکَامِلِیْنَ خُلَفَآءِ الشَّیْخِ اَحْمَدَ الْفَارُوقِیِّ النَّقْشِبَنْدِیِّ الْمُجِدِّیِّ لِیْلَافِ

کے اور حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائی جو حضرت شیخ احمد فاروقی نقشبندی مجددی

الشَّامِیِّ وَ السَّیِّدِ السَّنَدِیِّ مُحَمَّدِیْ الدِّیْنِ عَبْدُ الْقَادِرِ الْجِیْلَانِیِّ غَوِثُ الثَّقَلِیْنَ وَ سَیِّدِ

شامیہ اور سید محمد الدین عبد القادر جیلانی غوث ثقلین اور سید

الْفَاضِلِ الْکَامِلِ مُعِیْنِ الدِّیْنِ حَسَنِ السَّنَجَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْ اَسْلَافِہِمُ

من مظل کامل معین الدین حسن سنجرہ کے خلفاء (جانشین) ہیں خدا ان کے

وَ اَخْلَافِہِمُ اَجْمَعِیْنَ وَ اَسْرَجُوا مِنْ فَضْلِہٖ تَعَالٰی اَنْ یُّنِیْسِنِیْ عَلٰی اِتْبَاعِہِمُ وَ تُحِبِّتِہِمُ

انگوں اور پھلوں سب سے ماضی ہو جائے اللہ کے فضل سے یہ امید ہے کہ وہ میری موت ان لوگوں کی محبت اور

وَ یُلْحَقَنِیْ بِہِمُ فِیْ دَآئِرِ الْقَرَارِ وَ مَا ذَ اِلَکَ عَلٰی اللّٰهِ بِعَیْسٍ یٰزِیْ -

مجاہدوں کی حالت میں نصیب فرمائے گا اللہ مجھے جنت میں ان کے ساتھ دالہ بند کرے گا اور یہ خدا کے لئے کوئی بڑی بات نہیں۔

بعد از حمد و صلوة فقیر حقیر محمد ثناء اللہ حنفی مجددی پانی پتی می نویسد کہ عمر میں

حمد و صلوة کے بعد فقیر حقیر محمد ثناء اللہ حنفی مجددی پانی پتی کلمت ہے کہ اس

عاصی بہشتاد سال رسیدہ و یقین کہ عبارت از مرگ است بر سر آمدہ فرصت نہ کند کہ کی عمر اسی سال کی ہو چکی اور یقین جس سے مراد موت ہے

سہ ہر آفتی فرصت باقی گذشتہ کلمہ چند بطریق وصیت برائے اولاد و احباب می نویسد کہ رعایت بعضے

نہیں چھوڑی (اب) چہند کلمے بطور وصیت اولاد و احباب کے واسطے لکھتا ہے کہ ان میں سے بہن

ازاں برائے ذات فقیر مفید و ضرور است بر خے ازاں برائے دوستاں و فرزند اں

کی نگہداشت فقیر (معتف) کی ذات کے لئے مفید اور ضروری اور کچھ حصہ دوستوں اور بیٹوں کے

ضرور مفید است اگر نوع اول را رعایت خواہند کہ در روح فقیر از آہنا خوشنود

یہ ضروری اور مفید ہے اگر نوع اول کے تحت ذکر کردہ باتوں کی رعایت کریں گے تو فقیر کی روح ان سے خوش

خواہد شد و حق تعالیٰ جزائے خیر خواہد داد و گرنہ در عاقبت دامن گیر خواہم شد و

ہوگی اور اللہ تعالیٰ بہتر بدلہ عطا فرمائے گا ورنہ آخرت میں دامن گیر ہوں گا اور

اگر نوع ثانی را رعایت خواہند کہ در ثمرہ آل در دنیا و عقبی نیک خواہند دید و گرنہ نتیجہ بد

اگر نوع ثانی (دوسری) کی رعایت کریں گے تو اس کا نتیجہ دنیا و آخرت میں اچھا دیکھیں گے ورنہ بُرا انجام

خواہند دید۔ نوع اول آنست کہ در تجہیز و تکفین و غسل و دفن رعایت سنت کنند

دیکھنا ہوگا نوع اول یہ ہے کہ تجہیز و تکفین و غسل و دفن میں سنت کی رعایت کریں

و دو چادر رزائی کہ حضرت ایشاں شہیدہ رضی اللہ عنہ عنایت فرمودہ بودند در اں تکفین

اور دو رزائی (ستر اے والی) چادریں جو حضرت مرزا مظہر جان جاناں نے عنایت فرمائی تھیں ان میں تکفین

نمائند و عمامہ خلاف سنت است ضرور نیست و نماز جنازہ بجماعت کثیر و امام صالح

دیں اور عمامہ خلاف سنت ہے ضروری نہیں ہے اور نماز جنازہ بجماعت کثیر اور امام صالح

مثل حافظ محمد علی یا حکیم سکھو یا حافظ پیر محمد بجا آوند و بعد تکبیر اولیٰ سورۃ فاتحہ ہم

مثلاً حافظ محمد علی یا حکیم سکھو یا حافظ پیر محمد کے ساتھ پڑھیں اور تکبیر اولیٰ کے بعد سورۃ فاتحہ بھی

خوانند و بعد مردن من رسوم دنیوی مثل وہم و بستم و چہلم و ششماہی و برتسنی بیج

پڑھیں اور میرے مرنے کے بعد دنیاوی رسوم دسواں، بیسواں، چالیسواں اور ششماہی اور برتسنی وغیرہ کچھ

نہ رعایت بخواست۔ برتنے کچھ حصہ۔ نوع اول۔ یعنی وہ باتیں جو وصیت نامہ کی نوع اول کے تحت ذکر کیا گئی ہیں عاقبت۔ آخرت۔ دو چادر رزائی۔ یعنی ستر اے والی رزائی۔ شہیدہ۔ یعنی حضرت مرزا جان جاناں صاحب اللہ مظہر رحمۃ اللہ علیہ جو کہ قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے عزیز ہیں تکفین۔ نماز۔ کسی چیز کی پڑنے میں رکھنا و یا سنت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر صاف و زریب رضی اللہ عنہما کے کفن میں ڈالوائی تھی۔ حافظ محمد علی۔ روحیات مشہور کتاب کے مصنف ہیں حکیم سکھو۔ یہ حق ہے اصل نام غلام حسین الدین ہے۔ سورۃ فاتحہ۔ حنفی فقہ کی رو سے اگر فاتحہ بطور ایک دعا کے پڑھی جائے تو اجازت ہے۔ نہ برتسنی۔ سو۔ چہلم۔ برسی و دیگر سب بہت ہیں یہ ہندوؤں رسمیں ہیں جو مسلمانوں میں رائج ہو چکی ہیں۔ ان باتوں سے بچنا بہ ضروری ہے۔

نہ کنند کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ از سہ روز ماتم کردن جائز نداشته اند
 ذکر میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن سے زیادہ سوگ کو جائز نہیں رکھا

حرام ساختہ اند و از گریہ و زاری زانی را منع بلیغ نمایند در حالت حیات خود
 حرام قرار دیا ہے اور مردوں کو رونے پینے سے سختی کے ساتھ منع کریں فقیر اپنی زندگی میں ان چیزوں کو

فقیر انہیں چیز یا راضی نہ بود و بہ اختیار خود کردن نداده و از کلمہ و درود و ختم قرآن
 پسند نہیں کرتا تھا اور اپنے اختیار سے کرتے بھی نہ دیں اور کلمہ و درود اور ختم قرآن و

و استغفار و از مالی حلال صدقہ بہ فقراء باخفاء امداد فرمایند کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 استغفار اور مالی حلال سے فقراء کو صدقہ بلا شہرہ طور پر فقیر کی ان سے امداد فرمائی کہ رسول اللہ صلی اللہ

و سلم فرمودہ اَلْبَيْتُ فِي الْقَبْرِ كَالْغُرْبِ يَنْتَظِرُ دَعْوَةً مَا تَلَحُّقُ عَنْ
 علیہ وسلم نے فرمایا۔ قبر میں میت کی حالت ڈوبنے اور غرقہ کھانے والے کی سی ہوتی ہے اسے اس پکار کا انتظار رہتا

آبِ آوَاخِ اَوْ صَدِيقٍ و بعد مُردن من در اولے دیون من کوشش بلیغ نمایند
 ہے جو باپ بھائی یا دوست کی طرف سے پہنچتی ہے اور میرے مرنے کے بعد میرے قرضوں کی ادائیگی میں انتہائی کوشش کریں

فقیر در حیات خود نصف موضع ننگہ و اطلاق قصبہ کہ در ملک خود داشت آل را
 فقیر (مصنف) نے اپنی زندگی میں نصف موضع ننگہ اور اطلاق قصبہ جو اپنی ملکیت تھے اس کے آٹھ حصے

بہشت سہام قرار داده سہ سہام بہ والدہ کلیم اللہ و دو سہام بہ صفوة اللہ و یک
 سترار دے کر تین حصے والدہ کلیم اللہ اور دو حصے صفوة اللہ اور ایک

سہام بہ فلانہ و یک سہام بہ فرزند ان فلانہ و یک بہ فرزند فلانہ فروختہ مبلغ ثمن بخشید ہر یک
 حصہ فلوں (لائی) اور ایک حصہ فلوں (لائی) کے فرزندوں کو اور ایک حصہ فروخت کر کے فلانہ کے بیٹے کو قیمت دے کر ہر ایک کو اس کے حصہ کا مالک بنا

را مالک حصہ او ساختہ بود لیکن تا دم زلیست خود محصول پنجم حصہ با ولاد ہر دو دختر
 دیا تھا سو اپنی زندگی میں محصول دونوں لڑکیوں کی اولاد کے ہانچوں حصہ کا میں نے دیا

لے گئے۔ لڑاری۔ جس دن نے میری بیوی اور دو لڑکیاں ہو وہ ناجائز ہے جس آنسوؤں سے دونا نمودار نہیں ہے۔ منہ بلیغ سخت ممانعت نہ فقیر یعنی قاضی صاحب
 رحمۃ اللہ علیہ۔ کلمہ یعنی لا الہ الا اللہ مستحققرآن سب عبادوں کا ثواب لڑنے کی شمع کہ پہنچتا ہے۔ مال حلال۔ اللہ تعالیٰ پاک کائنات کے صدقہ کو قبول فرماتا ہے۔ انصار۔ پیشہ کی
 عام حالت میں صدقہ اس طور پر دینا چاہئے کہ وہ اپنے اپنے حصے کو بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہ ہو۔ ایسا اگر انسان میں دیکھ لیں کہ ہندو بنے ہو اور اس کے علی الاعلان دینے سے دوسروں کو
 صدقہ لے کر ترغیب ہو تو علی الاعلان دینے میں ثواب زیادہ ہے کہ ایسا نہ کرے۔ ام مردہ قبر میں ڈھونڈنے والے غلط کھانے والے کی طرح ہوتا ہے جو اس پکار کا منتظر ہوتا ہے جو اس
 کو باپ بھائی یا دوست کی جانب پہنچے (یعنی ایسا ہی ثواب کی صورت میں) دیوین قرضے۔ سہام سہم کی جمع۔ حصہ کلیم اللہ۔ قاضی صاحب کے صاحبزادے ہیں۔ صفوة اللہ
 یہ اصحاب صاحب کے صاحبزادے ہیں جو قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے صاحبزادے تھے جو قاضی صاحب کی زندگی میں وفات پا گئے تھے۔ مبلغ ثمن قیمت کا دواہ۔
 کہ مالک حصہ۔ قاضی صاحب نے جائیداد کی تقسیم اپنی زندگی میں اس طور پر کی تھی کہ ہر لوگ اپنے اپنے حصے قاضی صاحب کی وفات کے بعد حصہ دار ہوں گے جیسا کہ اگلی سطر
 سے ظاہر ہوتا ہے۔ تا دم زلیست۔ اس جملہ میں قاضی صاحب اس طریقہ کار کا ذکر کیا ہے؟ باوجود سادہ تقسیم کے اپنی زندگی میں جائیداد کی آسانی کا کار۔

میداد و مال بقی اسہ حصہ کردہ یک حصہ برائے حشر بیج خود میداشتم و یک حصہ بہ فلاں

اور باقی کے میں سے کر کے ایک حصہ اپنے حشر بیج کے واسطے رکھتے ہوں اور ایک حصہ فلاں

و یک حصہ بہ فلاں میداد بعد مردن من ہم تا وقتیکہ دین من ادا شود ہمیں قسم محصولات تقسیم

کو دیتے ہوں میرے مرنے کے بعد بھی تا وقتیکہ میرا قرض ادا ہو اس قسم کے مصروفات تقسیم

کردہ حصہ من بہ قرض خواہاں می دادہ باشند و از مبلغ عیدین قرض خواہاں را دادہ مرا

کر کے میرا حصہ قرض خواہوں کو دے دیا جائے اور عیدین پر ملنے والے انعام قرض خواہوں کو دے کر

زود تر فارغ الذمہ سازند تفصیل قرضہا کہ در ذمہ من است در بند چھٹے اخراجات

بجے بہت جلد اس ذمہ داری سے سبکدوش کریں۔ میرے ذمہ جو قرض ہے اس کی تفصیل روزمرہ کے آمد و

روزمرہ اکثر نوشتہ ام و چھٹھائے مہری من نزد قرض خواہان است در ادائی آں

خرچ کے رجسٹر میں اکثر میں نے لکھ دی ہے اور میری ہر روزہ دستاویزات قرض خواہوں کے پاس

تہا دن نہ نمایند و صبیہ شریفہ حضرت شیخ رضی اللہ عنہ را ہر یک بہ مقدور خود

ہیں باقی ادائیگی میں سستی نہ کریں اور حضرت شیخ علیہ السلام کی صاحبزادی کی حق المقدور خدمت واجب و لازم

خدمت کردن لازم و واجب داند علی الموسیّع قد سرہ و علی المقتر قد سرہ لا یتکلف

سببوں صاحب دست کے ذمہ اس کی حیثیت کے موافق ہے اور تنگدست کے ذمہ اس

اللہ نفساً الا و سعه۔ فقیر در سال تمام وہ من گندم و بیج شش روپیہ نقد بایشاں

کی حیثیت کے موافق ہے اللہ کسی شخص کو تکلف نہیں بناتا مگر اس کا جو اس کی طاقت اور اختیار میں ہے فقیر سال بھر میں دس من میوں اور باقی چھ

میداد ازین قصور نشود وہ بیگہ زمین چاہ سیدانی والا والدہ دلیل اللہ از طرف خود

رہے نقد انہیں دیتا رہے اس میں کوتاہی نہ ہو اور چاہ سیدانی والی دس بیگہ زمین کی والدہ دلیل اللہ واقعی صاحب کی اہلیانے اپنی

برائے مرزا الالین وصیت کردہ بودہ بایشاں میرسد و من از طرف خود بست بیگہ خام

جانب سے مرزا الالین کے واسطے وصیت کی گئی یہ حسب وصیت انہیں دہری جائے اور میں نے اپنی طرف سے بیس بیگہ خام

محصولات آمدنی از مبلغ عیدین چھوٹی قاضی شہر تھے۔ غالباً عید و بقر عید کے موقع پر کچھ نذرانہ پیش کیا جاتا ہوگا کہ چھٹے اخراجات۔ روزمرہ۔ ہوس۔ آمد
خرچ کا رجسٹر چھٹھائے مہری۔ جو قاضی صاحب بطور دستاویز کے محفوظ رکھتے ہیں اس کے متعلق سستی۔ صبیہ شریفہ۔ صاحبزادی کے حضرت شیخ علیہ السلام کی صاحبزادی کے
ذمہ اللہ علیہ جو قاضی صاحب کو ہر سال کی وفات کے بعد قاضی صاحب نے حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت فرمائی تھی کہ علی الموسیّع سالانہ پاس کے
مقدور ہجرات تک دست پر اس کے مقدور ہجرات خرچ کی ضرورت ہے۔ اللہ انسان کو اس کی گنجائش کے بقدر تکلف بناتا ہے۔ والدہ دلیل اللہ۔ یہ قاضی صاحب کی اہلیہ حضرت
ہیں۔ مرزا الالین۔ یہ حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ کے بھائی کے ہوتے ہیں جن کو مرزا صاحب نے اپنا نذرانہ بایا تھا۔ قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ مرزا صاحب
کی وفات کے بعد ان کو اور ان کی والدہ کو اپنے ساتھ اپنی پت لے گئے تھے اور ان کی دیکھ بھال رکھتے تھے

زمین چاہی مزدور از موضع ننگہ برائے ایشاں مقرر نموده بودم لیکن ایشاں بر اس قبضہ
زمین چاہی قابل کاشت موضع ننگہ سے ان کے واسطے مقرر کی تھی مگر انھوں نے اس قبضہ

نہ کردہ اندیک من گندم و یک روپیہ نقد در ماہہ بایشاں می دہم دریں ہم قصور نہ
نہیں کیس ایک من گندم اور ایک روپیہ نقد ہمیشہ میں ان کو دیا کرتا ہوں اس میں کوتاہی نہ

شود موضع ننگہ میراث جد پدری و جد مادری من نیست محض تصدق حضرت
ہر موضع ننگہ میری پدری یا مادری میراث نہیں ہے فقط حضرت مرزا صاحب

مرزا صاحب شہید است رضی اللہ عنہ در ادائے خدمت ایشاں تقصیر نہ نمائند۔
عبداللہ رضی اللہ عنہ کی دعاؤں کا صدقہ ہے ان کی خدمت کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کریں۔

نوع دیگر کہ برائے پسماندگان مفید است آں کہ دنیا را چندان معتبر ندانند اکثر
دوسری نوع پسماندگان کے لئے مفید ہے وہ یہ کہ دنیا کو کچھ بھی قابل اعتقاد نہ قرار دیں اکثر

کساں را در طفلی و اکثر در جوانی میرند و بعضی بہ پیری میرند تمام عمال ہم
لوگ بچپن اور اکثر جوانی میں مر جاتے ہیں اور بعض بڑھاپے تک پہنچتے ہیں ان کی ساری عمریں بیکہ ہی

در اندک فرصت مثل باد صبا می رود و نمیدانند کہ کجارت و معاملہ آخرت کہ انقطاع
مصر میں ہر دو ہوا کی طرح گزر جاتی ہے اور یہ پستہ نہیں چلتا کہ کہاں تھی اور آخرت کا معاملہ ختم ہو نہ والا

پذیر نیست بر سر می ماند حق تعالیٰ می فرماید اِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ ۝ الی قولہ
اور نہ نہ پیرا نہیں آویں ہر اس کی ذمہ داری رہتی ہے حق تعالیٰ فرماتا ہے جب آسمان پھٹ جائیگا قرآن خداوندی

عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَادَرَتْ وَاَخَّرَتْ ۝ اہلٹی باشد کہ باین لذت قلیل کہ آں ہم
حرف غصہ ہائے اگلے اور کچھ اعمال کر جان لے گا یہ بیوقوفی کہ اس مختصر سی لذت کی خاطر کہ یہ بھی بغیر تکلیف و مشقت

بے رنج کشی میسر نمی شود لذات قومی دائمی را برباد دہد و بہ آلام ابدی گرفتار شود
کے میسر نہیں ہوتی ہمیشہ رہنے والی (دیکھ) لذتوں کو برباد کرے اور ہمیشہ کی تکالیف مل لے

نمود با اللہ منہا پس جائے کہ مصلحت دینی و مصلحت دنیوی با ہم متعارض شود
نمود با اللہ پس جہاں دینی اور دنیاوی مصلحت میں متعارض (ملکوت) ہو وہاں دینی

لے چاہی دوزخ میں کمال ہے جس کو تو نہیں کے پانی سے سیراب کیا جائے۔ بڑی قدری۔ داد۔ میرا داری۔ نہا۔ محض تصدق۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ جامہ اوقاف صاب
نے خود خریدی تھی۔ تقصیر کرتی۔ دنیا دار چندان معتبر نہ رہے۔ یعنی ہر وقت آخرت کی تیاری میں مصروف رہیں گے باوصیاء۔ پروا نہ۔ انقطاع پذیر نیست۔
یعنی دنیا کی طرف غم ہونے والا نہیں ہے۔ ہر ساری ماند۔ یعنی انسان کے ذمہ داری رہتا ہے۔ اذالہ آسمان پھٹ جائیگا۔ علمت نفس ما
قدومت و آخرت۔ ہر نفس جان جائے گا کہ اس نے کیا آگے روا نہ کیا اور کیا پیچھے چھوڑا۔ لاتی۔ بیوقوفی۔ لذت قلیل۔ یعنی دنیا کے مزے۔ دائمی جنت
کے لطف۔ آقام۔ تکلیفیں۔ نہ نمود با اللہ نہا۔ ہم اس سے خدا کی پناہ چاہتے ہیں۔ متعارض۔ بالمقابل۔

مصلحت دینی را مقدم باید داشت کسے کہ مصلحت دینی را مقدم می دارد دنیا ہم موافق مصلحت مقدم رکھنی چاہیے جو شخص دینی مصلحت کو مقدم رکھت ہے دُنیا بھی حسب

تقدیر بے می رسد رسول فرمود صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ جَعَلَ الْهُمُومَ هَتَاةً وَاجِدًا هَمًّا
اخرت تقدیر اسے ملتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اٰخِرَتِهٖ كَفٰى اللّٰهُ هَمًّا دُنْيَاہُ یعنی ہر کہ مقاصد خود در یک مقصود منحصر سازد
یعنی جو شخص اپنے تمام مقاصد ایک مقصود میں منحصر کر دے

و مقصود آخرت منظور دارد کفایت کند اللہ تعالیٰ مقصود دُنیا اور را و
اور اس کا مقصود (فکر) آخرت ہو اللہ تعالیٰ اس کے دنیوی مقاصد کے لئے کافی ہو جاتے ہیں (اور اس کے

کسے کہ مصلحت دُنیا را مقدم دارد گاہ باشد کہ دُنیا ہم اور ا دست نہ حد چنانچہ بیشتر
دنیاوی مقاصد بھی پورے ہوتے ہیں اور جو دنیوی مصلحت کو مقدم رکھے تو بسا اوقات دنیا بھی اس کے ہاتھ نہیں لگتی چنانچہ اکثر

دریں زمانہ ہمچنین است پس خیر الدنیا و الآخرۃ شود و اگر دُنیا دست دہ اندک
اس زمانے میں ایسا ہی ہے پس دنیا اور آخرت میں ٹپٹے والے ہو گئے اور اگر دُنیا ہاتھ لگ جائے تو

فرصت زوال پذیر و باز خسران ابدی لاحق شود فقیر بچشم خود ہزار ہا مردم را دیدہ کہ
تھڑے ہی عرصہ میں ختم ہو جاتی ہے اور پھر ہمیشہ کا فنا نصیب ہو جاتا ہے فقیر (مصنف) نے اپنی آنکھوں سے ہزاروں لوگوں کو

بدولت رسیدند باز از آنہا اثرے نما ندہ فقیر و پدر فقیر بخدمت قضا
دیکھا کہ انہیں دنیوی دولت نصیب ہوئی اور پھر ان کے پاس اس میں سے کچھ نہ رہا مصنف اور مصنف کے والد اور دادا منصب قضا

مبتلا شدند ہر چند آنچہ می باید حق ایں خدمت از ما ادا نہ شدہ خصوصاً
پر فائز ہوئے یعنی ہوئی چاہئے وہ اس منصب کی خدمت ہم سے نہیں ہوئی خاص طور پر

ازیں فقیر پر تقصیر کہ بیشتر عمر در زمانہ فاسد تریافتہ ازیں بہت نادام و
اس فقیر (مصنف) پر تقصیر سے کہ عمر کا زیادہ حصہ زمانہ انحطاط و فساد و طوائف الملوک کا پایا اسی بنا پر شرمسار اور طلبگار

موافقی تقدیر یعنی جس قدر اللہ نے اس کے مقدم میں لکھی ہے۔ کہ میں جہاں جس شخص نے تمام نیکوئی کی جائے صرف آخرت کی نیکوئی۔ اللہ اس کے دنیوی منکر و نیک
لئے عود کا کافی ہو جاتے ہیں۔ مقدم دارد۔ یعنی دُنیا کی مصلحتیں سوچا ہے آخرت کی خوبیوں کی طرف اس کا کوئی دھیان نہیں ہے۔ دست نہ دہ یعنی دُنیا بھی اس کے قاصر میں نہیں
آئی کہ خسران دنیا و الآخرۃ۔ دُنیا میں بھی ٹپٹے میں رہا اور آخرت میں بھی۔ دست دہ۔ یعنی دنیا حاصل ہو جاتی ہے۔ خسران ابدی۔ ہمیشہ کا نقصان۔ فقیر حق قاضی صاحبِ حرمِ علیہ
علیہ کہ خدمت قضا۔ قاضی صاحبِ خانہ کی نسلوں کی شادی قاضی رہا ہے۔ زمانہ فاسد۔ قاضی صاحبِ حرمِ ہندوستان میں مسلمانوں کے انحطاط کا دور تھا۔ طوائف الملوک
پھیلی ہوئی تھی۔ ارلہ و سارکوما شق و فحش میں مبتلا تھے۔ ہاں عقیدے زور پکڑ رہے تھے

مستغفرم اما بحول اللہ وقوتہ طمع ازین خدمت نہ کردہ ام و از اکثر ابنائے روزگار

مغفرت ہوں لیکن اللہ کے حول اور اس کی قوت سے میں نے اس خدمت کا لالچ نہیں کیا اور اکثر زمانہ ساز قاضیوں کے مقابلہ

نوع بخوبی کردم اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ ازین جہت از فضل الہی اُمید مغفرت دارم

میں کچھ بہتر کام کیا اس پر اللہ کا شکر ہے اسی بنا پر اللہ کے فضل و کرم سے مغفرت کا امیدوار

مقصود اصل در نیت فقیر ہمیں است اما برکت ہمیں عمل جملہ مسلمانان بلکہ ہنود ہم

ہوں فقیر (مغفرت) کی نیت میں مقصود اصل یہی ہے اسی کی برکت سے سارے مسلمان بلکہ ہنود (کفار) نے

ہر کسے کہ ملاقات کردہ معزز داشتہ وغنیمت شمرده و گرنہ علماء بہتر از من موجود

بھی جس سے بھی ملاقات ہوئی معزز رکھا اور مجھے غنیمت شمار کیا ورنہ مجھ سے بہتر علم موجود

اندکے نمی پرسد و از باطن کسے دیگران را چہ خبر است ایں دلیل است بر آنکہ

ہیں انہیں کوئی نہیں پہونچتا کسی کے اندرونی حال کی کسی کو کیا خبر ہے یہ (اعزاز و احترام) اس کی دلیل

اگر مصلحت دینی را بر دنیا مقدم داشتہ شود دنیا ہم از دے روگرداں نمی شود

ہے کہ اگر دینی مصلحت کو دنیائے حصول پر مقدم رکھا جائے تو دنیا بھی اس سے منہ نہیں پھیرتی اللہ تعالیٰ

مصرعہ می دہد یزداں مراد متقی۔ پس از فرزندان من کسے کہ خدمت قضا اختیار کند

متقی کی مراد پوری کرتا ہے لہذا میرے فرزندوں میں جو بھی خدمت قضا اختیار (اور منصب قضا)

طمع و خاطر داری ناحق را دخل نہد و بروایت معتبر مفتی بہ عمل نماید و از جملہ تفتدیم

قبول کرے لالچ اور ناحق (دلاری کو) ہرگز) چھو نہ دے اور معتبر و مفتی بہ روایت پر عمل کرے مصلحت دینی کو

مصلحت دینی بر مصلحت دنیوی آں است کہ در مناکحت دینداری را منظور دارد چوں

دنیوی مصلحت پر مقدم رکھنے کا حاصل یہ ہے کہ مناکحت میں دینداری پیش نظر رہے کیونکہ

دیریں زمانہ دریں شہر مذہب روافض بسیار شیوع یافتہ است و شرفار بیشتر

اس زمانہ (اور) اس شہر میں مذہب روافض بہت پھیل چھپا ہے اور شرفاء زیادہ تر نسب کی دفعات یا

علو نسب یا رفاه معیشت نظر می دارد اول رعایت دین باید کرد و ختریکے رافضی یا

زندگی کے عیش و آرام پر غور رکھتے ہیں دین کی رعایت مقدم ہوتی چاہئے کسی ایسے شخص سے لڑائی کا

لے مستغفرم اللہ سے معافی کا خواہستگار ہوں طمع۔ لالچ ہے ابنائے روزگار۔ یعنی زمانہ ساز قاضی۔ الحمد للہ علی ذلک۔ اس پر خدا کی تعریف ہے۔ ہمیں علم۔

یعنی دیانت داری کے ساتھ عمدہ قضا کی انجام دہی۔ می دہد۔ خدا کے تعالیٰ پر ہر روزگار کی مراد خود پوری فرمادیتا ہے کہ وہ عمل نہد۔ یعنی اپنے فرض کی انجام دہی میں کسی کی

پرہیز نہ کرے مفتی بہ فقر کا وہ قول جس پر غور کرنا چاہیے۔ مناکحت۔ شادی یاہ۔ دیکھیں شہر۔ یعنی پائی پت۔ روافض۔ شیعوں کا وہ فرقہ جو حضرت ابوہریرہ اور حضرت عمر رضی اللہ

عنہما کو برا جلا کرتا ہے۔ یعنی برائی روافہ معیشت۔ غنہ بر کار آرام۔

تلاش نہ کرنا چاہئے جو رافضی (شیعہ) ہو یا اس پر شیعہ ہونے کی تمہمت ہو خواہ وہ صاحب دولت اور عالی نسب ہی کیوں نہ ہو قیامت

دی بجز دین اور تقویٰ (ہدینہ نگاری) کے کچھ کام نہ آئیگا اور نسب کے بارے میں نہیں ہلچا جائے گا۔

کہ اس راہ میں فلاں ابن فلاں (صرف عالیٰ سنجی) کوئی چیز نہیں ہے اور دولت کا اعتبار (اور اس پر مجرور) نہ کرے کہ یہ تداول

(ادنیٰ دین اور سیلاب صفتی کے مشتق ہے۔ دنیاوی دولت صبح و شام آتی جاتی اور فنا ہوتی رہتی ہے) دوسرے جانتا چاہئے کہ فروع انسانی جبکہ فرشتوں سے

ہی مکمل (مکمل توں انسان) سید المرسلین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ہر شخص بقدر امکان فاعلم و باطن (خالق)

دعوات میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت پیدا کرنے اور بہداشت صفات اور حاصل کی جوتی صفات

اور علم و اعتقاد اور عبادات و عبادات میں عمل، اسی قدر اہم اور ضروری و افضلیت کے مطابق کامل جاننا چاہئے جو فقہی ہتھکنڈوں

کے ساتھ مشابہت پیدا کرنے میں ناقص ہو اے اتنی ہی ناقص جانا چاہئے لہذا تائبانک منت

کے کمال اتباع کے باعث جو نقشبندی ادویہ نے اختیار کیا ہے (سب سے آگے بڑھ گئے) اور ممتاز ہو گئے اور

یہ ذاتِ غرامی صلی اللہ علیہ وسلم کی صفاتِ عطااتِ مبارکہ سے مکمل مشابہت ان کے کمالِ اتباعِ سنت اور افضلیت کی دلیل ہے اور

ہمیں ہمہ گیر ہمتوں کی ہمتیں آنکھوں کی کمال متابعت (کامل درجہ کی ہر صورت پیروی) سے کوتاہی برتیں اور واجہت کی ادائیگی اور

عمرات کے ترک اور مکرہ و مشتبہات کے عبادات و عادات اور معاملات خاص طور پر

چشمہ جس پر قسمت رہو کہ درس یعنی آخرت میں یہ کام نہ ملے گا کہ تم فلاں کے بیٹے اور فلاں کے ہوتے تھے۔ بلکہ ہندوئی کام آئے گی سندھو۔ ایک کے ہاتھ سے دوسرے کے ہاتھ کی

لہذا اہل خانہ اور مروجہ دنیاوی دولت و ثمار کے جانے والی چیز سے بھی زوال پذیر ہے نہ درجہ بلکہ یعنی اخلاق و دعوتِ جنتی۔ پھر انہی کیسے حاصل کرو۔ کامل آبادی دولت

تینیکہ کی اہل نفسانی کامیابیاں انھوں نے اپنے شہر و مسکن پر ہے۔ دشمن بہت بڑی قیمت لیتا۔ اگر فیصل حرام و حلال میں امتیاز کرے۔ فرض کی انجام دہی میں کوتاہی نہ کرے اور معاملات درست

کچھ تو یہ بھی نجات کے لیے کافی ہے۔

وكمال اشتغال سنن در عبادات و عادات از وی ستر نه شود رسول فرمود صلی الله علیه و سلم

مَنْ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ

الْحَدِيثُ فِي الصَّحِيحَيْنِ حَقٌّ تَعَلَّى مِى فَرَمَايدِ اِنْ اَوْلِيَاءُءَا اِلَّا الْمُتَّقُونَ نِيَسْتَمَد

دوستانِ خدا مگر متقیانِ تقویٰ عبارت از ادائے ولجیات و ترکِ محرمات و مشتبہات

است نه از کثرتِ نوافل و اتیانِ مستحبات اقبیحِ محرماتِ رذائلِ نفس است از نفاق و

عجب و کبر و حق و حسد و ریا و سمع و طول اہل و عرص بر دنیا و مانند آن و بعد ازاں محرمات

که به افعال تجوارح تعلق دارد و در کتب فقهیه این اندواکثر همت ازین مرتبه هم کوتاهی

کند و از شوخی نفس و شر شیطان مرتکب محرمات شود پس در آنچه اتلاف حقوق العباد

بأشء ازل اجتناب باید کرد که حق تعالی کریم است و پیران عظم شفیع اند آں جا

اُمید عفو است و حقوق العباد در بخشش نمی آید آیات و احادیث دریں باب بسیار

ہند ایں رقیہ متحمل آں نہ تواند شد حدیث المسلم من سلم المسلمون من لسانہ و

[illegible]

شعری۔ ہر محنتی ساطاف برادرند۔ اجنباب۔ یمن۔ خرم۔ غی۔ سفینج۔ سفارش کرنے والا۔ درجہ بخش می آید۔ ہندول کے حق کو خدایان میں فرکانے کا رستہ۔ یعنی (وہاں اچھے سحر ہوتا)

دیریں جا کافی است۔ شعر

مبائش در پے آزار و هر چه خواهی کن کہ در شریعت ما غیر از این گناہ نیست

یعنی غیر ازیں مثل ایں گناہے نیست۔ دیگر از نصائح کہ برائے دین و دنیا مفید است

آں است کہ از اتباع خود زن و فرزند و نوکر و غلام و کھنیزک و رعیت با همہ یک چنان

معاشرت باید کرد که آنها را رضی باشند و دوست دارند و از کثرت اخلاق و غمخواری

وعدم تکلیف مالایطاق و رعایتها بحال گردیده باشند مگر آنکه بعضی از آنها از

حسد یک دیگر اگر ناخوش باشد آن معتبر نیست و متبوعان خود را از ادب فرمانبرداری

و خدمت گذاری راضی دارند مگر در آنچه به معصیت امر کنند - رسول فرمود صلی الله علیه

وَسَمَّ لِرَاقَعَةٍ لِّلْمَخْلُوقِ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ وَبِاتِّبَاعِهَا خُذُوا أَمْرًا مِنْ رَبِّكُمْ إِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْتَكْبِرِينَ

و دوستان و هم صحبتان و همسایگان با خلوص محبت و عنم خواری و تواضع باشند دنیا

دو گوشہ صفوں سے گئے، یہ وحدیت نامہ۔ ائمہ اربعہ مسلمان وہی ہے جس کے ہاتھ اور زبان کے مسلمان بچے ہیں۔ یعنی جو کسی مسلمان کو نہ دانتوں سے تکلیف پہنچائے نہ زبان سے۔

وہ پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے اور ان کے لئے اس چیز کو پسند کرے جس کو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے نہ مباحثہ یعنی کسی کے درپے آزادانہ جہاد ہو چاہے کہ ہمدردی ہو

میں سب سے بڑا گناہ یہی ہے۔ اتنا ہر وہ لوگ جو کسی کے سہارے زندگی بسر کرتے ہیں۔ معاشرت۔ برتاؤ۔ عدم تکلیف اور یطابق۔ یعنی ایسے کام پر مجبور نہ کرے جو ان کے بس

[illegible]

کسی کا نام نہ کر دوں گی میں ہے۔ سہ سائیکل۔ پردی۔

جائے سہل است برائے معاملات دنیوی باہم تقاطع نہ کنند۔ بیچ خانہ برباد نشدہ

سہل جگہ ہے وہاں (جہنم کی دہشت کم ہے) دنیوی معاملات کی خاطر قطع تعلق نہ کریں

کوئی گھر اسی وقت برباد ہوتا ہے

مگر وقتیکہ باہم منازعت و مخالفت کردند و از کسانیکہ اندیشہ دشمنی باشد آنہارا

جب کہ باہم جھگڑا اور دشمنی ہو اور جس شخص سے دشمنی اور عداوت کا اندیشہ ہو اسے

باحسان و نگوئی شرمندہ و سہ رنگوں باید کرد۔ بیت

اسان و بھلائی سے شرمندہ و مطہر کرنا چاہئے۔

آتش دُگستی تفسیر ایں معرفت بادوستاں تطف بادشمنان مدارا

دنیا و آخرت (دو دین) کی راحت کی تفسیر یہ دو حرف ہیں دوستوں کے ساتھ مہربانی اور دشمنوں کی آؤ بھگت

قَالَ اللهُ تَعَالَى اِدْفَعْ بِاَلَّتِي هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ

ارشاد باری ہے۔

كَانَتْهُ وَلِيٌّ حَصِيمٌ ۝ وَمَا يَلْقَاهَا اِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَمَا يَلْقَاهَا اِلَّا اَذُو حَظٍّ عَظِيمٍ

وَمَا يَنْزَعُكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْعٌ ۚ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اِنَّهُ هُوَ

السَّيِّعُ الْعَلِيمُ ۝ یعنی دفع بدی کن بہ خصلت کہ نیکوتر است یعنی بدی دشمنان

یعنی آپ نیک بنناؤ سے بدی کو نال دیا جائے یعنی دشمنوں کی بدی کا بدلہ لینی سے

بہ نیکوئی کردن باہنا از خود دفع کن پس ناگاہ شخصیکہ در میان تو و او دشمنی است دوست

دے کہ ان کی بدی سے خود کو محفوظ کر لیجئے پھر یکایک آپ میں اور جس شخص میں عداوت حق وہ ایسا ہو جائے گا جیسے

و محب خواہد شد و نمی کنند ایں چنین مگر کسانے کہ صبر می کنند و مگر کسانیکہ صاحب نصیب

کوئی دلی دوست اور یہ بات انہیں کو نصیب ہوتی ہے جو بڑے مستقل مزاج ہیں اور یہ بات اسی کو نصیب ہوتی ہے جو

بزرگ اند و اگر دوسرے شیطان ترا دریں کار مانع شود اعوذ بخوان و پناہ جوئے بہ خدا

بڑا صاحب نصیب ہے اور اگر ایسے وقت آپ کو شیطان کی طرف سے کہ دوسرے کئے کے (فرار) اللہ کی پناہ مانگ لیجئے بلاشبہ

بدرستی کہ خدا سمیع و علیم است ایں حکم در حق کسے است کہ باوے

وہ خوب سمجھنے والا خوب جاننے والا ہے۔ یہ حکم در باری کے بدلہ لینی کی جگہ اس شخص کے حق میں ہے

لے سہل است۔ یعنی چاروں کی زندگی اچھی رہی گا رہی جا سکتی ہے۔ تقاطع قطع تعلق بخلافت۔ باہمی ملائی جگہ ملے دینی دنیا و آخرت۔ عطف مہربانی۔ مگر اس قدر واضح اور حق

بجائے سے لڑتے کہ۔ تو وہ کہیں اور تم میں دشمنی ہے مگر دوست بن جائیگا۔ کوئی ناگہان۔ یہ بات انہی کو میراث ہے جو میرے کام لیجئے ہیں اور بڑے نصیب والے ہیں۔ تو آگاہ اور شیخ

نصیب ہونے کے لئے پناہ مانگا اور سمیع و علیم ہے۔ اے انہی کو میراث ہے۔ یعنی بڑا بھلائی سے بدلہ۔

برائے دنیا دشمنی و ناخوشی باشد اما با کسے کہ خالصاً اللہ باوے دشمنی باشد مثل روافض

کہ وہ اس کے ساتھ (صرف) دنیا کی خاطر دشمنی رکھے اور ناخوش ہو لیکن وہ شخص جو خالص اللہ کے لئے دشمن ہو (یعنی بعض ہیں) مثلاً

و خوارج و مانند آل از آہنہا موافقت نکند تاکہ از عقائد فاسدہ توبہ نہ کند اگرچہ پدر

شیخ و اور خوارج وغیرہ ان سے اس وقت تک ربط نہ رکھے جب تک وہ فاسد عقائد سے تائب نہ ہو جائیں خواہ وہ باپ یا لڑکا

یا پسر باشد قَالَ اللہُ تَعَالٰی یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّیْ وَ عَدُوَّكُمْ

ہی کیوں نہ ہو اور خداوندی ہے اسے ایساں والو اپنے اور میرے دشمنوں کو

اَوَّلِیَّاءَ اِلٰی قَوْلِہِ لَنْ تَنْفَعَكُمُ اَرْحَامُكُمْ وَلَا اَوْلَادُكُمْ یَوْمَ الْقِیَمَةِ یَفْصِلُ بَیْنَكُمْ

دوست مت بناؤ اِلٰی قَوْلِہِ تمہاری رشتہ داریاں اور تمہاری اولاد قیامت کے دن تمہیں نفع نہ پہنچائے گی

در خاندان فقیر ہمیشہ علماء شدہ آمدہ اند کہ در ہر عصر ممتاز بودند و از فرزندان فقیر

فقیر (قاضی صاحب) کے خاندان میں ہمیشہ ایسے علماء ہوتے رہے ہیں کہ ہر زمانہ میں ممتاز تھے اور فقیر کے فرزندان میں سے

احمد اللہ ایں دولت رسانیدہ بود خدایش بیا مرزد رحلت کرد۔ دلیل اللہ و صفوۃ اللہ

احمد اللہ نے اس دولت کو پایا ہے خدا اس کی بخشش فرمائے اس کا انتقال ہو گیا دلیل اللہ اور صفوۃ اللہ

را ہر چند خواستم در تحصیل ایں دولت تن نہ داوند حسرت است و ایں قدر عبارت

(صاحب زادگان) کو ہر چند میں نے چاہا لیکن انہوں نے تحصیل علم میں کوشش نہ کی افسوس ہے اور صرف اتنی استعداد کہ

فتاویٰ کہ فہمیدند اعتبار نداد باید کہ خود ہم دیں امر اگر تواند کوشش کنند و فرزندان خود

فتاویٰ کی عبارت سمجھ میں ناقابل اعتبار (اور ناقابل اعتماد) ہے ہم کو خود چاہیے کہ اس میں اگر ممکن ہو سکے کوشش کریں اور اپنے

راسعی کنند کہ ایں دولت لازوال کسب نمایند کہ در دنیا وہم در عقبی مثمر برکات

فرزندوں کے لیے سعی کریں کہ یہ لازوال دولت حاصل کریں جو دنیا و آخرت میں برکات کے پھل عطا کرنے والی (مردمندا)

است علم عبارت است از دانستن حسن و قبح عقائد و اخلاق و احوال و اعمال کہ علم

ہے علم دین سے مراد عقائد و اخلاق اور حالات و اعمال کے حسن و قبح اور اچھے بُرے سے واقفیت

عقائد و علم اخلاق و علم فقہ متکفل آنست و ایں علم بدوں دریافتن اولہ از قرآن و حدیث

کا نام ہے علم عقائد علم اخلاق اور علم فقہ عقائد و اخلاق و احوال و اعمال کی اچھائی و برائی سے آگاہ کرنا ذمہ دار متکفل ہے اور یہ علم اس وقت

لے برائے دنیا یعنی کسی دنیوی معاملے میں۔

روافض شیعوں کا وہ فرقہ عام صابرا سے دشمنی رکھتا ہے۔ خوارج وہ فرقہ جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو کافر کہتا ہے یا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اپنے اور میرے دشمنوں

کو دوست نہ بناؤ۔ کئی متکفم، ائمہ تمہاری رشتہ داریاں اور تمہاری اولاد قیامت کے دن تمہیں نفع نہ پہنچائے گی۔ اللہ تعالیٰ تم میں اور ان میں جہلی کر دے گا کہ حقیر زمانہ۔

اقم اللہ۔ قاضی صاحب کے بڑے صاحب زادے جو بہت بڑے عالم تھے۔ ان کا قاضی صاحب کی حیات میں انتقال ہو گیا تھا۔ صفوۃ اللہ۔ ان کے بیٹے ہیں۔ دلیل اللہ۔

قاضی صاحب کے چوتھے بیٹے تھے۔ اعتبار نداد و ان دونوں کا علم ہر برکت میں ہے۔ دو تہ لازوال علم دین کی ہمارے عقبی۔ مثمر بھل دینے والا۔ علم علم۔

و تفسیر و شرح احادیث و اصول فقہ و دریافت اقوال صحابہ و تابعین خصوصاً ائمہ اربعہ

ہمک حاصل نہیں ہوتا جب تک قرآن و حدیث اور تفسیر اور شرح احادیث اور اصول فقہ اقوال صحابہ و تابعین خاص طور پر اقوال ائمہ اربعہ

رحمہم اللہ ولغت و صرف و نحو صورت نمی بندد و در اکثر فتاویٰ بعضی روایات بے اصل

و چاندی مالوں اور لغت اور صرف و نحو کے بارے میں معلومات نہ ہوں اور اکثر فتاویٰ میں بعض روایتیں بے اصل

نوشته اند دریافت حال صحیح و سقیم مسائل بدون این علوم نمی شود دریں علوم

کچھ دی گئی ہیں مسائل کے صحیح و سقیم (غلط و بے اصل) ہونے کے حال کا علم ان علوم کے بغیر نہیں ہوتا ان

سعی باید کرد و خواندن حکمت فلاسفہ لاشعہ محض است کمال درآں مشل کمال

علوم کے حاصل کرنے میں کوشش کرنی چاہیے حکمت فلاسفہ کا پڑھنا قطعاً بے سود ہے اور اس میں کمال گزیرنے کے علم وسیع

مطربان است در علم موسیقی کہ موسیقی ہم فن ہے است از فنون حکمت ریاضی مگر منطق

میں کمال کی طرح ہے کہ وہ حکمت ریاضی کے فنون میں سے ایک فن ہے البتہ علم منطق

کہ خادم ہمہ علوم است خواندن البتہ مفید است۔

سارے علوم کا خادم ہے اس کا پڑھنا یقیناً مفید ہے

تمکلمہ رسالہ مالابدینہ در بیان احکام اضحیٰ و وجوب آل

تمکلمہ رسالہ مالابدینہ قربانی کے وجوب اور قربانی کے جانور کے احکام کے بیان میں

باید دانست کہ قربانی واجب بر ہر مسلمان آزاد مرد باشد یا زن معتیم بہ مصر

جاننا چاہیے کہ قربانی ہر مسلمان آزاد پر واجب ہے مرد ہو یا عورت شہر میں معتیم ہو یا

باشد یا بادیہ یا قریہ بشرطیکہ مالک نصاب باشد بروز عید قربان موجب آل وقت

جنگل یا گھون میں بشرطیکہ مالک نصاب ہو عید الاضحیٰ کے دن سے (طالع صبح صادق کے بعد

است و رکن آل ذبح جانور کے کہ چہار پایہ باشد و حکم آل خروج از عہدہ واجب است

سے اس کے واجب ہونے کا وقت ہے اور اس کا رکن چوپایہ جانور (جھینس بکرا و بڑا کرنا ہے اس کا حکم دنیا میں ایک واجب ہے

در دنیا و حصول ثواب است در عقبی ضرر مودا خضر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم شخصے را

بہرہ برآ ہونا اور آخرت میں حصول ثواب ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص میں

کہ حاصل شود توانائی و نذر قربانی پس نزدیک نہ شود مصلائے مارا۔ مسئلہ واجب

قربانی کی استطاعت ہر صاحب نصاب میں اور قربانی نہ کرے تو وہ ہمارے صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک بھیجے (یعنی وہ جماعت لیکن اللہ ایک حکم تہذیبی ہے۔ قربانی

لے اگر وہ بہر فقہاء مجتہدین کے اقوال قرآن و حدیث سمجھے گا ذہیر ہیں۔ صحیح یعنی فقہ کی درست روایتیں۔ سقیم فقہیے ہیں سکتے۔ سہ مطربان۔ گوتے۔ منطق یعنی مذہبی

علوم کے لیے بھی مفید ہے۔ اخیر۔ قربانی کا جانور بچہ۔ جو سفر ہو مگر شہر۔ بادیہ۔ جنگل۔ قریہ۔ گاؤں۔ نصاب۔ یعنی چون تو لے دانتے یا اس کی قیمت کی کوئی چیز دیا

تو لے آؤ گے یا دار کی سونا یا اس کی قیمت کی کوئی چیز عدا نامی نہ ہو۔ واجب۔ سبب۔ عہدہ۔ ذمہ داری۔ عقبی۔ آخرت۔ توانائی۔ یعنی وہ شرطیں جو قربانی واجب کر دیتی ہیں۔

کہ مصلوئے مارا۔ یعنی وہ مسلمانوں کی جماعت میں شمار نہ ہوگا۔

کم نہ باشد و جائز است شش ماہہ دُنہ کہ شروع بہ ماہ ہفتم کردہ باشد و نزد عرفائی ہفت

چھ ماہ کے دُنہ کی قربانی جو چھ ماہ کا ہو اس تو ہی وہ میں لگ لگ ہو جائز ہے اور عرفائی کے نزدیک

ماہ باشد و بایں ہمہ شرط است کہ در قد و قامت چنان باشد کہ اگر بایک سالہ

سات ماہ کا ہونا چاہئے اور اس کے ساتھ یہ شرط بھی ہے کہ قد و قامت میں ایسا ہو کہ اگر سال بھر کے دُنوں میں ملا دیں تو

مخلط شود تمیز ممکن نہ باشد مسئلہ جائز نیست قربانی کو چشم و یک چشم و

بہیمان ممکن نہ ہو (سال بھر کا معلوم ہوتا ہو) اور اس قدر نظر سے قربان کی قربانی

لنگ کہ تا مذبح نہی تو اس رفت و گوش بریدہ و بے دُم و بے گوش و مجنونہ کہ گاہ

جائز نہیں کہ جو ذبح ہو نہ جائے وہ جائز جس کے کان کٹے ہوئے ہوں اور یا، دُم کٹی ہوئی ہو اور بغیر دُم کا اور بغیر کانوں

نہ خورد و خارشتی و خنثی و لاعنصر محض و اکثر گوش یا دُم بریدہ و اکثر نور چشم

کا اور باقی کہ محسوس نہ کھائے اور خارش زودہ اور خنثی جو پیدائشی طور پر نہ ہو نہ مادہ اور بہت بڑا اور کان یا دُم کا

زائل شدہ و آنکہ دندان ندارد و ازیں سبب گاہ نہی تو اس خورد و آنکہ سر پستانش

اکثر حصہ کن ہوا اور آٹھ کی زیادہ قربانی حتم شدہ اور پہلا کہ دانت نہ ہونے کی وجہ سے محسوس نہ کھائے اور وہ جائز کہ جس کے خنثوں

مقطوع یا خشک شدہ یا بخیل قوت با استعمال ادویہ شیر او منقطع کردہ باشند

کے سرے کٹے ہوئے ہوں یا ہستین ٹوکے گئے ہوں یا قوت کے خیال سے دوائیں استعمال کروا کر اس کا دودھ منقطع کر دیا ہو اور وہ

و آنکہ سوائے ناپاکی چیزے دیگر نخورد مسئلہ قربانی خصی و شاخ شکستہ و آنکہ

بہرہائی کے علاوہ کچھ نہ کھائے ان جائزوں میں سے کسی کی قربانی جائز نہیں۔ خصی کی قربانی اور جس کا سیبک ٹوٹ گیا ہو اور بعض

بغیر شاخ است و مجنونہ کہ گاہ می خورد و خارشتی فرہ و آنکہ دندان ندارد

کے نزدیک اکثر ٹوٹ جانے پر قربانی جائز نہیں اور وہ جس کے سیبک ہی نہ ہوں اور باقی جو محسوس کھائے جو اور خارش زودہ

بعض مگر گاہ می تواند خورد و آنکہ اکثر دندانش باقی است و آنکہ اکثر گوش یا دُم او باقی

فرہ اور وہ جس کے دانت نہ ہوں اور بعض ہوں کہ ان سے محسوس کھائے اور وہ کہ جس کے اکثر دانت موجود ہوں اور وہ جس کے کان اور دُم کا

و آنکہ حافر ندارد الا رستن می تواند و آنکہ خلقی گوش نخورد دارد جائز است۔

اکثر حصہ موجود ہو اور وہ کہ جس کے کھڑ نہ ہوں لیکن وہ چل سکتا ہو اور وہ جس کے کان پیدائشی چھوٹے ہوں اور انہی قربانی جائز ہے۔

لے قد و قامت یعنی پچھن میں یک سال کا معلوم ہونا ہو مخلط شود بل جائے کہ چشم۔ اندھا یک چشم کانا۔ لنگ۔ ذبح نہ کرنے کی جگہ گاہ خورد یعنی بڑا جائز نہیں

محسوس کھانا چھوٹا ہو خنثی۔ جو پیدائشی نہ ہو نہ مادہ لاعنصر۔ بہت کمزور۔ نور چشم۔ بخیل قوت۔ جائز دودھ پینے سے کمزور ہو جاتا ہے۔ خورد۔ بعض جائز بعض نجاست کھانے

کے کھانے ہوتے ہیں یا کوشش میں ہوا یا رہتا ہے مثلاً شام کھائے۔ بعض فقہاء اس جانور کی قربانی بھی منسک کہے ہیں جس کے کھانے اکثر صرف کیا ہو البتہ اگر پیدائشی سیبک نہ ہوں سرے

نزدیک نہ ہے۔ خلقی۔ پیدائشی۔ حافر۔ گھڑ کی ٹانگی مثلاً یہ مسئلہ کہ کان کا اکثر حصہ کن ہوا ہو۔ قربانی جائز ہے تو اس میں سے اکثر سے کیا جاوے۔

تنبیہ۔ در تقدیر اکثر از امام^۳ روایات مختلف است در روایت جامع صغیر تا ثلث

"اکثر" کی مقدار (تقریباً) کے بارے میں امام ابو حنیفہ^۳ سے مختلف روایات ہیں "جامع صغیر" کی روایت

اقل^۱ است و زیادہ ازاں اکثر و در بعض کتب تاریخ و نزد صاحبین^۲ اگر زیادہ از

میں ہے کہ تمام ایک کم ہے اور اس سے زیادہ "اکثر" اور بعض کتب میں چوتھائی تک اقل اور اس سے زیادہ اکثر ہے

نصف باقی باشد اکثر است وہیں است مختار فقیہ ابو اللیث مسئلہ اگر خرید کنند

امام ابو یوسف^۳ و امام حماد^۳ کے نزدیک اگر آدمی سے زیادہ باقی ہو تو اکثر ہے فقیہ ابو اللیث^۲ کا اختیار کردہ قول یہی ہے اگر مالدار صاحب نصاب

غنی گو سفندے را صحیح و بعدش عیب پیدا کند پس واجب است دیگر و فقیر را

صحیح بکری حسدے اور اس کے بعد وہ عیب دار ہو جائے تو اس کی جگہ دوسری کرنی واجب ہے اور فقیر و غیر صاحب

جائز است اول مسئلہ اگر حصہ احدے کم از حصہ سبع باشد از بیچ کس قربانی جائز

نصاب کے لئے پہلی وجہ دار کی قربانی جائز ہے اگر شریکوں میں سے ایک کا حصہ ساتوں حصہ سے کم ہو تو کسی کی قربانی جائز

نیست مسئلہ اگر دو کس یک گاؤ بالمنصفہ خریدہ قربانی کنند جائز است بروایت

موسیٰ اگر دو آدمی ایک گائے نصف نصف کی شرکت سے خرید کر قربانی کریں تو صحیح روایت کی رو سے

صحیح و تقسیم نمایند گوشت را بہ وزن نہ بہ تخمین مگر آنکہ با گوشت چیزے از کلہ و پانچم

جائز ہے اور گوشت اندازہ سے نہیں بلکہ تول کر تقسیم کریں البتہ ایک طرف سری پائے گوشت کے ساتھ ہو تو

و پلوست باشد مسئلہ اگر گاؤے را برائے قربانی مردم دو حصہ نہ کہ علیحدہ اند و از ہفت

دہ کی بیشی اور تخمین سے دینا بھی درست ہے اگر ایک گائے کی قربانی کے لئے دو تین علیحدہ گھروں کے لوگ کہ جن کی تعداد سات

زیادہ نہ باشند خریدہ ذبح سازند جائز است و نزد امام مالک^۲ از اہل یک خانہ

سے زیادہ نہ ہو حسدہ کر ذبح کریں تو جائز ہے اور امام مالک^۲ کے نزدیک ایک گھر کے لوگ

جائز است گو زیادہ از ہفت باشند و از اہل دو خانہ جائز نیست اگر چہ کتر

خواہ سات سے زیادہ ہوں شریک ہو سکتے ہیں اور دو گھروں کے افراد شریک نہیں ہو سکتے خواہ سات سے

ازاں باشند مسئلہ اگر خریدند دو کس شترے را و یکے ازاں صرف طالب گوشت

کم ہوں اگر دو آدمی ایک اونٹ خریدیں اور ایک صرف گوشت کا طلبگار ہو (قربانی کی نیت نہ ہو) تو اس

لئے اقل است یعنی شتر اگر تمام کان سے زیادہ کتا ہوا ہے تو بھی جائز گاؤ اکثر حصہ کتا ہوا ہے۔ اول۔

یعنی وہی عیب دار مال کے ذمہ میں صحیح قربانی واجب ہے اور فقیر یا کسی جانور کی وجہ سے واجب ہوا ہے لہذا وہ جیسے کہ ہے اس سے ادائیگی ہو جائے گی کہ کم از حصہ سبع۔ چونکہ اس صورت

میں اس کا مقصد قربانی کرنا نہیں رہا۔ بالمنصفہ یعنی آدھے آدھے کی شرکت سے کہ تخمین۔ اندازہ۔ درست باشد۔ اگر محض گوشت ہے تو کم و بیش کے تبادلہ میں رہا کا اندیشہ ہے۔

کسی ایک جانب سری پائے لگ جانے سے پریش برداشت جاتا ہے۔ علیحدہ۔ یعنی جو سات آدمی ایک گائے میں شریک تھے ضروری نہیں کہ وہ ایک گھر کے ہوں بلکہ مالک امام مالک

کے نزدیک ایک گھر کے باشندے شریک ہو سکتے ہیں خواہ وہ سات یا زیادہ ہوں۔ جائز نیست۔ بلکہ ایک شریک بھی گوشت خریدی کی نیت سے شریک ہوگا خواہ وہ چند حصوں کا شریک ہو

قربانی نہ ہو جائے گی۔

است پس آل قربانی جائز نیست مسئلہ اگر زید مثلاً خرید کرد گاوے را بنا بر

اونٹ کی قربانی سب از نہیں خلا اگر زید گائے قربانی کی سطر خریدے اور

اضحیہ و بعد شش شش کس دیگر شریک ساخت مکروہ است مسئلہ اگر از

اس کے بعد چھ آدمی اور شریک ہو جائیں تو مکروہ ہے اگر تمام

جملہ شرکاء یک کس نصرانی باشد پس از جملہ قربانی جائز نباشد مسئلہ

شریکوں میں سے ایک شریک عیسائی ہو تو کسی کی قربانی جائز نہ ہوگی۔

اگر اضحیہ غنی میرد واجب است دیگر و بر فقیر نہ و اگر گم شود یا بدزدی رود پس

اگر مال وار (صاحب نصاب) کا قربانی کا جائز مر جائے تو دوسرے جانور کی قربانی واجب ہے اور فقیر یا غریب صاحب

از حسد یا دیگر یافتہ شود در ایام اضحیہ پس غنی مختار است هر یکے را کہ خواهد

نصاب پر واجب نہیں ہے اگر گم ہو جائے یا کوئی چرائے پھر دوسرا جانور خریدنے کے بعد وہ قربانی کے دونوں میں مل گیا

ذبح سازد و فقیر ہر دورا ذبح نماید۔

تو صاحب نصاب کو اختیار ہے کہ دونوں میں سے جس کو چاہے ذبح کرے اور فقیر وغیر صاحب نصاب ہر دونوں کی قربانی واجب ہے

مسئلہ اگر اضحیہ وقت ذبح عیب دار شدہ گریخت و بضر گرفتار شد پس

اگر قربانی کا جانور ذبح کے وقت عیب (مثلاً گراتے ہوئے) عیب دار ہو کر بھائے پھر بچا لیا جائے تو امام ابوحنیفہؒ

قربانی آں جائز است نزد ابی حنیفہؒ و نزد امام محمدؒ اگر بہ درنگ ہم گرفتار گردد

کے نزدیک اس کی قربانی جائز ہے اور امام محمدؒ کے نزدیک اگر دیر میں بھی پکڑا جائے تو مستحب ہے

جائز است و اگر غلطانیدہ شد گو سفندے بنا بر ذبح و اضطراب کرد تا اینکه

جائز ہے اور اگر بکری ذبح کرنے کے لئے ٹٹائی فتنی اور نرپ کر اس کا پاؤں ٹوٹ گیا تو

پایش بشکت پس قربانی آں جائز است۔

اس کی قربانی جائز ہے۔

مسئلہ اگر شرکار خرید کردند ہفت کس گاوے ازاں جملہ چہار کس بہ نیت

اگر سات شریکوں نے ایک گائے خریدی ان میں سے چار واجب قربانی کی اور تین نقل

لے مکروہ است اس لئے کہ خریدنے وقت صرف اس کی اپنی قربانی کی نیت تھی نہ بر فقیر۔ چونکہ محض اس جانور کی وجہ سے اس پر واجب تھا۔ جب وہ جانور رہا۔

وجہ ختم ہو گیا فقیر ہر دورا۔ چونکہ فقیر کے جانور پر واجب ہو جاتا ہے تو دونوں جانوروں کو قربان کرنا ضروری ہو گیا۔ بقول۔ جو عیب ذبح کے درمیان پیدا

ہو گیا اس کا اعتدال ہو گا۔ اب اگر وہ جانور فوراً پکڑ کر ذبح کر دیا گیا تو سمجھا جائے گا کہ عیب ذبح کے درمیان پیدا ہوا ہے ورنہ نہیں ہے جائز است۔ چونکہ ذبح

کے دوران میں عیب پیدا ہوا ہے نہ کیونکہ فقیر پر اس جانور کی وجہ سے واجب تھا جب وہ جانور رہا تو وجہ ختم ہو گیا۔

بہ نیت قربانی وہ کس بقصد تطوع پس جائز است اتفاقاً۔

قربانی کی نیت کون تو بالاتفاق قربانی جائز ہے

مسئلہ اول وقت ذبح برائے شہریاں بعد نماز عید است و برائے اہل قریہ

شہر کے لوگوں کے لئے (جن پر نماز عید واجب ہے) ذبح کا وقت نماز عید کے بعد کا ہے۔

طلوع فجر یوم عید و وقت آخر قبل غروب آفتاب روز سوم است و نزدیک شفعی تا

وہات کے لوگوں کے لیے عید کے دن طلوع فجر (صبح صادق) کے بعد اور قربانی کا آخری وقت تیسرے دن (۱۲ ذی الحجہ) غروب آفتاب

سید و ہم نیز جائز است پس اہل شہر را لاریب قبل نماز امام قربانی جائز نہ

ہے ویکہ مکہ ہے۔ امام شفعی کے نزدیک تیسریں دن بھی جائز ہے پس شہر کے باشندوں کے لئے بلاشبہ امام کے نماز عید

و اہل قریہ را جائز۔

پڑھانے سے قبل قربانی جائز اور وہاں باشندوں کے لئے جائز ہے۔

مسئلہ اگر خرید نمودند ہفت کس گاؤں رابن بر قربانی و بمردیکے از انہا

اگر سات آدمیوں نے ایک گائے قربانی کے لئے خریدی اور پھر ان سات میں سے ایک

قبل قربانی و وارثان میت اجازت دادند جائز است و الا لا و نزدیک ابی یوسف رحمۃ اللہ

قربانی سے پہلے مرگیا اور میت کے وارث نے اجازت دیدی تو جائز ہے ورنہ نہیں اور امام ابو یوسفؒ کی ایک روایت

علیہ بروایت جائز نہ و اگر از طرف خود یا وارث میت و ام ولد آں ذبح سازند

کی نو سے ناجائز ہے اور اگر میت کے ورثہ اپنی طرف سے اور (یا) اس کی ام ولد کی طرف سے قربانی

جائز است۔

کون تو جائز ہے

تنبیہ۔ برائے فقر و غنا و ولادت و موت آخر وقت معتبر است پس اگر شخصے

مفسی (فقیر و غنا) ہوئے اور مالدار کی (صاحب نصاب ہوئے) کے لئے آخر وقت موت اور پیدائش معتبر ہے پس

اول وقت فقیر بود و آخر وقت غنی شد برد اضمحیہ واجب است و اگر آخر وقت

اگر کوئی شخص اول وقت (قربانی کا اول وقت) فقیر و نصاب ہو اور آخر وقت میں صاحب نصاب ہو جائے تو اس پر قربانی واجب

فقیر شد و اول وقت غنی بود بہ سبب ادائیہ نمود واجب نیست و اگر پیداشد آخر وقت

ہے اور اگر آخر وقت صاحب نصاب نہ رہے و آں حالیکہ اول وقت صاحب نصاب ہو اور کسی وجہ سے اول وقت ادا نہ کر سکا تو قربانی واجب نہیں کی۔

ن تطوع۔ یعنی نفل قربانی غرضیکہ گوشت خوری مقصد نہ ہو۔ فستاد عید گاہ کی نماز ہو یا مسجد کی کسی مسجد کی۔ طلوع فجر۔ خواہ اس وقت شہر میں عید

کی گناہ ہوئی ہو۔ بدستور۔ یعنی باہری ذی الہ۔ لاریب۔ بے شک۔ والا۔ اس لیے کہ اب یہ جائز و وارثوں کی یک ہے نہ جائز است۔ اس لئے کہ وراثت نفل قربانی کا ثواب

بہنہا سکتے ہیں۔ آخر وقت۔ یعنی باہری تاریخ کے غروب شمس سے پہلے کا وقت۔

واجب است و جہل، کمیر و واجب نہ۔

اور اگر آخری وقت میں پیدا ہوا تو واجب ہے اور آخری وقت مر جائے تو قربانی واجب نہ رہے گی۔

مسئلہ اگر کسی ذبح کرد اضحیہ و بعد ازاں ظاہر شد کہ امام نماز عید بلا طہارت

اگر کوئی شخص قربانی کا جائز ذبح کرے اس کے بعد معلوم ہو کہ امام نے بلا طہارت نماز عید پڑھا دی ہے تو

خواندہ است اعادۂ نماز لازم است نہ قربانی۔

نماز کا پڑھنا لازم ہے قربانی کا اعادہ نہ ہوگا

مسئلہ اگر قبل خطبہ بعد نماز ذبح کنند جائز است الا ترک افضل لازم آید۔

اگر خطبہ پہلے اور نماز کے بعد ذبح کریں تو قربانی جائز ہے اگرچہ افضل کا ترک لازم کیا (یعنی خطبہ نہیں سنا)

مسئلہ اگر روز عید بوجہ نماز عید خواندہ نشود پس شہریاں را بروز دوم و سوم قبل

اگر عید کے دن کسی وجہ سے نماز عید نہیں پڑھی تھی تو اہل شہر کے لئے دوسرے اور تیسرے روز نماز

از نماز ہم ذبح قربانی جائز است۔

سے خطبہ بھی قربانی جائز ہے

مسئلہ اگر امام در روز عید تاخیر نماید پس سزاوار است کہ تا وقت زوال در ذبح

اگر امام عید کے دن (غائب) تاخیر کرے تو مناسب ہے کہ زوال کے وقت تک ذبح میں

ہم تاخیر نمایند۔

بھی تاخیر کریں۔

مسئلہ اگر در شبہ کے بسبب فتنہ و نبودن والی نماز عید نہ شود پس جائز است

اگر شبہ میں فتنہ و فساد اور والی و حاکم نہ ہونے کی بہت پر نماز عید الاضحیٰ نہ ہو تو

اضحیہ بعد طلوع فجر و علیہ الفتویٰ۔

طلوع فجر کے بعد قربانی جائز ہے اس پر فتویٰ ہے

مسئلہ اگر نماز عید در عید گاہ نہ شدہ باشد داخل مسجد فراغت کردہ باشند

اگر عید کی نماز عید گاہ میں نہ ہو اور شہر کی کسی مسجد میں پڑھی جا چکی ہو یا اس کے برعکس ہو

یا بالعکس قربانی رد الود قربانی کنندہ در نماز شریک شدہ یا نہ۔

تو قربانی صحیح رہے اگر نماز میں شریک ہوا ہو یا نہ ہوا ہو۔

اگر قربانی اس لئے کہ قربانی کرنے والے نے بہر حال نماز کے بعد قربانی کی ہے۔

مذکورہ اہل بیت پر یہ حکم ملتا ہے کہ قربانی کرے۔ جو بھی۔ مثلاً بارش۔ سزاوار۔ مناسب۔ والی۔ جو نماز کا بندوبست کرتا ہے۔ اہل مسجد۔

یعنی عید گاہ میں نماز نہ ہوتی ہو۔ شریک کسی مسجد میں ہو چکی ہو۔

مسئلہ اگر گواہی دادہ شود پیش امام بہ حلال عید و مطابق آل نماز خواندہ شود

اگر امام کے سامنے حلال عید کی گواہی دی جائے اور اس کے مطابق نماز پڑھ لی گئی اور

و مرد ماں قربانی نمایند بعد ازاں ظاہر شود کہ یومِ عشر ہو دیس اعادہ نماز و اضحیہ لازم نیست۔

توگوں نے عشرہ بان کر لی اس کے بعد معلوم ہوا کہ نویں تاریخ حتیٰ ترمیز اور قربانی کا اعادہ (دونوں) لازم نہیں

تنبیہ۔ معتبر در قربانی مکان اوست نہ مکان مضعی پس اگر قربانی در دیہہ باشد و قربانی

قربانی کرنے قربانی کرنے والے کی جگہ کا نہیں بلکہ قربانی کے جانور کی جگہ کا اعتبار ہے پس اگر قربانی کا جب نور و سات

کھندہ در مصر۔ ذبح آل وقت صبح جائز است و بعکس آل جائز نہ۔

یہ جو اور قربانی کرنا یا شہر میں کرنا اسے صبح کے وقت (نماز سے قبل) ذبح کرنا جائز ہے اور اس کے برعکس (نماز سے قبل) جائز نہیں۔

مسئلہ اگر شہری خواہد کہ پیش از نماز صبح ذبح سازد پس حیلہ آل است کہ گو سفند قربانی

اگر شہر کا باشندہ نماز عید سے قبل ذبح کرنا چاہے تو اس کی تدبیر یہ ہے کہ قربانی کے جانور

را برون شہر فرستد۔ تا بعد طلوع فجر ذبح کردہ شود و این صحیح است۔

اگر شہر سے باہر بھیج دے تاکہ طلوع قبلہ کے بعد ذبح کر دیا جائے تو یہ صحیح ہے۔

مسئلہ و افضل است دنبہ از میش و مادہ بُز از بُز اگر چہ در قیمت گوشت

اور دنبے کی قربانی مینڈے یا دبیر سے اور بکری کی بکوسے سے افضل ہے اگر چہ قیمت اور گوشت میں

برابر باشند و گو سفند از حصہ سبع گاؤ در صورتی کہ مساوی باشد در قیمت بالاتفاق و

برابر ہوں اور بکری (دنبہ یا دبیر) کرنا گائے کے ساتری حصہ کے مقابلہ میں بالاتفاق افضل ہے جب کہ دونوں کی قیمت

نزد بعضے مادہ شتر و مادہ گاؤ نیز افضل است از نر آل۔

مساوی ہو اور بعض کے نزدیک اونٹنی اور گائے بیل اور اونٹ کے مقابلہ میں افضل ہے

مسئلہ قربانی کردن بروز اول افضل است و مکروہ است در شبہا و جائز نیست

پہلے دن قربانی کرنا افضل کرنا ہے اور رات میں مکروہ ہے اور یومِ حر اور قربانی کے

در شب حر و آل شب اولی است زیرا کہ شب ہمیشہ تابع روز گشتہ می باشد

دن یعنی نویں رات میں قربانی نہیں اور وہ اس کے پہلے دن کی رات ہے کیونکہ بالاتفاق رات ہمیشہ دن کے تابع ہوتی ہے۔

لے یومِ حر و روز یعنی نو ذی الحجہ حتیٰ الاقرب نیست۔ جب کہ گواہیوں کے مطابق عید ہوتی تو خواہ غلط ہی کیوں نہ ہوتی ہو۔ وہ درست سمجھی جائے گی۔ ایسے موقع کے لئے

صحت شریعت میں آیا ہے عید کا یوم وہی ہے جس دن سب دنائیں۔ مکہ مکان اوست۔ یعنی قربانی کا جانور جس جگہ ہے اگر شہر میں ہے تو وہاں گاؤں کا باشندہ قربانی کرے اس

کرنا اگر قربانی کسی جگہ اور اگر گھل میں ہے تو وہاں قربانی کرنے والا شہری ہو تو قربانی کے بعد قربانی درست ہو جائے گی۔ مطلقاً قربانی کرنے والا۔

تکے پر توں شہر۔ اب چونکہ اس کا جانور شہر میں ہے لہذا فوراً صبح کی نماز کے بعد ذبح کرنا درست ہو جائیگا۔ تیش۔ بیڑ۔ بیڑا۔ بڑ۔ بجا بکری۔ گو سفند۔ بیڑ۔ بکری۔ سونہ

سیچ۔ ساتوں حصہ۔ روز اول۔ عید کی نویں رات۔ شب۔ عید کی نویں رات کی درمیان شب۔

اتفاقاً و اگر شک واقع شود در یوم اضحیہ پس مستحب است تا یوم سوم تاخیر در قربانی

اگر قربانی کا دن مشکوک ہو جائے پس مستحب ہے کہ تیسرے دن تک قربانی میں تاخیر نہ کریں (کیونکہ تیسری تاریخ کا احتمال ہے)

نہ نمایند و تبرانی کردن دریں ایام افضل است از انکہ فوت کنند آں را دریں ایام و

جس کی قربانی سے روکتی ہو (اور اسب کرنا چاہے) اسے ان دنوں (ایام تبرانی) میں قربانی کرنا افضل ہے اور اگر یہ دن

تصدق نماید بہائے آن بعد الانقضاء۔

مگر جائیں تو قیمت کا صدقہ کر دے۔

مسئلہ اگر قربانی نہ کنند شخصے حتیٰ کہ بگذرد ایام آں پس اگر واجب کردہ است

اگر کوئی شخص قربانی نہ کرے حتیٰ کہ قربانی کے دن گزر جائیں پس اگر خود پر معین بکری وغیرہ کی

برخود و معین کردہ است گو سفند معین را مثلاً پس واجب است تصدق نماید زندہ و

قربانی واجب کر لی حتیٰ تو زندہ کا صدقہ کرنا واجب ہے اگر کوئی طیر صاحب نصاب شخص بکری وغیرہ) قربانی کی خاطر

اگر فقیر خرید نماید گو سفند بنا بر قربانی و نکند و وقت آں بگذرد پس ہمیں ست حکم

خریدے اور قربانی نہ کرے اور وقت گزر جائے تو عسار زعمتہ اللہ

نزد علماء رحمہ اللہ علیہم و اگر غنی خرید نہ کردہ است گو سفند و ایام اضحیہ بگذرد پس

علیم کے نزدیک (جب بھی) حکم ہے اگر صاحب نصاب بکری وغیرہ نہ خریدے اور قربانی کے دن گزر

واجب است کہ تصدق کند بہائے آن را۔

جائیں تو اس کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے۔

مسئلہ کسے ذبح کردہ اضحیہ را از میت بلا اجازت او پس ثواب برائے میت

کوئی شخص قربانی کا جانور میت کی طرف سے اس کی اجازت (و میت) کے بغیر ذبح کرے تو ثواب

است و اضحیہ از مضی۔

میت کے واسطے ہوگا اور قربانی قربانی کرنے والے کی طرف سے۔

تنبیہ۔ واجب نمی گردد اضحیہ بجز و نیت مگر آنکہ نذر نماید یا بہ نیت اضحیہ خرید نماید

مضی نیت سے قربانی واجب نہیں ہو جاتی البتہ اگر نذر کرے یا قربانی ہی کی نیت سے خریدے تو مالدار

آں را غنی باتفاق روایات اما فقیر پس البتہ دریں اختلاف است مختار ایں

پر باتفاق روایات قربانی واجب ہے مگر فقیر (غیر صاحب نصاب) تو اس کے بارے میں اختلاف ہے زیادہ رائج

نہ زندہ اس احتمال ہے کہ شاید یہ سب از تیرہویں ہو۔ ایام۔ دسویں۔ گیارہویں۔ بارہویں۔ انقضا و گزرا۔ تصدق نمایند زندہ۔ یعنی زندہ جانور

خیرات کرے ملے مستحکم۔ یعنی زندہ خیرات کو نبات تصدق کند بہائے کی۔ یعنی جانور خرید کر دے۔ بلکہ جانوروں کی قیمت خیرات کر دے۔ از مضی۔ لہذا

اس کا گوشت کھا سکتا ہے۔

است کہ اگر خرید نماید بہ نیت قربانی در ایام آں واجب می شود قربانی کردن آں

قول کے مطابق اگر قربانی کی نیت سے قربانی کے دن میں خریدے تو اس کی قربانی کن واجب ہے عواہ زبان سے

اگرچہ از زبان چیزے اقرار نہ کردہ باشد و علیہ الفتویٰ و اگر نیت مقادیر بشرا و نباشد

بکہ اقرار نہ کیا ہو اسی پر فتویٰ ہے اور اگر خریداری کے وقت نیت نہ کی

پس واجب نیست بالا جماع۔

ہو تو بالا جماع واجب نہیں۔

مسئلہ اگر کسی قربانی کرد باذن میت پس واقع می شود و حبانہ نہ بود تناول

اگر کوئی شخص مرے والے کی اجازت سے قربانی کرے تو میت ہی کی طرف سے ہو جائے گی اور اس

گوشت آں و اگر بلا اذن کردہ است جائز۔

گوشت کا کھانا (صدقہ واجب کی وجہ سے قربانی کرنے والے کے لیے) جائز نہ ہوگا اور بلا اجازت کرنے کی صورت میں کھانا جائز ہوگا۔

مسئلہ اگر چارہ نفر دو ہمار شتر بالا شتراک قربانی نمایند جائز است۔

اگر چارہ آدمی دو اونٹوں کی مشترک طور پر قربانی کریں تو جائز ہے۔

مسئلہ اگر کسی کو سفند خود را از غیر بلا امر او بہ نیت اضحیۃ ذبح نماید کفایت نہ

اگر کوئی شخص اپنی بچہ غیر کی جانب سے اس کے علم کے بغیر قربانی کی نیت سے ذبح

کند از غیر او۔

کسے کو غیر کی طرف سے کان نہ ہوگی

مسئلہ افضل است کہ اضحیۃ خود را خود ذبح نماید اگر واقف باشد از طریق

اپنے قربان کے ہاؤز کو خود ذبح کرنا افضل ہے بشرطیکہ ذبح کرنے کے طریقے آگاہ ہو

ذبح و الا استعانت جوید از دیگر و خود حاضر باشد بر مکان ذبح۔

دو دوسرے سے مدد سے (ذبح کرالے) اور ذبح کرنے کی جگہ پر موجود رہے

مسئلہ مکروہ است ذبح نصرانی و یہودی و حرام است ذبیحہ مجوسی و

عیسائی اور یہودی کا ذبیحہ مکروہ ہے اور آتش پرست اور بت پرست پرست اسلام سے پھر

بت پرست و مرتد۔

جانے والے کا ذبیحہ حرام ہے

لہ اقرار نہ کرے ہاں۔ یعنی نذر نذر ہو۔ حبانہ بشرط۔ یعنی خریدے وقت لے تناول گوشت۔ گوشت کھانا۔ چونکہ اس صورت میں یہ نذرہ کی جانب صدقہ واجب

ہوگا۔ کھانیت دکنہ از غیر آپ یا جانور کسی دوسری جانب سے بعد اس کے کھانے کے قربان کر دیں گے تو اس کی قربانی ندادا ہوگی کہ استعانت۔ مدد۔ تو یہ یعنی سلاؤں

کی طرح حقیقی توحید کا قائل ہو، یا اپنی کتاب کی طرح توحید کا ملکی ہو۔ اگرچہ ان کی توحید حقیقی توحید نہیں ہے۔

تسمیہ۔ از شرائط ذابح ایں است کہ صاحب توحید باشد اعتقاد ہم جو اہل اسلام
ذبح ذبح کرنے والے کی شرائط میں سے ہے کہ مسلمان کی طرح (فانی توحید) ہو یا اہل کتاب کی مانند

دار دیا از روئے دعویٰ مثل اہل کتاب باشد و واقف باشد بہ تسمیہ و ذبیحہ یعنی بداند
توحید کا دھیرا ہو اور بسم اللہ اور ذبح کرنے کے طریقہ سے واقف

کہ بہ تسمیہ حلال می شود وقت در باشد بہ بریدن رگہا مرد باشد یا زن صبی
ہو یعنی یہ جانت ہو کہ بسم اللہ سے سب قدر حلال ہو جاتا ہے اور گیس کاٹنے پر قاعدہ ہو خواہ مرد ہو یا

باشد یا مجنون اقلف باشد یا مختون و ہر کسے نمی داند تسمیہ و ذبیحہ را پس ذبیحہ
حوت بچہ ہو یا دیوانہ چر مختون ہو یا خستہ شدہ اور جو قصص تسمیہ (بسم اللہ) اور ذبح کرنے کے طریقہ

او حلال نیست و اہل کتاب ذمی باشد یا عربی اگر نام خدا وقت ذبح بگیرد و
سے آگاہ نہ ہو اس کا ذبیحہ حلال نہیں اور اہل کتاب ذمی یا عربی (دار الحربہ کا باشندہ) اگر اللہ کا نام بوقت ذبح

نام حضرت عزیر و عیسیٰ علیہما السلام بر زبان نیاورد جائز است ذبیحہ او و اِلَّا لَا۔
لے (بسم اللہ پڑھے) اور حضرت عزیر و حضرت عیسیٰ کا نام زبان پر نہ لائے تو اس کا ذبیحہ جائز ہے ورنہ نہیں۔

مسئلہ اگر قبل غلطی بدن اضحیہ یا بعد ذبح بگوید اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ
اگر قربانی کے جانور کو نمانے سے قبل یا ذبح کے بعد کہے (اے اللہ! میری یہ قربانی فلاں کی طرف سے

فُلَانٍ جائز است اما در حالت ذبح مکروہ است زیرا کہ شرط ذبح ایں است کہ صرف
قبول فرما جائز ہے لیکن ذبح کرتے ہوئے مکروہ ہے کیونکہ ذبح کی شرط صرف تسمیہ کہنا ہے جو دعا کے

تسمیہ گوید خالی از معنی دُعائی کہ اگر بگوید ذبح اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ حلال نمی شود و اگر
معنی سے خالی ہو حتیٰ کہ اگر کوئی ذبح کے وقت کہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ تو ذبیحہ حلال نہ ہوگا اور اگر

عطسہ یا گوید اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ و ارادۂ تسمیہ کند صحیح نیست بروایت اصح و اگر بجائے بِسْمِ اللّٰہِ
اگر چہ ایک آئے پر الحمد للہ کہے اور اس سے تسمیہ کا ارادہ کرے تو زیادہ صحیح روایت کے مطابق درست نہیں اور اگر

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ سُبْحَانَ اللّٰہِ گوید و ارادۂ تسمیہ کند صحیح است و آنچه مشہور است
بسم اللہ کی بجائے الحمد للہ اور سبحان اللہ کہے اور تسمیہ کا ارادہ کرے تو صحیح ہے اور یہ جو مشہور ہے کہ

کہ می گویند بِسْمِ اللّٰہِ وَ اللّٰہُ اَكْبَرُ منقول است از ابن عباس۔
بسم اللہ و اللہ اکبر کہتے ہیں بہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے

سے صحیح ہے۔ اقلقت۔ جس کی غنڈہ زہنی ہو۔ ذمی۔ جو غیر مسلم و اہل اسلام میں معاہدہ کے تحت رہتا ہو۔ قربی۔ جو دار الحربہ کا رہنے والا ہے نہ حبشہ
است یعنی ذبح کے وقت معنی بسم اللہ پڑھنی چاہئے۔ دعا پہلے یا بعد میں مانگنی چاہئے۔ حلال فی شود۔ اس لیے کہ اللہ کے نام پر ذبح کرنے کے لئے
اللہ کا نام نہیں لیا۔ عطسہ۔ چھینک۔ نہ صحیح است۔ چونکہ اللہ کا نام لیا۔

تنبیہ۔ موضع ذبح میان حلق و لبہ است و ذبح عبارت است از بریدن رگہا کہ

ذبح کی جگہ حلق اور سینہ کے درمیان ہے اور ذبح سے مراد گلے کی بالائی اور پچھلے جڑے کے

در جانب بالائے گلو و زیر فک اسفل است و رگہائے کہ بریدن آں شرط است

پچھلے رگوں کا کاشٹ اور وہ رگیں جن کا کاشٹ (صحت ذبح) کے لئے شرط ہے

چہار اند۔ اول حلقوم دوم مری کہ بفارسی آں را سُرخ رودہ می گویند و سوم و چہارم ہر دو

پہلے ہیں اول حلقوم (سانس کی آمد و رفت کی نالی) دوسری مری (جس کے ذریعے کھانا پانی جاتا ہے) فارسی میں اسے

شہرگ و ایں ثابت است بہ حدیث و نزد شافعی اگر حلقوم و مری بالکل بریدہ شد

سُرخ رودہ کہنے میں تیسری اور چوتھی دونوں شہرگ یہ حدیث سے ثابت ہے۔ امام شافعی کے نزدیک اگر حلقوم اور مری بالکل کٹ گئی

حلال است و الا لا و نزد امام ابی حنیفہ اگر سہ رگ انہیں چہار ہر کہ ام کہ بریدہ شود

ہم تو ذبیحہ حلال ہے ورنہ نہیں اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک ان چار رگوں میں سے کوئی سی بھی تین رگیں کٹ جائیں تو

حلال است و نزد امام محمد اگر اکثر ہر رگ بریدہ شود و نحر عبارت است از بریدن رگہا کہ

ذبیحہ حلال ہے اور امام محمد کے نزدیک اگر ہر رگ کا اکثر حصہ کٹ جائے تو ذبیحہ حلال ہے مگر سے مراد ان رگوں کا کاشٹ

پائین گلو و نزدیک سینہ شتر واقع است و ذبح در گاؤ و گوسفند مستحب است و

ہے جو اونٹ کے گلے کے بچے کی جانب اور سینہ سے قریب ہوتی ہیں گائے اور بکری وغیرہ کو دینا کہ ذبح کرنا اور اونٹ کا غرضتہ

نحر در شتر و مکروہ است نحر در آں ہر دو و ذبح در شتر۔ مسئلہ اگر قصداً تسمیہ در

گائے اور بکری وغیرہ کا نحر اور اونٹ کا ذبح (دینا کہ ذبح کرنا) مکروہ ہے۔ ذبح میں اگر قصداً تسمیہ نہ کر

ذبح ترک کند ذبیحہ حرام است و اگر سہواً ترک شود حلال است و نزد امام شافعی در ہر دو صورت

کردے تو ذبیحہ حرام ہے اور اگر بھول کر چھوٹ جائے تو ذبیحہ حلال ہے اور امام شافعی کے نزدیک دونوں صورتوں

حلال است و نزد امام مالک در ہر دو صورت حرام و مسلمان و اہل کتاب در ترک تسمیہ برابر اند۔

میں حلال ہے اور امام مالک کے نزدیک دونوں صورتوں میں حرام اور مسلمان اور اہل کتاب ترک تسمیہ میں برابر ہیں۔

مسئلہ۔ اگر دو کس غلطی کنند بایں طور کہ یکے تہ بانی دیگر را ذبح نماید جب از است

اگر دو افراد سے اس طرح کی غلطی سرزد ہو کہ ایک دوسرے کے قربانی کے جانور کو ذبح کر دے تو جائز ہے اور

و ادائی شود از ہر دو و بر بیچ کس تاوان لازم نیاید بلکہ خواہد گرفت ہر کس

قربانی ادا ہو جاتی ہے اور دونوں میں سے کسی پر تاوان لازم نہیں آتا بلکہ ان میں سے ہر ایک کو اپنا قربانی کا ذبح شدہ جانور

لے لیتا۔ حلقوم کے بچے کا گڑھا۔ فک سے نفل۔ نچلا جڑا۔ حلقوم۔ سانس کی نالی۔ مری۔ کھانا جانے کی نالی۔ دوشہرگ۔ جو خون کی نالیاں ہیں۔ در آن ہر دو یعنی گائے بکری

لے قصداً۔ جان بوجہ کہہنا۔ بھول کر۔ دہرہ و صورت۔ یعنی بسم اللہ جان کر نہ پڑھنا یا بھولے سے نہ پڑھنا۔

اضحیہ خود را نزد علمائے ماحضہ اللہ علیہم

ہمارے علماء و ماحضہ علیہم کے نزدیک چاہئے

مسئلہ اگر بعد ذبح یکے گوشت قربانی دیگر را بخورد و بعدش واضح گردد پس لائق

اگر ذبح کے بعد ایک شخص دوسرے کے قربانی کے گوشت کو کھائے اور بعد میں پتہ چلے تو مناسب یہ

است کہ حلال گرداند یکے مرد دیگرے را و اگر نزاع و خصومت نماید پس تاوان قیمت

ہے کہ ایک دوسرے کے لئے حلال کر دے (اگر کھانے کی اجازت دے) اگر جھگڑے اور لڑائی کی نوبت آئے تو گوشت کی قیمت

گوشت بگیرند و تصدق نمایند و ہمیں حکم است اگر تلف کند گوشت

کا تاوان لے کر صدقہ کر دے اور یہی حکم دوسرے کے قربانی کے گوشت کو تلف کر دینے

قربانی دیگر را۔

کی صورت میں ہے

مسئلہ اگر کسی اضحیہ خود را باعانت دیگر ذبح نماید پس واجب است تسمیہ بر

کون شخص اپنے قربانی کے جانور کو دوسرے کی مدد سے ذبح کرے تو معین (مددگار) اور ذبح کرے (دوسرے)

معین و ذابح و اگر یکے ازاں ہم ترک نماید حرام گرداند کذا فی الدر المختار و حنزائنا لمفتیین۔

پر تسمیہ واجب ہے اگر ان میں سے ایک ترک کر دے گا تو ذبح حرام ہو جائے گا۔ در مختار اور غررہ لمفتیین میں اسی طرح ہے۔

مسئلہ اگر کسی امر کند دیگرے را برائے ذبح و او ذبح کند و ظاہر نماید کہ من تسمیہ

کون شخص دوسرے کو ذبح کرنے کا حکم کرے اور وہ ذبح کر دے اور ظاہر کر دے کہ میں نے عمداً تسمیہ ترک

عمداً ترک کردہ ام پس قیمت اضحیہ بر مامور لازم آید اگر ایام نحر باقی باشد دیگر خریدہ

کر دیا تو قربانی کے جانور کی قیمت مامور اور ذبح کے لئے مقرر شخص پر لازم آئے گی اگر قربانی کے دن باقی ہوں تو

ذبح کند و تصدق نماید و بیچ از گوشت آن نخورد و اگر ایام نحر باقی نباشد قیمتش

دوسرا جانور جس پر ذبح کر کے صدقہ کر دے اور اس کے ذبح کردہ میں سے کچھ گوشت بھی نہ کھائے اور اگر

تصدق بر فقراء نماید۔

قربانی کے دن باقی نہ رہے ہوں تو اس کی قیمت فقراء پر صدقہ کر دے۔

مسئلہ اگر نہایت زائیدہ اضحیہ قبل ذبح پس ذبح کردہ شود و نزد بعضی بلا ذبح

اگر قربانی کے جانور کے ذبح کرنے سے قبل بچہ پیدا ہو تو اسے بھی ذبح کر دیا جائے اور بعض کے نزدیک۔

نہ اضحیہ خود را یعنی ذبح شدہ کو نہ حلال گرداند۔ یعنی ایک دوسرے سے معاف کر لے۔ تصدق نماید۔ چونکہ قربانی کے گوشت کا تاوان ہے۔ معین۔ مددگار۔

ذابح۔ ذبح کرنے والا۔ ظاہر نماید یعنی اقرار کرے۔ مامور جس نے ذبح کیا ہے۔ ذبح کردہ شود۔ چونکہ یہ بھی قربانی کا جزء ہے۔

تصق کردہ شود و مکروہ است ذبح شاة حاملہ کہ قریب الولادة است و اگر جنین مردہ یافتہ
ذبح کئے بغیر صدقہ کر دیا جائے حاملہ قریب الولادة بکری کو ذبح کرنا مکروہ ہے اور اگر قربانی کے جانور

شود در شکم اضمیۃ پس حلال نیست مودا شتہ یا نہ نزد امام ابی حنیفہ و نزد صاحبین
کے بیٹ میں مردہ بچہ ملے تو وہ حلال نہیں ہے اس بچہ کے بل اگل آئے ہوں یا نہ اگلے ہوں امام ابو حنیفہ کے نزدیک ہی
و شافعی اگر تمام شدہ باشد خلقت آں حلال است۔

حکم ہے امام ابو یوسف امام محمد اور امام شافعی کے نزدیک اگر بچہ پورا ہو چکا ہو اور (مختیق اسفند وغیرہ میں کی نہ رہی ہو) تو حلال ہے۔

مسئلہ۔ اگر غضب کند کسے گو سفندے را دستہ بانی نماید از نفس خود حبانز است
اگر کوئی شخص کسی کی بکری غضب کند کہ دستہ بانی کر دے تو اپنی طرف سے جبائز ہے اور

و ضمان قیمتش لازم و ہمیں است حکم مرہونہ و مشترکہ و اگر امانت سپرد کسے گو سفندے
اس کی قیمت کا ضمان لازم ہوگا یہی حکم رہن دہی ہوئی اور مشترکہ کا ہے اور اگر کسی نے کسی شخص کے پاس بکری بیع
را پس ذبح کند آں را امانت دار کافی نیست و ہمیں است حکم عاریت۔

امانت دہ دی اور امانت رکھنے والے نے اسے ذبح کر دیا تو کافی نہیں ہے اور یہی حکم عاریت کا ہے اگر دھارنہ کے واسطے ملک کے مال پر ذبح کئے

مسئلہ۔ مثلاً زید خرید کر دگو سفندے را از عمرو و ذبح کر دآں را بعد ازاں مستحق آں
مثلاً زید نے عمرو سے بکری خرید کر ذبح کر دی اس کے بعد اس کے حقدار بکر کا پتہ چلا

ظاہر شد بکر پس اگر بکر اجازت بہ بیع آں بدہد حبانز شد و الا لا۔
پس اگر بکر اس کے بیع کی اجازت دیدے تو دستہ بانی حبانز ہو جاتی ورنہ نہیں

مسئلہ۔ اگر خرید نو دند کس سے کمبش یکے ازاں بہ قیمت وہ درم و دوم بقیمت بست
اگر تین آدمیوں نے تین بکریاں قربانی کی ت سے خریدی ان میں سے ایک کی قیمت دس درم اور دوسری کی دس

درم و سوم بقیمت سی درم بعد ازاں چنان اختلاط واقع شد کہ کسے ازاں ہا
اور تیسری کی تیس درم ہو اس کے بعد وہ ایسی مخلوط ہوئیں کہ ان میں کوئی اپنے دستہ بانی کے جانور (بکری)

لے قریب الولادة جس کے بچہ لینے کا وقت قریب ہے جنین۔ وہ بچہ جو بیٹ میں ہے۔ مودا شتہ باشد یا نہ یعنی اس کے بل اگلے ہوں یا نہ اگلے ہوں خلقت۔ جان کے اعضاء
مختصان۔ توان۔ مرہونہ۔ گروی شد۔ امانت۔ چنانکہ امانت کا کسی طور پر بھی ملک نہیں ہو سکتا مستحق آں ظاہر شد یعنی معلوم ہوا کہ وہ بکری دراصل عمرو کی تھی بلکہ اس شخص
کی تھی۔ جائز شد۔ چونکہ اس کو عمرو کا چنانکہ فضولی کا چنانکہ ہوا ملک کی اجازت پر موقوف تھے اگر خرید نو دند یعنی تین آدمیوں نے مختلف قیمت کی تین بکریاں قربانی کی ت
سے خریدی۔ پھر وہ اس طرح مل جل گئیں کہ ان بکریوں میں باہمی امتیاز نہ ہوا اور ہر ایک بکری کی قربانی کردی تو یہ قربانی درست ہو جائے گی اور یہ مناسب ہوگا کہ ہر وہ شخص
جس کی بکری کی قیمت کم از کم قیمت والی بکری سے زیادہ تھی اس قدر وہ بے غیرت کر دے جس قدر کم از کم قیمت والی بکری اور اس کی خرید کردہ بکری کی قیمت میں فرق ہے
اس لئے کہ یہ احتمال پیدا ہو گیا ہے کہ اس نے وہ بکری قربان کی جو سب سے کم قیمت کی تھی حالانکہ اس پر اس بکری کی قیمت واجب ہو گئی تھی جو اس نے خرید لی تھی۔ ان اگر ہر ایک
نے اس سے کم یا اتنی بکری کی قربانی کی اجازت دے دی تھی تو پھر صدقہ کن ضروری نہ ہوگا اس لیے کہ اس کی بکری اگر اس کے اتھوں میں قربان ہوئی ہوگی تو وہ صدقہ کے ساتھ سے اس
کی اجازت سے قربان ہوئی ہوگی مگر وہ اس کی جانب سے بھی جائز ہے۔

اضحیٰ خود را شناختن نمی تواند لهذا با ہم تجویز کرده یک یک گو سفند قربانی کردند
 کہ نہ ہجمن کا لبذا آپس میں یہ تجویز ہوئی ایک ایک کی بوی کی قربانی کرنے
 پس رواست این قربانی و لازم است کہ مالک سی درم بہ بست درم و مالک بست
 تریہ قربانی جب کرے اور لازم ہے کہ بیس درم کا مالک بیس درم اور بیس درم کا مالک
 درم بدہ درم تصدق نماید و مالک درم بیچ تصدق نہ نماید و اگر اجازت دادیکے از انہا بہ صد
 دس درم صدقہ کرے اور دس درم کا مالک کچھ صدقہ نہ کرے اور اگر ان میں سے ہر ایک نے دوسرے کو
 خود پس کفایت کند و بیچ لازم نہ۔

قربانی کی اجازت دی ہو تو کافی ہے اور کوئی چیز لازم نہ ہوگی۔

مسئلہ۔ اگر ذبح کنند کسے بناخن و دندان و شاخ کہ از مواضع خود ہا بر کنندہ باشد
 اگر کوئی شخص ناخن اور دانت اور سینک سے کہ ان میں سے ہر ایک اپنی جگہ سے لکڑا

مکروہ است الا خوردن آں مضائقہ ندارد و نزد شفعی حرام است و بہ ناخن
 لایکا ہر ذبح کرے ترکوہ ہے مگر اس ذبح کے کھانے میں مضائقہ نہیں اور امام شفعی کے نزدیک حرام ہے اور ایسا ناخن ہے

غیر منزوع حرام است بالاتفاق زیرا کہ حکم منخنقہ دارد۔

لکھا نہ گیا ہو اس سے ذبح کرنا بالاتفاق حرام ہے اس لیے کہ یہ ذبح اس کے حکم میں ہوگا جسے لکھوٹ کر مار دیا گیا ہو

مسئلہ۔ جائز است ذبح بہ پوست نے و سنگ تیز و بہ ہر چیز یک تیز باشد و
 ہائیں صہبی اور تیز (دھار دار) پتھر اور ہر تیز (دھار دار) چیز سے ہو۔

بریدہ رکھا و جاری کنند خون۔

رہیں کاٹ دے اور خون جاری کر دے ذبح کرنا جائز ہے۔

مسئلہ۔ و مستحب است کہ ذابح اولاً تیز کند کارڈ را و مکروہ است کہ اول بخلطاند
 اور مستحب ہے کہ ذبح کرنے والا اولاً پھری (ذبح کرنے کا آلہ) تیز کرے۔ و پہلے بوی کو ذبح کے لئے

گو سفند را و بعد ازاں تیز نماید کار و خود را و مکروہ است جدا کردن سر
 لٹ کر بعد میں پھری تیز کرنا مکروہ ہے سر علیحدہ کرنا اور (ذبح کرتے ہوئے) پھری حرام معنی بیک

و رسانیدن کار و تا حرام مغزو مکروہ است آنکہ بگیرد پائے گو سفند را

پہنچانا مکروہ ہے بکریوں و غنیمہ کے پاؤں پہنچا کر ذبح تک بھیج کرے

لکھا نہ ہو یا نہ ہو یا نہ ہو۔ دانت منہ سے بیگمہ سے لکھا ہوا ہو۔ غیر منزوع۔ جو لکھا ہوا نہ ہو۔ منخنقہ۔ وہ جانور جس کا لکھوٹ کر مارا ہو یا رستہ
 ہائیں کی کچی لکھوٹ کر مارے۔ یعنی جس آگ سے ذبح کرتا ہے۔ حرام منزوع۔ جو صلیب سے پیچے ہوئے ہے۔ بکشتہ اور ایغزیکہ ہر وہ فعل مکروہ ہے جس کی ذبح میں ضرورت ہو۔
 اور جانور کے لئے تکلیف رسان ہو۔ اضطراب برپا وقتاً۔ جلدی یا کم تکلیف۔

آنرا تا موضع ذبح و آں کہ بہ شکنجہ گردن ذبیحہ را یا بکشید پوست آں را پیش

جانا مکروہ ہے اور ذبیحہ کے تڑپ کر ستر جانے سے پہلے گردن ٹوڑنا یا کھال کھینچنا مکروہ ہے محمدی کے

ازانکہ از اضطراب ساکن شود و مکروہ است ذبح از قفا بلکہ اگر بمیرد گو سفند

چیمہ سے ذبح کرنا مکروہ ہے بلکہ اگر بجری رہیں گھنے سے قبل

پیش از بریدن رگبہا حرام است۔

ہی مرہائے تر حرام ہے۔

تنبیہ۔ کلیہ ایں آنست کہ ہر چیز کہ در اہل اہل و تعذیب است و باں حاجت نیست

قادرہ کلیہ یہ ہے کہ ہر وہ چیز جو باعث تکلیف و رنج ہو اور اس کی ضرورت نہ ہو

در باب ذبح مکروہ است۔

ذبح کے سلسلے میں (اس کا ارتکاب) مکروہ ہے۔

مسئلہ ہر جانور سے کہ مانوس است از انسان و رم نہ می کند پس طریق ذبح آں

ہر وہ جانور جو انسان سے مانوس ہو اور وحشت زدہ ہو کہ بھاگت نہ ہو اس کے ذبح کا

بریدن رگبہا مذکور است و ہر جانور سے کہ وحشت دارد انسان و رم نہ می کند

طریقہ مذکورہ دونوں کو کاٹنا ہے اور ہر وہ جانور جو انسان سے وحشت زدہ ہو کہ بھاگے اور بچے تو اس کو ذبح

پس طریق ذبح آں اینست کہ پے زند آں را و زخمی کند و مروی از امام محمد کہ اگر گو سفند

کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس کو عاجز اور مجبور کر دے امام محمد سے منقول ہے کہ اگر بجری جنگل کو بھاگ جائے تو

رم کند بہ صحرا پس ذبح اضطراری آں جائز است و اگر رم کند میان شہر پس

ذبح اضطراری (مجبور و عاجز کر دینا) جائز ہے اور شہر کے درمیان بھاگے تو ذبح اضطراری

جائز نیست ذبح اضطراری و در گاؤں و شہر ہر دو برابر است۔

جب کڑ نہیں اور گائے اور اونٹ کا جنگل اور شہر دونوں میں حکم یکساں ہے

مسئلہ مکروہ است سوار شدن بر شتر قربانی و اجارہ دادن آں و دوشیدن شیر

قربانی کے اونٹ پر سوار ہونا اور اجرت پر دینا اور اونٹنی کا دودھ دوہنا اور اس کی آون

آں و بریدن پشیم آں بنا بر انتفاع۔

لحیح کی منہ کاٹ مکروہ ہے

لہ رم نہ می کند۔ وحشت نہیں کرتا۔ پے زند۔ یعنی عاجز و مجبور کر دے۔ زخمی نہ کند۔ یعنی بدن کے کسی حصہ کو دھار دار آلہ سے بھاڑ کر زخمی کر دے۔

میان شہر۔ چونکہ اس کا پھیلنا ممکن ہوگا۔ لہذا ذاکہ اضطراری جب نہ ہوگی۔ ہمدرد۔ آبادی اور جنگل، چونکہ اس کا قابو نہیں کرنا بہر صورت دشوار ہوتا ہے۔

مسئلہ جائز است صاحب قربانی را کہ بخورد گوشت و ذخیرہ کند یا بخورد و حرکے را

قربانی کرنے والے کے لئے حرکت کھانا اور ذخیرہ کرنا اور بلا اختیار غنی (مالدار) یا فقیر

کہ خواہ غنی باشد یا فقیر و مستحب است کہ صدقہ از ثلث کم نہ کند مگر

سب کو کھانا جائز ہے مستحب ہے کہ تھانے سے کم گوشت صدقہ نہ کرے لیکن صاحب چال جو تو کم صدقہ

آنکو صاحب عیال باشد۔

کرنے میں بھی مضاہفہ نہیں

مسئلہ جائز است کہ تصدق کند پوست قربانی را یا جراب و غربال و مشک

جائز ہے کہ قربانی کا مکمل کا صدقہ کر دے یا مونے ڈول و مشک وغیرہ اور ٹکر میں ۴۴ آنے والے

وغیرہ چیز یک بیکار خانہ داری آید طیار سازد و یا تبدیل کند بچیز یکہ بذات آل

کوئی چیز وغیرہ تیار کرے یا مضافہ میں ایسی چیز لے کر اسے اس سے

بلا استہلاک آل انتفاع ممکن باشد مثل پارچہ و موزہ وغیرہ نہ کہ سرکہ و آرد و مصالح

انتفاع ممکن ہو مثلاً پھرا اور موزہ وغیرہ نہ کہ سرکہ اور آٹا اور

گوشت وغیرہ کہ اشیائے مستملکہ اند و اینست حکم گوشت اضحیہ۔

حرکت کے مصالحے وغیرہ کہ نف پذیر چیزیں ہیں اور انہیں باقی رکھ کر نفع اٹھانا ممکن نہیں قربانی کے گوشت کو بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ جائز نیست فرد ختن گوشت و پوست اضحیہ بدرابہم و دنانیر زیرا کہ

قربانی کا گوشت اور قربانی کے جانور کی کھال درہوں اور دیناروں میں فروخت کرنا جائز نہیں اس لیے

ایں گونہ تصرف بہ قصد تمول می باشد و آں در مال وقف جائز نیست۔

کہ یہ تصرف ایک طرح سے مال دار بننے کی غرض سے ہے اور یہ مال وقف میں جائز نہیں۔

مسئلہ اگر قربانی کردہ شود از مال صبی پس بخورد از مال صغیر و ذخیرہ کردہ شود گوشت

اگر بچہ کے مال سے قربانی کی جائے تو وہ بچہ اس میں سے کھائے اور اس کا گوشت بقدر ضرورت وغیرہ

بقدر حاجت او و از باقی پارچہ و موزہ وغیرہ تبدیل کردہ شود نہ باشیائے مستملکہ

کر کے (اکٹھا کر کے رکھے) اور باقی ماندہ سے بڑے اور مونے وغیرہ تبدیل کر لے۔ باقی بڑے والی چیزیں مثلاً آنے

بچہ آرد و سرکہ و شیرینی۔

اور سرکہ اور شیرینی سے تبادلہ نہ کیا جائے

لے صاحب چال یعنی اس قدر کہ بچہ کے ایک دو تہائی گوشت کافی نہ ہوگا بلکہ باقاعدہ داری یعنی وہ چیزیں جو حکم کی ضرورت میں کام آتی ہیں۔ تبدیل نہ۔ مثلاً ایسی چیزیں جو مال میں سے کھائے جس کو باقی نہ کر لیں اٹھایا جاسکتا ہو۔ جیسا کہ بچے وغیرہ اس چیز سے تبادلہ نہیں کیا جاسکتا جس کو نہ کہ نفع اٹھایا جاسکتا ہو جیسے کہ کھانے کے پینے کی چیزیں مثلاً توڑا، ملاز، بنا، صغیر وغیرہ جس کی حاجت قربانی کی ہے نہ۔ یعنی ایسی چیز سے تبادلہ کیا جائے جس کو باقی نہ کر لیں مال کیا جاسکتا ہے لیکن بچہ سے جس کو نہ کہ نفع اٹھایا جاسکتا ہے۔

مسئلہ اگر بقرہ شد کسے گوشت یا پوست اضحیہ را بدر اہم یا تبدیل کند از سرکہ اگر کوئی شخص گوشت یا قربانی کے جانور کی کھال در اہم کے بدلے بیچ دے یا سرکہ وغیرہ سے

وغیرہ پس واجب است کہ تصدق کند قیمت آل را۔

بدل سے تو اس کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے

مسئلہ جائز نیست کہ چیزے از اضحیہ بہ اُجرت قصاب دادہ شود چنانچہ در عوام قربانی کے جانور کی کسی چیز کو قصاب کو اُجرت کے طور پر دینا جائز نہیں ہے جیسا کہ عوام میں

رواج است کہ پوست قربانی را بقصاب عوض اُجرت اومی دہند۔

رواج ہے کہ قربانی کی کھال قصاب کو کٹائی کی اُجرت کے طور پر دیدیتے ہیں۔

تمت بالخیر

چوں مسائل اضحیہ از جملہ مالا بدمنہ بود و جناب قاضی ثناء اللہ صاحب قدس سرہ قربانی کے مسائل سے فی الجملہ واقفیت ضروری تھی اور جناب قاضی ثناء اللہ صاحب قدس سرہ نے

معلوم فرمایا کہ بکدام سبب در رسالہ مالا بدمنہ بیان نہ فرمود لہذا فقیر حسن نہ معلوم کیوں رسالہ "مالا بدمنہ" میں بیان نہیں فرماتے لہذا فقیر حسن بن

بن حسین بن محمد العلوی الحنفی کہ از تلامذہ مولانا محمد حسن علی ہاشمی در ماہ محرم الحرام ۱۲۶۹ھ سین بن محمد العدوی الحنفی نے کہ مولانا محمد حسن علی ہاشمی کے شاگردوں میں سے ہے

بطور تکملہ نوشتہ شامل رسالہ مالا بدمنہ نمود۔

محرم الحرام ۱۲۶۹ھ میں تکملہ کے طور پر لکھ کر رسالہ مالا بدمنہ میں شامل کر دیئے۔

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِمُؤَلِّفِيهِ وَلِقَائِيهِ وَهَنْ دَلَّ عَلَى ذَالِكَ وَلَيْسَ نَظَرُ فِيهِ وَ

اے اللہ اس کے مؤلف اور پڑھنے والوں کو اور ان لوگوں کو جو اس پر ولایت کریں یا اس پر نظر کریں معاف فرما دے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے جو ذات ہے تنہا اس کا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد

وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَسْرَاجِهِ أَجْمَعِينَ ۝

صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بندے اور اس کے رسول ہیں رحمت فرمائے اللہ ان پر اور ان کی تمام آل اور اصحاب اور انوار پر رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین آمین

لے اگر بقرہ شد۔ یعنی باہر دمانت کے اگر گوشت یا کھال فروخت کرے گا تو اس کی قیمت خیرات کرنی پڑے گی۔ اسی طرح اگر چیز سے تبادلہ کیا جس کو فنا کے

نفع اٹھایا جاتا ہے تو بھی قیمت خیرات کرنی پڑے گی۔

جائز نیست۔ یعنی قربانی کے جانور کا کوئی حصہ کسی اُجرت میں نہیں دیا جاسکتا۔

رسالہ احکام عقیقہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حامداً و مُصلّیاً۔ بدانکہ عقیقہ نزد امام مالک و شافعی و احمد سنت مؤکدہ است و

حامداً و مُصلّیاً واضح رہے کہ امام مالک اور شافعی اور احمد کے نزدیک عقیقہ سنت مؤکدہ ہے اور

بہ روایت از امام احمد واجب و نزد امام اعظم مستحب و قول بہ بدعت بود نش افتراء است

امام احمد کی ایک روایت کی رو سے عقیقہ واجب ہے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک مستحب۔ امام ابو حنیفہ کی طرف اس قول کی

بر امام ہم کذا فی العاجلۃ الدقیقۃ و در بخاری از سلمان ضعیفی مروی

نسبت کہ بدعت ہے امام حماد پر افتراء اس نکتہ بات ہے و العاجلۃ الدقیقۃ میں اسی طرح ہے صحیح بخاری میں حضرت سلمان ضعیفی سے

است کہ نہ مود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم با طفل عقیقہ است پس

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہتہ کا عقیقہ ہے پس اس کی

بریزید از جانب او خون (یعنی ذبح جانور کنید) و دفع کنید از و ایذا دہندہ

طرف سے خون بہاؤ (یعنی جانور ذبح کرو) اور اس سے تکلیف دینے والی چیز

را (یعنی مونے سرش را تراشیدہ) و از انس بن مالک روایت است کہ آنحضرت

ﷺ فرمود (یعنی اس کے سر کے بال صاف کرو) اور حضرت انس ابن مالک سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم بعد نبوت عقیقہ خود نمود و در ابو داؤد و ترمذی و نسائی از

علیہ وسلم نے نبوت کے بعد (بہت کے بعد) اپنی عقیقہ فرمایا۔ ابو داؤد و ترمذی و نسائی میں

سمہ بن جذب مروی است کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ مود ہر طفل

حضرت سمہ بن جذب سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بچہ

مروءت است بہ عقیقہ ذبح کردہ شود از جانب او بروز ہستم و نام نہادہ شود

عقیقہ کا مروءت ہے (یعنی بعض بیاباں اور تکالیف اس قدر ہوتی ہیں اس کی جانب ساتویں دن جانور ذبح کیا جائے اور نام رکھا جائے

لہ افتراء است۔ یعنی نام صاحب کی طرف یہ غلط فہم ہے کہ وہ عقیقہ کو بدعت کہتے ہیں۔ غور۔ لہذا اگر بچہ میں عقیقہ نہ ہوا ہو تو بڑے ہو کر کر دینا چاہئے نہ مروءت

گروی۔ یعنی وہ بچہ جس کا عقیقہ نہ ہوا ہو۔ والدین کی شفاعت نہ کر سکے گا۔ لہذا اس بچہ کی مثال اس بچہ کی سی ہوتی جو کسی کے پاس گروی پڑی ہو اور مالک اس

سے کوئی فائدہ نہ اٹھا رہا ہو۔

و سرش تراشیدہ شود فرمود امام احمد کہ معنی مرہون آنست کہ چون عقیقہ طفل
اور سر کے بال صاف کئے جائیں امام احمد فرماتے ہیں مرہون کے معنی یہ ہیں کہ جس بچہ کا عقیقہ نہ کیا گیا ہو
نہ کردہ شود شفاعت والدین خود نخواہد کرد بروز قیامت چنانکہ شئی مرہون نفع
وہ قیامت کے دن اپنے والدین کی شفاعت نہ کر سکے گا جس طرح کہ رہن دہی ہوتی ہے جیسے
بہ مالک خود نمی دہد۔

اپنے مالک کے لیے نفع بخش نہیں ہوتی۔
مسئلہ۔ برہر کسے کہ نفقہ مولود واجب باشد اورا عقیقہ او ہم از مال خود
بر شخص یا بچشمہ کا حشر واجب ہے اس کا عقیقہ بھی اپنے مال سے کرنا چاہئے

باید کرد نہ از مال مولود ورنہ ضامن خواہد شد و اگر پدرش محتاج باشد مادرش عقیقہ نماید اگر تیر باشد۔
نہ کہ بچہ کے مال سے ورنہ تاوان دینا ہوگا اور اگر بچہ کا باپ مفلس و محتاج ہو تو اگر استطاعت ہو تو اسکی مال عقیقہ

مسئلہ۔ در ابوداؤد از ام کمرز روایت است کہ فرمود رسول مقبول صلی اللہ علیہ
ابوداؤد میں ام کمرز سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

و سلم کہ از جانب پسر دو گوسفند ذبح کردہ شود و از جانب دختر یک گوسفند و بیج
کہ بیٹے کی جانب سے دو بکریاں اور لڑکی کی جانب سے ایک بکری ذبح کی جائے۔ بکری ہو یا بکرا کسی کے ذبح کرنے

مضائق نیست کہ گوسفند نر باشد یا مادہ لہذا مختار اکثر علماء و شافعی ہمیں
میں کوئی مضائقہ نہیں لہذا اکثر علماء اور امام شافعی کے نزدیک راجح یہی

است کہ از پسر دو بزر ذبح کردہ شود و نزد بعضے یک کافی است چرا کہ رسول اللہ صلی
ہے کہ لڑکے کے لیے دو بزر (بکریاں بکری) ذبح کئے جائیں اور بعض کے نزدیک ایک کافی ہے اس لئے کہ رسول اللہ

اللہ وسلم در عقیقہ امام حسن رضی اللہ عنہ یک گوسفند ذبح نموده و فرمود اے فاطمہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسن کے عقیقہ میں ایک بکری ذبح کر کے فرمایا اے فاطمہ

سر او تراش و بروزن مویش سیم تصدق کن پس وزن مویش یک درم
اس کے سر کے بال مونڈ کر اس کے بالوں کے وزن کے برابر چاندی مسدقہ کر دو پس ان باتوں کا وزن ایک درم

بود یا بعض درم رواہ الترمذی و در عقیقہ ذبح گوسفند یا پیش یا دنبہ یک لہ کامل
یا درم کے کچھ حصے بقدر تھا (رواہ الترمذی) اور عقیقہ میں بکری یا بھڑ یا دنبہ ہلکے ایک سال کا غواہ

لہ نفقہ خرچہ۔ موقوفہ بچشمہ
لے ضامن خواہد شد۔ یعنی اگر بچہ کا مال عقیقہ میں صرف کیا تو اس کا تاوان دینا ہوگا۔

نمودادہ جائز است و در گاؤ و شتر شرکت تا ہفت کس جائز است بشرطیکہ

نہ ہو یا دادہ جائز ہے اور گائے اور اونٹ میں سات تک شرکت جائز ہے مگر شرط یہ ہے

نیت ہمہ شرکاء قربت باشد۔

کسب شرکاء کثرت قربت (عذائتہ و کب) کی ہو

مسئلہ در شرح مقدمہ امام عبداللہ وغیرہ مرقوم است و ہی کالاً ضحیۃ یعنی

امام عبداللہ وغیرہ کے مقدمہ کی شرح میں لکھا ہوا ہے وحی کالاً ضحیۃ یعنی

حکم جانور عقیقہ مثل حکم جانور تیربانی است فی سبتہا در عمر او کہ بزرگم از یک سال

عقیقہ کے جانور کا حکم قربانی کے جانور کا سا ہے فی سبتہا اس کی عمر میں کہ بزرگم از یک سال

و گاؤ کم از دو سال و شتر کم از پنج سال نہ بود و فی جنسہا و در جنس او مثل

سال بھر سے کم کا اور گائے دو سال سے کم کی اور اونٹ پانچ سال سے کم کا نہ ہو فی جنسہا اور اس کی جنس میں مثلاً

شتر و گاؤ و بز و میش و دُنْبہ و سَلَامَتہا و سلامتی اعضاء کہ هیچ عضو او زیادہ از

اونٹ اور گائے اور بز اور میش و سلامتہا اور اعضاء کا صحیح سالم ہونا کہ اس کا کوئی اعضاء سے زیادہ

ثلث مقطوع نباشد و فی افضلیہا و در فضیلت او کہ فرہ و تیمتی افضل است

کھٹا ہونا نہ ہو و فی افضلیہا اور اس کی فضیلت میں کہ فرہ اور تیمتی ہونا افضل ہے

وَاَلَا کُلِّیْ مَنہا و در خوردن ازو کہ خوردن گوشت عقیقہ ہمہ فقیر و غنی و صاحب عقیقہ

والا کُلِّیْ مَنہا اور اس میں سے کھانا کہ عقیقہ کا گوشت کھانا مالدار اور مفلس اور صاحب عقیقہ اور

و والدین اور احباب است مثل گوشت تیربانی و چھینیں شکستن استخوانش

والدین سب کے بچے قربانی کے گوشت کی طرح جائز ہے اور اس طرح اس کی ہڈیوں کا

جائز است وَاِلَّا هَذَا وَاِلَّا ذَٰلِكَ و در ہدیہ فرستادن اگر چہ اغنیاء باشد و

توڑنا جائز ہے وَاِلَّا هَذَا وَاِلَّا ذَٰلِكَ اور ہدیہ میں بھیجنا خواہ اغنیاء کریمے اور

ذخیرہ نمودن وَاَمْتِنَاعُ بَیْعِہَا و در منع بیع او وَاَلتَّعْيِیْنُ بالتعین و در مقرر شدن

ذخیرہ کرنا و امتناع بیع اور اس کی بیع کی حماقت میں وَاَلتَّعْيِیْنُ بالتعین اور تعین کی نیت سے

بہ نیت تعین وَاَعْتِبَارُ النِّیَّةِ وَاَعْتِبَارُ ذَٰلِكَ و در اعتبار نیت وغیرہ۔

معین ہو جانے میں و اعتبار النیت و اعتبار ذالک اور نیت کا اعتبار کرنے میں وغیرہ

لے قربت۔ قرب۔ مرقوم لکھا ہوا۔ شکستن استخوانش۔ عظام میں یہ بات غلط مشہور ہو گئی ہے کہ عقیقہ کے جانور کی ہڈیاں نہ توڑنی چاہئیں۔

ن مقرر شدہ۔ یعنی اگر کوئی جانور عقیقہ کی نیت سے متعین کر لیا ہے تو اس کو کھانا ہوگا۔

مسئله مستحب است که سر جانور عقیقه به حجام و یک ران به تائبه یعنی دانی

مستحب ہے کہ عقیقہ کے جانور کا سر (یا اور گوشت) حجام کو اور ایک ران (یا اس کے بقدر گوشت) قابلہ کو یعنی دانی

جنائی و یک ثلث گوشت به فقراء بدهند و باقی خود خورند یا با عسرا یا احباب تقسیم

جہانی کو اور ایک تہائی مرثیت فقراء کو دیدی اور باقی خود کماکس یا رشتہ داروں یا احباب میں تقسیم کر

نمائند و جلدی تصدق نمایند یا به صرف خود آرد و در زمین دفن نه نمایند که تضييع مال است.

دیں اور ذبیحہ کی کمال صدقہ کر دی جائے یا اپنے صرف استعمال میں لائی جائے زمین میں دفن نہ کریں کہ یہ اضاعت مال ہے۔

مسئلہ مومے میر مولود تراشیدہ برابر و زلفش زریا سیم خیرات نماید و موموناخن اورا

بچہ کے سر کے بال مونڈھ کر ان کے برابر سونا یا چاندی خیرات کر دیں اور بچہ کے بال اور ناصن

دفن نماید و همچنین همیشه آنچه از جسم انسان از مومناخن و دندان و غیره جدا شود آن را

من کر دیئے جاتیں اسی طرح ہمیشہ جو کچھ انسان کے جسم سے بال ناخن اچھ کے سر کے بال و ناخن اور دانت وغیرہ الگ ہوں

دفن باید کرد و بر سر مولود زعفران یا صندل بمالد.

نہیں دفن کر دینا چاہئے اور مولود (بچہ) کے سر پر زعفران یا صندل ملا جائے

مسئله - بعد ولادت میفتم روز یا چهاردهم یا بیست و یکم و بهمین حساب یا بعد هفت ماه یا

چند اشعار کے ذریعہ سابق دن یا پھر دو دن یا ایک سو دن اور اسی حساب سے یا سات ماہ یا

هفت سال عفت یقه باید کرد الغرض رعایت عدد هفت بهتر است.

سات سال کے بعد عقیقتہً کرنا چاہیئے الغرض سات کے عدد کی رعایت بہتر ہے

مسلمه وقت ذبح جانور عقیقه این دعا بخواند اللَّهُمَّ هَذِهِ عَقِيقَةُ ابْنِي فُلَانٍ

عقیدے کے عاقل کو ذبح کرنے کی وقت پر دعا پڑھے۔ اے اللہ ! عقیقہ میرے فرما دے

مُهَايِدٍ مِّمَّهِ وَلَحْمَهَا
بِلَحْمِهِ وَعَظْمُهَا بِعَظْمِهِ وَجِلْدُهَا بِجِلْدِهَا ۝

اس کا خوف ہے اس کا خون اس کے خون کے ملے اس کا گوشت اور ہڈیوں کے ملے اس کا جڑا اس کے

شَعْرَهَا بِشَعْرِهِ اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا فِدَاءً لَأَنْبِيَّ مِنَ النَّارِ بَعْدَهُ إِيَّيْ وَتَحْتِ وَنَحْيِ

شعبہ کے مولوی اس کے والد کے لئے ایک کمرے میں بیٹھ کر اپنے آپ کا فائدہ سمجھا رہے تھے، مگر انارنگ اس خاکِ طریقی پر

مقامہ الٰہی کے لئے جو کمال حاصل ہوا ہے۔ یعنی حقیقت کے حلقہ کے ذریعہ، مگر وہی کمال کو ضائع کرنا ہے جو شرفِ عالم ہے۔ ذرا سہمہ یعنی

یعنی جس میں مومنوں کا مجموع حساب ہو سکے گا اہم الخ۔

۱۔ اللہ ربّی ہے فلاں بیٹے کا عقیقہ ہے۔ اس عقیقہ کے جانور کا خون اس بچہ کے خون کے عوض۔ اس کا گوشت اس کے گوشت کے عوض۔ اس کی ہڈیاں اس کی ہڈیوں کے

روضہ۔ اس کی کھال اس کی کھال کے عوض۔ اس کے بال اس کے بالوں کے عوض قربان کرنا ہوں۔ اے اللہ! اس عقیدہ کو اس کے بہتر سے چھپا کے گا دیر جانی

میری قرآن، میری زندگی، میری موت اللہ رب العالیٰ کے لئے ہے۔ اس کا کوئی نہ کہہ سکتا ہے۔ مجھے اس کا حکم ہے اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔ اے اللہ! یہ میری

11/11/11

لَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَقِيقًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ إِنَّ صَلَاتِي

جس کے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا اس حال میں کہ میں طاعتِ عظیمہ پر ہوں اور میں مشرکین میں سے نہیں ہوں میری نماز میری قربانی اور

وَنُفُوسِي وَحَيَاتِي وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ

میری زندگی اور موت اللہ رب العالمین کے لیے ہے اس کو کوئی شریک نہیں ہے مجھے اسی کا حکم ہے

وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝ اللَّهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ نَجُودٌ بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُ أَكْبَرُ وَكَفْتَهُ ذَنْبٌ

اور میں مسلمانوں میں سے ہوں اے اللہ یہ تیری جانب سے ہے اور تیرے لئے ہے اور پھر بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذنب کرے

نَمِيدٌ وَكَرْزَانِغٌ غَيْرُ وَالِدِ طِفْلٍ بَا شَدَّ بَجَائِ ابْنِي نَامٍ پَسِرُ وَوَالِدِ اِدْ بَكُوِيدِ وَ اَكْرُ عَقِيْقَةُ ذَنْتَرُ

اور اگر ذبیح کرنے والا نہ ہو تو لفظ ابنی (بیرہن) کی بجائے لڑکے اور اس کے باپ کا نام ہے اگر عقیقہ نہ ہو

بُودِ بَجَائِ ضَمَارِذِ كَرْمُوتِ بَكُوِيدِ لَعْنِ اللَّهُ هَذِهِ عَقِيْقَةُ بُنْتِي فُلَانَةٍ دَمَهَا يَدُهَا

کی جانب سے جو تو دعائیں مذکور کی خیموں کے بجائے غوث کی خیموں استعمال کریں۔ یعنی اللہم نہ ہو ۱۸

وَلَحْمُهَا يَلْحِمُهَا مَا آخِرُ بَكُوِيدِ

آخر تک پڑے

مَسْكَمُ ہر گاہ طفل پیدا شود نانش بریدہ غسل دادہ پارچہ پوشانند و از

جب بچہ پیدا ہو تو اس کی آواز کافی جائے نہلا کر کپڑے پہنت ہیں اور

پارچہ زرد احترام نمایند و مسنون است کہ بگوش راست اذان و بگوش چپ اقامت

یعنی کپڑوں دھونے زرد و غیرہ سے احترام کریں اور مسنون ہے کہ دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت نماز کی

مثل اذان و اقامت نماز بگویند و بوقتِ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ وَ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ ہر دو

اذان و اقامت کی طرح پڑھیں اور حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ و حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ (کہتے وقت) دونوں طرف

جانبِ رو بگرداند و بعدہ بگوید اللَّهُمَّ إِنِّي أَعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ

ذنب پھیرے اور اس کے پڑے اے اللہ میں اس کو اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ

الرَّجِيمِ و بعد ازاں حَسْمًا یا شَیْ شَیْرٍ میں خانیہ در کام اولیسنہ و ایں راتخیک گویند

میں دیتا ہوں اور اس کے بعد چھوڑا یا کوئی بیٹھی چیز چاکر اس کے تاو پر لگا دی جائے اسے تخنیک کہتے ہیں

داوای برائے تخنیک تر است پس رطب پس شہد۔

اور تخنیک کے لئے زیادہ بہتر صحر ہے پھر تر چیز پھر شہد

لے نامش بریدہ۔ آواز کاٹ کر۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ وَ ذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ رَجِيمٍ سے تیری پناہ میں دیتا ہوں۔

تے تخنیک۔ یعنی تاو پر کوئی چیز لگانا۔ ہم نیت۔ حدیث میں آیا ہے کہ اچھے برے نام کے اثرات انسان پر پڑتے ہیں۔

مسئلہ و نام نیک مولود مقرر کنند در حدیث است کہ بہترین اسماء آل است کہ

اور محمد کا اچھا نام رکھا جائے حدیث میں ہے کہ ناموں میں بہترین نام وہ ہے کہ جس سے اظہار عبودیت

بر عبودیت دلالت کند مثل عبد اللہ و عبد الرحمن و غیرہ یا بر حمد مثل محمود و حامد و احمد

بر مثل عبد اللہ و عبد الرحمن و غیرہ یا حمد پر دلالت کرتا ہو مسئلہ محمود ، حامد اور

و غیرہ یا اسمائے انبیاء بود مثلاً محمد ابراہیم و محمد اسماعیل و غیرہما و مروی

احمد و غیرہ یا اسماء کے ناموں میں سے ہو مثلاً محمد ابراہیم ، محمد اسماعیل و غیرہ اور حضرت

است از عبد اللہ بن عباس کہ ہر کسے را کہ سہ پسرز آئیدہ شد و نام یکے باسم محمد

عبد اللہ ابن عباس سے روایت ہے کہ جس شخص کے تین بچے ہوں اور وہ ان میں سے کسی کا

نہ کرد پس تحقیق نادانی نمود یعنی ثواب و برکت این ندانست و در روایت ابو نعیم

نام محمد رکھے تو حقیقتاً اس نے نادانی کا اظہار کیا یعنی اس کے ثواب و برکت سے ناواقف رہا۔ اور ابو نعیم

است کہ خدائے تعالیٰ نے فرماید کہ مراقبہ عزت و جلال خود است کہ ہرگز عذاب نخواہم

کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم کہ میں اس شخص کو ہرگز عذاب و دوزخ

نہ کرد مر کسے را نامش مثل نام تو باشد در آتش یعنی مثل نام یعیسہ خدا صلی اللہ

میں مبتلا نہ کروں گا جس کا نام تیرے نام جیسا ہو یعنی نام پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے مانند

علیہ وسلم مثل محمد ، احمد ، محمد علی ، احمد حسن و غیرہا واللہ اعلم و علمہ اتم ، حرر ہا

مثلاً محمد ، احمد ، محمد علی ، احمد حسن و غیرہ اور اللہ بہتر جانتا ہے اور اسی کا علم

العبد العاصی الراجی غفر اللہ القوی محمد عبد الغفار اللکنوی عفا اللہ الولی عنہ و

مکمل و اکمل ہے اس کو ایک گنہگار بندے نے لکھا جو امیدوار ہے کہ اللہ اس کو بخش دے جو بردارست ہے محمد عبد الغفار لکنوی اور اس

عن والدیہ و احسن الیہا والیہ فقط

کے ماں باپ اللہ درگزر فرمائے اور ان کا انجام بہتر کرے۔ آمین ثم آمین

لہ عبد اللہ و عبد الرحمن۔ چونکہ ان ناموں میں عبودیت کا اقرار ہے اس لئے یہ نام اللہ کو بہت پسند ہیں۔

برکت ہیں۔ روایات میں ہے کہ آنحضرت کے ہم نام تمام انسانوں کو خدا بخش دے گا۔

تہ مثل۔ غرضیکہ آنحضرت کا کوئی نام گرامی نام کا جز و ضرور ہونا چاہیئے۔

یہ خداوندی ضابطے ہیں! (النملہ ۱۳)

طرازی

شرح

سراجی

نقشِ اول

مولانا اشتیاق احمد صاحب درمہنگوی

استاذ دارالعلوم حیدرآباد

نقشِ ثانی

حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری

استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند

مکتبہ رحمانیہ

اقرا سنٹر غزنی سٹریٹ - اردو بازار - لاہور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الدُّرَرُ الْكَافِي

ترجمہ اردو

مِثَرُ الْكَافِي

منبسط و تحریر: مولانا محمد ظفر صاحب
ازافادات: مولانا مفتی احمد علی صاحب
نظر ثانی و مقررہ: ابن سرور محمد اویس

مکتبہ رحمانیہ

اقرا سنٹر - غزنی سٹریٹ - اردو بازار - لاہور

التَّحْقِيقُ فِي الْفَرْقِ بَيْنَ

شرح اردو

مَحْصَلِ الْقَدَرِ

دوم

شایح

حضرت مولانا عبدالحق صاحب قادیان

مکتب رحمانیہ

اقراسٹر، غزنی سٹریٹ - اردو بازار - لاہور

التَّبَيُّنُ

فِي

عُلُومِ الْقُرْآنِ

بِقَلَمِ

مُحَمَّدٍ عَلِيِّ الصَّابُونِيِّ

تَكَرَّرَ ثَلَاثِي

تَرْجُمَةً

ابن سرور محمد اویس

آختر فتح پوری

مکتبہ رحمانیہ

اقرآن سٹریٹ غزنی سٹریٹ - اردو بازار - لاہور

اجمل الحاشی

علی

اصل الحاشی

تالیف

مولانا جمیل احمد صاحب سکروڈھوی مدرس دارالعلوم دیوبند

مکتبہ رحمانیہ

اقرا سنٹر - غزنی سٹریٹ - اردو بازار - لاہور

تکمیل الايضاح

شرح اُردو

نور الايضاح

تصنیف

شیخ حسن بن علی الشرنبلالی رحمۃ اللہ علیہ

شرح اُردو: مولانا ابوالکلام وسیم صاب (فاضل دیوبند)

پسند فرمودہ: حضرت مولانا وحید الزمان کیہ انوی (و)

حضرت مولانا انظر شاہ صاب کشمیری

مکتب رحمانیہ

اقراسنٹر غزنی سٹریٹ - اُردو بازار - لاہور